

وہ ایسا بزرگ ہے کہ اسی نیکنامی وغیرہ کا طالب اور محتاج نہیں ہے اور کوئی غیر کی نیکنامی میں شرکت نہیں کرتا ہے اور تیری ابد آگ بھی کرتی گاتیری نے اوم کہا یعنی بجا بھی ۲ تمام رنگ اور بوا اور صورت اور مزہ اور لمس پر مین مین اسوہط پر نو یعنی اوم کا ایک نام اندر بھی ہے بمعنی بادشاہ حروف اور عناصر اور جانداروں کا یہ کوئی غیر اور جسم نہیں ہے ۳ پر نو کے پڑھنے کو صبح کی وقت استہکی چاہئے کہ دشمن استہکی سے دفع ہوتے ہیں اسوہط حکم ہے کہ جو کوئی شتر صبح کو پڑھے آہستہ سے قرات کرے کہ اول کلمہ ہر شتر کا اوم ہے اور وزن اسکا گاتیری ہے اس وجہ سے اسکا نام اشٹپ بھی مجھے توحید اور موکل اسکی آگ ہے ۴ دوپہر کو موافق وزن ترشٹپ کے پڑھے اور موکل اسکا اندر ہے اور شام کو موافق وزن جگنی کے اور موکل اسکا آفتاب بھی تھا آہنگ سے پڑھنا سبب بزرگی کا ہے ۶ جو کچھ ہے پر نو ہے اور جو چاہئے اس سے حاصل کروے پر نو کی چار ڈالی اور ۲ بانو اور ۴ سر اور ۷ ماتہ مین اور تین صورت سے گرفتار ہے با آنگہ سب سے بزرگ اور روشن ہے۔ ۱۔ شاخ عبارت ہے ۳۰ حروف سے یعنی ماتر ۲۱۔ ۳۰ بانو عبارت ہے الف اور وا اور میم سے ۳۰۔ ۲ سر کی مراد یہ ہے کہ الف اور وا کو ایک جا پڑھتے ہیں اور میم اور نوں غنہ کو ایک جا پڑھتے ہیں ۴ سات ماتہ مراد سات سر کی کہ پر نو کو ان سے پڑھتے ہیں تفصیل سات سر کی اکہرج ۲ رکب ۳ گند مار ۴ مدہم ۵ پنجم ۶ دہوت ۷ تکباد ۸ گرفتاری تین سے مراد ہے کہ تین صفت یعنی تین گن سے بستہ ہے یعنی ست ورج و تم ۴ تین آگ یا تینون بید یا تینون عالم میں آہنگ سے پڑھنا پر نو کا بمعنی اندر ہے کہ بزرگی اسکی پر نو کے پڑھنے سے ہے ۷ چونکہ اس ایک کلام سے تمام عالم بستہ ہے اسوہط اسکو فضیلت ہے گیان پریس گوہر انوالہ مین منشی برج لعل کی اہتمام سے چھپا فقط

۲ متاخرین عارف تجویز کرتے ہیں کہ صحت مخارج حروف موافق بیا کر نیے
صرف اور سخا اور جاننا معنی الفاظ اور وزن نظم اور اوقات عمل رنگاہ جائے
ہو سہلے لازم ہے کہ پہلے بیا کر کا علم حاصل کر گائیتری ہکا وزن ہے کہ دیونا ایک
حرف سے ادا کرتے ہیں اور ہکا رنگ سفید ہے ۳۱ اتہرن بید بزرگ ہے اور اول
اس بید کے لکھا جاتا ہے چار کلمہ بزرگ میں رنگہ بید کی اندازے لفظ سوہ ہے
اور ۳۲ میں تعریف آگ کی ہے گائیتری کی حجر بید میں تعریف ہوا اور عالم فضا اور
باران ہے ترشٹپ وزن سام بید میں تعریف آفتاب اور نوروزن جگتی اور عالم
ہشت کی ہے ۱۱ اتہرن بید تعریف میں عناصر کے ہا اور اسے تمام ساکن اور
متحرک کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اس سے اسکی فضیلت زیادہ ہے ۱۲ بیاس
رکشتر کا قول ہے کہ ساتون میں کہ خیر ماہ سالون ہی بہ اتہرن بید کولشان
دیتا ہے شام بید کی فضیلت ہے کہ ترک لذات اور سلوک کی اس سمیر ہوتی
اتہرن بید سے بغیر سلوک اور ترک لذات وہی کیفیت حاصل ہوتی ہے
جو اوسکا نتیجہ ہے تینون بید کا خلاصہ اتہرن بید ہی ۳۱ آبادانی ہے جو
آتما کو غیر مینی ہے اوسکا علاج مطالعہ اتہرن بید سے ہوتا ہے ۱۴ جتیک اوم
کہے یعنی میں وہ ہون دو گانگی باقی ہے سو سٹے سنا دہ اور ستغراق افضل ہے
۳۵ سونک اپ نکہد یہہ ترا کہ میں نمبر ۲۹ اور اتہرن بید
میں نمبر ۳۳ ہے اوم کی فضیلت میں - ۱۵ اور اسرا ایک وقت میں جاگ
کرتے تھے اور سوقت حقارت سرو کی ہوئی تب اندر نے گائیتری سے کہا کہ تو وزن
کی حمد ہو گائیتری نے جواب دیا کہ جب سر عاجز ہوئے میں کس طرح غالب ہو سکتی ہوں
پھر اندر نے کہا کہ پر تو کو تیر احمد اور تیری کمک کو ہمراہ کیا جاوے گا گائیتری
نے جواب دیا کہ اگر وہ میری حمد ہوگی پس نیکنامی شریک ہو جاوے گی اندر نے کہا کہ

پہونچے اور محکم علم اور عقل ہو جاوے ۹ پر جابت سے اصل اس کلام کی اور
 ترکیب اسکی قرات کی تنفسار کی اور صحت کلام کی چاہی کہ تذکیر یہاں تائید
 یا واحد یا تثنیہ یا جمع اور کس چیز کے اجتماع سے اس کے معنی پر علم ہو اور
 قرات لبت یا بند یا وسط طرح پر چاہئے اور دہیان اس کا کس طرح سے کرے
 اور مخرج اس کے الفاظ کا کہاں سے ہوتا ہے اور تلفظ کی اور تعلیم ہر فعل کی
 واسطے پر ہنے کی تعداد اور یہ کہ کس سرتی رگہ یہ میں اس کی تعریف ہے
 اور اس کا دیوتا کون ہے اور کون سی ساعت کس عمل کے پڑھنے کو مقرر ہے
 ۱۰ پر جابت نے جو ابدیا کہ تمام سوال کے مین حصہ کر کے جواب دیتا ہوں ا
 اصل اس کا ہے اور بعضے او کہتے مین یعنی اول محیط ہے اور معنی دوم پر و دگار
 اور محیط سے برتر ہے پس اس سے او ہوتا ہے یعنی جسطح برہم محیط کل کا
 ہے یہ محیط تمام کا ہے اس کے ایک حرف سے وہ معنی برآمد ہوتے مین جو
 کل اسم جس حرف سے اس کو آمیزش دویا اس کو کسی حرف سے اگرچہ تلفظ میں تفاوت
 ہو معنی واحد مین پکار کے پڑھے یا آہستہ ساوی ہے کہ اسکی نسبت سب کے برابر ہے
 تبدیلی الف مفتوح اور میم جزم سے دو صورت او م کی ہوتی مین چونکہ تین حرف
 اس کے مین پس تین طرح سے اس کو پڑھتے مین اور بسبب نیم ماترا کے ساڑھی تین طرح سے
 پڑھتے مین مخرج اس کا دونوں لب سے ہے اور تلفظ دو جگہ سے ہوتا ہے الف
 کے تلفظ سے گلا کشادہ ہوتا ہے میم کے تلفظ سے دونوں لب بند ہوتے مین
 حرف اس اسم کے مفرد مین مرکب نہیں مین اس کے قرات کو کچھ بندی اور وسط
 اور لپٹی کی شرط نہیں ہے واحد اور تثنیہ اور جمع اور مذکر اور مؤنث کی طلاق
 اپر نہیں ہے کاملین اس طریق سے پڑھتے اور پڑھاتے مین کہ شاگردوں کو احتیاج
 ایسے سوالات کی باقی نہیں رہتی ہے اور بمجرد پڑھنے کے ترکیب سب لیتے مین

دل بدن میں ۱۲ علم اور فہمید اور سُرتی بید کی اور پیدایش عالم فضا اور
عالم خواب اور اقسام غتر اور تمام امر و نہی اور کلام توحید کے اور سُرت
کہ تمام آواز اس سے برآمد ہوتی ہیں اور باجے اور نور اور تجلی اور وزن برہنی
جو سب اوزان نظم میں شرف ہے اور ۳۳ سُرتی شیا م بید کی اور سمت اور ترکی
جو کہ ہمیشہ یکساں ہے اور چار مہینے دو فصل بانی کے متعلق میں ۶ یہ لفظ
اوم کا ایک کلمہ اور ایک سُرتی ہے اور برہما کے وجود سے اسکا وجود پیشتر
ہے اور بید یہی ہے اور تخم بید کا یہ ہم ہے جو کوئی کسی مٹر کو بغیر اسکے پڑے
اثر نہ ہو خدست گرو اور سب قسم کی ریاضت مقدم ہے اور یہ اہل ترین بید
سے صحر اور رستی سے بلندی کو اور نقصان سے کمال کو پہنچاتا ہے تمام
مٹروں کا اثر خود اس میں ہے جیسے وقت بچہ پیدا ہونے کے کچھ ہووے تو
سب مرگ جائے گا ہوا سطح اگر قزاق اول اور آخر اسکی درست نہ ہو تو
اثر نہ ہووے جگ کے اول اور آخر اسکا ذکر کرتے ہیں تاکہ جگ میں کوئی نقصان
نہو اور کمال کو پہنچے یہ آواز آسمانی ہے اور تمام دیوتا اسکے اندر ہیں
جسکو اسکی حقیقت پر عمل نہیں ہے اوسکو بیدونکے پڑنے سے نفع بھی
کچھ نہیں ہے جو اسکی حقیقت کو جانتا ہے وہ آزاد ہو جاتا ہے جو کوئی
کچھ اچھا رکھتا ہو میں شبانہ روز فاقہ کرے اور گھاس کا فرش رکھو
مشرق کی طرف موہ رکھے اور ہزار دفع پر نو کا ذکر کرے پس تمام جگ
اور تپ کا نتیجہ حاصل ہو ۸ سب کام کے شروع میں قرات اوم کی
چاہئے کہ اسے اُتروں پر غلبہ ملتا ہے جو اسکی فضیلت سے جاہل ہے
وہ مجبور اور مثل حیوان کے بے زبان ہے اور جو وقف ہے وہ خود گنہگار
اور جبر بید اور شیا م بید ہے جس عالم کو اسکے قاری کا دل چاہے

سنیاسی پر اسکا ذکر نافرض ہے لیکن جاسیکہ اسمین مشغول رہیں جو اس آپ نیکہ
پر عمل کریں پندہ میں میں نہ پریگا **۳۳** پر نو آپ نیکہ یہ ہر گز میں ہنمبر ۴۴ اور تہرین
بید میں ہنمبر ۳۲ ہر تشریف میں او م کے ۔ ا ۔ ہر ہاجب موجود ہو استفہ
ہو کہ وہ کون سا کلمہ ہو جو حاوی کل کائنات کا ہو پس نہایت فکر اور غور ہو اسکو کشف
ہو کہ او م ہی ۲ یہ حاوی اور صاحب کل کا ہی اور کلام الہی ہی اور جو کچھ میں اور
تو میں سب اسمین میں ۳۳ تمام آرزو اور تمام دیوتا اور تمام عالم اور تمام
گفتار اور سید اور جگ اور متحرک اور ساکن اس سے پائی جاتی ہیں ہم پہلی صورت سی
پانی اور اجتماع اشیا کا پانی سے تمیز ہوتا ہے دوسری صورت سے آگ
اور متعلقات اس کے کہ روشنی ہی تمیز ہوتی ہے ۱۵ الف سے او م کے
کہ آکار ہے ماتر اول زمین ۲ نباتات ۳ رکبہ بیدیم آگ ۴ اسم اول کلمہ
توحید کہ لفظ ہو ہے ۵ وزن گائتری ۶ نو سرتی شام بید کی سمت
یورب ۷ دو مہینے فصل نسبت کے ۸ گویا بدین زبان ولذت زبان
کی واو سے کہ ماتر دوم آکار ہے ۱ عالم فضا یعنی اعراف ۲ ہوا ۳
بحر بیدیم اسم دوم بہوہ کلمہ دوم اوکار ہے ۵ وزن ترشٹپ ۶ پندہ
سرتی شام بید کی سمت غرب ۸ دو مہینے فصل گرمی کے ۹ پران بدین
۱۰ اناک ۱۱ قوت شامہ یعنی بویائی میہم سے یعنی ماتر سیوم کہ مکار ہے ۱
بہشت ۳ آفتاب ۴ شام بیدیم لفظ سوہ اسم سیوم کلمہ توحید کا ۵ وزن
جگتی ۶ سترہ سرتی شام بید کی سمت شمال ۷ دو ماہ فصل باران ۸ نو
جو بدین ہے ۱۰ آنکہ ۱۱ اینائی نیم ماتر اسی کہ ماتر اچہارم ہے نو غنہ ۱
پانی ۲ چاند ۳ انہرین بیدیم کو اکب ۴ تمام اسم او م ۵ جیو آتما کو وزن
نشتپ ۸ ۶ سرتی شام بید کی سمت جنوب ۱۱ دو مہینے چار کمر ۱۱

اور ہر سہ ماہ کے ضمن میں پڑھو پس اس لفظ او کے حروف کو باعتبار بیان کوہ
 قرأت کرو تو قلب روشن ہو جاوی اور اعلیٰ سے متصل ہو وجہ یہ ہے کہ قرأت
 حرف اول کی پران باؤ کو بلند کی سی طرف متوجہ کرتی ہے اس سبب سے اسکا
 نام پرلوسے یعنی اوڑنیوالا پران کا او پر کو اور اسکا نام پرلے مجھے قیامت ہی
 کہ یعنی مجھ کو نیا لا اسکا شاغل وقت مرتبہ یرم آتا میں مجھ ہوتا ہے کہ جو اس شغل
 قاصر میں افوی جان اور طرف سے برآمد ہوتی تھی اور شاغل اس رسم کی اسکی بدین
 مجھ ہو جاتی ہے اسکو عالم ذات اور نور پاک کر دیتی ہے اسواسطی اسکا نام
 چتر و تابہی ہے یعنی چارون ہیدائش میں اور ربہا اور شبن اور ہمیش اور ہر رسم سب
 اس میں بن اسوجہ سے دسرتا نام ہے یعنی سب کا رہنما والا تا رہی اسکا نام ہے کہ پار
 لگاتا ہے اور ذریعہ غم اور اندوہ چھوڑتا ہے اور شبن نام ہے برادر پوش کر نیکی اور برہان
 سبب پیدا کر نیکی اور پرکاش نام ہے سبب روشنی کر نیکی دلونین اور دیت نام ہے
 کہ شبن برقی کے شاغل کے دلکو روشن کرتا ہے مہادیو نام ہے کہ سب دیوتاؤں سے
 اکبر اور سب بزرگ چارون حروف میں چارون عالم ناسوت اور ملکوت اور
 جبروت اور لاہوت میں اور ایک ایک حرف میں بھی یہ چارون عالم میں ہیں اسکا
 شغل کر نی مرتبہ ربہا کا پاوی جو جو سو کو ضبط کر کے دینے ذکر کر نی شبن کا مرتبہ پاوی
 یعنی پرائون غلبہ پاوی جو ہر نگرہ میں نگاہ رکھنی مہادیو جو پاوی جو خود ہے
 اسم کو انادیمین مجھ کر نی دہی ذات بزرگ ہو جاوی کہ جسے کہ موجود ہوا ہی ہم
 خود رہا اور شبن اور ہمیش اور اندر آفتاب اور چاند اور سب دیوتا اور جو اس
 بہ شغل کر نیوالی اور مقصود شغل اور خود ذکر اور ذکر اور مذکور بن جاتا ہے ذکر کا
 کر نیوالا مثل آکاش کے ہو جاتا ہے اور فقط نیم ماہ کے ایک لمحہ کی تصویر کی تو اب تمام
 جگہ اور رب اور اوپاشا اور جوگ اور ترک اور تجرید اور جو کچھ مذکور ہے سب کا

بشن اس حرف کے دیوتاہن اور گائیتری اسکو وزن کا نام ہے اور پہلے رگ
 ظاہری اوسمین ہے دوسرا حرف واو مضموم یعنی او کا رسمی مراد فضا و ملک
 و سین اور حجر بید اور تمام سرتی اور بشن اور ر و در اسکے دیوتاہن اور وزن
 اسکا اثر شٹپ ہے اور دویمین حرارت غریزی ہے تیسرا حرف میم ساکن یعنی
 مکار شکر یعنی جبروت اور شکیت اور شام بید معہ اوسکی سرتی اور آہنگ سے
 اشارہ ہے اور مہادیو اور سوہج اسکی دیوتاہن اور وزن جکتی ہے اور آگ
 سوم نور آفتاب کی اس سے نسبت رکھتی ہے چوتھا نیم ماترا یعنی لون غنہ
 کہ اوسکا تلفظ نصف ہوتا ہے اور اس صورت سے رقم ہوتا ہے یہ اشارہ برہم
 سے ہے کہ عالم ذات اور تریا اور لاہوت ہے اور اترہن بید معہ اسکی سرتی
 کے ہے اسکا موکل پرمتا ہے ۳۲ عرض یہ ہے کہ جو تینوں حرف سے اشارہ ہے
 اور جو انکی متعلق ہیں سب اس سے موجود ہوئے ہیں اور اس سے قائم رہتی ہیں
 اور اس میں محو ہو جاتے ہیں اور اسکا وزن وراث سے تمام اوزان اور تمام
 اقش اور تمام صفات اسمین میں اپیلی ماترا کو رنگا ربنجی تصور کرے
 اور برہما کو اسکا موکل فرض کرو دوسرے کو گندم رنگ سبزی مائل
 اور بشن کو موکل فرض کرو سوم کو سفید رنگ اور مہادیو تصور کرو
 چوتھے کو سب رنگ کا تصور کرو اور موکل اسکا اوس پرش کو جو ہر جگہ
 موجود ہے یہ صفت پر لو کی ہے اور اسمین تمام عناصر اور تمام موجودات
 ہونے میں مراد یہ ہے کہ وراث روپ کا تصور کرو ۴ اسکی قرات کا ادب
 اور اسکی سمجھنے کو اندک علم موسیقی ہی درکار ہے وروش ٹپہ ہزان سو
 ماترا کی یہ ہے کہ ۳۰ ماترا کو ۳۰ پد تصور کرو اور ماترا اس عرصہ کو کہنتی ہیں
 جبین ایک ماترا پر ہی جاو اسطرح دو چند سے چند مدت کر لو اور چوتھی نیم ماترا کو

اتہرین بید میں بہتر سے فضیلت میں لفظ اوم کے - ۱ -
 بہار و واجک سوال کہ تارک معنی میں دریا سے پار اوتار نوالا اور ذرہ سے
 آفتاب کو نوالا وہ کون ہے ۲ جاگو لک جواب وہ اسم اوم ہی کہ یہ روشن
 اور چاند اور ہوا اور تمام سرور اور برہم اور آتما اور ہستی ہی ہم اسکو کہہ اور
 اسکو سمجھو کہ پہلا حرف مفتوح و دوسرا حرف واو مضموم تیسرا میم ساکن چوتھا
 فقط جزم ہی بصورت حلقہ ماہ یعنی نیم ماترا یا پنجوان حرف اسکا لفظہ اور
 چھٹا ناد میخے آواز ہے ۴ وجہ تسمیہ تارک کا یہ ہے کہ پار کے کنارہ پر پہنچا
 نوالا عالم کے دریا سے اور یہی سبب ہے کہ ذکر اسکا پار ہوتا ہے اور
 تعلق عنصری اور خوف مرگ اور پیر سے نجات پاتا ہے پس تار ہی اسکو کہتی
 ہیں ۵ اس اسم کے کہنی سے برہم کو جانتا ہے اسکے ذکر سے پہلی جنمون
 گناہ برطرف ہوتی ہیں اور تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ جو اتفاقاً اور خطاً و سرزد
 ہو گئی ہوں بخشے جاتے ہیں کہ جب اسکو جانتا ہے ہر اوس گناہ نہیں ہوتا
 ۶ اسکے سمجھنے سے وہ محتاج بغیر نہیں رہتا ہے اور تمام فضیلت کو پا جاتا ہے
 ۳۲ - اتہر بید میں اٹ نکہد یہ بہر الکبیرین بہر ۲۲ اور اٹہرین بید میں
 بہر ۱۲ ہے لفظ اوم کی فضیلت میں - ۱ - پہلا د اور اکر
 اور سنت گناہ اتہر یا ہی راہشیر سے استفہام کیا کہ سب سے پہلے شہید کیا
 ۲ شغل کس لفظ کا افضل ہے ۳ شغل کرنگلی ترکیب ہے ۴ شغل کر نیوالا کون
 ۵ شغل سے مقصود کون ہے ۲ جواب سب سے پہلے آواز لفظ اوم کی ظاہر
 ہوئی ۲ اسی اسم کا ذکر کرنا بہتر ہے کہ اس اسم کے چار حرف ہیں اور وہ
 مراد چاروں بید سے چار حرف اشارہ آفریدگار سے ہی ۴ الف یعنی
 اکا مفتوح عالم جاگرت اور ناسوت اور رگہ بید مغتہ تمام سرتی اور برہما اور

کل نیو فرجونان میں ہے اوسکی آٹھ پتے میں اور موہنہ پول کا تے کھڑ
اور مال اوپر کی طرف ہی ۱۲ ایک نیو فرجون سینہ میں ہی ایک اسکا پتہ ہی مثل غنی
کے اوسکا سرے کو اور ہمیشہ سب دیوتا اوسکے اندر بند ہیں ۱۱ ایک کھڑ
سری اوسکے پتے یعنی بگ بہت میں ۱۴ اس طرح بہت کنول میں اوسکی گرد
اوسکے درمیان میں آفتاب اور اوسکے اوپر چاند اور اُسکے اوپر آگ ہی ۱۵ جب
سیکا تصور کریں سرپون نیو فرکا اور کو تصور کریں اور درمیان اُنکے چاند
اور آفتاب اور آگ کو چاند پر تصور کریں ہر سیکو ایک کری ۱۶ اپن جیو آتا اس
شکل اور سمجھئے تمام موجودات پر حکم کری ۱۷ تین محلان میں اور تین سینہ
میں اور تین دماغین میں اور تین تین راہ رکھتے ہیں ۱۸ برہم تین قسم کا نظر
آتا ہے انان میں بصورت بشن کے ۲ دھین بصورت برہما کے بعد سر
بصورت مہادیو کے ۹ تین حرف برہم اور چوتھی ماترا پر نو می جو اس سر کو
سمجھئے وہ بید کا جاننے والا ہی ۲۰ اتصال اس شبد کا مثل جس کی آواز کی ہی
اور کیفیت اُسکی بیان سے باہر ہے اور وہ بعد کہنے پر نو کے از خود ظاہر ہوتی ہے
۲۱ تو جیو آتا کو تیر اور برہم آتا کو نشانہ کر اور دل کو قوی کر خطا ہنوی اور
عین آتا جو جاو گیا ۲۲ جسم کو تلے کی لکڑی اور پر نو کو اوپر کی لکڑی اور
تصور کو حرکت چوب اوپر کی خیال کر کے مدام شغل کر دیں جو ذات کہ پوشیدہ
ہے نظر آویگی ۲۳ ایک سر کنول کی ڈنڈی کا جو پانی ہی میں اوسکو دوسری
سر سے ہی اوپر کینچی یعنی دم کو تلے ہی اوپر کینچی ۲۴ نیم مائٹا کورسی کر کے
جس طرح ڈول کو پانی بہر کے اوٹھاتے ہیں اس طرح مقام دفع براز سے ہوا کو
کے کھنسا سے کینچے درمیان سوراخ دو لون ابرو کے لیجاوی ۲۵ پس
برہم لوک میں مقام ہودی - ۳۱ تار کا ایک ٹکڑا یہ سر کبر میں بندھو ۳۲ اور

بہرہ بھی تصور کے قائم کر لیا۔ قطرہ شعل کا یعنی خلاصہ جوگ اور راہ لوگا
 بطور لقمہ سالکون کے رقم ہوتا ہے ۳ لفظ اور تمام آوازوں کی فصل ہو کر
 سرور اتم کا ہے کہ یہ آواز برہم بنے آواز کی ہی اور یہ زیادہ شدید ہی برہم
 جوگی اور عارف جو اسکی صفت سے وقف ہو تمام شکوک اور سکے دل سے برطرف
 ہو جاوین ۴ یہ لطیف لطیف اس مثال سے ہے کہ اگر ایک باریک بال کی لوک
 ہزار حصہ کرو اور اسکی ایک حصہ کو دو کرو وہ بھی اسکی لطافت کے آگے کثیف ہو
 تمام عناصر اور اجرام اور اجسام اور ذی روح اور غیر ذی روح اوہین میں گو کہ
 اس مرتبہ میں لطیف ہے کہ جیسا اس مثال سے یقین کروا پول میں خوشبو نظر نہ
 آتی ہے مگر یقین ہے کہ ہوا میں دودھ میں کہن میں سرکہ میں محنت عقل کے ساتھ
 کر نیے جدا ہوتا ہے اور جدا ہونیکے بعد ہر آئینہ میں ملتا معلوم تل میں تل ہی بہرہ
 میں سونا ہے ۵ نسیم میں رشتہ ہے اسی طرح برہم تمام اشار میں موجود
 ہے تیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی سے اسکا پاپا شکل ہے اگر نادانی
 کو دور کر دی بہرہ خود ہی ہے جس طرح تل میں تل اور پول میں خوشبو اسی
 طرح آتما جسم کے اندر ہی ہے اور جسم سے باہر ہی ۶ اصل ہی آتما ہے
 اور فرع ہی آتما ہی اور جسم ہی آتما اور ساتھ ہی آتما ہے جو آتما اجسام لطیف
 اور کثیف سب میں ہے جس دم کے تین جزو میں کہنیا روکنا چوڑی
 ۸ وقت کہنچے دم کراف میں تصور کر کہن نفس کے دل میں تصور
 آتش کے ہی اور صاحب قدرت ہی ۹ وقت نگاہ کہن نفس کے دل میں تصور
 کر رہا سفید رنگ مائل سرخی اور چار موہنہ اور باب اور کل سنوا
 جیسا ہوا ۱۰ وقت چوڑے دم کے پیشانی میں صورت جہاد یو کی تصور کر کہ
 تین آنچہ مثل بلور کی صفا میں اور گناہوں سے پاک میں اور عین حکمت

کہ یہ سب حرکات ایک نکت یعنی عرض سے ہیں یہ شخص نے عرض میں ہی بہ
 کسی سے جدا ہے اور نہ پیوستہ اور نہ فاصلت ہے اور نہ نور اور اس کے نزدیک
 شب و روز اور مین اور تو سب مساوی ہیں اس کو کچھ ضرور ہین کہ کسی مق
 خاص میں رہی کہ سب جہان اس کا ہے اور جہان رات ہووے وہی محل سلطنت
 اس کا ہے ۱۲ جت تک اس مرتبہ کو نہ پہنچے اگر کہین قیام کرنا چاہے تو وہ مقام
 ہے جہان مردے جلای جاتی ہیں یا ویرانہ میں یا جنگل میں کسی درخت کے
 سایہ میں ۲۲ گدا کی کو بعد نوخت دوپہر کے کہ سب آدمی پکائی اور کھانے سے
 فارغ ہوئے ہوں اور گدا اگر اپنے حصے پا چکے ہوں جاوی اور اس صورت سے کہ
 کوئی اس کی تعظیم نہ کرے جب کسی سے کچھ طلب کرے اور وہ دیوے تفریح سے
 قلب کو نہواور جو اندیوی لال نہو جی دیر میں گائی کا دودہ نکالتی میں اونٹنی
 دیر انتظار کرے زیادہ توقف کسی کے دروازے پر نہ کرے گوشت اور شہد
 سیاسی کو لینا منع ہے اس سے سوا ایچا یا بر اجودی سولے اور
 کھالے سونا اور چاندی اور جواہرات یعنی معدنی اشیا کا سیاسی کو لینا
 منع ہے پس سرگز نہ لیوے بلکہ نگاہ سے ہی نہ دیکھے جو کوئی سیاسی کو
 سوا طعام بچتہ کے کچھ اور دی گنہگار ہے کہ یہ طامع ہین ہیں اور انکو
 طعام بچتہ ندمی تو ہی گنہگار ہے کہ انکا یہ حق ہے دنیا داروں پر ۲۴
 تکلیف اور سختی اس پر گذرے او سے ملول نہو بلکہ اس کی مدفعت کو
 شش اور لذت کا خیال نہ کرے ۲۴ جو اس صفت سے موصوف ہووہ
 ہے کہ اپنی عین ایکو اور جلت کو اپنی عین دیکھتا ہے اور صفت حدت
 بالائے واحد مطلق ہے اور سبب اندک تعلق نہ ہی جسم پر ہین
 سوم ۲۴ ادیان اپنی ہمد یہ سر اکبر میں ہنبرہ ۱۱ اور انہ میں

یا نازک دیکر اور تکرار اور تصور وحدت اور کثرت کا اور یقینی اور ثابت کیا اور
 عشق اور عشق اور معشوق کا اور الشرا ورجو اور نایا کا یہی کمال اور انبیا
 و مران اور وضع معاشی بنیاس کی ہے ۶ اچو بدستی کو ڈنڈی کہتی ہیں
 اور جیسے بنیاس لکھا ہے کہ سوڈیا کی بدافعت کو کسے اسے مراد یہی کہ گیار
 کی ڈنڈی سے سوڈیا یعنی گیار کو دفع کرنے سے یہ مطلب ایک ڈنڈی کا ہے
 یہ نہیں ہے کہ سانپ اور بچو کو سوڈی سمجھ کے اونکی بدافعت کو ڈنڈی رکھے
 اور ایک ڈنڈی اپنا لقب کرے جو کوئی اپنا لقب ڈنڈی یا سنیاسی کرے اور گیار
 نہ کہتا ہو اور چاہے مطلق اور شہوت اور غضب میں گرفتار ہو وہ مرد و داریں
 کہ دنیا کی لذت سے محروم رہنا اور وہاں بھی کچھ شیر سوئیکو نہیں ہے ۷ اچو
 پا دولت یا شکم سیر کو لباس کینا سوئیکا پنہ یا اونکی وضع اختیار کرے اور عوام
 کسی حیلہ سے قریب دیکر معتقد کرے وہ رہن اور دروازہ و خوبی کی موافق کہنے
 کار اور رنر اور ہے ۸ اچو سنیاس اصغر سے اکبر میں آوی وہ نہیں ہے
 اور یرم آتا ۱۹ ایسا پر مہن جیات یعنی مشرق اور مغرب وغیرہ کو انیا لباس
 ستر پوش جانتا ہے کسی کو سلام نہیں کرنا ہے اور جو کرتا ہے کسی کی وضع
 نہیں کرتا اور نہ کسی سے تعظیم کو چاہتا ہے ۱۰ تمام عمل جو جگ اور تپ
 اور برت اور تیر تہ وغیرہ میں اونسے مراد خوش کرنے دیوتا یا تیز دن کی ارواح
 کی ہے مہنس کہ نہیں کرتا اور کسی سے عرض نہیں رکھتا اور شہنی کو
 امٹ جانتا ہے حواشیں تہ کی اور لذات محسوسات نہیں رکھتا اور جو
 موت اور توہمات صعب و درخو خیالین نہیں لاتا ہے اسکی پائس کوئی آو
 مع نہیں کرتا کیونکہ اسکو خیال بھی نہیں رہتا کہ آئینا الا کون ہے مقرر اور
 اور مہن اور چپ اور تپ اور دیان اور دھارنا کچھ اسکے واسطے لازم نہیں

۱۲۔ سنیا س کا لازمہ ہے کہ اون چہیوں حالت کے سبب سے سرور اور
 مغنوم نہوا اور عرج اور ذم سے متغیر نہوا اور بدن کے تعلقات کو چوڑی
 اور کسی کی تعریف یا شکایت نہ کرے اور سخی اور تکبر اور رشک اور خصوصیت
 اور طمع اور حرص اور حسد اور تعصب اور غضب اور غرور اور خود بینی اور
 خود فہمی نہ کرے جس سے لوگ اسکو دلی اور صاحب کشف اور کرامات اور
 معجزہ سمجھیں اور اسکی تعریف کریں اور رجوع کریں اور وہ حرکت نہ کرے
 کہ جو علم یا صفت اسپن نہیں ہے عوام اسکو اس صفت سے موصوف
 کریں اور کسی چیز سے نفرت نہ کرے اور کسیے جاندار سے دشمنی نہ کریں اور اونکی
 جان اور مال کا طمع نہ کرے اور کسی مرغوب کے حصول سے بھت اور مکروہ
 کے وقوع سے کہ درت نہ کرے بلکہ ان دونوں کو ایک کر دی اور کسی کو تصدیق
 نہ کرے اور نہ کیسا نہ کرے غرض کہ جسم کو محض اور فردا سمجھ کر اسکی تعلق
 ہو جاوے ۱۳۔ ایسا تصور کرے کہ میں اس جسم کو معرفت کی آگ سے
 جلا دیا ہے ایسا سطریم ہے کہ سنیا س کو بوقت مرثیہ داہ کرم نہیں کرتے
 ہن اور گیانی کو کہ شک اور شبہ اور بیم ورجا میں پہنچا رہتا ہے اور کچھ
 کو کچھ سمجھتا ہے جلاتے ہن تعلقات وجود سے جدا ہو جانا یہ ہی
 کشی گروٹ اور مثل اسکی اور خود کشی کی رسمیتا ہن یہ نہیں کہ بغیر اپنی موت
 کے کی طرح اپنی تین ہلاک کرنا ۱۴۔ بدن کا تعلق چوڑے کہ آخر چوڑے نا
 ہو کا عین آتما ہو جاوے کہ وہ محض گیان اور علم اشراق ہے اور کمال
 سرور ہے اور لاثانی اور جوہر بسیط ہے تصور کرے کہ وہ آتما ہن ہی
 ہون اور جزو اور کل ہن ہون کہ پرلونجیکا نام ہے وہ ہی میرا نام ہے
 ۱۵۔ ایک جانا جیو آتما اور پریم آتما اور آتما کا اور جزو اور کل کا اور چوڑے دینا

اور کثرت کی طرف کو لیجاتے ہیں کہ خلاصہ یہ ہے کہ پہلے دنیا داری کی تمام لذت
 میل کرے اور علم کو واسطی دفع کرے حیرت کے پڑے اور عمل کو واسطی قدرت
 کے اعمال پر کرے جبکہ حیرت دفع ہو جاوے اور قدرت کامل ہو جاوے تب ان
 رکات کو کہ متوقع کثرت کی کرتی ہیں دفع کرے اور غور مشہد کو انتشار سے نقیض
 کی طرف متوجہ کرے یہ عرض نہیں ہے کہ مثل ہائیم کی سب افعال کو چھوڑ کر
 گذران کرے ۱۱ ایک کثیر اور واسطی ستر کے چہاں نیکو اور ایک چوبدستی واسطی حقیقت
 آفات ہو زبان کے اور ایک برتن مٹی یا لکڑی کا واسطی پیسے یا نیکے رکھی اور واسطی
 دفع آفات موسم گندہ کپڑی جو لوگوں کے پہنکے ہوئے ہوں اور کو پیوند کر کے
 اور لائق پینے کی بنا کر اپنے پاس رکھے ۱۲ غذا اور واسطی قوت بدن کو ضروری ہے
 کہ بغیر اسکے حیات ناممکن ہے سو وہ اس ادب سے حاصل کرے کہ اس میں ناخیر تصور
 کرے اور سمجھے کہ جو مجھ کو غذا دیکر ثواب میری افعال کا اور سکون لگائیں کہ ای کر
 حاصل کرے ۸ بہرہ راہ سناس کی جو مذکور ہوئی مرتبہ ادنیٰ میں سے اعلیٰ مرتبہ
 اور ہے ۹ بلا پوشن ہی دور کرے یعنی گذری وغیرہ مذکورہ بالا کو کیونکہ
 جب کا دل محو ہو جاوے اور سکون بخ اور رت دی اور گرمی اور تعریف اور مذمت
 کا وہ بیان از خود نہیں رہتا ہے ۱۰ اجسم کی واسطی حیثیت میں اول نسبتی
 کہ حقیقت میں پہلے کچھ نہ تھا پس نسبت تھا دوسرے سے پیدائش یعنی ہستی کہ موجود
 اور موسوم اور رنگ اور وضع اور قطع سے مرکب ہوا پس سہری بڑیا یعنی
 چھوٹے سے بڑا اور پتلے سے موٹا ہوا ہے اور طاقت پائے چوتھے
 تغیر حالت جیسے طفولیت اور جوانی اور پیری یا بچپن میں تغیر کیفیت کہ کہی بیا
 اور کہی صحیح اور کہی لاغر اور کہی فربہ ہوتا ہے ۱۱ حیوانا چھون صورتوں سے مشہد
 غرض کہ خاک ہونا کہ صورت نیت کی ہے ۱۱ حیوانا چھون صورتوں سے مشہد

کرے اور جو کچھ پائیس کی تکلیفات تحمل کرے ۳۳ وہ ترکیب اور عادت
 اختیار کرے جس سے اس کا بدن فریب نہ ہو اور مدام مشغول اس ذات پاک
 میں رہ سکے ۳۹ پرہیز اپنک یہ سر الکبر میں نمبر ۳۴ اور اتہرین بید میں نمبر ۳۲
 سناس کے آداب میں نار و سیائل و برتا مجیب ۱۔ برہم چرچ لغوی طلب
 راہ حقیقت اور ترک لذات اور جوگ کر نیکو پرہیز منہ کہتے ہیں یعنی منہ سے پرہیز
 اور جیو آتا ہے پرہیز آتا ہو نیکے آداب میں اور راہ گذران کے بایں ۲ اس راہ
 پر واجب اور سچائی ساتھ چلنا سخت مشکل ہے اور چلنے والا اس راہ کا کیا ہے
 لیکن جو اس راہ پر سچی دل سے چلے وہ ہر عیب سے پاک ہوگا اور منتہائی مراتب کو
 پہونچے گا کہ اسکی تعریف بید میں رقم ہے اور عالم بید کے اس عامل کو مہاریش کہتی
 ہیں ۳۴ دل اسکا عین آتا اور آتا عین دل ہو جاتا ہے یعنی حالت دوی جاتی رہتی
 ہے اور یکتا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور یہی مقصود اعلیٰ ہے ہم جو کوئی اس راہ پر
 چلنا چاہے اسکو لازم ہے کہ اول چاروں بید کو پڑے کہ یکہ حاوی تمام حکمت
 نظری اور عملی اور معقول اور منقول کے ہیں دوسری معنی اور مدعا کو سمجھے اور
 سوچے اور جو شکوک حسمین پیدا ہوں وہ دتیل سے رفع کرے جہل مرکب کو دخل
 نہ دے اور حیرت کو دفع کرے تیسرے موافق اچھی سمجھ کے عمل کرے
 اور عمل کی کیفیت یہ ہے کہ پہلی ترک عیال اور طفل کو کرے بعد تحقیقات
 اسکی لذات کے دوسرے لذات جو اس ظاہری اور باطنی کو ترک کرے
 تیسرے بیم اور جا اس جہان اور اس جہان کو دور کرے چوتھے
 ترک ہوا کو جو مثل نار اور چوٹی اور کشمی اور جب اور تپ اور گرم کاٹھ
 اور اوپاشنا وغیرہ میں پانچویں ترک تمام مراتب جو دید اور شنید اور عالم
 اور عالمیان سے متعلق ہیں اور پڑھنا اور لکھنا اور عمل کرنا کہ یہ سب علانیہ دنیا کی

بقیام کر کے آٹھ مہینے تنہا پرتا رہے اور چار مہینے میں ہی لفظ ساون
 دن کیجی رہے۔ ۲۱۔ پریہا سید کا اور رسومات ربا و احدا و سب کو چورے
 ات اور شہروں میں نہ جاوے۔ ۲۲۔ ۱۶۔ القمہ سے طعاز زیادہ نہ کہا وے
 کہم کہا وے۔ ۲۲۔ ہیک کے مانگنی کو کوئی برتن نہ رکھے ہاتھ میں یا پاؤ کو برتن
 کے نیوے یا پیٹ پر رکھالے اور زمین پر رکھ کے مو نہ سے کہا وے
 ۲۳۔ جسکے گھر گدا می کو جاوے کچھ طلب کرے جتنے حصہ میں گائے دو ہی جاتی ہے
 کٹر اڑھی جو کچھ ملے ہین ہین تو دوسری جگہ جاوے۔ ۲۴۔ اگر ضرورت سوال کرنیکی
 ۲۵۔ تین مرتبہ پوچھنے او م کی اور از بندہ کرے کہ صاحب مکان کو مسوع ہو۔
 ۲۶۔ گدا می تین گہریا پانچ نہایت سات گہریا کرے اگر شیر نہ ہو پوہو کہا پڑے
 اور گدا می کر کے جنگل میں چلا جاوے۔ ۲۷۔ یہ طریق سنیاں کا ہے اور سکا منتر
 بلند ہے اس طرح سنیاں سوا سے عارف اور گیلانی اور سے ہو ہی نہیں سکتا
 ۲۸۔ گیلانی اس پیم آتا کو سب جگہ شل کاش کے محیط جلتے من اور عہودیت سے
 ربوبیت کا مرتبہ پاتے من ۲۸۔ یہ حکم سید کا ہے جو کوئی سنیاں کرنا چاہے اس
 ترکیب سے تمہیل کرے اور برہم چچ اور گرنیت وغیرہ چاروں ترکیب کو سجا
 لاوے اور بان اور باب اور سب عیال اور اقربا کو خوش کر کے اور مال اور
 اسکا تقسیم کر کے تمام شرط بجالاوے۔ ۲۹۔ بعد قطع کرنے چوٹی اور چنوک اپنے
 ٹیٹے کو اپنے رو برو کھڑا کر کے کہہ کہ تو برہم ہے اور گہر کا مالک اور قوم کا مہی قہ اور
 ملک اور گرم کا نڈکا کر نیوالا اور تمام عملوں کا منصرم اور علوم کا یاد کر نیوالا اور سب
 دلی ارادوں کا پورا کر نیوالا تو ہے اور جملہ میری صفات نے تجھیں جلوں کیا ہے
 اوٹو گاہ رکھ۔ علم جو شخص لا ولد ہو وہ اپنے آپ کہہ کے گہر سے باہر نکلی اسم پیر
 یا اور ترخو و اور جو پورا کرنا پڑا کہتا ہو وہ ہمراہ لیو سے یادخت کے پونے

خاک میں دباوے یا پانی میں بہاوے ۵ کسے درخت کی ڈالی کے تلے
 بسر کرے اور سب لذات کی خواہش کو دل سے دور کرے ۶۔ پھر کشتی میں
 برتن یا کسی مہم کے سرانجام کا اسباب فراہم کرے ۷ بعد اس تعمیل کے چوبیسویں
 ہی ہینک کی ایک کے ساتھ نہر سے بہتا رہے ۸ کسی سے کسی شے یا لفظ کا
 دعویٰ یا حجت نہ کرے ۹ کوئی دعا کسی دعا کی حصول کو نہ پڑھے ۱۰ صبح اور چوہ
 اور شام کو غسل کرے ۱۱ بجائے سندھیا آتا کی تصور میں محور ہے اگر کہیں دل
 گہراوے تو یہ جو پچاس اپنی گہد میں انہیں سے کہیں کوئی پڑے ۱۲ امت
 یعنی دعا اپنا فقط برہم سے رکھے اور اس کو بمنزلہ زنا نہ جائے ۱۳ جو سطر جسے
 تمام کائنات کو چھوڑ کر وہ دعویٰ کرے کہ فی الحقیقت میں شہوت اور غضب
 اور خوشی اور طمع اور محبت اور تن پرستی اور خود نمائی اور غرور اور کرا اور
 فریب اور جھوٹہ وغیرہ نیک اور بد جہان اور اپنی آرام کو ترک کیا ہے پس
 جنگل کے وحشیوں سے کہو کہ تم مجھے خوف نہ کرو جو تم ہو وہی میں ہوں ۱۴
 کہو کہ اندر نے جس طرح حربہ اپنی پاس رکھا ہے اسی طرح تم کو بیٹے اپنی پاس
 رکھا تھا ستر عورت کے کپڑے سے کہو کہ مجھ کو فقط واسطے حفاظت اپنی شرم کے
 رکھا ہے ۱۵ اطعام کو بطور دوا واسطے دفع اشتہا کے کہا و لذت سے غرض نہ کر
 ۱۶ اچار چیز مینوز اسکے پاس باقی میں ترک لذت ۱۷ ترک آزادی حیوانانہ
 نگاہت سامان یا محتاج ہم ترک کذب ان چاروں سے کہو کہ میں نے سب کو چھوڑ دیا
 دیا ہے اور تمہاری حفاظت کرتا ہوں تم کو چاہئے کہ تم بھی میری محافظہ نہ کرو
 اور رفاقت کرو ۱۸ یہ سب حرکات کر کے تین دفعہ کہے کہ میں نے سب کو چھوڑ دیا
 لیا ہے ۱۹ زمین میں سووے اور زمین پر کہہ کے کہا و ۲۰ اور پانی یا لکڑی
 کے برتن یا کدو کے توبی سے پانی ۲۱ سو اچار میں نے سب کو چھوڑ دیا

چند اکاش میں کہ یہی اسکی اصل ہے جالمتا ہے ۸ چراغ اور تپتی اور تیل وغیرہ کئی چیز کے
اتفاق سے روشنی ہوتی ہے اور اسکی قوت اتفاقیہ کے دفع ہونے سے روشنی مٹ جاتی ہے
اسی طرح سے سزا اور جزا اسکی جسے اعمال کے بدلے کی خواہش نہ کی معدوم ہو جاتی ہیں کہ
سوختہ کو کوئی سوخت نہیں کرتا ۹ چاہئے کہ جس نفس کو چہری اور اوم کو چہری کا حرکت
دینے والا اور ترک لذات اور تعلقات اور تصورات کو اسباب صفائی چہری تصور
کر کے تمام بند دام دنیا اور عقبی اور اعمال جگ اور تپتہ وغیرہ کاٹے

۳۸ ازنگ اپ تکہد یہہ سر اکبر میں نمبر ۳۵ اور اترین میدین نمبر ۲۲ سے ترک دنیا
اور لذات کے بیان میں **اولک** رکبہدیش کو پرچایت نے سمجھایا اتمام افعال
یعنی کرم کے چھوڑنے کی مشروط یہہ راہ ہی اولاد و اقربا و برادر و چوٹی و زنا و جگ کرنا
و مید کا پرہیز سوائے اپ تکہد اور امید ساتون بہشت کی جسکا نام اس تفصیل سے مشہور ہے
نرکے ۱ بہور لوک ۲ بہوی لوک ۳ سور لوک ۴ مہ لوک ۵ جن لوک ۶ پت لوک
۷ ست لوک ہفت طبق زمین جسکی تفصیل یہہ ہے ا ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰
۵ مہاتل ۱۱ راتل ۱۲ پاتل ۱۰ اتمام برہماند یعنی جو کہ بیضا کا میں مفہوم اور
اور مہوم اور شکل ہے سکو چوڑی کہ کچھ باقی نہ رہی مگر چند چیز رکھنی کی لائق ہیں اور کئی
تفصیل اس طرح ی ۱ دند یعنی چوبدستی اور عصا ۲ کیر استریش ۳ کسندل یعنی
برتن چلی پانی پینے کو ۴ تین آگ جو وسط میں قوم یعنی آشرم سے مقرر ہیں اور کئی
تفصیل یہہ ہے ۱- برہم جاری یعنی تلاش کر نوالا برہم کا ۲- گرسٹ یعنی دنیا دار
اور کر نوالا رسومات نیکے نیا کاشل جگ اور خیریت اور بہت معاملہ کی اور نظام
معیشت عیاں ۳- بان پرست جو کہ جنگل میں گذران کیا کرتے ہیں ان تینوں
آگون کو انہی سجدہ میں ڈال لے یعنی کہاوی ۳- گائتری جو ایک منتر ہے
اسکو زبان کی آگ سے جلاوے یعنی زبان سے ذکر کر کے ۴ زنا کو

پہنچاؤے جیسے مڑی تار نکال کے پرتکل جاتی ہے اور تار کے راہ سے اپنے تئیں اوپر چڑھتی
 ہے اوسط طرح اوس ہوا کو دلیں پہنچا کے پرتلق میں پیرام الدماغ میں پہنچاؤ
 اور وہاں نگاہ رکھے ۱۲ پرتل کی کارڈ کو عقل کے سان پر دہرے اور اطمینان سے
 تمام نام اور صورت اور صفات کو قطع کرے کہ یہ سبب غیر بنی اور دوی کے ہیں
 ۱۳ اس ترکیب سمجھو آتما اور پریم آتما ایک ہو جاتے ہیں ۱۵ سربہ اندر کا جو شہرہ
 بھی ہے اسے جہل اور نادانی کاٹی جاتی ہے ۱۶ مرہ یعنی راز پوشیدہ اور مرہ
 عبارت ہے اوس مقام سے جہاں منتہی ناک کے ہر دوسو راخین اٹرا اور نیکل کے مجمع
 ہوئے ہیں ۲ وہاں پران باو ۴ حصے یعنی چار ساوی بارہ حصے کے نگاہ رکھے
 جو اسکی حقیقت کو سمجھے وہ منتہائے مراتب کو پہنچے کہ وہ محویت پیدا کرتی ہے
 حقیقت یہ ہے کہ رگ شکھنا صفت تنوکن کی رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ اوقت جسکی
 جو ۲ ہزار رگ اسے ملی ہیں و مسدود ہو جاتی ہیں اور راہ رگ شکھنا کی بستہ
 نہیں ہوتی ہے کہ راہ آؤ شدیدان کی ہے بسبب مشغولی اور سلوک کے اون رگوں کو اون
 افعال سے باز رکھتی ہے جیسے تل کو پھول میں لبانی سے خوشبو ہو جاتی ہے اور پھول
 ہو جاتا ہے ہم بوئے نیک اور بد مثل عمل نیک اور بد کے ہے آدمی جزا عمل نیک اور
 بد سے اوس عالم کو جاتے ہیں ۵ جو راہ اون رگوں کی چوڑی اور بند کر دے وہ عالم
 پاک میں جاتا ہے ۱ جو ایسا کرتا ہے وہ دل کو ان خیالات سے کہیںج کے اور نیک
 اور بد سے پاک کر کے گوشہ تنہائی میں بیٹھ رہتا ہے اور کسی کی آواز کو نہیں سنتا
 اور کسی کو اپنے ہمراہ نہیں لیتا ہے اور کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا ہے اور سلوک
 یعنی خلق اور ادب سے لبر کرتا ہے شاہین اور باز جب جال میں پھنس جاتا ہے
 اپنے چونچ سے اوسکے بند کاٹ کے اڑ جاتا ہے اور اپنے گہر میں جا پہنچتا ہے اسی
 طرح جسکو گیان ہو جاتا ہے وہ تمام بند تعلقات جسمی اور عجزی کے قطع کر کے

ناخواندہ فقیر یا برہمن کے چیلے ہو جاتے ہیں ۳۷ جنور کا ایک کھدیہ سر الکبر من
 بنمبر ۳۸ اور اتہر بن بید من بنمبر ۳۹ جو ک کے ادب من جنور کے معنے من
 سر اسنے والا جمل اور عقلمت کا رجحایت کی نصیحت اپنی شاگردوں کو ۱- اتما کو حیو
 اتما میں دمار مار کے لاوی کہ بال کی براتر ہی دوی برہی اور جو ایسا کرے وہ پیر قیود
 عالم من نہ پتے اور عین ذات ہو جاوی یہی نتیجہ پیدا اور بیدانت کا ہے اور طرک
 سویم ہو معنے خود بخود اور سویم موت سے لے کر آپ روشن ۲ دمار ناکی
 ترکیب ایہ سی اوہ جگہ تلاش کر کہ جہان غیر کی آواز سموع ہو ۳ جس سے
 جی چاہی بیٹھے ۴ جس طرح حیوان تمام اعضا کو اپنے پیٹھ میں کش کر لیتا ہے یہی شب
 عضو ظاہری اور باطنی کو سمیٹ لے ہم تمام حواس ظاہری اور باطنی کو روک
 کر کہ سیلف ندیکہ اور نہ فکر کرے ۵ تمام حواسون کو لطیف دل کے رجوع کرے
 اور دل کو دل کے سوراخ میں روکار کرے ۶ بارہ ماہ مقدار برآمد ہوئی تنفس کا
 ۷ ایک ریو کو قلب سے کہے دم کو اوپر چڑھاوی لے پیری ۸ پیر اوکلیون
 پر دو ماتہ اور ایڑی پانوں سے نڈ دروازہ جسم کے بند کرے ۹ وہ دم جو
 کہیج کے بہرے جب تک رو کے رہی سینہ اور کمر اور گردن اور سر وغیرہ کو بند
 کرے اور متحرک نہ کرے ۱۰ پیر جب روکے سکے آہستہ آہستہ چوڑی ۱۱
 وقت جس دم اپان باو کو جو بائین کو ہمیشہ سنبھالے پیر چوڑی کہ نامی کو جاوی
 ۱۲ پیر اپنی تصویر میں اوکو نزدیک ہر دو پانوں سے کہیجک ٹخنوں تک ٹخنوں سے
 کہیجک زانو تک اوڑالوں سے پہنچ یعنی چڑان تک پہنچ کر دوائے دونوں عضو
 مخصوص میں اور دوائے ناف میں پہنچاوی کہ درمیان ناف کی رک سکھتا
 اور رگ کثرت سے بزرگ سرخ اور زرد و سبز اور گلگون اور صندلی اور
 پیوستہ ہیں اور رگ سکھتا نہایت باریک سفید و سیاہ جو اپان باو ہی

عادت کر سکتا ہے ۸ وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل سے برآمد ہوتی
 ہے کہ وہی ہی اسکے سننے اور سمجھنے سے عاجز اور قاصر میں یہ سنتا ہے ۹ سی ایسا
 لطیف ہو جاتا ہے کہ جہاں چاہی اور کئے جاسکتا ہے اور عوام کی آنکھ سے محبوب
 ہو سکتا ہے کہ یہ سیکو دیکھ اور دے اسکے دیکھنے سے عاجز رہیں اور یہ
 دیوتاؤں کو بھی دیکھتا ہے ۱۰ آواز اناہ سے برہم سے مشغول ہوتا ہے
 اور شنگھ اور بکچ سے باز رہتا ہے اور تمام نیک اور بد چل اور عقل اور
 کشف اور وہب اور سد ہی اور کرامات اور معجزات کو لونڈو ننگا کہلو نا بھتا
 ہے اور جانتا ہے کہ اصل مطلب یہ ہے اور اس ترکیب سے عمل کرنے سے سد اشو یعنی
 ہمیشہ خوش ہوتا ہے اور تمام تعلقات اور توہمات سے آزاد ہو کر آرام
 سے وقت کاٹتا ہے ۱۱ اوم کے معنی ہیں کہ وہ میں ہی ہوں اور سپر صادق آئی ہیں
 کیونکہ ذات جامع اسما اور صفات کی پیدا کرتا ہے مولف جو بموجب اس
 ترکیب کو کرے وہ کمال کو پہنچے اور اس کو یہ کیفیت پائیدار رہے اور تادم مرگ
 اوس سے حالت اوسکی باطل نہ ہو لیکن فقط صفائی قلب ایک ساعت تمام مزا
 از خود حاصل ہو جاتے ہیں کہ تمام کام متعلق اس کتاب کی منحصر صفائی
 قلب پر ہیں دل کی خاصیت ہے کہ آئہ قسم کے اشغال کی طرف آدمی کو لیتی ہے
 اہوں طرف سے رو کے جو کثرت کو جوہر وحدت کو پانا چاہیے اور جو وحدت
 سے کثرت کو رجوع کرے آئہ قسم مذکورہ کا انتظام کری تاکہ انتظام عالم کا عذر
 ہو سہی الکھہ سوامی کے خواب خیال میں جو فصل باب سلطنت کی ہے ان اہوں
 قسم کی تعریف مفصل تحریر ہے جو کوئی سنیاں کو بغیر کرنے اور دیکھنے تمام
 امور عالم یعنی کثرت کے کرتا ہے وہ ٹھہر کر کہتا ہے اس واسطے سنیاں کم عمر آدمی کو
 کرنا ناجائز ہے اور جاہل کو تو کرنا بھی جائز نہیں ہے سخت نادان وہی ہیں جو

آتا ہے حالت شکہ پت یعنی خواب غفلت کہ لہجہ عالمی کر دی ہوتی ہو اور اگر ہم سے سوتا ہے اور خودی سے خیر دار رہتا ہے ۱۳ جب ل کو چوڑ دیتا ہے اور مرتبہ پیا پاتا ہوتا تب یہ جیو آتما آتما میں داخل ہو جاتا ہے اور آواز انا ہد سنتا ہی کے جیو آتما تعینات سی جب زنا ہو کے انا ہد سے محو ہو جاوے پر م آتما و پر م برہم ہو جاتا ہے ۱۸ جب اچھا چاہ پر مشاق ہو جاوے خیال کرے کہ کسطر حکلی آواز تیز ہوتی ہے کہ آواز تیز انا ہد دس قسم کی ہوتی ہے ۴ کس قسم کی آواز انا ہد کی تعریف اقسام مثل چڑیا کے بچہ کے چون کی معلوم ہوتی ہے ۲ مسلسل و مکرر چون چون کی آتی ہے ۳ آواز زنگولہ یعنی گھنٹہ کی ۴ آواز سنکھہ یعنی ناقوس کی ۵ آواز مین کی ۶ آواز تال یعنی تار کی ۷ آواز نے یعنی بانسری کی ۸ آواز کپھا وچ کہ ہاتھ کے مارنے کی نزدیک کان کے ہوا ٹپکتی ہے ۹ آواز نفیری خورد کی ۱۰ آواز گرج بادل کی کہ دھڑ دھڑ کے موافق ہوتی ہے ۲ نہہ آواز جب تک کان میں آوین چوڑا جاوے اور اونکی خیالیں نہ رہ جاوی دسویں آواز نادر ہے مولف جو کوئی ایک ساعت جو اسونکو منتشر ہونے ندی پہلی آواز بغیر نہ کرنے کان کے اور دسویں کان کے بند کرنے سے جماعت کری اور آئبہ کی حقیقت کسی شہساق سے معلوم کری اور اسکے امتحان کرنے میں کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا ہے اور کسی مدت کا قہر رہی نہیں ہوتا ہے ۵ علامت تصدیق سماعت ہونے اون آوازوں کی یہ ہے ۱ آواز سون میں کے بال کبری ہو جاتے ہیں ۲ آواز سے عشق اور محبت دلیں آتی ہے ۳ آواز سے بدن میں کا ہلکی پیدا ہوتی ہے ۴ آواز سے سرگرمی منی لگتا ہے مثل نشہ کی ۵ اکجیات ام الدماغ سے تکی کو اوترتا ہے ۶ وہ پانی حلق میں پڑتا ہے ۷ کشف اور اشراق ہوتا ہے کہ منیر خلائیق پر آگاہ ہو اور دور دور کی آواز سنتا ہی اور نادیدہ اشیاء کو دیکھتا ہے عرض کہ جو ہونکی طاقت میں سب مثل خواب غفلت

پس جو حرکات متعلق نفع عام اور خاص سے ہے اس برگ یعنی حصہ میں حساب
کر لو اور اسکی تفسیر میں لکھہ ۱۰ پتے کا مونہہ بطرف گوشہ شرق اور جنوب کے ہے
اور اس گوشہ کو انہی کون کہتے ہیں جب دل اس طرف متوجہ ہوتا ہے صاحب دل طالب
خواب اور کامیابی اور آرام طلب اور مست ہو جاتا ہے پس جنوبیت ہمیشگی کے لوازمات
میں سب اسکی تفصیل میں ہم پتے کا مونہہ جنوب یعنی دکن کی طرف ہے ہمیں دل
جب مقام کرتا ہے غضب اور سنگدلی اور خلق آزاری کو ہمت ہوتی ہے اور اس قسم
کے سرانجام کو جہد کرتا ہے پس جس کتاب میں اور مزاج میں اور ولایت میں یہ
حرکت زیادہ نظر آوے وہ اسکی شرح میں درج کرو ۱۱ پتے کا مونہہ بطرف نیت یعنی گوشہ
مغرب اور جنوب کے ہے جب دل کا اس پر اجلاس ہوتا ہے خواہش کرنے لگتا ہونکی ہوتی ہے
جیسے چوری اور دیکھتی اور خباثت سازی اور رشوت خواری پس تمام جرائم صغیرہ اور کبیرہ
اسکی تفصیل تصور کرو ۱۲ پتے کا مونہہ مغرب کو ہے جب ہمیں دل آتا ہے ہنسنا اور کھیلنا
اور خوش ہونا اور ناچ دیکھنا اور پتنگ لڑانا جو ایسی حرکات میں او کو غلبت ہوتی
ہے ۱۳ پتے کا مونہہ گوشہ شمال اور مغرب میں ہے اسکا نام بائیں ہے جب دل اس پر
سوار ہوتا ہے قصد سفر کرنے اور حرکت کرنے اور دوڑنے کو کرتا ہے یعنی حرکت ارادی کو
کرتا ہے ۱۴ پتے کا مونہہ بطرف شمال کے ہے اس طرف دل جب جاتا ہے ارادہ مجاہدہ
اور جو حرکات اس قسم کے متعلقات میں او پر متوجہ ہوتا ہے ۱۵ پتے کا مونہہ الشیخ
کون میں ہے جو کہ درمیان گوشہ شمال اور شرق کے ہے اس طرف دل رجوع کرنے سے بچتا
اور فضول خرچی کی طرف ارادہ ہوتا ہے ۱۶ جب دل کے اندر مقیم ہوتا ہے ترک لذات
اور بچر کے خیالات عالم سے خواہش کرنا چاہتا ہے ۱۷ جب دل کا مالک و واہ سورخ
پر دل کے آتا ہے جاگتا ہے یعنی کیفیت جاگرت کی ہوتی ہے ۱۸ جب اندر دائرہ دل کے آتا
ہے حالت سہم یعنی خواب دیکھتا ہے ۱۹ جبکہ چھوٹی سورخ میں کہ جاول کے برابر ہے

میں عضو مخصوص اور زانف کے ہے اور سکو پہر کے دوسرے چکر درمیان عضو
 موص اور زانف کو کہ چکر سوم ہے پہونچا وے پہر چکر چہارم جو دلمین ہے وہاں پہونچا
 ومان پران باو کو جس کرے یعنی جب اپان باو وہاں پہونچتی ہے پران باو موسوم
 ہوتی ہے پہر ام الدماغ میں تصور اوم کا کرے اور جانے کہ برہم میں ہوں اور آواز
 ناہر جو بے رنگ اور شل بلور کے صاف ہے یعنی آواز مطلق بغیر قطع ہونے کے سموع ہوتی
 ہے تمام بدن میں وہ پڑے اوسکو صاف اور بے زوال اور بے رنگ اور بغیر جان کے
 شغل کرے کہ وہ آواز ناہر پریم آتما اور پریم برہم ہے اور تصور اوسکا دلمین کرے
 اسکا نام اچیا گاتیری ہے **مولف** ترکیب جو کہ فقط لکھنے سے معلوم نہیں ہوتی
 ہے مگر عامل کے بنانے سے اور بتانیوالے نایاب اور بخیل میں پس جو اصل میں
 تھا نقل کیا ناہر کی آواز سماعت کرنیکو کان اور آنکھ وغیرہ کا بند کرنا شرط ہے مگر مولف
 بغیر اس ترکیب کے فقط ضبط حواس سے آواز ناہر سماعت کیا کرتا ہے اور جب پریشانی
 حواسوں میں آجاتی ہے اور دل متوجہ محسوسات کا ہوتا ہے وہ کیفیت جاتی رہتی ہے
 یہ اپنا تجربہ ہے علم تنفس تمام حیوانات کو رات اور دن میں اندازاً سو بار
 ہوتا ہے اسکے علم سے کہ عین نور ہے پاک ہو جاتا ہے ۴ جب تک اسکو سپر علم نہ ہو
 اور آفتاب اور چاند اور لطیف اور کثیف کو غیر جانتا رہے یہ تنفس نہیں کہلاتا
 ہے اور حیوان آتما ۵ جب یہ معلوم کرے کہ آفتاب اور چاند اور تمام خورد اور کلان
 اور اجرام اور جسم جو عرض اور جوہر اور وحدت اور کثرت سے موسوم ہیں میں ہیں
 ہوں اور دل ضبط میں آجاوے تب اس منتہائے مراتب کو پہونچتا ہے کہ پریم
 اور پریم آتما موسوم ہے جسکا دل ضبط نہیں ہوتا ہے اوسکا دل آتما ہے چنے
 میں جو دیکے گرد ہے سیر کیا کرتا ہے اپنے کانخ مشرق کی طرف ہر جبے ال وسط
 متوجہ ہوتا ہے نیک افعال کو متوجہ ہوتا ہے اور اوروں کو نفع پہونچانا مگر

سمان کا رنگ بلور اور گائے کے دودھ کا کہ ایان میں رہتی ہے اور دان کا
 رنگ صندل کا کہ سمان میں مقیم ہے **بیان** کا رنگ شگہ آگ کا کہ تمام بدن میں ہے ۲۶
 جسکے پران ام الدباغ کو توڑ کے کھیں وہ جہان مرے اوسکو وہ سب میں تمام زمین کے
 تیرتھوں سے افضل ہے اور جسکو یہ مرتبہ حاصل نہو پاک میں پر مرے تاکہ زمین پر
 رہنا ہوگا **مؤلف** اس ترکیب میں نہ کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے اور نہ روپیہ جمع کرنا اور
 نہ بہت سے روپیہ لگا کے بیاہ کرنا تاکہ اولاد ہو اور وہ کریا کرم کرے اور نہ تیرتھ کو
 جانا اور برت کرنا اور نہ کسی کا دس بننا اور نہ اولٹا لٹکنا اور نہ بن بیل کہنا اور نہ
 ناخن اور نچا کو برٹانا اور نہ عاقبت و حتم آئندہ کی وار پر قرض دینا اور مکت سہل میں
 ہے جو آسمان تک کے مرتبہ کو ناچیر سمجھے وہ کسی پرواہ کرے یہ مرتبہ بغیر پڑھنے اور
 لکھنے دوسرے پڑھے اور لکھے کے کہنے اور بات سنانے کے میسر نہیں ہوتا ہے۔

۲۶ ہنس نا دائب لکھد یہ سر اکبر میں نمبر اور اہرین بید میں نمبر ۵۴
جوگ کا ادب ست سجاگ نے گوتم رکھیش کو سمجھایا - ایہ راز
 نہایت پوشیدہ ہے غیر مستحق کو بتانا واجب ہے تنفس جو ہوتا ہے اوسکا نام ہنس
 ہے جو اسکی درآمد اور درآمد کی ترکیب سے وقف ہو وہ سعادت دارین کی پاوے ۲
 جب آدمی تنفس کرتا ہے یہ نہ تر از خود نہ کور ہوتا ہے یعنی ہنس ہنس کے معنی میں
 کہ میں وہی ہوں گو کہ یہ نہ تر تمام جاندار حتی کہ حیوانات بھی تلفظ کرتے ہیں مگر اسکی
 حقیقت پر ہر ایک کو علم نہیں ہے جس طرح آگ ہر ایک لکڑی میں موجود ہے مگر بعض کو معلوم
 نہیں ہوتی اور بغیر سعی اور تردد یا ئی بھی نہیں جاتی ہے اور تیل تل میں موجود ہے
 مگر حاصل کرنے کو سعی مطلوب ہے اسکے علم اور عمل سے نجات ہوتی ہے ۳ چائے کی اٹری
 سے سوراخ مفعد کو کہ وہ اول چکر ہے بند کرے اور دایان باو کو آہستہ آہستہ اوپر کو لکھنے
 کہ اب وہ متوجہ اخراج بطرف پائین کے ہے اور دایان ماتھہ تین دفعہ گودا چکر پر دھرے

ترک کرے اغصہ ۲ کا ہلی ۳ بہت سونا ۴ چوتھا بہت جاگنا ۵ بہت کہا نا ۶
 فاقہ کرنا ۷ اجوتین پہینے تک یہ عادت کرے اور کسی روز خلاف نہ کرے آپ سے آپ
 وہ حالت پیدا ہووے کہ چوتھے پہینے میں تمام دیوتا اوسکو نظر آنے لگیں اشارہ یہ ہے
 کہ راہ ملکوت کی اویسر شکست ہووے پانچویں پہینے میں خود صورت اور سیرت دیوتاؤں کی
 یا جاوے چٹے پہینے میں سب سے آزاد اور برتر ہو کے عین ذات ہو جاوے اور پرنوکا شغل
 کیا کرے ۸ ایاچ ماترا کے شغل اور سچہ سے راہ مشغولی زمین کی پاوے کہ زمین ہی ایاچ عنصر
 کہتی ہے رنگ بومرہ لعل آواز چار ماترا کے شغل سے پانی کی کیفیت حاصل کرے کہ
 پانی میں چار صفت ہیں یعنی سوا پوکے اور سب میں تین ماترا کے شغل سے آگ کا مرتبہ پاوے
 کہ اس میں مزہ بھی نہیں ہے و و ماترا کے شغل سے ہوا کا مرتبہ پاوے کہ اس کے رنگ بھی نہیں
 ایک ماترا کے شغل سے بہت آکاش کا مرتبہ ملے کہ اس میں فقط آواز ہے ۱۸ پر جس
 مرتبہ میں ہے کسی ماترا کو وہاں گنجائش نہیں ہے وہاں اندیشہ کو جگہ نہیں پس اندیشہ ہی
 نکر و ۱۹ ایسا سمجھنا اور سوچنا ہی شبہ ہے اور اپنے کو آپ جاننا اور اپنے میں مشغول
 ہونا ہی تیشیا ہے ۲۰ مقعد سے سینہ تک اور گلے سے سینہ تک تیس انگشت کی وسعت
 ہے اوس میں پران جو نفیم ہے اوس کا نام حیوا تھا اسی کو پران کہتے ہیں اور تنفس کو
 پران اس واسطے کہتے ہیں کہ حیوا تھا اوس کو متحرک کرتا ہے ۲۱ اکیس ہزار چوبیس ہزار
 پران کو ہوا حرکت دیتی ہے یعنی اتنی ہی مرتبہ آدمی روزانہ تنفس کرتا ہے جو عتدال
 سے مزاج کو کہتے ہیں ۲۲ پانچواں پران اور اپان اور سامان اور اودان اوساں
 اور سیکدر متحرک ہوتے ہیں ۲۳ گل کی حرکت ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سواشی مرتبہ ہے
 ۲۴ پران باد سینہ میں رہتی ہے اپان یا مقعد میں سامان یا و ناف میں اودان یا و
 گلے میں پان یا و تمام بدن میں یعنی مسامات میں ۲۵ ہر ایک
 کا بیات پران کا رنگ قوت کا اپان کا رنگ سیر بہرگی کا کہ پران میں رہتی ہے

کہ آتما کل اشیا محیط ہے اور ہر طرف آتا ہے اور وہ میری محافظ ہے ۳ پر نو کا دھیان
 دہری ۴ واسطے نشست کی مربع خواہ دوز الفو یا حسب طرح کہ دل چاہی اور عادت ہو
 غرض کہ تکلف نہ کری اور قصد لہجہ نوا و شہاوی بیٹھے ۵ اپنا سونہ شمال کی طرف کرے
 ۶ ایک اونگلی سے ایک ہتھنہ ان کا بند کری ۷ دوسری ہتھنہ من ہوا کو کہینچ کے دوسری
 اونگلی سے بند کری کہ دم نکلنے نہ پاوی ۸ پر نو کو عین حرارت کہ دلمین ہے جان کی اور اوم
 کو برہم جان کے دم کو روکے رہے اور یہ خیال رکھی ۹ کہ ذکر اوم سے تمام کثافت
 دور ہوتی ہے اور برہم عین حرارت ہے پس ذکر قلب سے کری ۱۰ اول اوم کی حقیقت
 سمجھ کے شغل کری اور ایک مرتبہ کی کشتش میں ۸۰ مرتبہ اوم کا لفظ قلب سے کری ۱۱
 جب استعمال ہو جاوی جس قدر زیادہ ہو سکے عدد میں زیادہ کری ۱۲ جب تل کو چوڑا
 چاہی دم کو ناف سے کہینچ اوپر کو لاوی اور ناک کی ہتھنی سے رٹا کری ۱۳
 احتیاط چاہئے کہ اوس حالت میں نظر اوپر اور تلے اور میں اور یسار کو نہ ہو اور کوئی عضو
 حرکت نہ کری اور بے حرکت بیٹھا رہی ۱۴ باہر پنج چیز کی تمیز پیدا کری اعادت ضبط کرنی
 دم کی ۲ مقدار وقت روکنے دم کا ۳ حد کہینچے دم کی اور حد چوڑی دم کی ۴
 دلو ایک طرف رکھنا ۵ حیواتا اور برہم آتما کو ایک جانتا جبکہ جس دم کو شروع کری
 ابتدا میں ذکر اوم فقط بارہ مرتبہ ایک دم میں کری آہستہ آہستہ پر شوق سے زیادہ کری
 ۱۴ اس میں تصور پر نو کا کہی اور تصور کری اور ہر قسم کی آواز اور حرف اور روشنی
 وغیرہ سے برتر سمجھے اور جانی کہ یہی باعث حیات ہی غرض کہ اس طرح راہ حق کو تلاش کری
 دروازہ آمد رفت پران ایک سوراخ دلمین ہی اوس کا نام سکھنا رک ہی اور وہ
 اُم الدماغ سے راہ رہتی ہے یہ پل مشہور ہے وجہ یہ ہے کہ راہ پاراوتر
 کی ہے ورنہ بصورت پل کے نہیں ہے ۵ اعارف کی پران وقت مرک کی اس
 رک سے خارج ہوتے ہیں ۶ اسالک کو بموجب تفصیل کے چاہی کہ چوڑی او

ایم سہ اور کثافت خواہ سون کو تمام جلا دی تاکہ راہ نیک یابد کوی نہ تاوی چپے
 سونا اور ریگ معدن سے ملو ہو کر نکلتے ہیں طالب اوس کا خاک کو جلا سونا صاف اوٹھا
 لیتا ہے اس طرح بیہ چوہوں کی خواہشوں کو خاک کر اوس زر خالص کو اوٹھا لی ہم سادہ
 جس نفس سے بخوبی ہوتی ہے اور یہہر کسی خوبی ہے کہ تصور قائم رہتا ہے کہ جس
 نفس کے تین جزو ہیں اکا نام پورک یعنی کشش کر نام کا اوپر کی طرف ۲ کا نام کنہیک
 یعنی روکن نام کا داغین ۳ کا نام ریگ یعنی چوڑا نام کو وسطی اخراج کے ہا جبکہ دم کو
 داغین کے بقدر امکان ہوا دم کا ذکر کرے جب دم کو ریگ یعنی اندر سے کھینچ کر باہر
 کرے اور یہہر تصور کرے کہ جو ہوا اکاش سے بہوت اکاش میں جدہ کے دخل ہوئی ہے
 اوس کو یہہر میں اس کے گڑہ میں شامل کرتا ہوں جب دم کو کشش کرے یہہر ترکیب کرے
 یعنی جس طرح کنول کے پھول کی ڈنڈی کو پانی سے ایک سرالگا دوسرا مونہہ
 لگا پانی کو اوپر کھینچتے ہیں اس طرح ہوا پران کو اندر مونہہ کے کشش کرے اور یہہر
 اس حالت میں دم کو باہر نکلنے نڈی اور زیادہ آنے ہی نڈی اور کسی عضو کو اوپر کھینچ
 شکر نڈی اور ہوا جو کسی قدر جسم میں بہری ہے اوسکی حفاظت کرے ۱۰ جس نفس
 سے مثل اندہ ہے کی انگہ اور یہہر کے کان اور پیسے حسا تہ چوب کے ہو جاتا ہی بہ منزل
 مقصود کو پاتا ہے ۱۱ چونکہ عزیمت اور فتح دل کے تعلق ہے جو دل کو سعد اوسکی
 خواہ سون کے آتما کی طرف متوجہ کرے اور کو کشش کرے کہ یہہر وہاں سے سرکنے نہ پاویں
 اسی کا نام دارنا ہے ۱۲ یعنی لغوی
 ۲ قول بید پر یقین کرنا ترک ہے ۳ تمام اجسام اور اجرام میں آتما کو برابر جانا
 استخراق اور سادہ ہے ۴ آسن کی ترکیب جہاں کہ آرام ملے اور پریشانی نہ
 ہو اور کہہ پھر حکا دم اور شک ومان پیدا نہوا و زمین ہی ہوا و صاف و پاک ہو
 ومان گہاس کو بچھا کے فرش کرے اور پیسے ۲ استقلال کو دل کا حصا سمجھے

لیتے ہیں کہ روشنی سے ٹھوکر نہیں لگتی ہے ۱۴ تا ۱۵ کی سن جب چلنا پڑتا ہے مثل
 اندھی کے دوسری کا ماتہ بکڑنا پڑتا ہے جب کمال حاصل ہو جاوے اور ہر قسم کے
 منقول اور ہر نوع کے معقول سے فضیلت پاوے مباحثہ علمی بھی چھوڑ دے
 کہ علم الہی سب سے آخر ہے جب وہ حاصل ہو گویا روز روشن ہو گیا پھر مشعل
 کی ضرورت نہیں ہے ۱۶ جو اس مرتبہ اشراق کو پہنچے وہ پابند کرم اور اوپاشنا
 کا نہیں ہے جو بغیر تحصیل علم کے مدعی اس مرتبہ کا ہو وہ نادان ہے کہ اندھی سے
 آنکھ والوں کے کام درست اور اچھے نہیں ہوتے ۱۷ فضیلت انسان کو فقط
 علم سے ہی ہے علم اور حیوان دونو برابر ہیں بلکہ انسان حیوان سے کم زور ہیں ۱۸
 اصل مطلب کے پانچ راہ ہیں کہ اوم کے ذکر کو بمنزلہ اعرابہ کے سمجھے اور ستوگن
 یعنی لشن کو صفت ربوبیت اور مانگنی والہ اعرابہ کا اور بر لانیوالا خواہشوں کا جو تمام
 عالم کی نعمائے سرا علیہ میں اور تمام خیالات اور حواس ظاہری اور باطنی کو رو در
 ایسے خالی اور فنا کر دینا سمجھے اور اوپر استقلال سے شے اور مراتب ثلاثہ کو
 کیفیت یعنی پرچایت اور لطیف یعنی نرن کر بہ اور الوہیت یعنی برہم سب کو چھوڑ دی
 اور باخیر سمجھے پیر اوس منزل اور مرتبہ کو روانہ ہو جہاں صوت اور آواز کو رسائی نہیں
 اور نقطہ ہی وہاں نہیں رکھا جاتا ہے ۱۹ اس دولت کے پانے اور اس نازن سے
 ہم آغوش ہونے اور اس محل میں پہنچنے اور اس آبجیات کے مینی کو ۶ شرط ہیں
 ۱۔ پرتیا ہار یعنی ضبط کرنا حواس عشرہ ظاہری اور باطنی کا
 ۲۔ دیہان یعنی تصور استغراق سے ۳۔ پرانا نام یعنی جس نفس ۴۔ دمار یا یعنی دل کو
 باندھنا ایک چیز خاص سے بمعنی عشق حقیقی ۵۔ ترک یعنی حیرت کو دلائل عقلی دفع
 کر کے مرتبہ بہر تہ علم الیقین اور عین الیقین حاصل کرنا ۶۔ سادہ یعنی
 استغراق میں ایسا ثبات کرنا کہ پانویسچے کو نہ ٹھنکے بلکہ اگر کو ٹھہرے غصہ نہ بچاؤ

اوسکی درمیان دل اصلی ہے ۶ پہلے حرف پر نو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے ۔
 دوسرے حرف کے پڑھنے سے دل شگفتہ ہوتا ہے تیسرے حرف کی پڑھنے
 سے آواز نادر کی ظاہر ہوتی ہے چوتھے درجہ میں جو نصف حرف ہی اوسے
 محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے ۷ جب دل صاف اور پاک مثل
 بلور کے ہو جاوے شجاع لطیف اوس پاک نور کی کہ آفتاب کے نور سے زیادہ سنور
 ہے انعکاس کرے اگر اس طرح سے تصور قائم ہووے اور برہان میں روشنی
 نہ آوے تو نوں دروازے کہ جسے ہوا برآمد ہوا کرتی ہے مسدود کرے اس مقعد کا ۸
 الہ تاسل کا دونوں پانوں کی اٹری سے ۳ اور ۴ دونوں کان کو دونوں انگشت
 ابهام سے ۵ اور ۶ دونوں آنکھ کا دونوں انگشت سیاہ سے ۷ اور ۸ دونوں ناک
 کے دونوں انگشت وسطی سے ۹ یعنی دونوں بست انگشت خضر اور بھر دونوں ہاتھ کی سے
 ۹ اسکا نام کہنیک ہے یعنی جس دم بزرگ اور اس شغل سے مکت ہوتی ہے ۱۰
 نفع جس دم سے یہ ہے کہ جس سے اس کا وہ چرخ کہ بدن کے گہری میں ہے
 ہوا سے محفوظ رہتا ہے اور گل ہونے نہیں پاتا اور تمام جسم کو منور کرتا ہے ۱۱
 دو نوناک کے منتہوں کے سوراخ افعال پاتے ہیں اوسکو شہر جسم کا کہتے ہیں اوسکو
 غور کرے ۱۲ تعمیل اور برکت اس جگہ سے جمال اوسن جمیل اور دیدار معشوق حقیقی
 کا میسر ہو لیس تمام ترددات دفع ہووین اور بے نہایت سرور حاصل ہووے اور
 ۲۵ اثرات ناداپ بکد یہ سر الکبر میں نمبر ۳۴ اور اتر میں مید میں نمبر ۲۰ ہی
 جس نفس اور علم کی تعریف میں ۱ ہر بشر کو چاہئے کہ سب کا مولیٰ
 علم کو مقدم سمجھے کہ کتبہ بہتری دونوں جہان کا ہے اور جو مقدم کو موخر کرتا ہے مطلب
 کو پریشان کرتا ہے بدیا کو یسے اور حفظ کرے اور غور کرے اور مکرر پڑھے
 اور اوسکی معنی سمجھے اور معلوم کرے کہ مشعل کو واسطہ دفع کرنے تاریکی کے ہاتھ میں

لیتے ہیں کہ روشنی سے ٹھوکر نہیں لگتی ہے ۱۲ تا ۱۳ کی میں جب چلنا پڑتا ہے مثل
 اندھیرے کے دوسری کا ماتہ کھڑا پڑتا ہے جب کمال حاصل ہو جاوے اور ہر قسم کے
 منقول اور ہر نوع کے معقول سے فضیلت پاوے مباحثہ علمی بھی چھوڑ دے
 کہ علم الہی سب سے آخر ہے جب وہ حاصل ہو گو یار و زر و دشمن ہو گیا پھر مشغل
 کی ضرورت نہیں ہے ۱۴ جو اس مرتبہ اشراق کو پہونچے وہ پابند کرم اور اوپاشنا
 کا نہیں ہے جو بغیر تحصیل علم کے مدعی اس مرتبہ کا ہو وہ نادان ہے کہ اندھیرے سے
 آنکھ والوں کے کام درست اور اچھے نہیں ہوتے ہیں ۱۵ فضیلت انسان کو فقط
 علم سے ہے علم اور حیوان دونوں برابر ہیں بلکہ انسان حیوان سے کم زور ہیں ۱۶
 اصل مطلب کے پانچ راہ ہیں کہ اوہم کے ذکر کو بمنزلہ اعرابہ کے سمجھے اور ستوگن
 یعنی شش کو صفت ربوبیت اور مانگنی والہ اعرابہ کا اور بر لانیوالا خواہشوں کا جو تمام
 عالم کی نعمائے سزا علم میں اور تمام خیالات اور حواس ظاہری اور باطنی کو رو در
 یعنی فانی اور فنا کر دینا سمجھے اور اوپر استقلال سے شیشے اور مراتب ثلاثہ صاف
 کیفیت یعنی پرچایت اور لطیف یعنی نرن کر بہ اور الوہیت یعنی برہم سب کو چھوڑ دی
 اور ناخیر سمجھے پھر اس منزل اور مرتبہ کو روانہ ہو جہاں صوت اور آواز کو رسائی نہیں ہے
 اور نقطہ ہی وہاں نہیں رکھا جاتا ہے ۱۷ اس دولت کے پانے اور اس ناز میں سے
 ہم آغوش ہونے اور اس محل میں پہونچنے اور اس آبجیات کے مینی کو ۱۸ شہر میں
 اپر تیار یعنی ضبط کرنا حواس عشرہ ظاہری اور باطنی کا
 ۱۹ وہیاں یعنی تصور اشراق سے ۲۰ پرانا نام یعنی جس نفس ۲۱ دمار نا یعنی دل کو
 باندھنا ایک چیز خاص سے بمعنی عشق حقیقی ۲۲ ترک یعنی حیرت کو دلائل عقلی دفع
 لہر کے مرتبہ ہر تہ علم الیقین اور عین الیقین حاصل کرتا ہے ۲۳ سادہ یعنی
 اشراق میں ایسا ثبات کرنا کہ پانویں سمجھے کو نہ ہٹی بلکہ آکر کوٹہ ہر غصہ کا جو

اوسکی درمیان دل اصلی ہے ۶ پہلے حرف پر نو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے ۔
 دوسرے حرف کے پڑھنے سے دل شگفتہ ہوتا ہے تیسرے حرف کی پڑھنے
 سے آواز نادر کی ظاہر ہوتی ہے چوتھے درجہ میں جو نصف حرف ہی اوسے
 محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے ۷ جب دل صاف اور پاک مثل
 بلور کے ہو جاوے شجاع لطیف اوس پاک نور کی کہ آفتاب کے نور سے زیادہ سنور
 ہے انعکاس کر دے اگر اس طرح سے تصور قائم ہووے اور برہمات میں روشنی
 نہ آوے تو دن درو آزی کہ جسے ہوا برآمد ہوا کرتی ہے مسدود کریں اس مقعد کا ۸
 آیت تاسل کا دونوں پانوں کی اٹری سے ۳ اور ۴ دونوں کان کو دونوں انگشت
 ابهام سے ۵ اور ۶ دونوں آنکھ کا دونوں انگشت سیاہ سے ۷ اور ۸ دونوں ناک
 کے دونوں انگشت وسطی سے ۹ یعنی دونوں بست انگشت خضر اور بھر دونوں ہاتھ کی سے
 ۹ اسکا نام کنہیک ہے یعنی جس دم بزرگ اور اس شغل سے مکت ہوتی ہے ۱۰
 نفع جس دم سے یہ ہے کہ جس سے اس کا وہ چرخ کہ بدن کے گہری میں ہے
 ہوا سے محفوظ رہتا ہے اور گل ہونے نہیں پاتا اور تمام جسم کو منور کرتا ہے ۱۱ جھگڑ
 دونوں ناک کے نتھوں کے سوراخ افعال پاتے ہیں اوسکو شہر جسم کا کہتے ہیں اوسکو
 غور کریں ۱۲ تعمیل اور برکت اس جوگ سے جمال اوس جمیل اور دیدار معشوق حقیقی
 کا میسر ہو لیں تمام ترددات دفع ہووین اور بے نہایت سرور حاصل ہووے اور
 ۲۵ ارق ناداپ بکد یہ سر الکبر میں نمبر ۴۲ اور اتر میں بید میں نمبر ۲۹ ہی
 جس نفس اور علم کی تعریف میں اہر بشر کو چاہئے کہ سب کا مولیٰ ہے
 علم کو مقدم سمجھے کہ نتیجہ بہتری دونوں جہان کا ہے اور جو مقدم کو منور کرتا ہے مطلب
 کو پریشان کرتا ہے بدیا کو پیر ہے اور حفظ کری اور غور کری اور بکر پیر ہے
 اور اوسکی معنی سمجھے اور معلوم کری کہ مشعل کو واسطہ دفع کرنے تاریکی کے ہاتھ میں

اسب سے بزرگ مرتبہ میں لیشن میں وی ہی بول کیا کرتے ہیں اور ہمیشہ دہیا نہیں
 اوسکو جو محیط عالم کا ہے رہتی ہیں جیف ہے کہ دنیا کے آدمی اوس نور منور کو جو کہ سب
 دلوں میں بہا ہے خیال کر کے اور بھول کے محسوسات کی طرف جو کہ فنا ہو نیکو میں مشغول ہیں
 سخت نادان ہیں وہ کہ جس نشان سے طفولیت میں دودھ پیتے تھے اوس نشان کہ
 جوانی میں ماہرین پکڑ سب لذت کا جانتے ہیں گو کہ جسم عورت کے متعدد ہوں لیکن ہی
 میں کیا غفلت ہے کہ جس دروازی سے برآمد ہوتے ہیں اور وقت برآمد تکلیف پاتی ہیں
 پھر اوسی دروازی میں داخل ہو نیکو لذت تمام سمجھتے ہیں جب صورت کو کہہ ہی ان کہتے ہیں
 اوسکو جو روضہ میں کرتے ہیں اور جس میت کو پکڑتے تھے شوہر سمجھتے ہیں اور سپر کو فرض
 کرتے ہیں ۲ عور سے دیکھو تاکہ معلوم ہو کہ جواب تھا وہی مٹا ہوا جاتا ہے جیسے کلمہ
 چاہ کی دوپٹی جو چرخہ کے اوپر چڑھتی ہیں خالی ہوتی ہیں اور ستلے کی بہرہ لیتی جاتی ہیں
 اسی غفلت اور نادانی میں تمام عالم سیر کرتا ہے اور راہ غلطی اور نجات کی تلاش
 نہیں کرتا ہے ۳ آدمی کو چاہیے کہ اپنی خالق کا تصور کری اور اوس نور پاک کو یاد
 کری ۴ اوسکے تصور کو اور ذکر کو اوم کا لفظ سب سے اعلیٰ طہی اسکی ۳ حرف ہیں
 اتین حرف تینوں عالم سے اشارہ ہے۔ بہشت اعراف دوزخ بالا
 آسمان خلا دنیا سرگ فضا مرت لوک ۲ تینوں بید سے اشارہ ہے
 رگ بید جگر بید شام بید ۳ تینوں دیوان سے اشارہ ہے برہما لیشن
 ہمیش رجوگن ستوگن تموگن ۴ تینوں آگ سے اشارہ ہے آگ عنصری
 آگ آفتاب حرارت غریزی اور یہ حاوی تمام محسوسات کے ہیں ۵ وہ جو لفظ
 حرف ہے کہ مثل لون غنہ کی لفظ ظاہر نہیں ہوتا ہے وہ پریم پد ہے جیسے کہ پھول میں
 خوشبو اور دودھ میں کہن اور تل میں تیل اور پتھر میں سونا اور جسم میں جان ۶
 میں جو دل سے وہ شبہ یہ کل کھول کی ہے اور نال اوپر کو اور مونہ پھول کا گلے کو

جوگ کہہ اے اب تکہ یہ شکر اکبرین بنیز ۱۱ اور اتہرین بنیز ۲۰ ہے

جوگ کے آداب میں برحایت کا قول

اخوت میں ہم آسن مار کے یعنی چورا تو جسطرح کہ چاہئے شیے ۲ نگاہ اپنی ناک کے
 منتہون پر رکھی ۳ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کو آپس میں جوڑ لے یعنی ملا لے ہم
 من کو توہمات اور تفکرات محسوسات سے روکے ۵ دل سے ذکر پاک پر نو کا
 کری ۶ جسکا ذکر کرتا ہے اوسکی ذات کا تصور کری ۷ خیال کرنا چاہئے کہ یہ جسم کشف
 جو انسان کا ہے مثل ایک گہر کی ہے ایک ستون بڑا تین ستون چوٹے اور نو دروازے
 پانچ دیوتا امین میں ۸ ایک ستون کلان عبارت پیٹھ کی ٹہنی سے ہو اسکے متصل
 رگ سکھنا ہے ۹ ستون خود عبارت ستون اور رگوں اور تنوگوں سے ۹
 دروازی اشارہ ہو دو کاٹ دو آنکھ دو سوراخ ناک ایک سوراخ مونہ اور دو سوراخ
 شرم گاہ سے پانچ دیوتا اشارہ ہو پانچون پران سے کہ پران اور اپان اور
 بیان اور اودان اور سمان ہیں ۹ اس میت مجموعی کو ایک گہر فرض کر کو دل کے
 سوراخ میں قرص آفتاب کا تصور کری اور اوسکو عین نور ذات پاک کا فرض کری
 اور اس تصور کو کامل کری ۱۱ اس ترکیب سے جوگی اور سالک وقت ترک کرنے جسم
 کے دائرہ آفتاب میں سوراخ کر کے راہ سے رگ سکھنے کے برہانڈ کو توڑ کر برہم لوک
 کو جاتے ہیں ۱۲ جو کوی کا ملی اور غفلت سے یہ غفلت نہیں کرتے ہیں کم محنت میں اور جو
 مشغول ہوتے ہیں وہ اس ترکیب کی برکت سے عین سرور ہو جاتے ہیں اور منزل اسطو
 کو پہنچتی ہیں ۱۳ صبح اور دوپہر اور شام کو یہ عمل ہر روز کیا کری اگر یہ وقت نکر سکے
 اور وقت کر سکے اس اب تکہ کو بھی واسطی دریافت دستور کے مطالعہ کرے اور
 پر مشرک بہر ساز کہے نقطہ ۲ جوگت اب تکہ یہ شکر اکبرین بنیز ۱۲ اور اتہرین بنیز ۲۰
 جوگ کو اور جس غرض اور ذکر کا ادب میں برحایت کا قول

تمام عالم اوسکا روپ ہے ۹ نمونہ بار بار اوسکو سجدہ ہے ۱۰ جو کوی اس شتر کو
 ہر روز صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھو گناہ منیر اور کبیر اوس سے ہوئی ہوں سبقت ہو
 جاوین گناہ کبیر بہت ہیں مگر سب سے زیادہ یہ ہیں اقتل کرنا عالم اور عامل اور برہم
 کے گناہی کو ۱۰ چوری کرنا ظلم اور غیر مال کا سہم زنا کرنا اور ستاؤ کی عورت سے ہم
 قتل کرنا راجہ کو ۱۰ کسی جاندار کو ستانا اور اوسکی دل کو دکھانا ہم جو کو یہ منتر یاد
 ہو جو اوسکی ہوت تیرپ ہو ہو جو بقیہ فیض مل کے الفاظ منتر کے اوسکی یاد سے
 جاتے رہیں گے ۱۰ اوم چہ مہینے پشتر ۱۰ ستیم ۱۰ مہینے پشتر ۱۰ پر م برہم چار مہینے
 پشتر ۱۰ پر شتم تین مہینے پشتر ۵ کرشن منگلم دو مہینے پشتر ۱۰ اور وہ
 لنگم ایک مہینے پشتر ۱۰ ترچا شتم ۵ ایلوم پشتر ۸ لکٹور و پچم تین روز پشتر
 ۹ نمونہ وقت دم واپسین فقط



پہر کہا کہ جو برہم کو پہچانے اور سکون شکار ہے ۵۵ پہر کہا کہ اگر کیا نیو کو گیناں ہو
 مولف یہہ اوپ نکہد بطور حکایت کے ہر عقلمند کو چاہئے کہ نتیجہ کلام سمجھے اسل
 گاہے عقیمہ کو کیونڈی ۵۶ مثل نچکتا کے باپ کا خیر خواہ ہو ۵۷ جو کلام زبان سے
 نکالے وہ وفا کرے ۵۸ غضب سے کھان غم اوٹھانا پڑتا ہے ۵۹ مہمان کی تواضع کرنا
 سخت گناہ ہے ۶۰ خدا کو جانتا اور معلوم کرنا کہ بعد مرگ کیا ہوگا کسیکو معلوم نہیں ہوا اور
 نہ ہوگا پس جو جو بات کہتا ہے جو بٹھا ہے یا سکار اور غرض گو ہے یا احمق ۶۱
 بخشش اور خیرات عمدہ صفت ہے مگر جبکہ بغیر طمع اور نتیجہ کے ہو ۶۲ خدشاہی سے
 زیادہ کوئی مرتبہ جگ اور تپ کا نہیں ہے ۶۳ بغیر علم اور عجز کے یہ مرتبہ نہیں ملتا ۱۰
 محسوسات میں جو چیز آتی ہے وہ فانی ہے بہشت اور اوسکی لذات ہی محسوسات میں ہیں
 غرض اسطرح ہر ایک جملہ سے مطلب کو حاصل کرنا چاہیے حکایت فقط حکایت ہے
 بہاگ پیری کو دیکھو اور اس الکبیر پر کاش کو اور اندک عجز کرو پس
 معلوم ہوگا کہ حکماء ہند اور یونان کی ایک ہی سمجھ ہے اور کرم کا نڈیون کی را مختلف
 فقط ۲۲ امرت لا نکول اپ نکہد یہہ سر الکبیر میں ۲۳ اور اہرین بد میں نیز
 ۲۸ ہے۔ وقت موت کا معلوم غریبی کی ترکیب ۱۱ اشپ
 کے وزن پر ایک منتر ہے مثل اگ کے صلا نیوالا اور اوسکا دیوتا بدور ہے چاہئے کہ اس منتر
 کو یاد کری اور جم راج یعنی ملک الموت کی تعریف کرتا رہے اور پدمنی کے معنے ہیں
 کہ قسم کی لذت اوسے حاصل ہوں پس یہ صفت اس منتر میں ہے ۲ منتر کے الفاظ
 جنکو پڑھنا چاہئے ۱۔ اوم معنے زمانہ ہے اور اس کے نشان بڑی ہیں اور اسکی تین
 آنکھیں ہیں یعنی تین گن اور موجودات کا صاحب ہے ۲ ستیم یعنی حق ۳ پریم برہم
 افرید کار بزرگ ۴ پرشمن سب میں محیط اور پڑھ کر شمن سنگم سیاہ اور صندلی
 ۵ اور دہ لنگم نشان بڈی اور بلند من ۶ ترچا کشم تین آنکھیں کہتا ہے ۸ بشوریم

دلیل سے یقین حاصل کرے پس آتما کو جانے پس رشتگاری پاؤ۔ واجب حسون کو
 محسوسات ظاہری سے باز رکھے اور حیو آتما میں محو کرے یہ مرتبہ بلند ہے اور یہی جوگ
 ہے۔ واجب کوئی ایسا کرتا ہے ہوشیار ہو جاتا ہے اور غلطی نہیں کرتا ہے چاہئے کہ
 ہوشیار رہے اور غفلت کو آنے نہ دے کہ غفلت ضد تعقل کی ہے پھر کوشش کرے کہ
 اور اک زیادہ ہو اور غفلت کو دخل نہ ہو ۱۲۔ یہ آگاہی بغیر علم کتابی اور تصفیہ باطنی ہو
 محال ہے بغیر اچھی تعلیم اور تصفیہ باطنی کے جو مدعی ہو لائق اعتبار کے نہیں ہے ۱۳۔
 اگر کوئی اور راہ بتاوے باور نہ کرے کوئی اور راہ نہیں ہے ۱۴۔ اوسکے وصل ہونیکی
 دوراہ میں ۱ اوسکو اوسکی ہستی سے پہچانو ۲ یا اپنی جہل اور نادانی کہو کہ معلوم کرو
 جس نے اپنی نادانی کو دور کیا یا اوسکی ہستی سے وقف ہوا وہ عین وہی ہو گیا ۳۲
 آدمی مرنیوالا ہے جب خواہش دل سے خلاص ہو جاوے تب اس عالم میں مرگ سے بخوف
 ہو جاوے اور اسی جسم میں برہم کو پہچان لے ۳ جب گرہ جہل اور نادانی کی کہلیاؤ
 خوف مرگ سے امین ہو جاوے ۴ ایک سو ایک رگ دل سے ملی میں اونہیں سے ایکے گ سکھنا
 ہے جو ائم الدماغ سے ملی ہے جسکی جان اوس رگ سے نکلے وہ اوس مرتبہ بیروال کو
 پہونچی جسکی جان اور کسی رگ سے نکلے موافق مرتبہ رگ کے دوسری عالم کو پہونچی ۵ وہ
 پریش جو تمام دلوں میں ہے اوسکی روشنی انگوٹھی کی برابر ہے اور حیو آتما جو سوم ہے۔
 اوسکو عقل کامل سے اسطرح معلوم کرو جسے توار کو میانے باہر نکال کر دیکھتے ہیں
 اسطرح حیو آتما کو بدنیہ جد اجان کے تمیز پیدا کرو ۵ نکلتا یہ علم سچہ کے کرم کا نڈ اور اوشتا
 کی قیود سے آزاد ہو گیا ۳۳ پس ملک الموت نے نکلتا کے روبرو یہ دعا
 مانگی کہ میں اور تو اور جو اسکو پڑی اور سننے اور دیکھنا اور اسپر عمل کرے وہ ہمیشہ
 اور باہان پریم آتما میں رہے اور کسی سیم اور رجا میں نہ پہنچے اوسکا دل معرفت الہی
 روشن ہو جاوے اور بغض اور حسد اور تعصب اوسکی طرف نہ جاوے ۳۴۔

زمین اور نام اکا استوتہ ہے اور درخت سب فنا ہوتے ہیں یہ قیامت تک ہوتا ہے
 مرتبہ اسکے ہمیشہ متحرک میں اسی سبب سے یہ عالم ہمیشہ متغیر ہے اور ایک حالت پر نہیں
 رہتا ہے اور یہ نہایت دیرینہ ہے جڑ اسکی برسہا برسہا اور وہ بے زوال اور ایک اور سبب
 عالم اس سے متعلق میں کوئی اس سے غیر نہیں ہو سکتا ہے اسی برسہا کو اتما کہتے ہیں
 تمام عالم اس سے اس طرح ڈرتا ہے جیسے اس سے ڈرتے ہیں کہ شمیر برسہا ماتہ میں
 تمام عالم اس سے اس طرح ڈرتا ہے جیسے اس سے ڈرتے ہیں اس کے خوف سے آگ سوزا ہے
 کہتا ہے جو اس کو سمجھتے ہیں وہ بخوف ہو جاتے ہیں اس کے خوف سے اپنے اپنے
 اور آفتاب خوف سے تابان اور اس طرح اندر اور ہوا اور موت اس کے خوف سے اپنے اپنے
 فعل تک در کہتی ہیں جسے اسکی حقیقت کو نہ سمجھا وہ افعال کی بند میں بند ہے
 ایک عالم سے دوسرے عالم میں منتقل ہوتا رہا ہو اسے ضرور ہوا کہ پہلے مریے آتما کو پہچان
 دل کو صاف کر پھر دیکھو اس بابت کثافت عقل کے ظاہر انظر نہ آوے تو خواب میں دیکھ
 سکے گا اور عالم ملکوت میں یعنی خواب میں اس طرح نظر آوے گا جیسے کہ متحرک پانی میں اپنا مو
 نظر آتا ہے جو برہما کے لوگ کو فائز ہوگا وہ حق کو شل رشتی اور عالم کو شل سائے کے
 دیکھ گا ۸ دیکھنے کے تین مرتبہ ہیں اول اوسط اور ادنی اول مرتبہ عارفوں کا ہے کہ اعمال کے اعتبار
 کے آئینہ میں خود دیکھتے ہیں دوسرا اور تیسرا مرتبہ سالکوں کا ہے کہ اعمال کے اعتبار
 دیکھتے ہیں جو عارف مخصوصات سے جدا ہو کے محویت پیدا کرتا ہے بے اندوہ ہو
 جو جانتا ہے کہ بالاتر عقل اور جو اس سے ہر وہ جو اس سے دل کو اور دل سے عقل کل
 عقل سے ہرن گریہ کو اور ہرن گریہ سے امتدال تینوں صفات کو اور اس کے
 ایک کو جو بے نشان ہے تصور کرتا ہے پس وہ تمام قیود سے بری ہوتا ہے
 جیون کثرت ہے اور بد یہ کثرت بعد مرنے کے ہوتی ہے ۹ اوس ذات کو جو
 ایک اجمال ہے مگر عقل سے خواہش عبارت ہر شکر اور شبہ سے وہ دو

۲

سے جیسے پران اور اپان وغیرہ زندہ اور موسوم ہوئے ہیں ۱۲ برہم قدیم اور
 بے نہایت ہے اور آدمی بعد مرنے کے آتا ہو جاتا ہے ۱۳ جسطرح کاجو عمل کرے اور جسطرح
 کی جو خواہش رکھو ویسے ہی مقام میں بعد مرنے کے وہ جاتا ہے بعض اسی عالم کی قید
 میں رہتے ہیں دلیل یہ ہے کہ وقت خواب کے سب حواس معطل ہو جاتے ہیں جیو
 آتا وقت بیداری کے جس قسم کی خواہش رکھتا ہے وقت خواب کے اوسی قسم کی
 صورت پیدا کر لیتا ہے با آنکہ وہ ایک ہی ہے اور بے زوال ہے اور برہم ہے ۱۴
 تمام عالم اوسکی پناہ میں ہے کوئی اوسے باہر نہیں ہو سکتا ہے اور وہی آتا ہے
 ۱۵ جو آگ میں پڑتا ہے آگ کی صورت ہو جاتا ہے اسی طرح سب میں آتا ہے
 ۱۶ ہوا ایک ہے بسبب اختلاف مواضعات جسم کے پران اور سمان وغیرہ پانچ
 قسم کی کہلاتی ہے اسی طرح وہی آتا ستر اور اسر اور انسان اور حیوان کہلاتی ہے ۱۷
 درون ہی آتا اور برون ہی آتا ہے اور ایک ہی بصورت مختلف ہے جیسے کہ
 ایک آفتاب جہان کا نور چشم ہے اگر کسی کی آنکھ میں ضرر ہو نیچے یعنی اندھا ہو جاوے
 کچھ سورج میں نقصان نہیں ہوتا ہے آفتاب پاک اور نایاک پر روشن ہوتا ہے
 کیسی بالکی اور نایاکی آفتاب میں موثر نہیں ہوتی ہے کہ وہ منتر ہے ۱۸ آتما کے
 اختیار میں سب میں وہ کیسے اختیار میں نہیں ہے وہ ایک صورت ہی اور ہر نظر
 آتی ہے ۱۹ گیانی اس آتما کو اپنے شریر میں دیکھتے ہیں دو ٹکڑے میں جانتے ۲۰
 وہی آتما سبکی کا منا پوری کرتی ہے میں حیران ہوں کہ اوسکی تعریف تجھ سے کس طرح
 کروں ۲۱ سچکھتا ہے کہا کہ جب تم اوسکی کیفیت کے اظہار سے قاصر ہو میں اوسکی
 غہیم کو کس طرح قادر ہو سکوں اسم ملک الموت نے کہا کہ سب میں محیط جانو اور
 قتاب اور چاند اور برق اور آب اور پانی وغیرہ سے زیادہ سمجھو اور باہر اور بے ہم
 بانو ۲۲ عالم کو ایک درخت الیسا فرض کرو کہ جڑ اوسکی اوپر کو اور شاخیں نیچے

و آتما کو جدا جانتا ہے وہ کہیں جاوے اور کوئی عمل کرے آفت اور اندوہ
 میں ہے ۵ اِس چاہئے کہ ہمیشہ دلیں تصور کرے اور غور سے سوچے پس معلوم کر
 میں وہی آتما ہوں کچھ جدائی جو آتما اور آتما میں نہیں ہے ۶ اجو میں اور تو اور
 جانتا ہے اور قوم میں اور مقام میں نوع بنوع سے تفاوت سمجھتا ہے اور
 غیر اور شریف تصور کرتا ہے وہ کم سخت ہے ۷ جو کل شے میں جیسا سمجھے وہ موت
 دے اور پشت اور دوزخ کو کیسا سمجھے اور جو اپنے میں آتما اپنے برہم کو سمجھے وہ
 دوسرے کو سوا کچھ مانگے اور تالیج کی امید کرے ۸ آتما کو مثل مینہ کے تصور کرو
 اور مینہ بہاڑ اور دریا میں کیسا برستا ہے اور بہاڑ کی لمبائی سے تلے آتا ہے ۹
 سب پیدائش کل عالم کی آتما ہے ۱۰ جو صفات کا نگران رہے وہ صفات میں
 گرفتار نہ ہو جیسے کہ صاف پانی صاف برتن میں نظر آوے اور رنگین میں رنگدار
 پس وہ آتما صاف دلیں صاف نظر آتا ہے اور کشیف میں کشیف ۱۱ جو آتما کی
 روشنی بگم کیسا ہے اور کہ گہرے ۱۲ دہ میں اس آتما کا دھیان کرو کہ بجائے
 ہو ۱۳ سب کا فنا کر نیوالا آتما آفتاب میں ہے ۱۴ آباد کر نیوالا اور حرکت دینے والا
 میں ہے ۱۵ تمام خلا میں پڑے ۱۶ وہ آتما آگ ہو کے زمین میں اور آسمان
 ہو کے تپوں اور پہاڑوں میں رہتا ہے ۱۷ وہی آتما جانوروں میں اور آدمیوں میں
 اور جگہوں میں اور سچائی میں اور بہت اکاش میں اور دیوتاؤں میں ہے جیسے جو
 خلقت آبی ہے وہ آب میں رہتی ہے اور زمین کی پیدائش زمین میں ہے جگہوں کی
 جو ساگری ہے اور جو پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہیں سب ہی آتما ہے ۱۸ پران باو
 اور کر جاتا ہے اپان باو تلے کو سمان باو در میان میں ہے ۱۹ سب دیوتا اس کا دہ
 کرتے ہیں ۲۰ بعد متفرق ہونے اجزا جسم کے جو باقی رہتا ہے وہ آتما ہے ۲۱ آدمی
 ایک زندہ رہتا ہے پران باو اور اپان باو سے زندہ نہیں رہتا کیونکہ حیات اوس

کرتا ہے ۴ جو کوئی دانا اور صاحب ہمت ہے وہ جو سو کو باہر سے اندر کر کے آتا کو
 ہوتا ہے اور نادان بچوں کی طرح گرفتار محسوسات ظاہری کا رہتا ہے ۴ پس نادان کی جا
 میں خیالات مرگ اور بیم اور رجا اور ہیبت اور دوزخ کے رہتی ہے اور کی طرح او
 پر کمال نہیں سکتی ہے ۵ جو عالم اور عامل میں اوس چیز پر جو فانی اور محسوسات متعلق
 یہ نظر نہیں کرتے اور بے زوال کو تلاش کر قابو کرتے ہیں ۵ جو بدن میں متصرف ہے اور
 صرف جو ہوں پر کرتا ہے اور رنگ اور بو اور لمس وغیرہ سے لذت لیتا ہے وہ جو آتا ہے
 را ایک حس اپنی مد کا کام کرتی ہے دوسری مد کے کام میں متصرف نہیں ہو سکتی ہے اسی
 دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوان آتا بدن سے جدا ہے اور سب پر محیط ہے اور حیوان آتا
 ہے ۶ جو چٹنا نہیں دیکھتا اور بیداری میں دیکھتا ہے وہ کامل ہے اور محیط ہے ۷
 حکما اسکی حقیقت کو تحقیق کر کے بے اندر وہ ہو جائے میں ۸ جو حیوان آتا کو نزدیک اور لینے
 والا لذتوں کا جانتا ہے وہ ماضی اور حال و مستقبل پر قادر ہو جاتا ہے پس خوف
 موت اور عاقبت سے ایمن ہوتا ہے ۹ جب معلوم ہوا کہ حیوان آتا اور آتا واحد
 اور اول خلقت ہرن گر بہہ ہے اور درمیان سورخ دل کے مفہیم ہے اور بسبب مفید
 ہونے کے اعضا میں عجوبہ ہے پس یہ مفید وہی آتا ہے کہ ہرن گر بہہ کا صانع ہی وہ
 پیدا ہو کے تمام دیوتا اور کھوس اور گزندہ لذات محسوسات ہوا ہے ۱۰ اسی غنا
 ہے اور غنا صرا آتا میں آگ جو لکڑی میں عجوبہ ہے دیوتا احتیاط پوشیدہ رکھتے ہیں
 مثل حل کے کہ شکم مادر میں رہتا ہے ۱۱ بیدار ہوا ہر روز بوقت ڈالنے کسی چیز
 کے آگ میں آگ کی تعریف کرتے ہیں ۱۲ آفتاب کو ہوا کے لباس میں فرشتے پکڑی
 ہوئے ہیں پس مقام معین سے طلوع ہوتا ہے اور مقام مفری میں غروب ہوتا ہے
 یہہ مجال نہیں کہ اپنی جائے معین سے تجاوز کرے جہاں آگے جا نہیں سکتا وہ کمان ہی
 آتا ہے ۱۳ جو آتا دلیں ہے اور حق ہے اور علم ہے اور عین سرور ہے وہی آتا ہے

کو گہورے اور دل کو لگام گہور فکری اور عقل کو رتہ بان اور حیو اتما کو سوار تصور
کرے اور محسوسات سے راہ اور شرک نظر آتی ہے ہوسطے حیو اتما کو گزندہ نتائج
اعمال کہتے ہیں جسکی عقل مانگنے کو اچھی ہو اور دل قوی ہو اور گہور سید ہو
ہوں وہ مترل مقصود کو پہنچتا ہے اور وہاں مقیم رہتا ہے اگر رتہ بان یعنی
عقل ناقص ہے گہور یعنی حواس اس کے قابو میں نہ رہے پس مترل کو نہ پہنچے گا بلکہ کسی
غار میں رتہ سمیت گر پڑے گا ہوسطے نیم راہ اور سواری مشکل ہے ۱۵ اول حجاب اس
کی ہواں میں دوسرے عناصر کہ جسے ہواں نے میں تیسرا حجاب ہے چوتھا حجاب عقل
پانچواں حجاب گریہ ہے چٹا حجاب پر کرت سنا تو ان حجاب آتا ہے اور وہ سب سے
بڑا ہے کہ محیط عالم میں ہے ۶ ان کے مراتب کو سمجھنا مترل کو پہنچا ہے ۷ یہی عناصر
اور جاندار ہے ۸ جب تک ایک سرمولے خواہش باقی ہے وہ ذات پوشیدہ ہے ۹
جو تیز ہوش میں اور مطلب کو سمجھتے ہیں وہ اسکی وحدت کو سمجھتے ہیں ۱۰ پہلے
واسون کو جمع کرے پھر ذلکو محو کرے پھر عقل کو حیو اتما میں اور اس کو مجموعہ اروا
ن مترل پر پہنچے ۱۱ ارشد کامل ہے اسکی حقیقت کو سمجھنے کہ تلوار کی دھار سے
باریک راہ ہے ۱۲ عارف اور عاقل اور حکیم کہتے ہیں کہ وہ ذات اشہد ہے یعنی نطق
اور عرف اور آواز اور رائے اور رنگ اور بو سے منزہ ہے ۱۳ تعریف سے باہر ہے جو
اسکی حقیقت کو سمجھے وہ خوف مرگ سے ایمن ہو و اور سرور ذہنی پاوے ۱۴
جو عام کو یہ راہ دکھلاوے وہ نتیجہ نیک پاوے کہ جو اس راہ سے غافل میں سخت
توہمات دنیا اور عقبی میں مبتلا ہیں اور دم بازون کے دم میں آنکے سخت نقص
اوٹھاتے ہیں ۱۵ آتما کو ہر کوئی نہیں پہنچاتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ آتما
خود کو اپنی طرف سے ہٹا کے باہر کی طرف متوجہ کر دیا ہے پس بیرونی محسوسات کو
پہنچا دیتا ہے اور آتما کو اندر ہے اسکو نہیں دیکھتے ہیں ۱۶ وہ مالک ہے جو چاہتا

۱۰ آتما بزرگ سے بزرگ اور نور سے نور ہے اور سب کے دلیلیں مقیم ہے اجب
 بین ہے نظر توجہ عل بر کہنا غلط نہیں ہے ۱۲ جو ایسا سمجھتا ہے وہ آتما کی بزرگی
 سے وقف ہے ۱۳ آتما اگرچہ غیر متحرک ہے مگر تمام حرکت اوسکی ہے اور خواب
 میں ہی وہ سیر کرتی ہے اور عین سرور ہے اور سرور سے ہی شہرہ ی ۱۴ آتما من ہے
 یعنی قلب پس سوائے قلب کے کوئی سمجھنا اور سمجھانا نہیں سکتا ہے ۱۵ آتما اپنے کو
 آپ خود سمجھتی ہے ۱۶ آتما نور ہے مجسم نہیں ہے گو کہ سب جسام میں ہے جاہز
 آتما کو بچا نا وہ مستغنی ہو گیا اس سبب سے ہر کوئی اوسکو پا نہیں سکتا ہے ۱۷
 آتما عبارت اور اشارت میں نہیں آسکتی ہے پس بید کے پڑنے اور جگ اور اپنا
 کرنے سے وہ پائی نہیں جاتی ۱۸ جو آتما کو جانتا ہے وہ آتما کو پاتا ہے کہ آتما
 خود اپنی صورت آتما کو دکھلا دیتی ہے ۱۹ جو کوئی بذعلی کرتا رہتا ہے وہ ہمیشہ
 بقرار اور تکلیف میں رہتا ہے ۲۰ جسکے حواس اوسکے قابو میں نہ ہوں
 وہ آتما کو نہیں پاتا ہے ۲۱ جو بیدافعالی کو چھوڑ دے اور حواسوں کو روکے کہ
 نیک افحالی کی طرف ہی رجوع کرے اور توقع نتائج جگ وغیرہ کی دل سے کہو کہ وہ
 آتما کو پاوے ۲۲ گیان سے آتما ملتی ہے اور کرم اور اوپاشنا سے نہیں ملتی
 ۲۳ تمام عالم مثل جگ کے ہے اور موت اوسکا مصالح پس آتما کھانیوالی اور عالم
 اوسکی خوراک ہے ۲۴ درمیان دل کی سوراخ کے بسبب دوئی کے دو آتما میں
 اجیو آتما ۲۵ حیو آتما لینے والی لذتوں کی اور کرنے والی عملوں کی لیکن حقیقت
 میں ایک ہے اور پریم آتما دیکھنے والی تماشا کی چونکہ سب ایک میں پس سب گیزندہ
 لذتوں کے میں ۲۶ برہم کے جاننے والے دو آتما کو نسبت روشنی اور اے سایہ سے
 دیتی ہیں برہم آتما مثل روشنی اور حیو آتما مثل سایہ ہم آگ جگ ناچ کیت ایک دل
 ہے کہ عامل کو پار کرتا ہے اور عالم بے زوال کو پہنچاتا ہے ہم بڑکوا اعرابہ اور حواس

لذات محسوسات کا ہوتا تو خوب ہوتا اور میں میں رہتا اور محتاج بغیر نہ تھا تو ہر نگرین
 سے بھی بزرگ ہے کہ اوس میں بھی خواہش بہتر کی ہیں کہ اوس سے خواہش بد یا ہونی نہیں اگرچہ اس
 نتیجہ تک اور نیک افعالی ایک مرتبہ رکھتی ہیں لیکن اس سے بھی بزرگ مرتبہ وہ ہے کہ نیم او
 رہا سے آزاد ہوو جس مرتبہ کا تو متلاشی ہے وہ ان بڑی بڑی اولیا بھی نہیں پہنچ سکتے ہیں
 کہ ان کی خواہش سدا رہ ہو جاتی ہیں کہ اہل دانش سے خواہش دور ہوتی ہے جو دانا میں وہی
 خواہش محسوسات ظاہری اور باطنی اور دنیاوی اور عاقبت کو ترک کرتے ہیں اور دل
 کو جیوا تھا اور جیوا تھا کو دل سے ملا دیتی ہیں پس وہ نور اکرم سے وصل ہو کے ہم اور رجا
 آزاد ہو کے عین سرور ہو جاتے ہیں اور آتا کو سمجھتے ہیں کہ ہم میں لیکن اس کو جو فنا ہو
 ہے آتا نہیں جانتے ہیں اور آتا کو محسوسات سے جدا جانتے ہیں اور میں یقین کرتا ہوں
 کہ اوس گہر کا دروازہ تیر پوٹھی کھل گیا ہے ۲۰ چکلتا نے کہا وہ آتا غلٹک اور بداد
 اون کی تباہی اور ماضی اور حال اور استقبال اور خلق اور خالق اور مخلوق اور تعنی اور تائید
 اور شک اور یقین سے منزہ ہے اوس کی کیفیت کو ارشاد کرو ۲۱ ملک النور کی کہا جو
 تمام نید و بین لکھا ہے اور جب اور ریاضت اور ترک لذات سے غرض کی معا
 کرنا اوس کی حقیقت کا ہے اور وہ فقط اوم ہی ہی پر نور اور برتر ہے اگر اس مطلق
 سمجھے مطلق ہو جاوے اگر اوس کو مفید سمجھو مفید ہو جاوے ۲۲ یہی مطلق ہے اور یہی مفید اور
 مفید ہے اور یہی مفید اور یہی وسیلہ اوس کے پانچا ہے مثلاً اوس کی دو معرکوں کی
 سے ہم اسکے علم سے منہای مراتب کو پہنچتے ہیں ہم آتا نہ پیدا ہوئی نہ مری کی اد
 موجود ہوا وہ معدوم ہو گا ۲۳ نہ اوس سے کچھ پیدا ہوا نہ اوس سے کچھ پیدا ہو گا
 کسی سے پیدا ہوا ہے ۲۴ وہ بحالت خود دائم اور قائم اور بے زوال ہے بے بدلی
 اور شکست ہونے سے وہ نہیں مڑتا ہے ۲۵ جو اپنی تین قائل یا مقبول سمجھا ہے غل
 ۲۶ بنان وہ چیز نہیں جواری جاوے یا مجروح ہوو جو انت میں جسم میں جان پر کھینچ

میر ہی نہیں ہوتا ہے اور افزائش کو حراص سہا ہی ہر انکو سن کیا کروں جب میں ایسے
 المراتب کے حضور میں حاضر ہوا مجھ کو تحقیقات اور طلب نعمت عظمیٰ کا چاہیئے
 رنایا خیر اور اے حقیقت اسٹیا کا طلب کرنا ہی پست ہمتی ہے تمام جہان پیری
 موت اور عاقبت کے خوف سے ڈرتا ہے پس میں آپکی ہر بانی سے اس بیم اور
 سے نجات حاصل کروں اور یہ سوال سوچتی میرا ہے ۹ ملک الموت کو کہا دنیا میں
 چیز میں ایک نکوئی دنیا دوسری نکوئی عاقبت ان دولتوں کی قید میں تمام جہان پست
 اور ان دو میں سے ایک ہر کوئی چاہتا ہے پس اسکی حقیقت میں کہتا ہوں انہیں جو کوئی
 وی آخرت کی چاہتا ہے وہ مجھ سے ۲ جو کوئی نکوئی دنیا کی چاہتا ہے وہ آخرت کی خواہش
 سے محروم رہتا ہے ۳ عاقل اور عالم کو چاہئے کہ عاقبت کی نکوئی کا طالب ہو دوسرے
 یہ یقین دنیا کی دولت کے خواہان ہوتے ہیں اور دوسری نعمت جنکو ہزار خزانہ جمع کرتے
 ہیں مرنے سے بعد دم ہو جاتی ہیں آفرین ہر تجھ کو کہ تم کوئی چیز محسوسات کی طلب نہ کی اور دنیا
 اور عقبی اور نتیجہ اسکی اپنے مسر کے خلاف ہیں تو طالب راہ معرفت کا ہو ایسے تو لائق تعریف
 کی ہے جاہل اور عاقل خواہش لذت کو دنیا اور عقبی میں کر کے بہت تکلیف پہنچاتے
 ہیں اور حقیقت سے اوقف رہتی ہیں بعض سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہے یہی عالم ہے اور کچھ
 نہیں ہے بعض دیکھتے ہیں کہ بیم اور رجا کرتے ہیں جبکہ میری جنگل میں ہنستے ہیں جہاں
 رہتی ہیں حق کی معرفت کی نیوالی اور اس راہ کے سنے اور سمجھنے اور دیکھنے والی کم ہیں کیونکہ
 اس رمز کے سمجھنے کو ذہن رسا چاہئے سمجھا نیوالا ہی جب ایسا ہو کہ آتما سے وصل
 ہو کیا ہو تب لائق تعلیم کی ہو کیونکہ وہ نہایت لطیف ہے اور محسوسات سے تباہ نہیں
 جاتا ہے جس نے یہ کی رمز دلیل سے سمجھ ہو وہ لائق ارشاد کے ہے تو فی ضرورت
 دنیا اور اسکی لذت کو فانی سمجھا شیریں راہ کوئی سیال ہی عینہ نہیں دیکھا افسوس
 میں نے بھی کئے مرتبہ جگتے اور بہشت کی امید میں پہنچا ہوں اگر میں جگتے کرتا اور طالب

اسکی سمجھ کے موافق عمل کرے وہ تمام ساگری جگ کی اپنے جسم میں تصور کرے اور
 دم سے اعمال نادانوں اور مہاجران غضب اور شہوت اور حسد اور تعصب سے آزاد ہو جاوے
 اور اندوہ بیم ورجا سے فارغ ہو کے بہشت عظیم کو پاوے کہ بہشت کا دینی والدگان ہے
 ۱۴۔ بچکنے نے کہا تیسری آرزو یہ ہے کہ مردوں کے حقیقی روایت مختلف ہیں بعض
 کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم یہ جسم تھا جو ضلالت و غصہ سے مرکب ہوا اور حرارت غریزی سے
 متحرک ہوا جب وہ گذر گیا یعنی مرکب ہر ایک عنصر متفرق ہو گیا اور کچھ باقی نہیں رہا جگ
 مذکور سو ضلالت و غصہ یہ ہے کہ حیوان کو کوئی شے مثل جوہر لبط کے نہیں جانتی ہیں
 اور جسم کے ہمراہ مثل اور قوتوں کی روح کو فانی سمجھتے ہیں ۱۵۔ بعض کہتے ہیں کہ حیوان
 عقل اور بدن اور دل اور حواس سے جدا ہے بعد جدا ہونے جسم سے جیسے عمل کئی ہوتی ہیں
 ویسی مکاتیب جاتا ہے ۱۶۔ تم کہو کہ سچ کیا ہے اور حقیقت اسکی کیا ہے اور اصل اسکی
 کیا ہے ۱۷۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ اسکی کیفیت و اجہی برہما اور روشن اور بہشتی
 نہیں جانتی ہیں اور انکو بھی باوجود اس فضل و کمال کے کہ عقل کل میں نوع بنوع کے اپنی ہم
 اور قیاس سے شک میں اور یہ جواب سخت مشکل میں کیا کہوں سخت حیران ہوں تو او
 بات پوچھو ۱۸۔ بچکنے نے کہا کہ جب یہ جواب ایسا مشکل ہے کہ سیکو سپر علم نہیں بہتر
 ہے کہ آپ اپنی رائے کی موافق فرما دیں کہ میرا یہ سطر وہ ہی مفید ہوگا کہ ملک الموت
 نے جواب دیا کہ دولت دنیا اور کثرت اولاد اور سلطنت روی زمین اور آزادی عمر
 اور اقسام نعمت طعام اور شراب اور لباس اور اسباب جو بھگدور کار ہے طلب کر اسکی
 حقیقت استفسار کر کہ بعد مرنے کے کیا ہوتا ہے کہ کہنا اسکا مشکل ہے اور سمجھنا
 مشکل اگر کوئی مرے زندہ ہوتا تو بوجہی کہتا جو معلوم ہی نہیں وہ کیا کہوں ۱۹۔
 بچکنے نے کہا کہ جن نعمتوں سے تم متوقع کرتے ہو یہ سب فنا پذیر ہیں خدا جانی کل
 کون جبر کہ مرنے کے بعد یہ سب ہیچکارہ ہو جاتے ہیں اور انکی پانے سے پانی والا

کیا ہو نیچے تیسرے تین میرے باپ کے پاس واپس کرو کر اس
 سے کہ اس کو وحدت نیری حاضری کی تمہارے حضور میں ثابت ہو جاو اور ان
 تینوں درخواست کو ایک آرزو میری سمجھ کے پوری کرو اے ملک الموت نے کہا کہ تیرا
 باپ تجھے ضرور اب خوش ہو جاوے گا اور آرام ہی پاوے گا یعنی اپنے گناہوں سے پاک ہو جاوے گا
 اور اس کا غضب بھی جاتا رہے گا اور تو موت کے مونہہ سے آزاد ہو جاوے گا کہ تیرا
 نام یادگار رہے گا ۱۲ نکلتا ہے کہادوسری آرزو میری یہ ہے کہ بہشت وہ چیرہ
 کہ جہان کوئی خوف نہیں ہے اور تم جو سب موت ہووے ان میں داخل نہیں رہتے ہو ورنہ ان
 ہو کہ اور پیاس بھی نہیں ہوتی ہے اور کسی طرح کا سوچ اور بچا رہی نہیں رہتا
 غرض کہ ہمہ تن سرور ہے اور میں کہتا ہوں کہ جب کے کریمے وہاں رسائی ہوئی ہے
 آپ صاحب کمال میں ضرور اسکی کیفیت جانتے ہو گے پس مجھ کو مفصل سمجھا دو
 ۱۳ ملک الموت نے کہا کہ وہ جگہ جسے اس تعریف کا بہشت مانتا ہے اس کا مکمل
 وہ ہے جو بصورت کل عالم کی ہے اور اس کا مسکن گہانی یعنی دشمنوں کا دل ہے وہ
 سب سے پیشتر اور سب سے بڑا ہے اور سب قسم کے جگہ اور ان کے موکلوں کی صورت
 اور صفت سے جدا ہے چنانچہ اس کے کان میں بموجب بید کی تحریر کے سمجھا دیا اور
 جب نکلتا اچھی طرح مطلب کو سمجھ گیا ملک الموت نے دعا دی کہ عالم میں جگہ تیری
 نام سے مشہور ہوگا اور ایک مالا جہین بہت فائدہ سے ہے اس کو عطا کی اور نام
 اس جگہ ناچ کیت مقرر کر دیا اور کہا کہ جو کوئی تین مرتبہ اس جگہ کو قرات کرے اور
 سمجھے اور تعمیل کرے ان اور باپ اس کے حق میں خوش ہووے تین مرتبہ کے عمل
 کی تعریف اخیرات ۲ جگہ ۳ بید کا پھرنا صورت کل عالم کے موکل کی اور جگہ
 کی آگ کی ایک سی ہے جو کوئی برہم کو کہ برہم اشارہ ہرن گرہہ سے ہر بموجب علم بید
 کے جانے اور یقین کرے وہ آرام اور سرور حاصل کرے جو اس ناچ کیت کو سمجھے

جس سے کچھ نیک نتیجہ بابت کو نہیں ملے گا اور بابت ہی ممکن ہو اگر غضب کی حالت
 میں بے ساختہ میری زبان سے ناسزا کلام برآمد ہو لیکن اوس طفل خوان سیرت پر
 باب سے کہا کہ بزرگوں کی آئین ہے کہ جو شہد سے نکالیں اوسکی تائید کریں اور جو
 دنیا کریں اوسکو ادا کریں اور کسی طرح انحراف نہ کریں جو کہ دنیا میں موجود ہوا ہے وہ
 ایک وقت میں معدوم ہو گا اور تمام نظام اس عالم کا بے ثبات ہے پس تم نے جو زبان سے
 فرمایا اوس کی تعمیل کرو اور اپنے اوپر الزام دروغ گوئی کا عاید ہونے نہ دو اور میری بیعت
 کے معدوم ہونیکا تردد نہ کر کہو کہ آخر ایک روز یہ جانے والی ہے ۷ بابت کہا کہ بہت اچھا
 تم ملک الموت کے پاس جاؤ گے القصہ نچکتا ملک الموت کے گھر گیا لیکن بوقت قیود
 صاحب خانہ کو گھر میں نہ پایا اور تین روز اپنے بغیر دانہ اور پانی صبر کیا کہ کسی شرط
 سافر نوازی کی ادانہ کی ۸ جب صاحب خانہ گھر میں آیا اور مہمان کو تشنہ اور گرسنہ
 دیکھا اپنی بی بی پر خفا ہوا کہ یہ کیا نالالقی ہے کہ مہمان نوازی نہ کی مہمان کو شل
 آگ کے تصور کرنا چاہئے اور میرز بانی کے پانی سے اوس آگ کو بوجہ نافرص ہے
 افسوس کہ تونے اوسکی خبر نہ لی اور وہ بہو کا اور سیا سا خراب حال ہے رہا مہار
 اس تصور سے تمہاری مہماید معدوم ہو جاویں گے اور جو نعمت ملنے کو تہی سب جاتی
 رہینگے اور نیک آدمیوں میں تم بیٹھنے کے لائق نہیں رہو گے اور تمہارے قول کو عزت
 نہ رہینگے گو کہ تم سچ کہو اور نیک کہو عام باور نہ کریں گے اور تمام عمر کی حسرت کا نتیجہ ایک
 مہمان کے ملول رہنے سے باطل ہو جاتا ہے ۹ پرنچکتا سے مخاطب ہوا کہ میرے تصور کو معاف
 کر اور اس تصور کے عوض میں جو تیرا دل چاہے طلب کریں تجھ کو عطا کروں گا کہ تو تین شب
 میرے گھر تکلیف سے رہا تیری تین خواہش پوری کرنا میرے ذمہ فرض ہے ۱۰ نچکتا نے کہا
 کہ اول میرا پاپ کی بردافعالی کہ جسکی شرح تکویر روشن ہو دفع کرو اور اوسکو شاد کرو و و سر
 میرا بابت بغلوب الغضب یہ علت اوس سے دفع کرو کہ جب ظلم مجھ کو تمہارا پاس

اسی عمل سے گناہ سب بچتے جاتے ہیں اور اسی عمل سے دنیا اور عقبی کی بہتری
 ہوتی ہے مولف راجگان اور متعصبان مذہب اسکو روزیہ میں تو بغیر عدالت عقلی
 کیکی جان و مال کے لاگو نہ ہووین اور گوشت کے کھانے والی اسکی تحقیق کو سمجھیں
 تو تمام آدمی اور تمام حیوانات کو یکساں سمجھیں اور اپنی اندک لذت کیلئے اونکی تمام
 عمر کی لذت کو براؤن کریں تمام انسان خلقت میں برابر ہیں کیونکہ سب کی پیدائش
 بایچ عظم سے ہے اور سب میں روح اور حواس ظاہری اور باطنی یکساں ہیں جسکو
 کچھ بزرگی ہے فقط باعتبار اوکل کے ہی اور جسکو حقارت ہے باعتبار جمل اور شہوت
 اور غضب اور ظلم کے ہی قومیت پر نار کرنا محض نادانی ہی ایک خدا کا دوست
 دوسرے خدا کا دشمن کچھنا سخت بیوقوفی ہے فقط

۱۴ کٹولی ایک ہمدیہ شراکین نمبر ۳ اور اترین سیدین نمبر ۶ سری عاقبت
 کے حال اور تہذیب اخلاق میں ایک رکھمیش نے بامید پائے نتیجہ حک کے اپنی جاہل اور
 کو فروخت کر معتمد گامی خرید برہم کے جاننے والوں اور توکل سے گذران کرینوالوں
 اور لذات کے ترک کرینوالوں کو تذکرین لیکن وہی سب گامی عقیدہ محض
 بیکار تہین ۲ بچکتا نامی ایک لڑکا خور دس سال اس رکھمیش کا تھا اور سنی کہا کہ باپ
 نتیجہ اپنی عمل کا چاہتا ہے اور اسنے جو خیرات کی اسکا نتیجہ نکلتے کہ عقیدہ گامی سے
 کچھ نفع لینے والیکو حاصل نہیں ہوتا ہے پس یہ ہمدیہ غلط ہے ہم پر اس لڑکے
 نے فکر کیا کہ جو سرمایہ کہہ میں تھا وہ سب باپ نے بخش دیا مگر ناحق کیا اگر سراب مجھکو
 سیکو خیرات کر دی تو عجیب تہین کہ نتیجہ نکلتے اسبات پر یقین کر کے اونہی ہی پائے
 کہا کہ مثل ادہ کاوان کی مجھ ہی سیکو بخش دی ہم باپ خاموش ہو راجب لڑکے کے زکر
 اور لڑکر جو اب طلب کیا باپ ناخوش ہو اور بولا کہ صبر کرو تکو ہم حیران یعنی ملک اللہ
 کو بخشیں گے جب باپ نے ایسی بد دعا کی بچکتا ملول ہوا کہ باپ نے ناحق ایسا بد کلام کہا

کہا کہ اسکی حقیقت کو سمجھنا ہماری امکان سے بعید ہے اور محسوسات سے باہر ہے۔
 فرشتے نیز ہول کے پاس گئے اور ہوا بھی اوسکی تکلیف دہان حاضر ہوئی اور ہونے
 ظاہر کیا کہ تیرا فعل اور انا اور کہنا ہے بلکہ جب اوس نور کے روبرو ہوا اور نور نے
 کہا کہ اس کہان کو اور اہوانے تا بمقدور خود سعی کی آخر عاجز ہوئی اور کہنے لگی
 کہ میں تمام خلا میں محیط ہوں مگر اسکی صورت اور کسرت سے سمجھنے میں قاصر ہوں۔
 پھر اندر کے پاس فرشتے گئے اور اندر دہان حاضر ہوا مگر وہ صورت غائب ہو گئی
 اور بجائی اوسکی ایک صورت عورت جمیل کی کہ وہاں یعنی پارسی ہوسوم سے موجود نظر
 آئی اندر نے اوس عورت سے کہا کہ وہ صورت عجیب ہے پہلے بیان نظر آئی تھی
 کہان گئی اوس عورت نے کہا کہ وہ برہم تھا اور دیوتا جو اس عورت میں تھی کہ ہمیں فتح
 اس میں پائی تھی کہ فاعل ہر فعل کا میں ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے ہم کس
 بات پر غور کرتے ہو اور اپنی طرف نسبت دیتے ہو پس اندر نے برہم کو پوچھا تاہا منجمل
 اندر اور آگ اور ہوا اندر کو فضیلت اس حکایت سے ہے کہ پیدا اوسنی برہم کو پوچھا ہے
 اور وہی سزاوار تعظیم کے ہے کہ مثل برق کے پلک اترے ہیں الکھنہ کے سامنے سے
 غائب ہو گیا ہے آدمی کے جسم میں وہی برق جسکی تعریف ہوئی روشنی دہندہ ہے
 اور وہی خواہش کنندہ ہوا اور وہی غضب کنندہ آگ ہے اور وہی صورت عجیب اور
 وہی صورت اوک ہے۔

۸۔ یہ دل یا جہو تاہا

یہ ہے ہونا نام فقط و اسطرح بیان کے جن میں اسکو برہم جاننے سے متعلک کرو
 جو اس کے اصل کل کا مذہب ضرور اختیار کریں اس سب جانداروں سے اوسکی بخت
 ہوئی تاکہ سب اوسکے مطیع ہو جاویں اندر نے فرشتوں سے کہا کہ ریاضت اور ضبط جو اس
 پر عمل ہے موافق عقل کے کرو اور بید کو برہم اور سب شریا بید کے موافق تعمیل کرو
 اور سب اوسکی کو مستی کی شریا نو بھی رہتی ہو سکتی ہے اور

کو رہا ہے اور جو کہتا ہے کہ میں سمجھا وہ کچھ نہیں سمجھا ہے کہ وہ نہیں سمجھا
 ہے جو سمجھا کہ میں سمجھا وہ خاک سمجھا یعنی کچھ نہیں سمجھا جو سمجھا کہ میں نہیں سمجھا
 وہ حقیقت کو پہونچا جو سمجھا اوسنے بیان نہ کیا کہ وہ بی بجز دسمجھنے کے جاتی رہی
 اور بیان کو دوئی درکار ہے جسے کچھ بیان نہ کیا اوس نے اندھے کی مانند
 بیان کیا کہ لائق اعتبار کی نہیں ہے یہ سمجھنا عین برہم گمان ہے اور کثرت کا سبب ہے
 معرفت کو سبب رستگاری کہتے ہیں یہی جانتا معرفت ہے اور رستگاری کا یہی
 کہ اپنی حقیقت کو پہونچا ہے جو تو یہ سمجھا تو تو سچا ہے اور جو تو اسکے خلاف سمجھا
 تو تو جھوٹا ہے نہ جھٹلنے اوس کو سب سے میں محیط سمجھا اوس نے اس عالم کو جھوٹ
 دیا کہ وہ کسی سے بدی نکرے گا اور جسے اوس کو غیر سمجھا اوسنے آفت کو برپا کیا اور
 جہالت میں مینا اور سر ہو گیا ۹ سر اور فرشتہ اور دیوتا مراد ہے افعال نیک سے
 اور سر اور شیطان اور جن مراد ہے افعال بد سے غرض کہ سر اور سر ہی حضرت انسان
 مثلاً نقل ہے سر اور سر میں جہاد ہو اسرون نے خیال کیا کہ سارے فرشتے ہو اور سر
 سمجھا کہ ہم جیسے اور جانبین غرور اور تکبر میں آگئے ۱۰ ایک عجیب اور عرب لورانی
 صورت و مان موجود ہوئی کہ سر اور تعظیم اور تکریم کی تھی ۱۱ فرشتوں نے اوس
 بزرگ کی حقیقت کو نہ پہچانا اور آگ کے موکل سے استفہام کیا کہ تمہنے اس صورت
 میں جلوں کیا ہے پس آگ کی سطحی تحقیقات اس حقیقت کے کہ وہ کون ہے
 اوس صورت پاک کے پاس آئی لیکن اوس نورانی کے جلال کو دیکھ کے دم بخود ہوئے
 اوس نور پاک نے آگ سے پوچھا کہ تو کون ہے آگ نے جواب دیا کہ میں آگ ہوں
 اور جہان کو روشن کرتی ہوں اور سب کو جلانی ہوں اوس صورت عجیب
 اوسے کہا کہ یہ ہمارا کس کا جو موجود ہے سب کو جلاتا کہ تیری قوت پر علم ہو آگ
 نے تا بہ قدور پر ماری دی ہوں یہی نہ نکلا پر حجل ہو کر معترف بقصور ہوئی اور سرور

کے کیا نبیوں اور بزرگوں کے قولوں سے معلوم کرتے ہیں کہ صالح صفت کوئی ہے
 جو اس ظاہری اور باطنی اور انتہہ کرن میں نہ آوے اور جو پران تمیز نہ کر سکے وہ
 برہم ہے اور جو وہم و قیاس اور دید و شنید اور لفظ میں آ جاوے وہ برہم نہیں ہے
 یہی سمجھنے والے کو فہم کی غایت ہے کیونکہ وہ بے نہایت ہے جو وہم اور قیاس میں سما
 جاوے وہ محدود ہوتا ہے اور اسکی نہایت کچھ نہیں ہے برہم بے نہایت ہے
 کسی طرح کیسے فہم میں نہیں آتا ہے کہ کسی نے کوئی شکل اسکی نہیں بنائی گو کہ
 لاکھوں باتیں اپنے فضل اور کمال کو بہتوں نے بنائیں اور معجزات دکھائیں گاہیات
 کے جواب میں معترف بقصور رہے جو کوئی کچھ بتاوے وہ برہم نہیں ہے فقط بتاؤا
 کے من کا برہم ہے ۲ تم کیسے گرد ہو کہ کہتے ہو کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہے میں
 سمجھا تھا کہ میرا گرو اچھا ہے اور سب کچھ جانتا ہے جواب یہ تیری اچھی سمجھ نہیں
 ہے جو تو گرد اور اپنے تئیں جدا سمجھتا ہے بلکہ لائق یہ ہے کہ سمجھا و سمجھانیوالا
 اور سمجھنے والے کو ایک تصور کر دو اور برہم جان اگر دیوتاؤں کو جدا یا بصورت متفرق
 تصور کرے تو یہی خطا ہے کیونکہ وہ تمام موجودات میں بیا یک ہے اسوجہ سے یہ
 جانا واجب اور بجا ہے میں ہی برہم ہوں اکی چیلے اب تو سمجھا جو میں اپدیش کیا
 چیلے نے کہا کہ میں نہیں سمجھا کہ تم کیا کہتے ہو جواب اے مرید اگر تو نہیں سمجھا تو تو نے
 کیوں کہا کہ میں نہیں سمجھا جب تو نے میں کہا تھے انگکار کیا اور انانیت میں آیات
 تو نے میں کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو اپنے تئیں جانتا ہے پھر تو نے کہا کہ میں نہیں سمجھا
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو دوجیز سمجھا ہے ایک خودی کو دوسرے اپنے جہل کو پس دوجہ میں
 ثابت ہوئے فہمید یعنی علم اور گیان اور تمیز اور عقل کہ بہت نام اس قسم کے ہیں
 وہ ہی برہم ہے تو برہم کو سمجھا اور پرت کہہ کہ میں نہیں سمجھا م اس جماعت میں
 برہم میں جو سمجھتا ہے کہ میں نہیں سمجھا ہی سمجھا ہے اور اسقدر سمجھا ہے جو کہ

دنیا کو چاہتے ہیں حکما آتما کو چاہتے ہیں جسکا دل آتما کی طرف متوجہ ہو اور سکو آسائش
جسمانی کا خیال نہیں ہوتا ہے اسکی تلاش کو علم اور بجا اور صحبت نیک اور
تہذیب اخلاق شرط ہے جب گیانی مرتا ہے اسکی حواس اور اعضائے افعالی اپنی
اپنے دیوتاؤں کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال کا بدلہ ہم کو ملے وہی کہتے ہیں کہ
نتیجہ اعمال کا یو قوفون کے واسطے ہے تم اپنے اصل سے جیسے دریا جب پہاڑوں سے
نکلے ہیں گنگا اور جہنا اور چناب وغیرہ بہت نام اور صفت جدا جدا کہتی ہیں جب
سمندر میں جا ملتے ہیں پہاڑوں کا اور نشان کچھ باقی نہیں رہتا سمندر کہلاتے ہیں
اسی طرح سب کو جانو ۱۲ نام معقول سے اس راز کو چھپانا چاہئے کہ احمقوں کو بہت
کی نعمتوں کا متوقع کرنا اور دوزخ کے عذاب سے ڈرنا عین مصلحت ہے فقط

۲۰ کین اپنا گہد بیہ ستر اکبر میں نمبر ۱۳ اور اتر میں مید میں نمبر ۲
ہے علم توحید۔ ایک چیدہ سائل اور پر جاپت مجیب۔ ۱۔ پران اور دل کہ یہی اصل
حوال ہیں اسکے حکم اور مرضی سے حرکت کرتے ہیں اور نیک و بد فعل کرتے ہیں اور
نطق اسکے حکم سے اور بصیر اسکے حکم سے علیٰ ہذا القیاس تمام حواس ظاہری اور باطنی اسکے
حکم سے اپنے فعل کے فاعل ہوتے ہیں جو اب سماعت ایک قوت عالمگیر ہے اوس
سے حصہ ہر ایک کے کان کو ملا ہے اسی طرح بصر اور نطق اور تمام حواس کی قوت کو سمجھو
ان سب کا موکل وہ نور ہے کہ جسکے جانتے سے عارف راسخ دم اور ثابت قدم ہوتا
ہے اور جب اس جسم فانی کو چھوڑتا ہے مکت پاتا ہے اوس موکل کی ماہیت جانتے
کو دل اور تمام موکل حواس ظاہری اور باطنی عاجز اور حیران ہیں وہ دل کی فکر روز
تعلیم سے سمجھا نہیں جاتا ہے پس میں اوسکی اقریف کیا کروں وہ جہل اور تمیز اور
منقول اور معقول سے برتر ہے صانع کی صنعت مصنوع کو معلوم ہونی محال ہے
اور مصنوع کی حقیقت صانع کو معلوم ہے کہ اوسکی صنعت ہے اگلے وقت

اور چاند اور سب کو اکب کی روشنی برابر ہو سکتی نہیں بلکہ جیسے آفتاب سے
مقابل ذرہ نظر آتا ہے اوسکے مقابل ان سب کو ذرہ کی برابر سمجھنا ہی پست ہمتی
اور بی ادبی اور بے تمیزی ہے ۱۲ اس سچے اور اس کام کے برابر کوئی کام اور کوئی
عبادت نہیں ہے ایک درخت پر دو پرندے بیٹھے فرض کرو ۲ ایک درخت کے پہلو
کو نہایت لذت سمجھ کے کہا رہا ہے یہ جو آتا ہے ۳ دوسرا فقط تماشا دیکھتا ہے
یہ پر م آتا ہے ۴ درخت مراد بدن انسان سے ہی ۵ میوہ متہما مراد نتیجہ اعمال سے
ہے ۶ جو پرندہ پہل کو کہتا ہے وہ نادان اور اپنی حقیقت سے ناواقف ہے اس سب سے
متفکر اور آزار میں ہے جب دوسری پرندگی کی حقیقت سے واقف ہوگا اوسکی کہانی کی
ہوس چوڑ دیگا اور عیش کے تردد میں نہ بیگا کہ جو آتا کو جب عرفان ہوتا ہے تب
معلوم کرتا ہے کہ یہ از خود منور ہے اور محتاج انداد غیر کے نہیں ہے اور محیط عالم اور
ہیوولی عالم ہے اور ایسا معظّم ہے کہ ہر نگر بہ اسے موجود سمجھتا جو عارف ہوگا وہ
اعمال کے توہمات میں پھنسنا نہ بیگا اور آتا سے مشغول ہوگا تمام عناصر اور شری
میں پران میں جو یہ سمجھ لی وہ موعدا اور عارف ہے اگر کوئی حجت کرے کہ کسا کی
ہے جو زیادہ بات کرتا ہے کہ کہ ہم بات کرتا ہے کہ بزرگ ہے اور یہ کہ کسا کی
ہے کہ خود بخود عیش میں ہے جواب دی کہ ہم اپنے آپ کہیل کرتا ہے اگر یہ عمل
بھی کرے اسکو عیب نہیں یہ ہی شرف ہے ۹ جب سب خواہ مشو کو چوڑ دے
اور محویت حاصل کرے اور راستی اختیار کرے وہ برہم کو پاوے اور وہ فقط گمان سے
پایا جاتا ہے ریاضت اور اعمال کا محتاج نہیں ہے اور مباحثہ منطقی
دنیا سے شائستہ تر کر دیا گا وہ دو گانگی سے متبرہ ہے اور جب دل دو گانگی سے
پاک ہو وہ بہت دور ہے دل کی خاصیت یہ کہ کسا تصور کرتا ہے اوسکو حالت
خواب میں دیکھتا ہے کیا جو آتا کی خواہش کرے اوسکو دیکھنے کے جن طرح جاہل متاع

۷ ساتون حصے زمین کے مثل ساتون یا نو اسکے ہیں اور وہ جان سب جہان کی
 ہے۔ یہ وہ محیط کل عالم کا ہے اور اس کا ایک نام دیات پرش ہے، یعنی شخص کل
 ۸ پانچ آگ خاص ہیں جو اس سے مخلوق ہوئی ہیں ابھشت ۲ ابر بارندہ ۳ زمین
 ۹ ہم مردہ عورت ۴ آفتاب یعنی پہلی آگ جو موسوم بہشت ہے اور وہ تسمیہ بہشت
 کہ تمام نباتات اس زمین پر پیدا ہوئی ہیں اور اوتی ہیں اور مرد و عورت
 اور عورت جو محل لطفہ کا ہے اس کی قوت سے ہیں اور تمام مخلوق اور چاروں
 اور ارادہ خلایق کا اور عمل جب اور حیرات اور تعین اوقات اور عباد اور تنایج
 سب اس کی تعلقات سے ہیں اور چاند اور کوکب اور فرشتے یعنی نیک افعال
 اور حیوان ناطق یعنی بد افعال آدمی میں اور حیوان اور نباتات وغیرہ سب اس
 فیض پائی ہیں اور کیفیت ساتون بہشت یعنی ساتون سیارہ اور تمام نباتات
 اور دریا اور موجودات کی اس کی روشنی سے ثابت ہوتی ہے ان حرکات سے
 آفتاب کو عزت اور فضیلت ہے پس وہ شمس میں پر ہے اسمین ہی ہے جو اس ترکیب
 آفتاب کو عین برہم سمجھے اور یہ سمجھے کہ میری دلیل وہ آفتاب ہے اس کی تمام گرہ جہل
 اور غفلت کی کھل جاوےں چونکہ عقل کی قوت آفتاب سے ہی وسطی سے اس کو
 فضیلت ہے آفتاب کی عظمت بیان سے باہر ہی اگر کوئی چھوٹے نشانہ پر
 تیر لگاویں احتمال ہے کہ خطا کریں یہ ایسا نشانہ ہے کہ اسپر تیر لگانے سے خطا ہونی کا
 نہیں ہو سکتا ہے تمام قوت ابر اور زمین اور مرد اور عورت اس کے سبب سے ہیں
 جسم آدمی کا شہر برہم کا یعنی برہم پوری ہے اور عقل سے اس میں روشنی ہے
 اور دلچسپ سو راج ہے وہ خاص محل آتما کا ہے وہی متحرک کر نیوالا ہے اور حکومت
 والا ہے اس سے محبت کرو اور شک تنایج عمل جب اور کرم وغیرہ کا دور کرو کہ
 سب قیود کی حرکات ہیں وہ برہم غیر تنقید ہے اور اس کی روشنی سے آفتاب

ہیں وے زن اور فرزند رکھتے ہوں یا آزاد ہوں آتما کو پہچانتے ہوں گریستی ہوں یا
سیناسی ہوں جب وے مرتے میں شعاع کے راہ سے آفتاب میں سورج کر کے وہاں پہنچتی
ہیں کہ جہان خوف مرگ اور پیری کا نہیں اور سرور ابدی ہے اور اسکی تعریف انہی ہی ہے
اور وہ ہر گز بہہ ہے کہ مہیولی عناصر بسیط کا ہے ۱۰ جو برہم گیانی ہو اسکو لازم ہے
کہ اعمال کے نتائج کی بالکل امید قطع کرے کہ یہہ مقصائے پست ہستی کا ہے اور لائق جو ان
مردی یعنی شجاعت کے یہہ ہے کہ خوش کوشش کو دل سے دور کرے اور جملہ اعمال یعنی کرموں کو
ترک کر دے اور سمجھے کہ عمل اور عامل اور نتیجہ تمام سباب فانی ہیں

۱۱ آتما جو جادوانی ہے اسکے پائے کو کوئی عمل اقسام نہ کورہ سے درکار نہیں ہے فقط
گیان سے خود بخود حاصل ہوتا ہے ۱۲ گرو عاقل اور عالم اور عالم کل کو کرے یعنی برہم دان اور
جو ہوں کو ضبط کر کے اور صدق کو بڑا اور غرور اور تکبر کو چھوڑا آتما کی گیان کو سعی کرے
۱۳ اس برہم بدیا سے سیزوال ہو جاتا ہے اور اوس ذات بے زوال کو پاتا ہے جب
ایسا خیر صادق ہو تو گرو بہی بے مضائقہ و بے پردہ اسکو یہہ راہ پست بتلاوے ۱۴
بے تکلف اور بے حجاب سچ یہہ بات ہے یعنی جسطرح ایک روشن آگ سے ہزاروں چنگاری
اڑتی ہیں اور سب چنگاریوں کی صورت اور رنگ آگ کی مانند ہوتے ہیں اسی طرح اوس
نقطہ بے زوال سے بیشمار جیو آتما ظاہر ہوتے ہیں اور اوس میں محمد ہو جاتے ہیں ۱۵ وہ ذات
عین برور ہے اور عین نور ہے اور ظاہر اور پوشیدہ اور ظاہری اور باطنی جو اس سے باہر ہے
اور پاک اور لطیف اور برتر ہر گز بہہ سے ہے ۱۶ جب ہم اور صفت کی بیان کرنا ہوں
مرا سمجھانے سے ہے ورنہ وہ ہر ایک سے منزہ ہے ۱۷ تمام عالم اسکی صورت ہے اور
کواکب اور عناصر اور اجرام اور جہام اور صفات اور اطراف اور نطق اور کیفیت اور
لطیف اور کثیف سب وہی ہے ۱۸ جب وہ دم لیتا ہے تمام عالم دم لیتا ہے اور جب
کی حالت میں تمام عالم فانی ہوتا ہے کیونکہ کل عالم دل و سکا ہے ہوسط جیو آتما میں جو جلتا ہے

ہے جب کہ آگ بہت مشتعل ہو اور اوس سے شرارت آہستہ آہستہ پیدا ہو وین پس اوسوقت
 جو کہ اوس میں ڈالا جاوے تعمیل حکم بید کی ہو ۲ اسکے نتیجہ میں ساتون بہشت میں جگہ
 کیونکہ آگ کی سات زبان ہیں جس زبان میں ہوم کرے اوس میں جگہ پاوے ۴
 اس عمل سے شعاع آفتاب کی راہ سے آفتاب کو فائز ہوتا ہے پھر اندر کے لوگ کو ۵
 پھر سب تاج جگہ کے اوس کے پران کو بہشت میں لذت بخشیت ملتی ہیں پس وہ خوش ہوتا
 ہے ۱۱ یہ چوتھو حکم عمل کی تعریف ہوئی لیکن اس کشتی کو ایک سخت مصیبت عموماً کہ جب ۱۲
 شخص امداد کرتے ہیں تب یہ عمل تمام ہوتا ہے اگر کوئی ایسے عمل ہی بغیر نتیجہ اس
 کے فقط ایشوریت کرے تو وہی بہتر ہو جو کہ ایشوریت نہیں کرتے ہیں اور فائدہ کی توقع
 رکھتے ہیں سخت غافل اور نادان ہیں کہ پیری اور مرگ تو اونی ہر ادب ہتی ہے اور غفلت
 میں اور یا یعنی جہل کے پڑے ہیں مثل ایک اندھے کے کہ دوسرا اندھے کا ہاتھ پکڑی جاتا ہے
 اور آخر دونو جاہ میں پڑینگے ۸ جو نادان جانتے ہیں کہ بید کے موافق عمل کرنے سے بہشت
 ملیگا اور سب ان عملوں کے ایشور لے گا وہ غلط کرتے ہیں کیونکہ بید کے حکم کے موافق جب
 اونسے عمل کی سعادت ختم ہوگی دے پھر دنیا یعنی جہنم میں واپس آوینگے ۹ عمل و رسم کے
 میں کہ اونکا نتیجہ نیک ہے ایک جگہ دوسرا خیرات جو کہ بامید نتیجہ لینے کے انکو بہتر
 جانتے ہیں اور آتما کو نہیں پہچانتے یا اوسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرر جانتے ہیں
 وئے احمق ہیں اور اس حماقت کا سبب یہ ہے کہ اوس کا دل حد سے زیادہ جوہر
 اور اثر کو ملنی محبت اور حواسون اور اندریوں کی لذت میں غرق ہے اور زمین و آسمان
 اور زر کے سبب کو مستہائے مراتب نغمائے کا جانتا ہے پس جو فعل کرتا ہے بے ارادہ زیادہ
 ہونے اور قائم رہنے ان سببوں کے کرتا ہے اور نتیجہ ان کا متوقع رہتا ہے فوجی کہ وہ
 چاند کے لوگ میں پہنچتا ہے اور نتیجہ اپنے عمل کا پاتا ہے لیکن بعد تمام ہونے سعادت و عجز
 کے پھر جہنم کو آتا ہے دوسرے جو سلوک اور ریاضت دل سے بغیر امید نتیجہ نہ کرتے

الکھنہ ہے کیونکہ اوسکی باہریت حسن ظاہری اور باطنی سے منکشف نہیں ہوتی ہے
 نہ وہ مجسم اور نہ اوسکا کوئی رنگ اور نہ اوسکی کوئی صفت تمیز میں آتی ہے
 اور ویسی کوئی کیفیت نہیں رکھتا جسے تم تشبیہ دین اور اسکی حقیقت کو چھپا
 کہ واقعی ہے جانتے کو برہما جو عقل کل اور صانع تمام مصنوعات کا ہے حیرت سے
 حیران اور حیرت سے سرنگون ہے باوجود اس لطافت کے ہر جزو اور کل میں شکار اور موجود
 ہے تمام جہان اوسکے وجود سے موجود ہوا باوصف اسکی اوسکی صورت لی کم اور
 کاست بحالت اصلی ہے اوس سے تمام عناصر صورت اور سیرت عنصری میں آئی اور
 اوس میں معدوم ہونے جو عارت اور حکیم بن اور علم اور عقل سے مشرف ہر روحی تصور
 کرتے ہیں کہ جس طرح مٹری تار اپنی دہن سے نکال کپڑا نکال جاتی ہے اویس طرح وہ اجرام
 اور جہاں اور آسمان اور زمین اور کوکب اور نباتات اور جمادات اور حیوانات
 مناطق اور مطلق کو موجود اور معدوم کرتا ہے ۶ جب وہ وحدت کے کثرت کی طرف رجوع
 کرتا ہے غذا پیدا ہوتی ہے ۲ جان یا ایران ۳ دل ۴ سستی ۵ تمام عالم ۶
 عمل کے نتیجہ عمل کے شکر اچانچ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب وہ وحدت سے متوجہ
 کثرت کا ہوتا ہے پہلے غذا موجود ہوتی ہے کہ اعتدال تینوں صفات کا یعنی برکرت
 کہ سب اوس سے پیدا ہوئی ہیں ۲ ایران ۳ دل ۴ سستی ۵ تمام عالم ۶
 کریمہ ۳ دل اشارہ نیلو فر سے ہے کہ اسکی برگ کثیر ہیں کہ پیدائش جمیع خواہش
 کی اس سے ہوتی ہے ۴ مجموعہ عناصر کثیف مرلو پر جایت سے ہے ۸ وہ ذات
 پاک جزا اور کل کا عالم ہے کہ سستی کہلاتا ہے اور مجمل اور مفصل پر قادر ہے
 اور یہ علم اوسکو بغیر تعلیم کہنی ہے اور اوسکی ذات مطلق سے ہر نگرہ ظاہر ہوا
 ۹ جس نام اور صورت اور غذا پیدا ہوتی ہے اوسکو سچ جانو ۱۰ تینوں میدان میں
 جو عمل میں اونکے کرنے سے مراد ملتی ہے اعمل کے ثواب کی ماہولسی ایک راہ جنگ

اسدوک اپنکد یہ ستر کبریا میں اور اترین میدان میں
 کیا ان کی فضیلت کرم کا نڈھے بھی اس سے پہلے جو مفہوم اور
 موسوم ہوا اور عقل کل کہلایا وہ برہما ہی یعنی صفت رجو کن تمام علوم اور عقول
 اور نفوس اور اجرام افلاک سب اس سے ظاہر ہوئے ہم برہم بدیا یعنی علم توحید تمام
 علوم سے اعلیٰ اور اکبر ہے اور سب علوم کی تکمیل سے غرض حصول اس علم کی ہر سب سے
 پیدا اتر با اپنی فرزند کو برہما نے برہم بدیا پر مائی اور اس نے تمام نیک افعال کہ بیشتر
 پڑایا ہم جیسا برہما ایک صفت موصوف کا نام ہے اس کا فرزند ہی ویسا ہی فرض
 کرنا چاہئے اور اصل مطلب یہ ہے کہ متقدمین سے متاخرین کو پوچھی ہے کہ سونک کہ بیشتر
 نے انکس رکبشتر سے استفسار کیا کہ وہ کیا علم ہے کہ جس کے جانتے سے تمام علوم متعلق
 حکمت نظری اور عملی یہ علم ہو وی اور عقول اور عقول کا نتیجہ سمجھ میں آوی اور اس
 جواب دیا کہ وہ برہم کا گیان ہے اور اس کی دو فرع ہیں ایک کام علم صغیر دوسری
 کا نام علم کبیر علم صغیر مراد ہے چاروں بدن اور اس کے فروعات سے جیسے کہ جسم شاستر
 اور بدن اور ان اور صرف اور بنو یعنی بیا کرن اور نظم اور نشر اور ریاضی اور طبعی
 اور اس کے فروعات مثل نجوم اور طب وغیرہ کے ہیں کہ انکی تعلیم سے تمہنیک
 اور بدن اور نیک افعالی اور بدن افعالی کی پیدا ہوتی ہے اور قدرت تہذیب خلاق کی
 ہو جاتی ہے اور معلوم کرنے اقوال مختلف رکبشتر وں اور خبر اور توازن وں
 ولایت سے کہ پڑھنے والا باادب ہو جاتا ہے اور تمام خلق بموجب آئین اور عہدال
 کرتا ہے اور عیوب سے پاک ہو جاتا ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ کسی
 شعبہ باز کے دم میں نہیں آتا ہے اور کسی سے نہیں ہارتا ہے علم کبریا
 سے علم الہی سے جسکو مابعد الطبعیت اور ماقبل الطبعیت کہتے ہیں اس سے ادھر
 ذات پاک کو پاتا ہے جو بے زوال ہے اور فنا سے آزاد ہے اور اس کی کیفیت

ہے اور عبارت میں آئے نہیں کہتا ہے ۵۸ جو ایک مرتبہ اوسکی روشنی سرور شون ہو جاو
 ہمیشہ روشن ہے ۴ اوس روشن کا نام پریم ہنس اور برہم اور اچھا ہے یعنی تمام جانداروں
 کے نفس سب اختیار جاری ہے یعنی اوم جیکے معے ہیں کہ میں وہ ہوں اور وہ میں ہوں
 ۵۹ صاف کہو کہ تم نے اوسکو دیکھا ہے یا نہیں ج وہ جاننے اور نہ جاننے سے برتر ہے
 ۶۰ س وہ دانائی محض گویا ہے کسطح ومان رسائی ہوو اور اوس سے حاصل
 کیا ہو کاج میں اسکے بیان کرنے سے ڈرتا ہوں چاہئے کہ کوئی اور بات ہتھسار کر لیکن
 بحجوری بیان کرتا ہوں کہ جو کچھ ہے یہی آتما ہے اور یہی دانائی محض ہے اور میں یہی
 آتما ہوں ۶۱ پرینو کی چار حالت ہیں اور آتما کی بھی حالت چار ہیں اخرف پرینو سے
 پہیر یا ناکل کا اور یہ حالت آتما کی ہے ۲ حرف عطا کرنا اپنا اور آتما کا علی بذالقیاس
 دانائی واثباتی دونوں کی تعریف مساوی ہے ۴۴ غیر کوئی نہیں کہتا ۶۲ عالم کی پیدا
 کی تعریف ست جگ ۴ لک ۲۸ سال شرتیا ۱۲ لک ۹ سال دو اپرہ ۴۳
 سال کل جگ ۴ لک ۳۲ سال میزان ۴ لک ۲ سو ۲ سال جب اس میزان کی
 ہزار دفعہ ہووین ایک روز عمر جاکے ستے برس کی ہی جب ہزار برس گزریں تب ایک گہری
 بشر کی عمر سے گذری اور اسکی بھی سو برس کی عمر ہے جب اس لاکھ بش ہو جاو ایک گہری
 رودر کی عمر سے گذری اور اسکی عمر بھی سو برس کی ہی جب گیارہ رودر تمام ہووین ایک
 گہری شیو کی ہوو اوسکی عمر بھی سو برس کی ہی جب ایک ہزار شیو ہو جاوین ایک پل
 مایا کی عمر سے گذری یہہ حساب ایک فرض ہوا لیکن اسکی قدرت لا انتہای
 مولف جسکی یہہ قدرت ہے اوس کی جناب میں بہت ادب ہی سجودنا محمد و میں انسان
 کی عمر کے پل اور مایا کی تمام عمر کے پل کو تضعیف کر کے ضرب کرے پھر جو حاصل ضرب
 ہووئی نفسہ ضرب کرے اوسکی حاصل ضرب کی تعداد منسکار اوسکی جناب پاک میں
 کا ادب و اور قاری اور سامع کی قبول ہووین فقط -

اور مختار کو مجبور اور مجبور کو مختار کرتی ہے ۴۷ مایا مثل تخم و زخمت بٹر کی ہے دیکھنے
 میں نہایت غور و لیکن قوت میں نہایت عظیم یہ کہ بہت شاخ اور بہت پھل اور بہت برگ
 اور بہت تخم رکھتی ہے ۴۸ مایا کسی چیز سے جدا نہیں ہے سب کو جدا جدا کر کی تماش
 کرتی ہے کسی کو مجبور اور کسی کو عبد کر دیتی ہے ۴۹ مایا کی دو شاخ ہیں ۱
 او دیا کسی ذات میں ملکہ عبد ہو جاتی ہے ۲ بدیا کسی ذات میں ملکہ معبود ہو جاتی ہے
 ۴۰ اس مایا کی شکل مختلف ہیں اور بہت مضبوط اور بہت شاخ اور ٹبر سے بھری
 ہوئیں ۴۱ تین صفت یعنی ایجاد اور ابقا اور فنا ہو کے جدا جدا ہوتی ہیں اور
 برہما اور شبن اور ہمیش سے روشنی عین ذات کی آمیزش کر کے اپنی صورت دکھاتی
 ہے ۴۲ اس سب سے آتما کی صورت سترہ صورت نظر آتی ہیں ۱ رجوگن میں برہما
 ۲ ستوگن میں شبن ۳ تموگن میں ہمیش ۴ نسبت دینی والا سب کا مونکا آدمی
 ہے اور کرانیا والا ہر فعل کا معبود ہے ۵ تفاوت درمیان پرچاپت اور برن گرہن
 یہی ہے کہ پرچاپت جدا جدا جان کے میں کہتا ہے اور برن گرہن سب کو ایک کر کے میں
 کہتا ہے ۶ برن گرہن سے تین صورت پیدا ہوتی ہیں ۱ ست ۲ رج ۳ کم ۸
 خدا جو چاہتا ہے پیدا ہوتا ہے اور برن گرہن سے ظاہر ہوتا ہے ۹ سمجھنے سے
 قدرت کے حسب قدرت ہوتا ہے ۱۰ اجیوا آتما وہی آتما ہے اور چاروں حالت ناست
 اور جبروت اور ملکوت اور تریماہی وہی ہے پریم آتما بزرگ ہے اور کل ہی وریا
 پر آتما اور لہر جو آتما اور باعتبار تعینات اسما کے دو ہیں یہی آتما عناصر اور
 حواس اور کل عالم کی صورت اور فرشتے اور مٹرا اور اسر اور پانچوں خزانے اور
 یہ سب ہر جسم میں ظاہر ہیں ۱۱ اوہ خود سب ہیں اور تمام دانائی ہے لیکن سب
 مایا کے مادیوں سب کے تمام فعل کرتا ہے ۱۲ سبکی باہیت جو ان کے تمیز نہیں ہوتی
 یہ لیکن ہم پر کہ جو سب پہلے ہے اور افضل ہے اور ہر صورت میں ہر دورہ ہر ہم ہے

ہے یعنی اوم کا مسم آخر پر تو اخیر برہم کے ہے اس مسم کو برہم سمجھنے کے قرات کرو ۵
 مسم ہر کہ جب کسی کچھ کہتے ہیں اگر اوسکو یقین ہوتا ہے جواب میں کہتا ہے کہ اوم
 یعنی حق ہے اور سچ ہے چاہئے کہ الف سے جو آتما کو تلاش کرو اور دل سے حق اور
 سچ سمجھ کے مسم سے ایک کرو کہ مسم ہی برہم ہے جو ایسا سمجھو وہ بدن اور نادانی اور
 غفلت سے نجات پا کے خود بخود روشن ہو جاوے گا عالم برہم ہے اور برہم سب کو
 نکلنے والا ہے اور مہربان ہے اور صاحب قدرت ہے تمام منہبہ اوسکے منہبہ میں کہ وہ
 رنگبہری اور سرور اور غم اور بیم ورجا کا دینے والا ہی پس ہزار تعظیم ہی اور وہی میں کہتا
 اور جو کچھ ہی وہی ہے ۴ الف برہم کو تلاش کرے اور بیم سے دل کو مبرا
 ہو ان سے ہی پس جو شاہدان سبکا ہر وہ آتما ہے جب وہ آتما اس عالم کی طرف متوجہ
 ہو وہی تمام عالم و اومین آجاوے یعنی درمیان میں اور جب چاہے تمام عالم اوس
 برآمد ہو ہی جب تک چاہے اوسکو کہی جب چاہی معدوم کر دی یعنی کار بار سے
 مانتہ کہنہ اور جلا کے اوسکو کہاوی اور اپنی تین اوسکو کہاوی چاہئے کہ اسی
 طرح دل کے شک کو دور کرے پس جہل اور ظلم اور شہوت اور غضب سے
 آزاد ہو جاوے ۲ بید کی مورتی ہے کہ ڈالی کو ڈالی سے ملا کے ایک کرو اور پھر
 ڈالی کو ڈالی سے ملاو مراد یہ ہے کہ تمدن کے معنی پیدا کرو یعنی خلقت ہی الفت
 پیدا کرو ۴ نیم ماترا کے تانے اور بانے کی حقیقت سمجھو آتما شیر نہ بیچے رنگہ
 مراد یہ ہے کہ تمام عالم اوس کے شکم میں ہے جو کچھ ہی وہی اور لاشانی ہی باہمی
 ہی ہے اور دشمن ہی وہی ہے اور وہ متغیر نہیں ہوتا ہے یہ عالم جو نظر آتا ہی
 سکی سستی کہ نہیں ہے اور نمود اسکی بے نمود ہے اس عالم کے درمیان میں
 نامشروعی شمع کی ہی اور اسکی روشنی ہے وہ ہر جگہ مساوی ہے اور کروی
 اس لیے نہیں کرتی ہے اور ہر کوئی اوم کہتا ہے پس کچھ ہے و حفظ کہ نام

اور سرور اوقاد رہے پہر تینوں حروف کو ایک کرو اس سے سب کا سر ٹوٹتا ہے جو
ایسا سمجھ لے وہ قید سے بدن کشف اور لطیف کی کہ محل جو اس ظاہری اور باطنی اور
جسم اور جان اور دانائی اور نادانی اور حالت جاگرت اور سکوت وغیرہ کا ہے
آزاد ہووے اور ہستی محض ہو کے خود بخود روشن ہو جاوے اور اس کے
دیوتاؤں نے پر جابت سے استفسار کیا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ اہم معنی میں
ہوں ظاہر کہ جسے سوال کرو کہ تو کون ہے وہ کہتا ہے کہ میں ہوں دوسرے بات کہتا
چونکہ سبکی ہی رسم ہی اور اہم سب کا نام ہے اور اہم کی تعریف پہلے حرف سے
ظاہر ہے کہ عین آتا ہے دو نام سیکے ہوئے اس باعث سے سب آتا ہوئے مراد
سمجھو کہ یہ الف سین ہے اور وہ کوئی نہیں ہے جس میں آتا نہیں ہے پس جو کچھ
ہے آتا ہے اور وہ الف ہے ہو سطر واجب ہے کہ الف سے آتا کو تلاش کرو اور جو کچھ نظر
آتا ہے سب کو برہم سمجھو ۲ چونکہ برہم صورت ہستی اور علم اور سرور ہے پس عالم اور
ہستی اور علم برہم ہے کیونکہ جو نظر آتا ہے اس کی ہستی ظاہر ہے ۳ چونکہ ہستی کو کہنے
سے سمجھ ہوتی ہے اور اس کے معنی سمجھ جاتے ہیں ۴ دوسرا سوال کیا کہ ہستی
کی تعریف کرو جواب ہستی سے اشارہ ہے سمجھنا کہ جس میں اعتبار اسکا اور اسکا
اور میرا و تیرا نہ رہے اسکو سنکرت میں انہو کہتے ہیں اور وجدان عربی میں
۴۳ وجدان کے معنی کیا ہیں جواب پر جابت نے جواب زبان سے ندیا اور انگہ
بندر کے چپ ہورے مراد یہ ہے کہ وجدان ایک حالت ہے کہ زبان سے بیان نہیں
ہو سکتی ہے ۴۴ سوال سرور اور عالم کی تعریف کرو جواب انہو ہی یعنی وجدان
سوال انہی وجدان کیا ہے جواب پر جابت پہر انگہ بند کر کے خاموش ہو گیا
مراد یہ ہے کہ علم اور سرور ہی وجد ہے اور سرور اوس ذات کا سرور عظیم ہے پس سرور
برہم ہے اور نام ہی برہم ہے ۴ آخر لفظ برہم کا معنی ہے اور پر نو کا خیر حرف ہی برہم

اور کبر

اور تمام لذت محسوسات چھوڑ دیتا ہے ۲ چوٹی اور جینو کو کہ یہ
 چراغ وسط اندھون کے بین کاٹ کے اور توڑ کے پھینک دیتا ہے اور آزادی
 طرح کان اور آنکھ وزبان بند کر کے رہتا ہے ۳۸ اندری اور حواس ظاہر اور
 باطن کو قید کرتا ہے اور حواس کو روکتا ہے اور ہوشیار دل ہو کے اور تمام
 اتما سے شغل کر کے اپنے میں آپ مست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت
 کہ مانتا ہے یعنی اتما میں محو ہو جاتا ہے ۲ اپنے تئیں برہم سمجھتا ہے ۳۹
 بید کی مورتی ہے کہ سبے الیون کی جڑ ایک ہے وہی اتما ہے پیر اتما سے اتما کو
 ملا کے ایک کر بھی نہ سہجہ ہے ۳۹ دو شاخ کو ایک شاخ کر لینے برہم اور مایا
 کو اودیتین حرف کو فراہم کر لینے برہم اور لیشن اور ہمیش کو پس تمام قیود سے آزاد
 ہو ۴۰ حواسون کے دیوتاؤں نے پرچاپت سے عرض کیا کہ ہم کو کچھ تعلیم
 کرو پرچاپت نے کہا کہ الف ارج ہے یعنی کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے اور وہ
 ظاہر ہے کہ ارج از خود پیدا ہوتا ہے کسی سے پیدا نہیں ہوتا ۲ امر ہے ۳
 ارج ہے یعنی پیر نہیں ہوتا ہے ۴ بزرگ ہے اور بخوف ہے مثل خدا
 کے اور اشوک ہے یعنی غم نہیں رکھتا ہے اور بودہ ہے یعنی دانائی اور نادانی
 نہیں رکھتا ہے اور امتش ہے یعنی ہو کہ نہیں رکھتا ہے اور بے مثل ہے
 یعنی سبکی نہیں رکھتا ہے اور اودیت ہے یعنی مثل نہیں رکھتا ہے الف
 سے جیو آتما تلاش کرو ۲ حرف واو ہے یہ بزرگ ہے اور پیدا کر نیوالا
 اور سب میں سمائیوا ہے اور پرورش کر نیوالا اور بند نظر کر نیوالا اور حرکت
 دینے والا اور تصرف کر نیوالا ہے اس واو کو برہم آتما اور الف کو جیو آتما
 سمجھ کے ایک کر و پس مثل اس تیر کے ہو جاو جو سب کو توڑتا ہے ۳ سیم بزرگ
 اور بہت روشن اور عین نور ہے اور برہمت کا اور صاحب علم نور ستمی بزرگ

آتا ہے جیسے عالم ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور برہما اور لیشن اور مہیش اور شہوت
 اور غضب اور تمیز میں ان سب کو علم سے ایک کرو پھر کل جاؤ ۲۶ وہ جو آتما سووم بچے ہی
 خالق خلق کی ہے اور وہی چہارم ماترا پر تو کی ہے اسکو ایک خاص سُر تہی بید کی جان کے
 منشا کرتا ہوں ۷ پر تو کو مہربان اور ڈاکر اور ند کو ر ایک جان کے کہو وہ میں ہوں اسکو
 تمام حقیقت نیم ماترا کی سمجھ میں آتی ہے ۲۸ ایک سُر تہی نذرہ لفظ کی ہے اور ۵ اصورت
 اسکی میں جو کوئی جو آتما کو پریم آتما کر دی اسکو منشا کر ہے ۲۹ جیو آتما کو چوتھی ماترا پر تو سمجھ کے
 میں اور تو کو دور کرے اسکو منشا کر ہے ۳۰ آتد یعنی تمام سرور ہو جاؤ اور آتما کو سب
 میں محیط سمجھ اور آتما اچھی طرح سمجھا اور برہم سے لین ہو جاؤ یہ سُر تہی بید کی ہے اسکو
 اور اپنی کو ایک جائے اسکے نذرہ لفظ میں اور اس میں کل عالم کی صفات کی تعریف ہے ۱۔
 وہ سب پر مہربان ہے ۲ صاحب قدرت ہے ۳ پالنے والا عالم کا ہے ۴ روشن
 چرواغ جسم عالم کا ہے ۵ سب طرف اسکا مونہہ صحر ۶ لینے والا سب کا ہے ۷ کہانیو والا سب
 کی جان کا ۸ ڈرائیو والا سب کو ۹ خوش کرنیو والا سب کو ۱۰ افا کرنیو والا مرگ کا ۱۱ سب ہی ہے
 ۱۲ بزرگ ہے ۱۳ خود ہے ۱۴ سب بنیاد ہے ۱۵ آتد منشا کر ہے ان سب صفات کو لینے
 میں جان کے اور پر تو اور برہم کو ایک کر کے اور اپنی خواہشوں کو مثل اپنی فرزندوں کے
 پریشان جان کے جمع کر کے طلب لذات سے باز رکھے اور بیدی سے کنارہ کر کے اور نیکیوں
 وصل کر کے علم کی تلوار سے خواہشوں کے بند بندہ جدا کر کے پھر مانا کو جانے کہ سب
 جگہ جیوٹی نمود کر رہی ہے مان پھر ہون کی خواہش ہے پھر اسکو عاجز کر دی پھر اس آتما
 کا وہ وہ پئے کہ جس سے سب پتیر اور جیتی میں جو یہ مرتبہ حاصل کرے وہ صاحب قدرت
 اور بہادر اور شجاع ہے بید کے درخت کی شاخیں اپ بکند میں انکو سرسبز کرے
 پھر خواہشوں کو اپنی پانچ کے لئے لڑائی مانا سب خواہشوں کی ہر اسکو اپنی میں
 سمجھے چھ ایسا کرے اسکو منشا کر ہے جو ایسا سمجھے وہ آتما ہی اس جیسے آتما سجود

نہیں ہوتا ہے اور بے خوف اور بے باک سب کو یکساں سمجھتا ہے خواہ وزن خواہ
دیوتا خواہ انسان خواہ حیوان یا کوئی اور ہوا اور بیداری اور خواب کے عالم سے
عالم شکیت میں آجاتا ہے اور آرام سے اوسکو بھی محو کر کے خود بصورت
کل عالم کے ہو کے سب پر یکساں نظر رکھتا ہے یہی حیات جاودان ہے
اور یہی ہما کا سایہ ہے اور یہی کیمیا اور یہی پارس تپہ اور کامدہن گائے
اور چننا من مہر ہے جب اس حالت میں آتا کھو کشف اور لطیف اور تخم
اور گواہ اور اصل کل اور بخشنے والا اپنے کو آپ اور تلاش کرینو والا اپنے کو آپ
اور علم اور عقل کو چھوڑ دیتا ہے اور ان سب تعینات سے درگذر کے اوس
مرتبہ کو پہنچتا ہے کہ بے نہایت ہے ۲۳ وہ ذات جملہ صفات سے دل کے
تخت پر جلوس فرما ہے اور مقید نہیں ہے جسم اوس کا گہر ہے اور تمام تر لوگوں
دیوتا اور تمام رنگ اور وزن یعنی منتر وغیرہ اور حرف اور آواز جو مذکور اور
مفہوم میں انکو عین آگ تصور کرو وہ جو اول تنفس اور کیمینج سے اشارہ ہے
پہلے حرف کو برہاناف میں دوسرے کو لیشن دلمین تیسرے کو مہیش درمیان
دو نو ابرو کے تصور کر کے نیم باتر کو سرتاج اککا جانو اور اُم الدماغ میں
تصور کرو اسی طرح ناسوت اور ملکوت اور جیوت کو تصور کرو اور
لاہوت کو مقام اعلیٰ ان سب کو فانی سمجھو نیم باتر کو جو چوتھا حرف
واحد اور ایک نور اور باقی اور جاودان سمجھو ۲۴ بدن لطیف اور بدن
کشف شکیت کی حالت ہے جو آتما ان تینوں بدن میں رہتا ہے چاہے
کہ اسکو علم کی آگ سے روشن کر کے اور قوت روشنی سے تمام صفات
کو ایک کر کے تمام نور کر دو ۲۵ جیسے مجموعہ کل اجسام کشف کا پرچار ہے
اور مجموعہ کل اجرام لطیف کا بدن گرہ بنیے مرتبہ الوہیت ان دونوں

۱۷ اگر خیال کرو اوم کی نیم ماترا یعنی لون غنہ ہی ایک حصہ ہو اور دوسری طرح غنہ
 کرو اوم منترہ چون اور چراسے ہے نیم ماترا ہی تلفظ سے باہر ہے یعنی ملفوظ نہیں
 ہوتی ہے ۱۸ تین حرف اوم کے بمنزلہ ہستی عالم کے ہیں نیم ماترا محض سرور ہے
 ۱۹ اس کیفیت سے اوم کو پرلٹو تصور کرو ۲۰ تیسرا حرف پرلٹو کا تیسرا پالو
 پرلٹو کا ہے۔ یہ چار چیز کہ ۱ واپس لینا کل کا ۲ عطا کرنا اپنے کو آپ ۳
 تلاش کرنا اپنے کو آپ ۴ دانائی اور یقین اور لطافت اور کثافت
 اور تنخم اور گواہ وہی ہے اور سب عالم کے اندر ہیں پس نیم ماترا کے اندر
 سمجھ سب کو ایک لقمہ کر کہا جاوے یعنی انکا خیال دل سے دور کرے ۲۱
 پہلے حرف میں جملہ سرتی رکبہ بیدار رہا اور آٹھ دیوتا یعنی آٹھ وزن گائتری
 اور آگ ظاہری ہے اور لطیف اور کثیف اور تنخم اور گواہ سب میں دوسرے
 حرف میں جملہ سرتی حجر بیدار عالم فضا اور شن اور گیارہ رودرا اور
 وزن ترشٹپ اور آگ آفتاب اور لطافت اور کثافت اور تنخم اور گواہ میں
 تیسرے حرف میں سام بیدار اور آگ مہادیو اور بارہ مہینے سال تمام کے اور
 وزن جگتی اور حرارت عزیزی کل عالم کی ہے اور اس میں ہی لطافت وغیرہ
 چاروں میں چوتھے حرف میں عالم ذات اور اہم ترین بیدار تمام
 منتر آگ کے اور صفت بادشاہی اور فنا کرنے کی اور عنصر اور کل اور ان
 منظوم ہیں اور لطافت وغیرہ چاروں اس میں ہیں
 پس ہر ماترا میں چار ماترا موجود ہیں جب ہر ماترا میں چاروں ماترا موجود
 ہیں پس ان ہر ایک کو سولہ تصور کرو ان سب اجزا کو ایک کر کے بچھن کرو ۲۲
 جو گویانی اور عارف ہے وہ تمام خواہش کو گیان کی آگ روشن کر کے اور دیکر سنا
 کو بہش کر دیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور لغتات کی طرف متوجہ

جدا ہونے کی ہے اور گواہ اسکے وہی نطق اور بصیرت ۱۴ یہ چاروں
قسم مایا کی ہیں ورنہ وہ پر نو متعدد نہیں ہے۔ ۱۵ اوم یعنی آسمان
جو چار حرف ہیں اول اوسکا الف ہے اس میں عالم جاگرت اور جو اسکی متعلقا
سے ہیں سب ہیں اور اسکے معنی اشبدین یعنی سب سے مقدم بر ہم ہے پس
الف لطیف اور کثیف اور تخم اور گواہ سب کچھ ہے کیونکہ تمام برہم ہیں
یا فقہ موجود ہیں مثل ملکوت وغیرہ دوسرا او ہے وہ آکر ہے یعنی بزرگی
دینے والا پس دو گانگی کیفیت رکھتا ہے کہ الف کے بعد ہوا اور سب صفت
اکا یعنی الف کی رکھتا ہے تیسرے میم یہ دکھلانے والی اور محو کرنے والی
اور لطیف اور کثیف اور تخم اور گواہ ہے۔ چوتھے نون سب اس میں موجود
ہیں کہ حالت نریا ہے اور اس میں ناسوت اور ملکوت اور جبروت سب
محو ہو جاتے ہیں اور خود بخود روشن اور ظاہر ہے اور اسکی چار صفت ہیں
پہلی صفت محو کر لینا کل کو کہ آتما سب میں محیط ہے اور وقت مہا پرلے وہ
بصورت موت اور آگ اور آفتاب ہو کے تمام شعاع اپنے کو اپنے میں
کشش کر کے نیم ہوتا کر لیتا ہے دوسری صفت عطا کنندہ ہے کہ اپنے
تین آپ جو نیدہ کو بخش دیتا ہے اور اپنے آپ کو آپ سمجھو جیسے کہ آتما
اپنی تاریکی کو اپنے میں محو کر لیتا ہے اور روشن کر دیتا ہے تیسرے
دانائی اور علم محض ہے کہ سب کو اپنے علم میں چنپا دیا جیسے کہ جو آگ میں
پڑے سب کو مثل اپنے رنگ کے کر لے چوتھی بے تعین اور زریب مطلق ہے
پس چاروں صفت آتما میں یعنی پر نو میں موجود ہیں ۱۶ آتما کی جو چار قسم
ہیں یہی ہیں اور یہ تمام عالم کہ نام اور صورت کہ ہے تمام آتما ہے پس پر نو
بطریق اول کے عین ذات ہے اور آتما ہی اور ایک رنگ ہی جیسے آتما خاتم
کی ہے پر نو بھی چار قسم کا ہے جیسے آتما ایک ہی پر نو بھی ایک ہی تمام عالم ایک

اور کمال حالت سرور میں ہوتا ہے اس حالت میں بجائے موندنے کے ایک موند نہ رکھتا ہے کہ عین علم ہے یہ تینوں حالت تینوں عالم کے حجاب میں چوتھی حالت تریا عین علم ہے جسکو لاہوت کہتے ہیں اور سب حالتیں اور سب عالم اس میں محو ہیں جیسے رسی لاکے دانو نہیں یہ سب حالتوں میں اٹا ہے۔

۴ جو اس حالت میں آجاوی وہ جانے کہ میں سب میں موجود ہوں یہ جانتا اس حالت تریا میں گویا حالت جاگرت کی شبیہ ہو جب سمجھے کہ میں برہم ہوں تب وہ حالت سُپن میں ہے جب عقل اور عاقل اور معقول کو ایک سمجھو یہ شبیہ عالم سکھیت کی ہے جب عین سرور میں آجاوی وہ حالت تریا کی ہے اور یہ حالت ذات بے صفت ہے ۱۰۔ تینوں حالت تینوں عالم کی علت مایا ہے کہ نمود بے بود ہے اتنا عین علم ایک حالت پر ہے جب حالت چارم میں ہے تو لطافت اور کثافت سے منترہ ہے سکھوت میں لذت سرور کی لیتا یہ شبیہ منترہ کی ہے اور سکون نادانی نہ کہنا چاہئے بلکہ دانائی ہے اوس حالت کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی اور قسمت نہیں کیجاتی یہ نادانی ہے نہ دانائی اور ادراک سے برتر ہے اس واسطے بجز اسکے ہم اور کچھ نہیں کہتے کہ ایک تہائی اور منترہ دوسری سے اس حالت کو عارف چارم مرتبہ کہتے ہیں ۱۱۔ اس پر حالت مجموعہ کشف اور عالم ناسوت سے مراد ہے الوہیت اور حالت سکھیت اور جبروت اور تریا۔ ذات بخت اور عالم لاہوت ہے جسکا تعین کچھ نہیں اور الکھیر ہے ۱۲ جسکا دل عالم ناسوت کی سیر کرتا ہے وہ سُپن اور جاگرت و تریا سے معطل رہتا ہے جو عالم خواب میں رہتا ہے وہ اور تینوں حالتوں سے معطل رہتا ہے جو عالم سکھیت میں ہوتا ہے وہ اور حالتوں سے منترہ ہو جاتا ہے جو تریا میں ہوتا ہے وہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے یعنی دن تینوں حالت کو تغیر ہوتا ہے کچھ تغیر سے منترہ رہتا ہے ۱۳۔ اتنا دانائی اور دنیا اور گویائی وغیرہ سے جدا ہے کہ بسکی کیفیت جانتا ہے اور یہی دلیل اسکا

ان تینوں کو نفی کرو اور اوم کو نگاہ رکھو جو صاحب تینوں حالت ہے
 ۴۔ برہم تین جسم فرض کرو۔ ۱۔ اعتدال تینوں صفت کا کہ اسکا نام پرکرت
 ہے۔ ۲۔ بیولی عناصر صریط کا نام برہن گرہ ہے۔ ۳۔
 ۵۔ صورت کل عالم یا بیولی عناصر کثیف اس کا نام پرچاپت ہے
 جو آتما بدن کثیف رکھتا ہے اور جاگرت میں کثیف حواسون ہے
 لذت محسوسات کثیف کی حاصل کرتا ہے برہم ہی جسم کثیف بصورت کل عالم
 کے رکھتا ہے پس عالم ناسوت میں کل عالم سے لذت لیتا ہے۔ ۶۔ جیو آتما
 بدن لطیف رکھتا ہے اور حالت سچن میں لطیف حواسون سے لذت
 محسوسات لطیف کی لیتا ہے برہم بھی جسم لطیف رکھتا ہے اور عالم ملکوت
 میں برہن گرہ ہو کے لذت لطافت حاصل کرتا ہے۔ ۷۔ جیو آتما حالت
 سکھپت میں اور برہم حالت جبروت میں ایک ہو کے لذت سرور کی حاصل
 کرتے ہیں اور اوسوقت دوی درمیان میں نہیں رہتی ہے اور اعتبار خیر و
 اور کل کا نہیں رہتا ہے ۸۔ آتما یعنی اوم کی چار حالت ہیں یعنی چار پانچ
 ۱۔ بیداری اس میں ادراک کثافت کی کرتا ہے اور
 پانچ عناصر اور دس حس پانچ پران پانچ انہہ کرن سے لذت
 محسوسات کثیف کی لیتا ہے اور اسکی چار قسم ہیں احرار غریزی یعنی
 معدہ کی آگ اور حرارت غریزی کل عالم کی بہہ سب میں رہتی ہے اور
 بہہ جاگرت سے ۲۔ حالت سچن یا ملکوت اس میں تمام عضو اور موہنہ
 بحالت خود رہتے ہیں مگر اس حالت میں ادراک لطافت کی کرتے ہیں اور لطافت
 حواسون سے ادراک محسوسات لطیف کا کرتے ہیں اور روشنی قلب اور
 برہن گرہ اسی حالت سے مراد ہے۔ ۳۔ حالت سکھپت یا جبروت میں اختیار
 داما اور جمع اور غیرت کا نہیں رہتا ہے اور حواس کسی طرف متوجہ نہیں
 ہوتے مگر جیو آتما اور برہم آتما ایک ہی ہو جاتا ہے اور دانائی ہی رہ جاتا ہے

اور تکسب علم کو متوجہ نہیں ہوتے ہیں جیسے کہ مستورات اور راجے اور
 صاحبان اور پردہ و غیرہ اور جو علمی پیشوں سے گذران کرتے ہیں جیسے کہ
 منشی اور پڑت اور مقصدی اور نجومی اور پٹ اور پو جا کر اینوالے و جب
 تعلیم کمانے اور معاش پیدا کرنے کی لائق یا جاتے ہیں بس کرتے ہیں زیادہ کرنے
 علم کا شوق نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں کہ زیادہ علم سے آدمی دیوانہ ہو جاتا ہے
 جو غور سے سمجھے تو معلوم کرے کہ علم سے غرض علم الہی معقولات کے ساتھ ہی
 جیسے کہ پیداوار اسکے کما یہ اور اشارہ سمجھنے کو ضرورت علم منقول اور طبعی اور
 ریاضی کے ہیں کیونکہ بغیر تمام جہان کے جزویات مراتب کے کل کی میزان صحیح نہیں
 ہوتی ہے اس علم کا جانتا راجہ سے تاہتر اور مرد اور عورت اور محنت سب کو
 ضرور ہے معاش کیو سطلی پڑنا نظم اور نثر اور عربی اور سنسکرت اور فارسی اور
 اردو یا کمال کرنا زگری اور آہنگری اور پارچہ دوزی اور حرام خوری سب برابر
 ہیں کیونکہ اونکے بغیر ان کا اور ان کے بغیر اونکا کام نہیں چلتا ہے اکثر پڑھے
 لکھے زراعت اور پیشہ کرنے والوں سے زیادہ سامان کر سکتے ہیں ظلم اور فریب
 یہی زیادہ کرتے ہیں اور مصیبت اور تکلیف بھی زیادہ پاتے ہیں برہم بدیا
 کو انضباط حواس چاہئے اور اوسکے ضبط کو علم معقول اور منقول بغیر اوس
 کے جو اس طرف متوجہ ہو گمراہ ہو جاوے فقط۔

۱۸۔ سنگھ انتر جامی اپنکھد یہ سرائی میں بہ نمبر ۵ اور تہرین بیڈین نمبر ۶

برہم اور مایا کی تعریف میں

۱۔ سب دیوتاؤں نے پر جاپت سے کہا کہ آتما جو لطیف ہوا و سکی تعریف کرو۔
 ۲۔ اوسنے کہا کہ یہ عالم موجودات اوم ہے اور زمانہ ثلاثہ میں اوم ہے
 اور برتر اور برابر اور کمتر جو کچھ ہے اوم ہے جیو آتما یا پر م آتما یا آتما اوم ہے
 چاہئے کہ سب کو ایک سمجھو اور جانے کہ بے مرگ ہوا اور بے زوال ہے اور بخوف
 اور بے شبہ ہے ہم جیو آتما کی تین حالت ہیں۔ جاگرت میں شکیست

ایک مین - چوتھے جو نیم ماترا ہے وہ عین ضرور ہے - ۵ پہلا حرف
 آفتاب دوسرا چاند تیسرا برق چوتھا جو نیم ماترا ہے وہ برہانڈ ہے -
 ۶ تین حرف کو مثل گھر اور چوتھے حرف کو خیراغ سمجھو کہ روشنی گھر کی چراغ
 سے ہے - ۷ سبکو چھوڑو اور وہ جو عین سرور ہے اور لطیف ہے اور مثل جوتی
 کے سبکے اور پر ہے اور برہانڈ یعنی دماغین ہے اور عین محویت کرو ۸ - اس
 اسم کے پڑھنے اور سمجھنے سے رگ ٹھکھنا کہ درمیان دو نواہر کے ہے اور کمال
 باریک کہ مثل اوس تار کے ہے جو بوقت توڑنے نال نیلو فر کے ٹھکتا ہے اور مثل
 آفتاب کے منور ہے اور اوس سے ۲ رگ اور ملی ہیں وہ راہ نجات کی ہے
 جانفرو والا اس کیفیت کا وقت مرگ کے اوس رگ کی راہ آفتاب سے جالٹا ہے
 یعنی یہ وہ رگ ہے جس سے کرن آفتاب کی آنکھ کے نور سے متصل ہوتی ہیں پہر آفتاب
 سے برہانڈ کے لوک کو پہونچتا ہے یعنی سدرۃ النہا کو - ۹ - اس اسم اوم کا ذکر اس
 طرح سے کرنا چاہئے - آ - مثل آواز گھڑیاں کے کہ جب بجاتے ہیں اول بلند آواز
 ہوتی ہے پہر آہستہ آہستہ وہ آواز تمام ہو جاتی ہے - ۲ - جب
 ایک مرتبہ کا ذکر تمام ہووے دوسری دفعہ بدستور سابق کرے -
 ۳ - جو کمال آرام اور اطمینان سے یہ مشغل کرے اور محسوسات سے دلکو
 ضبط کرے تب اوسکو تمیز ہو جاوے کہ جہان وہ آواز تمام ہوتی ہے وہ پر نو
 برہم ہے پڑے - جب اس سے علم ہو پھر برہم مین محو ہو جاوے -
 ۱۰ - وہ آواز جو پر نو اوم کے کہنے سے ظاہر ہوتی ہے وہی آواز جدا گاش
 کی ہے اور ظاہر ہو کے پہر اوس مین محو ہو جاتی ہے - ۱۱ - جو کوئی اس اسم
 کو نادر یعنی آواز بعضی جانے اور اوس مین محویت پیدا کرے اور اعتقاد درست
 رکھے وہ اسید دار پانے آرام تمام اور بنے زوال کا ہووے - مولف
 عوام علم کو فقط وجہ معاش کی جائتو مین اس واسطی جو ترکہ پداری
 یا سلطنت یا وہ سامان پاتے ہیں کہ بغیر علم کے گذران کر سکیں و تحقیق

غاصر لطیف کا موسوم ہوا اور لفظی معنی چینی والا غور اور گمان اور شک کا
 ہے بموجب پر جات کے قول کے یہ ہفت نگہ ہے۔ ۲۔ جانتا علم الہی کا کہ حکما
 اسکو ماقبل الطبیعت کہتے ہیں سب سے پہلے واجب ہوا اور اسکے علم سے کل کا علم
 حاصل ہوتا ہے کیونکہ جب تک ہر شے کا علم نہ ہو یہ علم نہیں آتا ہے اس سبب سے مابعد
 الطبیعت ہی اسکا نام ہے سب علوم سے یہ علم اعلیٰ اور اشرف ہے کیونکہ اس
 کشف اور اشراق یعنی انبہوت ہوتا ہے عالم اس علم کا جس چیز کی ماہیت سے
 ناواقف ہو انہی غور سے بقوت اشراق اور وہب کے معلوم کر سکتا ہے
 اس علم سے برہا اور رشن اور ہمیش موجود ہونے میں اور اسی علم سے قائم رہن
 اور قیام ہی ہوتے ہیں وہ جو ممانع اس صنعت کا ہے کہ جسکی عجیب اور غریب
 اور طرطر کے فعل اور صفت میں اسکی کثرت کو دکھلا کے یہ علم وحدت کو دکھلا
 ہے۔ یہ علم تمام عالم کے علم کا خلاصہ ہے اور نتیجہ ہے اور حاصل مطلب ہے
 جہل اور غفلت وغیرہ اسباب کے جلانے کو یہ علم آگ ہے اور گناہ اور بد افعالی
 کے دہونے کو یہ علم ایک صاف پانی ہے۔ ۳۔ تمام دعا اس علم کا ایک
 اسم آدم میں کہ پر تو ہے محفوظ ہے ظاہر کی آنکھ سے یہ ایک چھوٹا نام
 معلوم ہوتا ہے مگر پروردگار کا نام ہے جو سب بزرگ اور کل عالم کا محیط ہے اس اسم
 کے حروف مثل عناصر اجسام جسم اس موسوم کے ہیں کہ موسوم اس اسم
 پایا جاتا ہے اور نظر آتا ہے۔ ۴۔ تین حرف اسکے تینوں بید اور تینوں عالم
 تینوں دیوتا اور تینوں آگ کی کیفیت رکھتے ہیں اور انکی حقیقت کو بتاتے ہیں
 ہر حرف اس اسم کے مثل بدن اور نیم ماترا آتما اور بدن کے ہیں
 پہلے حرف سے معلوم کرو کہ رگ بید اور آگ عنصری اور زمین اور برہما چار
 لفظ ایک معنی میں ہیں۔ دوسرے حرف سے معلوم ہو کہ حجر بید اور آتش
 آفتاب اور رشن اور عالم فضا یعنی اعراف اصطلاحی نام ایک شے کے ہیں
 تیسرے حرف سے سام بید اور آتش غریزی اور بہشت اور بہا دیو

۱۲۸
 یرکاش
 لگاوے اور قو کا یا اور لسی نام اور صفت اور مقیدہ کے بیان کرنے
 اور زاید کناروہ ہے میں اوسکو اندر محیط کے اور باہر محیط کے بیان کرنے
 میں سکتا ہوں اور نور اور ظلمت اور بیو کہ اور سیری کچھ اوسکو نہیں ہے اور
 وہ متانے تمام صنعت کا ہے اور کل عالم اوسکی قدرت کا نمونہ ہے کیا معلوم ایسے
 عالم اور کتنو اوسکی قدرت سے جو میں اور اول اور آخر وہی ہے اندر اوسکا خا
 ہے اور سب دیوتا ایک ایک خدمت کے منصرم میں برہم کی حقیقت کسی کو
 معلوم ہو اور نہ ہوگی وہ لا انتہا ہے مراتب ہے ہر کوئی ایک صورت
 نہاتا ہے گروہ نادان ہے جو کوئی اوسکی تلاش کرنا چاہے پہلے کشف حاصل کر
 تب لغی اور اثبات اور یگو نگلی کیفیت میں دم بہرے - ۱۲ - سب اس قول
 تسلیم کیا اور کہا کہ سچ ہے وہ ایسا نہیں کہ جو زبان کہے اور قلم کہے اور دل
 اوسے افزودہ ہے وہ ایسا نہیں کہ جو زبان کہے اور قلم کہے اور دل
 سوچے اوس سے زیادہ ہے اثر کار سب نے شکار کی مولف اس مقام
 میں سب کی زبان گنگ ہے ایک شکاری کا شکار بھاگ گیا شکاری نے
 پیشری سے کہ جو راہ میں بیٹھا تھا بوجہ کہ میرا شکار کس طرف کو گیا تیشیا
 تے والے نے کہا کہ آگہ کا کام دیکھنا اوستو طاقت گفتار نہیں ہے زبان کا
 م نطق ہے اوستو قوت بصر کی نہیں ہے جبکو قوت نطق اور بصر مودہ
 بموجب رویت کے بیان کرے اور وہ صادق نہیں ہو یہ بظاہر محال ہے
 جبکو رویت ہوتی ہے اوستو بیان کی قوت نہیں رہتی ہے کیونکہ دومی دومی
 ہو جاتی ہے جبکو دومی رہتی ہے اور ان کو حقیقت سے آگہی بواجبی نہیں ہوتی
 اس سے مطالب کو سمجھ لو فقط - ۱۴ - برہم بدیا اوب کہہ یہ سراسر
 بہ نمبر ۲۵ - اور تہرین بدین بہ نمبر ۱۵ ہے -
 برہم کے گمان میں - ۱ - پر جاپت کے معنی میں موجود
 اور اشارہ ہے سید علی غامر کثیف سے جیسے برن گریہ ہو

محیط ہے اور زمین ایک عظیم نقصان پہنچے کہ محدود ہے اور جو اس سے
 باہر سمجھو تو یہی نقصان ہوتا ہے یہ سب اس کی قدرت اور عظمت ہیں اس کو
 اس کی قدرت سمجھ کے تعظیم کرو اگر انہیں سے کسی کو برہم سمجھے نادان ہے
 ۱۔ ایک اور نے کہا کہ تم بتاؤ یہ وہ کیا ہے جو کہ ہمیشہ پایدار ہے اور ہر الزام
 پاک۔ اس نے جواب دیا کہ آفتاب سب سے زیادہ روشن ہے اور اس
 سب اقتباس نور کا کرتے ہیں اور ہمیشہ ایک صورت پر بغیر تغیر اور تغیر کے ہے
 اور دور اور نزدیک سے نامیت اس کی تمیز نہیں ہوتی ہے اور اس کی روشنی
 سے چستی اور جلال کی پیدا ہوتی ہے یہی برہم ہے۔ ۱۱۔ گوتم کہہ شرنے
 کہا کہ یہ بھی مفید اور محیط اور فانی ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک نادان اور نادان
 کو مساوی دکھائی دیتا ہے اور نور حقیقت صرف عارف کو نظر پڑتا ہے یہ
 بھی قدرت قادر ہے۔ ۱۲۔ سے ہر از خود قائم نہیں ہے اور نہ خود طلوع ہوتا ہے گو کہ
 انواع اور اقسام کی منفعت اس سے ہیں جو اس کو برہم سمجھتے ہیں گمراہ ہیں
 سے برق کو فضیلت ہے اور میرے رائے میں برق برہم ہے کیونکہ یہ کمال
 درخشندہ اور چمکدار ہے اور دور اور نزدیک سے یکساں دکھائی دیتی ہے کہ اور
 چیز دور سے سالم نظر نہیں آتی۔ ۱۳۔ بشت شٹ رکھ شرنے کہا کہ گرج
 ابر سے درخشندگی برق دکھائی دیتی ہے یہ ہر معدوم ہو جاتی ہے اور دانا اور
 نادان یکساں اس کو دیکھ سکتے ہیں اور برہم کو غیر عارف کے کوئی دیکھ نہیں
 سکتا پس یہ بھی برہم نہیں صرف اس کی قدرت ہے اور جو کوئی برق کو برہم
 سمجھے غلط فہم ہے کہ برہم اقسام مذکورہ سے نہیں ہے اس کو سوا سے عارف
 کامل کے کہ کشف اور اشراق اور وہب رکھتا ہو شناخت کر نہیں سکتا ہے جبکی
 تم تعریف کرتے ہو میں ان سب کو صنعت اس صانع کی جانتا ہوں۔ ۱۴۔
 ایک اور نے بشت شٹ سے پوچھا کہ یہ وہ کیا ہے بشت شٹ نے جواب دیا کہ اس کی
 تعریف یہ ہے کہ کچھ تعریف نہ کرے اور تعین اور اطلاق کسی حالت کا اس

آسمان کے ہے اور دلیل بھی ہے کہ بے حرکت ہوا کے وجود میں کوئی شے داخل نہیں ہوتی ہے اور سب میں وہ داخل ہے اور ابر غرندہ اور برق چہندہ اور خوفناک کے ساتھ اوسین سیر کرتا ہے اور غیر مجسم ہے اگر اسکو آگ میں جلا دیا یا پانی سے تر کر دیا رسی سے باندھ دیا اوسین سوراخ کرو یا تراشو کیچہ نہیں ہو سکتا ہے پس اسکو فضلت پر ۲ حمد گن نے کہا میں یہ رائے تمہاری قبول نہیں کرتا ہوں کیونکہ جو کچھ زمین کے اوپر اور آسمان کے تلے ہے سب فانی اور محدود ہیں اور یہ تعریف عالم فضا یعنی اعراف کی ہے پس یہ سب قدرت برہم کے ہیں یہ برہم ہو نہیں سکتے انکو اسکی قدرت کا نمونہ سمجھ کے تعظیم کرو تو مضائقہ نہیں ہے کہ اوسین یہ بھی محسوس گئے جو انکو برہم سمجھے وہ گمراہ ہے ۳ دوسرے نے کہا کہ برہم کیا ہے حمد گن نے کہا کہ جو ہمیشہ رہے اور فنا نہ ہو اور حسین زمین اور آسمان میں اور سب اوسین ہی محسوس ہوتا ہے اور وہی چیز کے آشوری سے نہوا اور کوئی اسکی حقیقت کو نہ جانے اور کوئی اسکو دیکھ نہ سکے اور اوپر کوئی محیط نہ ہو پاری دانست میں وہ برہم ہے اور دلیل یہ ہے حسین مثل اس گرہ بیضاوی کے متعدد غلطان ہیں

پیمائش تعیناتی سے باہر ہیں کہ تمام عمر گشت کرے تو نہی اسکے انتہا کو نہ پاوے یہ برہم ہے ۴۔ بعضے کہتے ہیں کہ وہ فقط ایک نور ہے ۵ پانچویں نے کہا کہ وہ تاریکی ہے کہ روشنی آفتاب سے ہوتی ہے پس روشنی قائم بالغیر ہے اور تاریکی قائم بالذات ہے ۶۔ چھٹے نے کہا کہ اکاش ہے کہ اسکی انتہا کچھ نہیں ہے ۸۔ آٹھویں نے کہا کہ یا وہ آتما ہے یا وہ کچھ بھی نہیں ہے ۹

بہار دواج نے کہا کہ میری دانست میں یہ سب تیز حقیقت سے دور ہیں کہ جو تعریف یہ سب کرتے ہیں ایک شکل بتاتے ہیں اور وہ معدوم شدنی ہیں یہ بہوت اکاش بھی محیط ہے اور محدود ہے اور اوسین کیونکہ جو کچھ کل عالم

اور ہر گویا بصورت اور رنگ کے جدا جانتا ہے حقیقت میں وہ کچھ اور ہی
 ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب کے نیازا ہے۔ ۱۶ اوٹھنا اس حجاب کا
 نامکمل ہے جب تک کہ کوئی اپنے تئیں طمع غفلت ترس تکبر شہوت
 حرص حسد تعصب ہوس رشک غضب غرض کینہ الفت عداوت
 ہر قسم کی اور جو کچھ شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم کے متعلقات ہیں اور
 پاک نکرے اور علم اور ادب سے تمام موجودات اور محسوسات کی حقیقت
 سمجھ کے اور اسکی اپنا پائیداری پر یقین کر کے متلاشی شے پائیدار کا بنا اور
 ایسی محویت حاصل نکرے کہ تعینات دوی کا دفع ہو جاوے مولف
 اگر اسکو کوئی پہچان سکے تو اس کے کمال میں نقصان حاید ہو لیکن پہچان میں
 آدمی وہ نہیں ہے جو امکان بشر کی پہچان سے باہر ہے اور کسی اسکو
 پہچانا بھی نہیں اس کے پہچاننے کی کوشش بھی احمق ہے کہ وہ کچھ نہیں ہو اسکو
 سمجھنے کو تھوڑا حجاب ہو کہ اسکو سوائے اس کے دوسرا نہیں پہچان سکتا
 ہے پس چاہی کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اسکی صفت میں حلول کرے پیرائے تین
 آپ پہچان لے کہ آتما سے جیو آتما اور پریم آتما مشتق ہوئے ہیں اور وہ واحد
 ہے جیو آتما کو پریم آتما اور پریم آتما کو جیو آتما کوئی کہ نہیں سکتا اور جو کہوے
 وہ نادان کہلایا جاوے آتما جسکو چاہو سمجھو کچھ گناہ نہیں آتما کی شناخت
 سے آتما ہو جاتا ہے اور تعینات جیو اور برہم کا کہ یہی حجاب ہے دور ہو جاتا
 پس اپنے کو آپ پہچانتا یہ اسکی صفت ہو دوسرا اگر اسکو پہچانے یہ اسکی
 مذمت ہے یہی حجاب ہے اسکو دور کر دی ہی مراد ہے ۔

۱۶ رکھی آپ نکندہ سر اکبر میں بہ نمبر ۴ اور اترین مید میں نمبر ۱۴

آتما کی تحقیقات میں چند رہنمائی و نکات

۱۔ سو امتر کہا جا رہی آتما میں بہت آکاش برہم ہے جو درمیان میں

حد سے زیادہ لطیف اور عین سرور اور تمام قدرت ہے اور سکو قابو
 کرنا اور اسکی بہت کو جانتا اور اسکو محسوسات سے دیکھنا ناممکن ہے
 اور سکو عارف اور حکیم بھی خبر و اور کل جان نہیں سکتے ہیں جو اس کے جاننے
 کا شوق کرے اور سکو لازم ہے کہ بموجب اسکے عمل کرے م غذا کم کرے
 اور غضب کو بالکل کہو وے اور خلائی سے زیادہ ملاقات نہ کرے اور
 جو ہون کو روکے اور کسی طرف کو جانے نہ دے اور سردی اور گرمی اور شادی
 اور غمی کو مساوی سمجھے اور اسکی کوئی تعریف کرے یا شکایت اسکی حالت
 میں تغیر نہو اور خواہش اور انانیت اور امید بہت اور خوف و فرخ نہ کرے
 اور کوئی چیز اپنے واسطے نہ کرے م غمخیزیت درست رکھے اور دلمین
 سواے رضا جوئی مرشد کے یا راہ پر شیر کے کوئی اور مطالب نہ کرے ایسے
 مرید کیو سطی تین کام ضروری ہیں اکثر محسوسات سے م جہد واسطے یا
 راہ مقصود کے م اعتقاد کرو سے کہ ان تینوں حرکات سے دروازہ منزل
 مقصود کا کشاہ ہوتا ہے م جیو آتما کہ نہیں ہے اسکے پانے کو تین کوچ کی
 راہ ہے اجاگر ناسوت م سہن ملکوت م سکھیت جبروت م تکرنا
 یا لاسوت اسکا اصلی وطن ہے لیکن محبوب ہو رہا ہے اور تینوں منترو کی سرور
 سے کلاں ہے اور مثل کاش کے محیط اور بے نہایت ہے اور عا ہون لطیف ہے
 اور جو تہ فعات لبث کی ہیں یہہ او سکی ہیں اور تین آنکہہ جوہر و در کی ہیں وہ او سکی
 صفت ہے کہ تینوں یہہ تینوں آنکہہ ہے اشارت ہے اور در جوگن اور ستون
 اور تموگن ہی اسی سے خطاب ہے پیدا رزق قائم رکھنا اور فنا کرنا حسب او سکی
 ہمت ہیں وہ تینوں عالم کو قائم رکھتا ہے اور بے حرکت اور بے شک او
 سب دوسری کے خود بخود قائم ہے اور او سہیں کسی رنگ کو اثر نہیں
 کرتے نہ منع کرنا کہ جواب ہے فقط اپنے گیان سے ممکن ہے کہ او س ذات
 ہر حال میں تباہ نہیں اور عاقل اور عالم او سکی ہستی کے متضرر

آتا ہے اور غم اور اندوہ مطلق اس کو نہیں ہے ۱۔ تنہا آزار آدمی کو دوی سے پیدا ہونے میں یعنی خب ایک کو دوسم جھٹا ہے اور ایک کو بندہ اور دوسرے کو خدا قرار دیتا ہے اور ایک امیدوار ہوتا ہے اور دوسرا پرورش فرما اور ایک کو پسند کرتا ہے اور دوسرے سے کراہیت کرتا ہے جب دوی کو دور کر لیتی اختیار کرے تمام ڈر اور امید از خود جاتے ہیں جو ایک کو دوسم جھٹا ہے اور بنظر غیرت کے دیکھتا ہے وہ کہی دنیا اور عقبی کے خوف سے بری نہیں ہوگا اور ہمیشہ موت سے ڈرتا ہے گامے جو دل میں مقیم ہے اور کل شئی میں موجود اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کی آنکھوں سے نظر آتا مگر ان آنکھوں سے اور کسی جس سے محسوس نہیں ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ وہ دل دانا سے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اس کی فقط جہل اور نادانی ہے ۸۔ چاہے کہ جہل کو دور کرے اور تابع معقولات ہو وے پر آتما کو گوشہ دل میں مثلاًشی ہو ۹۔ آتما کو جو اس ترکیب سے تلاش کرے جب قالب عنصری سے جدا ہو وے مثل شاہین تیز پرواز کے فردوس برین کی سیر کرے کہ جہل سے مثل کہو تر پر قینچ کے اوڑھتا ہے مگر گر کر پڑتا ہے ۱۰۔ اپنے علم اور عمل پر غور بھی نہیں چاہے مگر عجز اور انکسار کرنا اور اس عبارت سے وعاما نکلے اور مناجات کرے اے نور دانی وادی نور بے زوال وادی سے پرتر مجھے جہل اور شہوت اور غضب اور ظلم سے دور رکھ اور عفت اور شجاعت اور حکمت اور عدالت سے قریب کر اور فانی اسباب کی خواہش دل سے خارج کر اور جاودانی نور کو موجود کر اور خود بے حجاب ہو اچھو دو گہریابی اس شغل میں رہے وہ دوسری مرتبہ قید میں تعینات کے نہ آوے ۱۲ جو ہر شے ظاہر اور ہر ظاہر میں پوشیدہ ہو اس کو نمشکار ہے۔

۱۵۔ ایچ بندہ آپ نکہد یہ سر اکبر میں بہ نمبر ۲۷ اور اہرین بید میں بہ نمبر ۱۱۱
برہم کے گیان میں ۱۔ وہ جو سب سے برتر اور درمیان میں دل کے او

جو کہ تمام عالم کی سیر کرتا ہے اور انتہائی نظر تک پہنچتا ہے اور اسکی طرف
محو ہونے سے جلا اعمال نیک او بد کے از خود جاتے رہتے ہیں اور تمام
تعلقات و نجات حاصل معنی ہے مؤلف اس قول سے مراد یہ کہ بعض
تن پرستی میں رہتے ہیں اور بعضے مباحثہ علمی اور افکار باطنی میں اور نیک
و بد میں جو انکو چھوڑ کے محو اوس ذات پاک میں سو جاتے ہیں ۲ بعضے بہت
اور دوزخ کی اسید اور غم میں مبتلا ہیں بعضے دنیا کی تلاش میں سرگرداں ہیں
نیک و بد میں جو ان حرکات کو لغو سمجھ کے پیشہ کے سمرن میں رہتے ہیں
۳ حواس ظاہری کے متعلقات اور عواض باطنی کے لواحقات مثل اس تعریف
کے ہیں اور آتما و ان سے جدا ہے -

۱۳ آتما پر بودہ آپ بکھد یہ سر اکبر میں بہ نمبر ۱۱ اور تہرین نمبر ۹ پر
آتما اور آتما کے علم کی تعریف میں

۱- آتما جسکا نام پر نو ہے اگرچہ سب سے جدا ہے مگر سب کے دل سے
متصل ہے اور پر نو اوم سے اشارہ ہو اس سے شغل کرنے سے نجات ہوتی ہے
اور یہ صاحب تیون صفیونکا ہے جو اس میں محو ہووے وہ فردوس بریں
سو بلند مرتبہ پاوے اسکو مشکاکر کے بیان کرتا ہوں ۲ دل مثل کنول کے
پھول کے ہے اور یہی محل پریشہ کا ہے اور پریشہ کا نام آتما ہی ہے ۳ آتما
دل میں انسان کے ہے وہی آتما میں ہے اور یہی سبب تمام موجودات کا ہے
اور سرایا نور اور عالم اور عقل ہے جیسے چراغ کی روشنی سے گہرا اسباب
نظر آتا ہے آتما کے گیان سے تمام موجودات کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور
محتاج غیر کا نہیں رہتا ہے کہ آتما محتاج غیر کا نہیں ہے ہم آتما کے علم سے کرشن
ولد و بوی اور رام ولد جسر تہ عارف اور ممتاز ہوئے اور وی عارفوں کو
غیر رکھتے تھے اور جسکو یہ مرتبہ لا بغیر عرفان کے ملا نہیں آتما کل شی میں موجود
اور غم اور اندوہ اور افسوس سے منزہ ہے ۵ سب کا خالق آتما ہے اور سبکی جان

۱۳۔ آتما اپ نکلہدیہ سر اکیرین بہ نمبر ۲ اور اتہرین میدین نمبر ۲۱

اتما کی صفات میں جو انکار کہیں سر نے اپنے شاگردوں کو سمجھایا

۱۔ آتما یعنی پرش کی تین قسم ہیں۔ ۱۔ درونی یعنی خفی ۲۔ برونی یعنی علی

۳۔ پریم آتما جسے خداوند عالم ۳۔ آتما برونی اشارہ ہے جسم سے اسکی

تفصیل یہ ہے جو اس خمسہ ظاہری مثل باصرہ وغیرہ کے اور پوست ناخن گوشت

موٹے انگشت استخوان و شکم ناف و تہ پانوا کہ تناسل مرد اور عورت رخص اور

جملہ اعضا بموجب تشریح جسم کے کہ پیدا ہونا اور فنا ہونا انکار سم ہے۔ ۳۔

اتما درونی مراد ہے عناصر خمسہ بسیط سے مثل آسمان اور ہوا اور آرزو و

حسد شادی غم خوف محبت خواہش نیک اور بد و حالات زمان گذشتہ

اور قرات آواز رنگ و فصاحت اور تیز خوشبو کی کرنا تیز ذالیقہ

کی کرنا یعنی جسکا تعلق جو اس خمسہ باطنی مثل حس مشترک وغیرہ سے ہو اور

علم کے متعلق میں آتما بیرونی مستطعمات ضروریات اور آسائش اور

آرائش گوشت اور پوست کے ہو اور درونی آتما تلاشی علم اور عقل اور محسوسات

اور مفہومات ہو اور اسکو آتما ہی کہتے ہیں یعنی انتہہ کرن ۳۔ پریم آتما

وہ ہے جو ان دونوں کا خیال چوڑے پر لو کی دمارنا کرے اسکے تین رنگ

ہیں ۱۔ ضبط کرنا نفس کا یعنی پرانا نام ۲۔ ضبط کرنا جو اس ظاہری اور باطنی کا

اور حاصل کرنا حکمت نظری اور عملی کا ۳۔ محو ہو جانا پریم آتما میں کہ جسکی

تعریف بیان ہو نہیں سکتی جو محو ہو وے وہ آپ معلوم کرے وہ محسوس

ہیں ۳۔ جو محسوسات سے بیان کیا جاوے اور اسکو ان آنکھوں سے دیکھنا

بھی محال ہے مگر حالت محبت میں گیانی کی آنکھوں سے گو کہ اوسکے ماتہ اور پانو

اور کوئی علامت محسوسات کی نہیں ہے مگر کل میں محیط ہے وہ قسمت نہیں

ہوتا ہے اور ہر صفت نیک اور بد سے منزہ ہے اور نیشہ کی رسائی مان نہیں

عمل بامید نتیجہ مختلف میں اور اس اختلاف کا سبب یہی پایا جاتا ہے۔
 ہم آتما کا نام نہیں ہے اور مثل موتی کے روشن ہے اور اعمال اور نتائج کے
 پانے والوں سے اور اون بچیسوں سے کہ جنہی آدمی کی پیدائش ہوئی جذری
 اور کرنے والا اعمال کا بھی ہے اور اوسیکے جاننے کو تمام عمل میں بعض
 قول سے ۲۴ سے موجودات پر اور آتما بچیسوں سے بعض کے قول سے کچھ
 چبیسوں سے بعض کے قول سے یہ ستائیسوں پر اور اس پر بھی حصر نہیں ہے
 ۶ گیارہی سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہے وہی ہے ایک کہو خواہ دو خواہ تین خواہ
 پانچ خواہ چھپیس و چھپیس ستائیس غرض کہ اوسکانت نہیں پر در کی
 نہر اور حباب سب دریا ہیں کہ موج اور حباب سب دریا سے پیدا ہوتے
 اور وہیں محو ہو جاتے ہیں دریا کبھی ساکن کبھی متحرک ہے غرض کہ جو بادیم
 اور اعظم اور لطیف اور روشن پر دریا کے مغیر ہے اور یہ نمود عالم
 اس سے ابرا ہوتی ہے اور فنا ہوتی ہے اور اوس پرش کو جو آتما میں
 ہے اوسے ہی سمجھا جاتا ہے مولف ۶۰ پیل یا بقدر عرصہ میں تجھ ۶
 مرتبے ایک ایک پیل ہوتا ہے ۶۰ پیل کی ایک گھڑی ۷ گھڑی کا ایک پر
 ۶۰ گھڑی کا ایک دن اور رات ہوتا ہے۔ پھر اسے ماوس تک ۵ آتہ
 کا کرشن بچہ پر کو اسی پر ناستی تک ۱۵ آتہ کا شکل سمجھ ایک برج ہے
 جب دوسرے پر جو سورج جاوے تب منہ ہو ۱۲ مہینے کا ایک برس ہو
 ۱۰۰ برس آدمی کی عمر طبعی موجب سرتی بید کے ہے ایک ایک سانس کو غیش
 جانو کہ جو کیا پر لوٹا نہیں برافعالی میں اور بے سود افعالوں میں اسکو پر
 نہ کرو بلکہ نیک کام میں جو ساتھ جاوے اور مرئی کے وقت کام آوے
 اور تب اور کم اور دان اور پے اور جگ اور موم وغیرہ سے
 اور اس کا نام برہم گیان ہے بغیر اسکے بندہ نہیں ٹوٹتا ہے اور
 اور رجا نہیں جاتا ہے فقط

آتما کی تعریف میں

۱۔ آتما کے دن اور رات میں ۲۱ ہزار چہ سو متعین ہوتے ہیں یعنی سانس لیتا ہے اور آتشہ پانوسے دوڑتا ہے ۲۔ سنت اور برج اور تمہیہ تینوں صفاتیں اسکو بروقت اور ہر آن مثل رستی کے جکڑے رہتی ہیں اور ہر عضو کو پکڑے ہیں مگر جہل اور دانی سے اسکو اونکی کیفیت نہیں معلوم ہوتی ہے اور وہ بے نقصان ہے اور یہ عالم جو دکھلائی دیتا ہے وہی ہے اور عالم نمود بے بود رکھتا ہے اور محض جھوٹا مثل خواب اور صرف ایک خیال اور وہم بیندہ کا ہے اور آتما نورون کا نور ہے باوصفو کہ اسکو دیکھتے ہیں لیکن نہیں دیکھتے کیونکہ غفلت اور نادانی سے حجاب ہو رہا ہے جب کہ او دیا جاتا ہے وہ آتما جو بے صفت عین بقا ہے اور درمیان خانہ دل کے تمام صفاتوں سے ہر اہوا ہے نظر آوے اور بدون جانے چل کے آتما کو دیکھہ نہیں سکتا۔ ۳۔ مایا یعنی ارادہ ازلی دو صورت کا ہے اس سبب سے انسان کو توہمات پیدا ہوتے ہیں اور غفلت میں بہنسا رہتا ہے اوصورت۔ اوسان کی ہے کہ بچے کو بغل میں چھپای رہتی ہے یہ اشارہ علم الہی سے ہر اسکے اتصال سے خود بخود سب نعمت عالم کی ہتیا ہوتی ہیں اور نمود پاتا ہے اور تغیر تحریک مطلب حاصل کرتا ہے ۴۔ صورت مثلادہ گاوبے زبان کے ہے اسکے تین رنگ ہیں سیاہ اور سفید اور سُرخ یعنی تینوں صفت مذکورہ اسکا نام اصطلاحی کا مدہن ہے یہ علم دنیا ہے کہ محسوسات کی لذت حاصل ہوتی ہے اور اسکی اقسام ہیں مثل نادانون کے بے اختیار شیر لذات کا پیتے ہیں یعنی مایا دینے والی لذات کی ہے اور جیو آتما پینے والا ہے کہ با اختیار خود رودہ پیتا ہے۔ ۵۔ دیدہ و درشتہ لذات محسوسات میں مبتلا ہے ۶۔ بعضے ہمراہ حصول لذات کے اسکو جانتے ہیں مایا کا لطف اور کرسمس پر مثلادہ گاؤ شیردار کی برابر ہے دودہ دوہتے والوں یعنی عمل کرنے والوں

سناخت کو پیدائے ہیں وہ سب کی پناہ ہے جو بے وسیم ہیں لیکن
 شک ہتھیں رکھتے دے اوسکو اپنے میں آپ دیکھتے ہیں اور خوب آرام میں
 ہیں یہ خوشی تمام مخلوقات میں محفوظ انسان کو ملتی ہے ۱۳ یا سچ
 عنصر سے تمام موجودات ہر اور اول میں مخلو ہو جاتے ہی اور وہ صاحب
 انہیں بھی ہے دیو یعنی روشن اور لائق تعریف اور کناری سے لگانے والا
 اور لطیف ہر سچل اور غضب اور خواہش یعنی یہ صفات ہی اوسکی تائی ہیں
 خواہش اور غضب سب کا تخم ہے اور صبر اور تحمل اور عقل سب اسکے اندر
 ہیں انکو دلیں کہے تب مہادیو کا مرتبہ پاوے یعنی جو صفات مہادیو کی
 مذکور ہوئیں اوس مرتبہ کو پہنچے ہم ۱۴ غذا اور قوت بھی وہی ہے اور
 ریاضت کرنے سے میسر ہوتی ہیں اور تکلیفات سے نجات دیتی ہیں پس
 بھی مہادیو ہیں - ۱۵ خاک جو سینا سی بدن پر ملتی ہیں اسے یہ اشارہ
 ہے کہ مثل خاک سوختہ کے آگ اور ہوا اور زمین اور پانی اور دل اور حواس
 ہیں ۱۶ اس اوپ نکہد میں جو ریز اور کنا یہ اور اشارہ اور ضعف لفظی
 اور معنوی ہر کو سچے وہ چل کی قید سے نجات پاوے ۱۷ اوہی رو رہے
 جو سب میں سما یا ہے اور عناصر میں سما یا ہے اور اوسکی قدرت سے زمین
 کی قوت اور روشنی آفتاب میں ہے اوسکو نمسکار ہے ۱۸ جسے میدان پڑما
 ہو یہ اوپ نکہد پڑ ہے جو بد افعال پڑ ہے نیک افعال ہو جاوے تمام جگ
 اور تپ اور برت اور تیرتہ کا پہل پاوے اور تمام دیوتوں کو بخوبی پہچان
 لے - ۱۹ اس اوپ نکہد میں پہچانک اور روچاک کلام کچھ نہیں سمجھتا رہے
 مؤلف - اس اوپ نکہد کے مطالب سمجھنے کو چاہئے کہ پہلے پہاگ ہری کو پڑے
 یا کوئی اور کتاب علم اخلاق کی مطالعہ کرے جب حکمت نظری اور عملی سے
 واقف ہو تب لذت اس کی پاوے -

سب مرتبوں سے بزرگ وہ ہے جو اپنے تئیں تمام خواہشوں سے ملا کر
یہ حقیقی معنی میں اور جملہ صفات یہ صفات غضب کی ہیں ۹ بشن کہنے روشن
اور بزرگ اور درون اور برون جات میں محیط جات تعینات سے ہوتی ہیں
اور تمام اسے ہیں وہ بیٹہ اور پہلو کیچہ نہیں رکھتا ہے یعنی مجسم نہیں ہے
اور کل وہی ہے اور تمام کاتہ اور تمام پانواو سکے ہیں کہ سب کاتہ اور پانوا
جہان کو اپنی طرف کھینچا ہے تمام آسمان سے زمین تک جو انتہائی نظر نشیر ہے
یا اسے باہر ہے سب کو اس نے پیدا کیا ہے۔ سب میں وہ ہے بشن کہو
یار و در کہو و وہیں ہیں جو اپنے تئیں صفات ذمیرہ سے آپ اپنے میں
اوسکو پاوے۔ اچسکو یہ علم اور عمل ہووے وہ مثل بادشاہ عقیل کے اپنے
مہات کا سر انجام اپنے آپ کرے بلکہ اور وں کی مدد کر سکے جسکو اسے چل ہووے
وہ مثل بادشاہ بیوقوف کے وزیر وں اور شیروں کا محتاج رہے پس وزیر اور
مشیر وہ کریں اور وہ اوسکو سمجھاویں جسے اونکو منفعت ہو جو مثل بادشاہ
مستقل اپنے جسم اور عقل پر قادر ہو سب ملک پر غالب اور قادر ہے جو مثل
بادشاہ غیر مستقل تابع فرمان یارے اور وں کے ہو مثل حیوان کے مجبور ہووے
۱۱ حواسوں اور اندریوں میں اوسکی قدرت ہو انکی باطبع خاصیت ہے
محسوسات کو حس کرنا اور اونکو قدرت یہ بھی ہے کہ اوس عین سرور سے وصل ہووے
جب متوجہ باہر کے ہوں تعینات کا ادراک کریں اور جب متوجہ اندرون
کے ہوں اوسے پیوست ہووین وہی خالق ظاہر اور باطن کا ہے اور عارف
اس مطلب کو سوچتے ہیں ۱۲ جمید کی سرتی ہے کہ بغیر مشغولی یعنی دمار کا
اوسکو پانا محال ہے اس مشغولی سے سب فرشتے اور آدمی اور اونکی ارواح
اور ترایلا یعنی شمالی روشنی سے آفتاب کو پیوستہ ہیں پھر عالم برہما کو نوران
پہنچنے سے معرفت اور گیان وہ ہوتا ہے جو برہم گیان ناموسوم ہے پھر
کت ہوتی ہے وہ جو لطیف ہو وہ سب جاندار وں کے دل میں ہی اوسکی

۶۔ ہر نو اس واسطے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اسکے کہنے سے کہ اوم ہو جاوے
 پیدا اور تمام حکمت نظر نما اور علی کے فروعات اور تمام اعمال کو نیکار ہو جاتی
 ہے ۲۔ سرب بیابی اس واسطے کہتے ہیں کہ اسکے کہنے سے تمام اسم صفات عالم
 کہ اس میں کشش کر کے محیط ہو جاتی ہیں۔ ۳۔ انت کے سنے بے نہایت اس
 کہتے سے تمام جہات میں بے نہایت ہو جاتا ہے کہ بجز داسکے کہنے کے غفلت
 اور بیاری اور خوف اور جلا آفات دور ہو جاتی ہیں ۳۔ سوچیم یعنی لطیف
 اس واسطے کہ بجز دکنے کے تمام اجسام میں طول کرتا ہے ۴۔ شکل اس واسطے
 کہتے ہیں کہ پاک ہے کہ بجز دکنے اس لفظ کے صفات رچ اور تم سے
 پاک ہو جاتا ہے اور محض ستون ہو جاتا ہے یعنی دانا اور نرم دل ۵۔ تار
 یعنی کنارہ پر لگانے والا اور دینے غفلت اور غم اور سیری اور مرگ
 اور آواگون سے ۷۔ نارائن یعنی جہانے والا سر کا غرض کہ ان سات
 معنوں سے ست گن ہے گویا یہ فروعات تین کی ہیں ان صفوں سے
 جو موصوف ہو وہ شہوت اور غضب کو قابو کرے ۷۔ پرت اس واسطے کہتے
 ہیں کہ مثل برق کے روشن ہو کے تاریکی ظاہر اور باطن کو دفع کرتا ہے۔
 ۲۔ پریم برہم کہنے سے جو اس پاک ہو جاتے ہیں ۲۔ کیول اس واسطے کہتے ہیں
 کہ وہ بیکانہ سب اشیا کو آپ سے ظاہر کرتا ہے اور اپنے میں فنا کرتا ہے۔
 ۳۔ رو در فنا کرنے والا ہے یعنی بدافعالی اور گناہوں سے چھڑانے والا
 ۴۔ ایشان یعنی صاحب جملہ فرشتوں کا تاکہ قدرت کل پر ہو۔ یہ صفات
 شجاعت کے ہیں ۵۔ توجہ صفات سے موصوف ہر اور ہم نالائق محض ہر
 کہ ہم سے کچھ ہو نہیں سکتا جیسے گای بغیر دودہ والی سے بچہ کو کچھ حاصل
 تو فضل اور کرم کہ تو مالک تمام نباتات اور جادات کا ہے۔ انشا
 یعنی تمام عالم کو خلاص کرنے والا نادانی سے گمیان معرفت استا کو
 بادشاہ بادشاہ اداستان کا

اور تنقید سب کو نمشکار ہے ہم سرنے کہا کہ سر تمہارا آسمان اور کر تمہاری
 عالم فضا اور پانہ تمہارے زمین میں اور یہی بہشت اور دوزخ اور اعراف
 میں تم برہم ہو اور یہاں تمہارا روپ ہے اور فی الحقیقت تم ایک ہی ہو
 بسبب مایا کے تم دونوں نظر آتے ہو اور بسبب تین صفت ستوگن اور جوگن اور
 ستوگن کے تم تین معلوم ہوتے ہو اب مہربانی کرو کہ خیالات جو غلط ہیں میرے
 دل سے دور ہو جاؤ اور تمہاری صورت یکتائی کی نظر آوے اور توفیق دو
 کہ نیک عمل کروں تاکہ تسلی و آرام حاصل ہو۔ کہ جس حالت میں کہ تم سب خرو
 اور کل میں محیط ہو تمام اعمال جب اور کرم کا نڈا اور ادب پاشنا کے اور آجیات
 ہی تم ہو میں ان سب کو آچھن کر لون کہ اوس چسکار کو دیکھ کے دوسری طرف
 دل رجوع نہیں کرتا ہے جبکہ میرا دگارت مساقوی بازو سے خوف مرگ اور ترک
 دل سے جاتا رہا کہ نادانوں کو ہوتا ہے جب میںے تلو پاپا مرگ میرے پاس
 آنے اور ضرر دینے نہیں سکتی ہے اور میرے رنج اور تردد کے دور کرنے کو
 اوم کی نیم ماترا کافی ہے کہ وہ ہی تم ہو ۵ تمہاری حقیقت پر تو یعنی نیم ماترا
 اوم سے یہی بسبب کمال لطافت کی پائی نہیں جاتی ہے تم بہت مطلق ہو اور
 تمہارے اطلاق نہیں کیا جاسکتا ہے معنی لفظ سے پائی جاتے ہیں تم سب کو محو
 کرتے ہو۔ تمہاری خوراک کا اثر القہہ بشن یعنی صفت ایجاد ہے اور تمہاری
 سے بڑا کہانے والا۔ تمام دیوتا تمہاری صفت فنا کے اندر ہیں کہ سب پران سے
 موجود ہوئے۔ تین تیرا یعنی شہوت اور غضب اور تمیز سے سب میں اور تم
 چہارم ہو یعنی سب کو محو کرنے والے اور اعتدال دینے والے۔ تمہارا سر بطرف شمال
 اور پانہ بطرف جنوب ہیں یعنی دونوں قطب تم ہی ہو۔ تا یعنی تریلی کے ہنے
 میں کنارہ پر ہو نیچا نیوالا اور حد سے نکالنے والا وہ تم ہو۔ سوچم ہو یعنی لطیف
 اور پاک ہو یعنی مثل برق کے روشن برہم ہو یعنی خالق رہو درہم یعنی
 فنا کنندہ سب کے۔ ایشان ہو یعنی سب کے صاحب اور ہمیشہ ہو یعنی شاہان

سُر کے معنی میں دیوتا اور موکل اور قرشتہ اور نیک خصال اور محبتہ
 ال۔ اُس کے معنی میں جن اور شیطان اور خبیث اور بدکار رو در تمون
 غضب اور فنا کنندہ اور دفع کرنے والے کو کہتے ہیں میں اور تو اور وہ ضمائر
 میں اس صفت سے پیدا ہوئے ہیں ۲ ایک سُر نے رو در سے پوچھا کہ تم کون ہو
 بوسب کو فنا کرتے ہو۔ رو در نے جواب بکا اگر دو ہوتے تو میں کہتا کہ تو کون ہے
 اور میں کون ہوں جس حالت میں کہ ایک نئی سبے میں کیا کہوں کہ میں کون ہوں
 پس میں وہ ہوں جو اول تھا اور مال میں ہے اور آخر ہے گا اور تمام گنج مخفی
 اور اطراف اور جواب اور مرد اور عورت اور محنت اور وزن منطوم کا تیری
 وغیرہ اور ظاہر اور پوشیدہ اور برہا اور بشن اور برتر اور بالا اور برہم اور
 سبب اور سبب اور وحدت اور کثرت اور فاعل اور فعل اور آگ اور قسم کی
 اور آفتاب اور سب کو اکب اور عناصر کثیف اور لطیف اور اقسام موجودات
 اور جان اور جسم مطلق اور عقیدہ اور سحر اور برہ اور ظلمت اور نور اور چارون
 بید جو مثل پستان مادہ کاؤ کے چار میں اور تمام افعال جگ وغیرہ اور جہ
 کہ ذیاد اور شنید اور بیان غیر میں آتا ہے۔ دوسرا کوئی نہ تھا اور وہ ہے اور
 نہ ہوگا جو کوئی ان سب اسماء کی حقیقت کو تمیز کرے وہ عمر یعنی زندگی کی کیفیت
 چاہے راستی کی پہرہ کوئی اعمال کی اور جب ایسے نیک عمل ہو میں وہ آسودہ
 ہو جائے۔ ۳ بعد بیان کرنے اس کلام کے وہ اپنے نور میں چپ گیا۔ سُر نے
 صورت اوس نور کی اپنے ذہن میں رکھی اور اب سے تعریف کی اور اوس نور کو
 جسے پہرہ مضمون ذہن میں سما یا اور اوس کی قدرت یعنی مایا کو مسجد کیا اور کہا
 کہ تمہارے جملہ صفات کو کہ رو در اور برہا اور بہادیو اور پاربتی اور اندر
 اور آگ اور ہوا اور آکاش واپانی اور خاک اور طبقات آسمان و زمین
 اور کوکب اور ثوابت اور سیارہ اور کرہ اُسے زمین اور جزایا اور
 اجم اور مرگ اور حیات اور زمان نماشا اور لطیف اور کثیف اور تمام رنگ

کچھ ثواب ہو اور نہ ثواب کی توقع اور نہ مجھ کو عذاب ہو اور نہ خوف گناہ
 اور نہ شوق حیات ہو اور نہ رنج فنا۔ بدن بھی میرا نہیں ہے اور میں پیدا
 بھی نہیں ہوا اور حواس اور ادون کی طاقت اور انتہہ کرن اور ادون کی خواہش
 بھی میں ہوں میں عقل اور عناصر سے مقدم ہوں اور جو کچھ نام اور نشان ہے
 سب سے منزہ ہوں ۲۳ جب یہ سمجھہ بالطبع ہو جاوے تب تکنت ہو۔ ایسے
 سمجھنے والے کو گناہ اور ثواب کسی حرکت بشری اور نفسانی سے نہیں ہوتا ہے
 لیکن جب کا دل ایسا نہ ہو اور زبان ایسی ہو وہ ایسا نہیں ہے ۲۴ آتم گت نام
 کاشی کا ہے وہ کاشی دونوں ابرو کے درمیان میں ہے اس میں دیان کر کے
 ست رو در می پڑے پس تکنت ہو۔ موقوف اس اوپ نکہد کا تھا
 عمدہ مطلب محو اور تہوڑی عبارت میں بہت معنی ہیں جسکی ایسی سمجھہ ہو جاوے
 وہ تمام لغمت سو کا سیاب ہو۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت بد افعال اس مضمون کو عقل
 اور بے علم زن اور مرد کو سمجھا کے آمادہ شراب خواری اور بدکاری کا کر دیتے
 ہیں اور حیا اور شرم اور زاناموس کو کہہ دیتے ہیں۔ اس کے مطلب کو سمجھہ بد افعالی کو
 چھوڑنا چاہیے اور جہان سے اتفاق دلی رکھنا اور گزران کرنا چاہیے یہ نہیں
 کہ خلاف فطرت حیوانات کی طرح بے حیائی کرے اور متعدد عورت اور مرد
 ایک جا بیٹھ کے بے حجاب شراب پیوین اور گوشت کھاوین اور بدستہ سے
 ہو کے ناچین اور وہ حرکت کریں کہ جسے رکاوٹ کا کہنا ہے۔ جو ایسی حرکت
 کرے اس کو برہم گیانی نہ جانتا چاہی بلکہ ٹھگ اور جہان کا لچہ سمجھنا چاہیے
 تحقیقات سے معلوم ہوا کہ بہت ان مسائل کو دامن بنا کے جانوروں کو پکڑ
 عادت بیابیمی کو ظاہر کرتے ہیں اور بہت مکار شراب کو شیر اور اقسام کی
 شعبہ بازی کر کے انکا کمال جتاتے ہیں انکی اصل کچھ نہیں سمجھتے بد معاشی ہے۔

۱۱۔ انہر ب سمر اوپ نکہد پیترا کیرین بہ نمبر ۹ اور تہرین بدین نمبر ۹

فہن بید اخلاق

تینوں اجسام سے بچون کی طرح کہل کر رہتا ہے۔ ۱۸ جب ان تینوں
 جسم سے نکل کے محویت اور سین ہوتی ہے جو کہ قسمت پذیر نہیں ہے اور پیدا
 رنے اور زندہ رکھنے اور فنا کر نیوالا تینوں حالتوں کا ہے تب جیو آتما سحر آتما
 ہو جاتا ہے اور اس مرتبہ کا نام مریا ہے۔ ۱۹ پران اور دل اور جو اس اور اکاش
 اور ہوا اور آگ اور پانی اور خاک اور زمین اور جو اسین اور اسپر ہے سب اس
 آتما سے موجود ہوئے ہیں اور وہ بندے والا تمام جان اور نام اور مکان
 اور آواز اور خیال وغیرہ عالم کا ہے۔ بالکل اور قائم بالذات ہے اور تو
 دی ہے اور وہ تو ہے۔ ۲۰ یہ تینوں جاگرت ناسوت اور سین ملکوت
 اور سکپت جبروت ایک نمود ہے بود ہے۔ قائم اور درائیم ایک برہم ہے
 مین دمی ہون دوسرا کوئی نہیں ہے پر مین دوسرا کیونکر ہو سکتا ہوں جو ایسی
 سمجھ پیدا کرے وہ گناہوں سے آزاد ہووے۔ ۲۱ تین صورت ہیں ایک
 لذت دوسرا لذت کا لینے والا تیسرا لذت کا دینے والا یعنی فعل اور فاعل اور
 مفعول جو کہ ان تینوں حالتوں سے جدا ہے وہ غذا اور ان حالتوں
 سا کہی یعنی شاپ ہے سمجھو کہ وہ مین ہی ہون اور سب عالم مجھ سے پیدا ہوا
 اور مجھ سے قائم ہے اور مجھ میں محو ہوگا۔ ۲۲ وہ برہم جو دوسرا
 ثانی اپنا نہیں کہتا وہ مین ہون جو چوٹے سے چوٹا اور بڑے سے بڑا
 وہ مین ہون جو شکل گوناگون ہے مین ہون قدیم ہون اور سب مین یک ہون
 اور ہوا اور علم مین ہون میری وہ قدرت ہے کہ کوئی اسکو نہیں پاسکتا ہے
 کیونکہ بغیر آتما کے مین دیکھتا ہوں اور بغیر کان کے مین سنتا ہوں اور وہ
 نورانی ہون کہ کوئی مجھے دیکھ نہیں سکتا ہے بالکے مین سب کو دیکھتا ہوں
 جس سے سب موجود ہوئے اور جو سب مین موجود ہوا وہ مین ہوا
 جو کچھ میں لکھا ہے اور ان کا لکھنے والا ہے اور جو مطلب اور معنی
 جو کچھ میں لکھا ہے اور ان کا بنانے والا اور بیدوان مین ہون مجھ

ست ورج و تمہیں اور سہ ہجہ برہما اور شن اور ورموسوم ہیں ۸۱
اور نادانی جسے برہم اور یا اور برہما اور شن اور ورموسوم ہیں
جاتی رہے۔ ۹ اوم کے تین حرف سہیہ اشارہ ہے اور وہ چارم نیم
ماترا جو بصورت لفظ کے ہے وہ انا بد یعنی آواز مطلق ہے کہ جسکی تعریف مکان
بشر سے یا ہر ہے اور پر نو او کا نام ہے۔ ۱۰ شن اور پران اور آفتاب اور چاند اور
زمان اور مکان اور آگ یعنی جو کچھ کہتا اور ہے اور ہوگا یا نہیں ہے اور
نہیں تھا اور نہیں ہوگا وہی واحد لاتی ہے ۱۱ سب عناصر اوسہین ہیں
اور وہ سب عناصر میں ہے پس عناصر بھی وہی ہے۔ ۱۲ جو کوئی اس
رمز کو غور کر کے سمجھے اور بموجب بیان کے دیکھے وہ برہم ہو جاوے۔
۱۳ میرے خیال میں دوسری راہ اس کے بہتر نہیں ہے۔ ۱۴ جیو آتما کو
ایک پتھر یا مین اور پر نو کو دوسرا پتھر بالا اور گیان کو دونو پتھر کا لڑانے
والا تصور کر کے آگ نکالو وہ حاصل مطلب ہے۔ ۱۵ آتما جب مایا سے
تعلق کرتا ہے اسوقت جسم اور صورت اور رنگ اور روپ پیدا کرتا ہے
پس جیو آتما موسوم ہوتا ہے اور تمام افعال محسوسات کے کرتا ہو اور اکل
اور شرب اور تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے اور اس
حالت کو جاگرت کہتے ہیں اور جب تماشائے سیر ہوتا ہے عالم سہین میں جاتا ہے
۱۶ سہین کی حالت میں اپنے آپ اشکال نوع بتوع کی بناتا ہے جسے شادی
اور غم اور خوف اور امید کرتا ہے اور بغیر دوسرے کے اپنے آپ لذت نیک اور
بریا کرتا ہے۔ ۱۷ سکھیت کی حالت میں نہایت آرام ہے اور تعینات ظاہری
اور معنوی اسہین کچھ نہیں رہتا ہے اور سب سہ غفلت ہو جاتی ہے مگر جیو آتما
تمام اعمال اپنے اپنے پیرا رکھتا ہے اس سبب کہ یہی عالم سہین میں جاتا ہے
اور خواب دیکھتا ہے اور کبھی جاگرت میں آ جاتا ہے۔ بدن کشف عبارت
جاگرت سے اور لطیف بدن عبارت سہین سے اور ادب عبارت سکھیت سے

کیول اوپ نگہیہ سر اکبر من بہ نمبر ۱۱ اور تہرین بد بہ نمبر ۱۲

تہذیب اخلاق میں

اشولائین رکہیشہ کا سوال برہما کا جواب -

۱۔ سوال - وہ علم جس کا نام برہم دیا ہے اور نہایت لطیف اور عجیب ہے اور اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور مرتبہ اعلیٰ کو پاتا ہے۔ مجھ کو بتاؤ ۲۔ جواب اس علم کی تحصیل کو چند شرط ہیں پہلے وہ بجا لاپس سمجھے ۱۔ شرط ہے اعتقاد کو درست کرنا ۲۔ گرو کی خدمت کرنا ۳۔ حواس ظاہری اور باطنی کو ضبط کرنا ۴۔ عمل یعنی فعل نیک کرنا اور بد نہ کرنا ۵۔ جہ لذات اور خیالات کو نہیں کے دل سے دور کرنا۔ ۶۔ وہ آتما آند سروپ ہے اور دلیں بصورت نور کے مغیم اور دہارنا اور سادہ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل ہوتا ہے ۷۔ جسے تھو ۸۔ علم بید کی کی اور اس کا خلاصہ سمجھا اور ترک لذات کو نہیں کا کیا اور اس سے باطن کو خیالات حواسوں سے پاک کیا اور اس کا پایہ ہے اور جب وہ قالب غشی کو چھوڑتا ہے برہم کے لوک کو پہنچتا ہے۔ ۹۔ چاہئے کہ سنگاہ من یا کسی طرح سے فراش خاطر سے بیٹھے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے جسم اور دل کو پاک کرے اور گردن اور سر کو سیدھا رکھے اور کسی عضو کو حرکت نہ دے اور دل میں جو گل گل نیلو فر کے ہے تصور اس ذات پاک کا کرے جو کہ تمام جزو اور کل میں محیط ہے اور غم اور سرور سے منزہ ہے اور مختلف اشکال سے ظاہر ہے اور بے زوال ہے اور وہم اور قیاس سے برتر ہے ۱۰۔ سمجھے کہ ہرن گربہ اوس سے موجود ہوا اور اول اور وسط اور آخر سے ہی منزہ ہے اور زاہد متینہ اور جمع سے بھی پاک ہے اور بے رنگ ہے اور رنگارنگ اور عجیب اور غریب ہے اور عین علم اور تمام سرور ہے ۱۱۔ وہ نور منور مہادیو ہے اور اوس کی قدرت پارتی ہے پس قدرت اور قادر کو ایک تصور کرے ۱۲۔ تینوں صفت تینوں انکھوں کو یقین معلوم ہو جائے کہ صانع تمام عناصر اور عناصر کی تینوں صفات -

کہ واقعی پر مہنس تھے جیسے کہ اودا اک' سوئیت کیت ریتہ در بآشا دنارہتہ
 جید ریتہ بدارک سمورنگ انوکاں وغیرہ انکا کوئی طریق نہ تھا اور نہ اودے
 اعمال لائق بیان کے ہیں مگر یہ ظاہرین مست اور باطن کے ہوشیار تھے یہ
 اور کمٹل یعنی برتن طعام اور کپڑا اور چوٹی اور زنا نہیں رکھتے تھے اور
 سب جگہ پر گھوم جاتے تھے ۱۱ ہر ایک کو چاہئے کہ ان سب چیزوں کو اور
 انکے خیالوں کو پانی میں غرق کرے اور سمجھے کہ شکم مادر سے یہ اسباب ہمراہ
 بنیں آئے ہیں پر مہنس کی تعریف ایسی مانو جیسے کہ آج شکم مادر سے برآمد ہوا ہے
 بیوجہ سے یہ میرہ بھی رہتے ہیں ۱۲ سیاسی اور پر مہنس کو مردی اور گری
 فعل کرتی ہے مگر اس کے دل کو سرو و لال نہیں ہوتا ہے ۱۳ جو کوئی اس طرح سحر دل
 صاف کرے وہ برہم ہو جاوے اور جب تک تعین جسم کا باقی رہے یعنی زندہ رہے
 شکم کے برتن کو گدائی کے طعام سے پرے یا اپنے ماتہ سے کھاوے یا کھلا والا
 کھاوے پانی سے شاد اور نہ پانی سے ناشاد نہ حجب ہو کہ لگے شہر کو جاوے
 ورنہ جنگل میں رہے یا ویرانہ میں یا مسجد گاہ میں یا غاروں میں یاڑ وغیرہ کے
 یا کھجور کے پہو بے گڑھوں میں یا درختوں کے تلے یا کوہ تالکی گویا میں
 یا کسی خیمہ کے کنارے یا میدان مطلق میں اور یہ بھی ضرور ہے کہ کہیں ایک جگہ
 رہنے کو خاص کرے اور وجہ معاش کچھ قرار دے اور پر لو کا شغل رکھے غرض کہ
 اپنے میں آپ کو دیکھے یہ مرتبہ پر مہنس کا ہے مولف جو تیرتہ شہر میں
 سب سے بڑا اور قدیم کاشی ہے اس سے غرض یہ ہے کہ کاشی کے معنی ہی وقف
 ہو۔ جو معنی سے واقف ہو وہ کہیں مرے مثل مرنے کاشی کے ہے اور جو معنی
 ناواقف ہو کاشی میں مرنے سے ہی مثل وریکھ مرنے کے ہے راستی اور نیک چلنی
 ہر کام میں چاہی نہ رحمت یا تجارت یا خدمت کوئی پیشہ کرے بد چلنی سے کچھ فضیلت
 کسی خاندان کو نہیں ہے دل کی صفائی مقدم ہے

پڑھے کو نہیں ہے اور چہتری اور میں کرم جو ہیں جب تک چہتری نہیں
 اپنے کرم کو داجی کرے تو یہی سبب مکت کا ہے مثلاً چہتری
 کا کام ہے ششتر باندھا بنکو و جب تک جو دشمن گیان کا ہوا دوسے سیکھ
 ہو کے جذب کرے اور راستی اور حق کو کسی حالت میں مانتہ سے ندے اس حالت میں
 جو رنج یعنی زخم اوٹھاوے یا جان سے جاوے سبب نجات کا ہے کہ اصلی
 معنی سیناس کے اپنے نفس سے جہاد اور جنگ کرنے کے ہیں پچھنے نفس پروری
 کی کوئی قوم کا ہو سیناسی نہیں ہے اور جسے نفس کشی کی کسی قوم کا ہو وہ سیناسی
 ہے اور میں مراد تجارت سے ہے رہتی معاملات نفس کشی سے ہوتی ہے کہ نفس
 ہمیشہ مال مردم خوری کو رغبت دیتا ہے جب جو نفس پر غالب ہو کوئی پیشہ
 کرے سیناسی ہے اور جو باری یا ناتوانی کے سبب سے سیناس کے شرائط ادا
 نکر کے اور وقت مرگ قریب آجاوے ترک لذات اور ترک تعلقات دنیا اور
 اہل دنیا کا دل سے کر دے وہ ہی سیناس کے سدا ہی ہے بعضے بہشت کی امید
 سے اپنے تئیں حالت بہاری میں کہاتے اور پیئے سے محروم رکھتے ہیں۔ بعضے
 اپنے تئیں دریا میں غرق کرتے ہیں بعضے آگ میں زندہ جلیجاتے ہیں بعضے
 بزم میں اپنے تئیں گلاتے ہیں یہ راہ نجات کی نہیں ہے ہ سیناس کے
 رسومات سے ہے کہ کپڑا دھوئی کے پھول کے رنگ کا پہنے اور سر منہ کے بال موٹے
 اور کسی شے کو اپنی قرار نہ دے یعنی سبکو غرضی سمجھے اور ہمیشہ پاک رہے اور کسی
 عداوت اور کینہ نہ رکھے اور ایک جگہ سے گرائی کرے در یوزہ گری نکرے۔
 جو کوئی اس ترکیب زندگی قطع کرے وہ جیو آتا سے پرہم آتا ہو جہ سے۔
 ہ اگر کسی کو ہر میر کا ل لائق تسلی دل کے نہ ملا ہو اور دل او کا سینا ہی
 ہوا ہو تو اپنے دل اور زبان سے کہوے کہ میں سیناسی ہوں اور سبکو چھوڑ
 ہوں اور پرہم ہوں یہ بیو کی سرتی ہے کہ یہ بھی پرہم ہو جاتا ہے کہ

کہے ہوں یا نہ کہے ہوں جب کہ اس کے دل سے دنیا کی لذات کی خواہش دور ہو جاوے
 وقت پر مرتبہ سیناس کا اوسکو ملجا تا ہے اور جو خیالات کرم کا ٹڈمٹیل جگے غیرہ
 اور اوپر استخفا مثل تیرتہ اور یرت وغیرہ میں اوسکے دل سے دور ہو جائیں ۳
 اور اس جگہ کی آگ کو اپنے سو نہ میں رکھ کے کہے کہ ای آگ اب تم میری دلیں
 انگلی تنکو چاہئے کہ میری تینوں صفات کو کہ ست راج تم میں جلا دو تم میرے
 پران ہو اب چاہئے کہ تم مجھ کو اصل میری سے ملا دو اور جلاوہ نور مطلق کا دکھاؤ
 ۵ اے آگ تو میرے واسطے موجود ہوئی تھی اور تو اوس سے پیدا ہوئی ہے
 پس اوس میں اصل ہو ۶ دولت معرفت کی سب سے زیادہ ہے مجھے زیادہ شعیب
 ہوا اور پیرانتہ آگ کے نزدیک لیجا کے سو گئے اور کہے کہ تو پران سے پیدا ہوئی
 ہے اب پران میں داخل ہو ۷ جس نے جگہ کیا ہو وہ کسی پاک جگہ سے آگ
 کو اوڑھنے کے ہی تقریر کرے ۸ اگر جنگل میں آگ لے تو پانی میں گہرا ہو کے
 یہی بات کہے کہ پانی کے تلے بھی یہی دیوتا ہے اور جو عمل کہ پانی کی تعریف میں
 مقرر ہیں وہ کرے ۹ اس عمل کے کرنے سے حیات ابدی میسر ہوتی ہے
 ۱۰ یہ احکام بید کے ہیں اور پر نو کے متعلق عمل تینوں بید کے موافق
 ہیں پس چاہی کہ پر نو کو اسم اعظم سمجھ کے چپے ۵ جنکے کہا کہ کیا فقط یہی سیناس
 کی تعریف ہے جواب ہاں خلاصہ یہی ہے ۶ سوال اتري رکھیشہ کا کہ زنا
 کو چھوڑنا سیناس کی شرائط سے ہے پس بغیر زنا کے برہمن یعنی برہم کا جائے
 والا کس طرح سے ہووے جواب جسے آتما کو پہچانا اوسکا زنا آتما ہو جاتا ہے
 پس زنا کو آگ میں جلاوے اور آتما کو بجائے زنا میں اور من میں رکھے
 ۷ سوال اتري چتری اور یس جو سیناس دھارن نہیں کرتے ہیں اور بید کو
 پڑھنے نہیں پاتے ہیں انکی رستگاری کونسی راہ ہے جواب مکت گیان
 ہوتی ہے اور گیان کے پیدا ہونے کو مد و علوم اور بید کی درکار ہے جس کو کسی
 طرح سے گیان ہو جاوے سب مکت کا ہو جاوے اور ان کو کچھ منع بید کے

معنی سے آگاہ کرو جواب برنا کے معنی میں دور کر نوا الا گناہ اور نقصان محاسن کا۔ انہی کے معنی میں دور کر نوا لا بدن اور بدن کی خود ہوشیوں کا چوتھا سوال آدمی کے بدن کو جو تم کاشی بتاتے ہو آدمی کے جسم میں دو دونوں ذمیا یا شوالے کہاں اور کس طرح سے ہیں جواب جہاں دونوں سو راخ تاکہ آدمی کے ایک ہتھوڑ وہ مقام درمیان دونوں برو کے ہے وہ ہی مجموعہ دونوں عالم کلب اور یہی بہشت اور فردوس ہے۔ برہم کے گمانی اس جگہ کو سنا ہوا کہتے ہیں اور اس کے تصور میں رہتے ہیں یعنی پران باؤ کو اس مقام میں لیجا کے قید کرتے ہیں میں اصل سٹائپ یہ ہی چوتھ ہو رہے کہ کاشی میں مرنے سے مہادیو کان میں منتہر ہونکتے ہیں اسکا مدعا یہی ہے ۲ چند مریضوں کا سوال وہ کوئی نافر ہے جس رشتہ کا ہی ہو جواب ایک سونا نام۔ ودر کے جو ست۔ ودری میں رتہ میں انکو جیسے کہ یہ ہم ذات میں اور بے زوال میں انکے ذکر سے ذکر بے زوال ہوتا ہے۔ ۳ جنک راجا کا سوال عجب کو سیناس کی راہ بتاؤ۔ جواب چار راہ ہیں ایک برہم جرج یعنی لذات کو ترک کر کے اوسا دی خدمت کر کے اور عقلم حکمت نظری اور عمل معہ مہول اور فروع کو پڑ ہے دوسرے بعد فضیلت پائے تحصیل علوم سے گہرست اختیار کر کے یعنی شادی کرے اور نسل ناکخت اور نیک جان دنیا داروں کے معاملات دنیا کرے اور اعتدال سے لذات دنیا حاصل کرے جبکہ فرزند پیدا ہو اور لائق انتظام دنیا کے ہو جاوے انتظام مہات دنیا داری تفویض فرزند کے کرے اور آپ معہ جو رہ گہرست باہر ہو تیسرے جو رہ سہرا ہو یا نہواو سکی مرنی سے گہر چوڑ جنگل میں جا کے رہے اور جو اس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی کو طلب لذات سے قابو کرے اور مردی اور گرما موٹم اور مغاسی اور اسودگی کی آفات سے مٹوم نہ رہے یہ صفت بان پرست کی ہے۔ چوتھے جب یہ عادت ہو جائے اور اسکی شرائط کی تکمیل ہو سیناس اختیار کرے بید کے پڑھنے سے شوق الہی پیدا ہو ہے اور خود شہ لذات دنیا کی ناچیز متصور ہوتی ہیں ۲ علی نیک کسی

چارون آئینہ کی تعریف میں

بطور سوال اور جواب یعنی برہنہ سستی کا سوال اور جاگو لگ جواب
۱۔ سوال وہ کون سی زمین ہے جہاں دیوتا پوجن کرتے ہیں اور برہم آتما کو
پاتے ہیں

جواب

عبادت کرنے سے مکت ہوتی ہے اور تہذیب اخلاق سے حیوانیت سے پرہیز آتما
ہوتا ہے اور رستگاری پاتا ہے اس واسطے اسکو گرہیت کہتے ہیں جیسے
عوام کاشی کو مقام رستگاری کا جانتے ہیں خاص اسکو زمین گرہیت جانتے
ہیں یقین کرو کہ جو اس زمین میں عبادت کرے یعنی خلق کو درست کرے اور طاق
حق اور صاحب معرفت ہو وہ کہیں ہے اور کہیں مرے سب مقام اسکو
دہلے کاشی سے بہتر ہیں یہی مقام رستگاری ہے تمام دیوتا یعنی جو اس ظاہری اور
باطنی عبادت کرتے ہیں کاشی کی تعریف میں رقم ہے کہ مرید کی وقت مرنیوالے
کے کان میں جہاد و تارک فقر سنا دیتے ہیں کہ وہ سبب رستگاری اور مکت کا
ہے اور مشربہ ہے تو مسمی یہ جہاں باک سام مید کا ہے اس کے معنی ہیں کہ تو یہاں
جسکے کان میں مرنے والے کے یہ منتر پڑھتا ہے وہ تجا پاتا ہے یہ سرتی
مید کی ہے اور واقعی ہے۔ پس آدمی کو چاہی کہ ہمیشہ تدبیر مکت سے خبردار رہے
کہ موت قریب ہے۔ ۲۔ انتر کرہیت کا سوال۔ آتما کی حقیقت لانا تھا ہے اور
نہایت محبوب ہے۔ میں اسکو سطح دریافت کروں۔ جواب مکت کے مقام یعنی
یعنی آتما مکت کا شغل کرو تب حقیقت کا انکشاف ہو۔ دوسرا سوال آتما مکت
کا مقام کہاں ہے جواب برہادشی کے درمیان میں ہے اور یہ نام دونوں کے میں
جنکے درمیان میں بارانسی یعنی کاشی آباد ہے اور بقول دیگر برہنا نام ایک
رودر کا ہے اور اس کا ایک شوالہ ہے۔ اشی نام ایک رودر کا ہے اسکا ایک
شوالہ ہے۔ دونوں شوالوں کے درمیان جو زمین ہے اسکا نام برہادشی
ہے جو کاشی اور برہنا میں ہر موسم اور معروف ہے۔ تیسرا سوال برہادشی کے

اور سین و در ہیئت میں ایسی ہی حالت رہتی ہے جو حد سے زیادہ
 سرد کی ہے اس حالت کی تعریف حد سے زیادہ ہے علم ہے یا دانائی
 یا نادانی کہ دونوں طرح سے کہنا اوس ذات کو نقصان دیتا ہے اور لا تعین
 متعین کرنا پڑتا ہے افسوس کہ وہ نظر نہیں آتا ہے اور کس صفت سے
 میں بیان نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ سب نشان اوس کے ہیں اگر اوس کے نہیں
 تو کس کے ہیں اور جو نشان ہے ان سب سے باہر ہے وہ دل کے متحرک کرنے
 پایا جاتا ہے زبان کی تیز بیانی سے مابقیہ نہیں آتا وہ مرد اور عورت
 اور محنت کے القاب سے منزہ ہے اور بران اور آشرم سے بھی جدا ہو اوسلی
 جہان وہی جا میری طرف سے اوس کو مشکار ہے ۶ یہ نو اشارہ اوم سے ہے
 اس کا اول حرف ا کا یعنی الف مفتوح ہے اور اوستہا کی قسم اول جاگرت کہ موکل
 اوس کا بیسواڑ ہے تمام ہتھام اسی حرارت عزیزی سے ہے اور اس سے تمام
 محسوسات اور لذات مایل اور عالم اور کامل اور عامل کو ملتی ہیں جو اس حقیقت
 سے واقف ہو دل کی مراد پاوے اور الف اس واسطے کہتے ہیں کہ اول سب کا ہے
 اور سب اس سے پائے جاتے ہیں ۷ اوم کا حرف دوم او کا یعنی دا و مضموم
 اور حالت دوم سکین کہ موکل اوس کا نام ہے جس سے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دل کے
 خیالات سے جہان چاہے جاسکتا ہے جو اسکی طاقت سے واقف ہو وہ کامل ہوگا
 اور دا و سب سے بزرگ ہے ۸ اوم کا تیسرا حرف م کا یعنی میم ساکن ہے وہ اشارہ
 حالت شکیبیت سے ہے اس کا موکل پراگ یعنی دانائی ہے کہ میم دکھانے والے
 کہتے ہیں جو کہ سب کو دکھلاوے اور سب کو محو کرے اور شکیبیت کی یہ تعریف
 جو ہوی ۹ نیم ماتران غنہ سے اور حالت تریا جکو لا سوت کہتے ہیں
 یہ ماترا تلفظ میں نہیں آتی ہے اور کیفیت حالت تریا کی یہ بیان سے
 ہے ۱۰ اجو ما عارف ہو اس عبارت اور اس مضمون کو سمجھو۔

مال اوپ بدم یہ تیرا کبر میں نیمہ ۱۱ اور تیرے میں نیمہ ۱۲

پھر کھو سوائے اوسکے اور کچھ فرض کرنا کب جائز ہے ۲ پہلے جاگرت کہ جبکو
عالم ناسوت کہتے ہیں اوس حالت بیداری میں تمام عالم اسباب سے خیردار
ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے اور انتہائے نظر تک دیکھ سکتا ہے اور امکان بشر کی
غایت تک عمل نیک کر سکتا ہے پھر اول کے سات مخصوص ہیں ۱ سامعہ ۲ لاسہ
۳ باصرہ ۴ ذائقہ ۵ شامہ ۶ دل ۷ عقل اور ۸ چیزوں کے عالم ظاہر میں
متوجہ ہے ۹ کلام جو بدن میں آدمی کے ہیں اور تین گن ستو گن اور رجو گن اور مگو گن
کہ ان سے ادراک محسوسات کثیف اور لطیف کا کرتا ہے اور دیوتا اس طالت کا
میسوا نراگنی یعنی حرارت غریزی ہے اور یہ سب آدمیوں میں برابر ہے ۳
دوسرا پانچ اور حالت تین سے ہے یعنی وہ حالت جس میں خواب اور سینا
دیکھتا ہے اس حالت ملکوت میں و کجملہ اوقات اسکے ہمراہ رہتی ہیں اتنا تفاوت
ہے کہ حالت جاگرت میں اعضائے کثیف سے محسوسات اجسام کثیف کی لذت
کرتے ہیں اور اس طالت میں اعضائے لطیف سے محسوسات لطیف کی لذت
حاصل کرتے ہیں۔ اس طالت کے دیوتا کا نام تیجس ہے بمعنی روشنی ۴ تیسری طالت
سکھیت اور خیروت موسوم ہے اس طالت میں خواہش ہری اور بالہنی اور
صفات سب اپنے فعل سے معطل ہو جاتے ہیں اور جو کچھ محسوسات حالت
بیداری اور خواب میں کرتا تھا کچھ نہیں کرتا ہے اور کچھ نہیں دیکھتا ہے سبب یہ
ہے کہ جیو آتما اور پریم آتما ایک ہو جاتے ہیں اور یہ وقت کمال سرور کا ہے
اس حالت کا موکل پرگ ہے یعنی محل دانائی ۵ چوتھی اوستھاتریا یعنی
لاہوت ہے اور یہ عالم اور دانائی ہے جو مذد سے اون ۱۰ اشیا اور
عمل نیک کے حاصل ہوتا ہے اور صاحب محل اور اطراف اور جو کچھ ہے یہی
ذات واحد ہے نہیں اوس میں محو ہو جاوے۔ سکھیت کی لذت خوب ہے
جو کہ پرگ موسوم ہے مگر جب آنکھ کھل جاتی ہے پروہ لذت جاتی رہتی ہے
اس واسطے حالت سکھیت سے ہی بہتر ہے کہ صاحب اس حال کہ جاگرت

پا جاتا ہے وہ ہمہ دست تو ضرور کہنے لگتا ہے مگر بیدار افعالی کو نیک افعالی کی
برابر سمجھ کے کرتا ہے جو بعد تہذیب اخلاق کے یہ علم پاتا ہے وہ نیک افعالی
کو بھی مثل بیدار افعالی سمجھ کے ترک کرتا ہے اور بیدار افعالی کو علم اخلاق پہلے ہی
چھوڑا دیتا ہے۔ دان یعنی خیرات کی اقسام میں مثل گودان اتان دان پرتی
دان کتیا دان استری ان مگر بیدار ان سب اوپر ہے کیونکہ اور جو چیز
دان کیجاوے او میں دانی کا کچھ خرچ ہوا اور لینے والے کے پاس سے بعد
چند روز کے باقی رہے اس ان سے دینے والے کا مال ان دونوں اور
چوگنا ہوا اور لینے والے کو اٹل راج کے سامان جیتے اور مرتے اور یہاں اور
وہ ان کام آوے اور ایک کو دینے سے ہزار کو پہونچے جیسے ایک کے بدن
سے عطر لگائیے سو کے دماغ کو فرحت ہوتی ہے۔ بخیل وہ نہیں ہے جو
اپنی زن زمین اور زر دوسروں کو نہیں دیتا ہے بلکہ وہ سب مانا ہے کہ مانگنے
والے بھی عقل اور جو اس اور قوا افعالی رکھتے ہیں محنت اور مشقت سے اپنی
خواہشوں کا سرانجام کر سکتے ہیں کہ کوئی چرند اور پرند اور درند اپنے
ہمقوم یا غیر قوم کو طعام اور شراب اور لباس اور مکان سے متواضع نہیں
ہوتا ہے پس یہ کیوں دی بخیل اور مسک اور کرین دی ہیں جو علم کو بڑھانے
اور معلومات کے بتانے سے دریغ کرتے ہیں یا جہاں تہ نہ بتا کے بیانک اور
روچک بتاتے ہیں اور کو نمشکار ہے جسکے انیک روپ ہیں۔ فقط۔

۸۔ مائٹوک اپ نکھد زیمہ ستر اکبرین یہ نمبر ۱۳ اور تہرین بیڈین نمبر ۱۲

چارون اوستہا کی تعریف

۱۔ سب سے اول پرلو ہے جو کچھ ہوا اور ہے اور ہوگا وہ ہے اور جو اس
برتیا اسکے سوائے ہے وہ ہی نہیں ہے اور برہم یا آتما یا کچھ اور ہے وہی
اسکے چار پانون چارون اوستہا کو فرض کر دیکو کہ اس کے سوائے کوئی نہیں

وہ دونوں میں سے کیونکہ جسمین نہ ہوتا وہ موجود اور موسوم نہ ہوتا اور
وہ دونوں سے باہر ہے بلکہ باہر سے بھی باہر ہے کہ جو موسوم ہے وہ وہ
نہیں ہے جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جو آتما اور بندہ ہے کوئی ہو
۱۶ کلا سے باہر ہو وے پریم آتما ہے کوئی ہو نفی اور اثبات کلا اور ان کی
شمار سے درگزر ہے وہ آتما ہے کوئی ہو۔ بیدانت کے معنی ہیں نہایت یعنی
کمال اور حاصل مدعا اور غیتجہ بیرون کا اور یہ کتاب بیدانت کی ہے اس علم
سمجھنے کو دو بات مقدم ہیں ایک ترک کرنا لذات کا کہ طالب لذت اس علم
پڑنے لگے کہ ہو جانا ہے اور وہ حرکات کرتا ہو کہ نالائقی کا اعلیٰ مرتبہ پاتا ہے
اس واسطے چاہئے کہ جسکو علم اخلاق سے علم نہ ہو اسکو اس علم کی تربیت سمجھ
کوے۔ دوسری یہ علم الہی ہے اسکو خلط اور مادہ شرط ہے کہ بغیر خلط
و مادہ کے علم ہی نہیں ہوتا ہے پس علم طبعی و ریاضی اور منقول اور معقول
اور متعارفہ سے پہلے واقف کرے کہ جو تہ پڑا و عرور نہ جو بیان طب اور خاست
کو اکب وغیرہ سے متعلق ہیں وہ کیونکر واقف ہو اور رفر اور اشارہ کو کیونکر
سمجھے۔ مثلاً واقف کے رو برو کوئی کہے کہ سورج کے ۱۶ پانوں میں وہ ضرور مثل
راون کے دس سر کے سورج کے ۱۶ پانوں تصویر میں بناوے اور اپنی سمجھ پر
جہل مرکب پیدا کرے گا چونکہ حکمت علمی اور عملی کی کوئی کتاب سنسکرت کی اردو
میں ترجمہ نہیں ہے بلکہ جو سنسکرت جانتے ہیں انکو بھی شوق پڑنے کا ہیز
ہے اور کیونکہ پڑنا تو خلاف حکمت عملی اور علم ہے۔ معقولات پر ولایت
کے حکم کے مسائل واحد میں جیسے کہ سورج ۱۶ پانوں میں فارسی آفتاب اور عربی
شمس اور فرنگی سن کہتے ہیں اس خیال سے مولف نے ایک مختصر رسالہ حکمت
نظری کا موسوم اپنا رنا تیار کیا اور دوسرا حکمت عملی کا موسوم بپاگ بہری
بنایا کہ اسکو پہلے پڑھے پھر اسکے تب لذت اس علم کی حاصل کرے۔ جو جو ہوں
اور قوتوں کو تاہو نہیں کرتا اور حکمت نظری اور عملی نہیں پڑتا اور اس علم

تعریف کرو اور وقت دخول کے کون سی کلا داخل ہوتی ہے اور وقت خروج کے کونسی کلا خارج ہوتی ہے جواب اوس پران سے ہرن گریہ ۲ ہرن گریہ سے اعتقاد ۳ اعتقاد سے بیوت اکاش ۴ بیوت اکاش سے ہوا ۵ ہوا سے آگ ۶ آگ سے پانی ۷ پانی سے خاک ۸ خاک سے جلد جو اس ۹ اسون سے دل ۱۰ دل سے غذا ۱۱ غذا سے نطفہ ۱۲ نطفہ سے ریاضت ۱۳ ریاضت سے عمل ۱۴ عمل سے نام ۱۵ نام سے صورت ۱۶ جیسا کہ پانی سب دریاؤں کا سمندر سے نکلے گا اور صورت علیحدہ قبول کرتا ہے آخر سب نام اور صورت جو کہ چہرہ ندر میں لکھا جاتا ہے ۱۷ پھر جو آتما دیکھنے والی اس تمام شے کی ہے اس سے پہلے سب کلا و صورت پیدا ہوتی ہیں اور اوس میں رہتی ہیں اور پھر اوس میں چھو رہ جاتی ہیں ۱۸ جب یہ سولہ کلین چھو ہو گئے اوس میں سما جاتی ہیں اور نام اور صورت وغیرہ کچھ نہیں بنا کر یہ تمام کلا تاپے وجہ یہ ہے کہ اوس میں چھو جاتی ہیں اور جب یہ سولہ کلا ظاہر ہوتی ہیں جو آتما کہلاتا ہے مگر شکہ محویت سے یہ زوال اور آزاد جگہ گرفتار ہونے سے ہوتا ہے ۱۹ کلا بدن انسان میں معروف ہیں ۵ جس ظاہری یعنی کرم اندری ۵ حسن طنی یعنی باصرہ وغیرہ ۳ انتہ کران و پران و دل ۱۰ جب تک یہ ۱۹ جدا جدا بدن میں موجود ہیں ظاہر اب یہ کت حاصل نہیں ہوتی ہے کہ لوازم بشریت کچھ نہ کچھ باقی رہتا ہے مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود در بنے جسم کے چون کت ہو جاتی ہے ۶ یہ ۱۶ کلا بدن سے مثل چوبیسویہ رہنے کے رابطہ رکھتی ہیں انکی حقیقت کو سمجھنے سے غم اور طالع دور ہو جاتا ہے ۷ خلاصہ کچھ آخر یہاں دے کہا کہ جھکو اس سے زیادہ تیز نہیں ہے اور اوسکی قدرت بے حد اور بے کنار ہے سب دکھیں بدن لے اور سکون شکار کی اور شکر کیا کہ تم نے راہ نیک بتائی اور رخصت ہو و مولف جو نام اور صورت اور رنگ اور بود کہتا ہے اور محیط ہوتا ہے وہ ۱۶ کلا کی انتہ ہے اور سرگن ہے جو اسے باہر ہے وہ سرگن ہے وہ جو مفہوم ذہنی ہے

اتنا ہے اور وہ عین علم اور دانائی ہے اور سب میں محیط ہے حال آنکہ
 اوسکا سایہ اور رنگ اور جسم کچھ نہیں ہے اور سب سے پاک اور لطیف
 ہے اور تمام عناصر اور حواس و سمین محو ہو جاتے ہیں اسکو جاننے سے کمال
 ہوتا ہے ۷ ست کام رکھیشتر کا سوال جو کوئی اوم کا شغل نادم و اسپین کری
 وہ کس عالم میں جگہ پاوے جواب یہ اسم پر برہم اور اپر برہم برد و یعنی مطلق
 اور مقید کا ہے عامل اسکا دونوں میں سے ایک مرتبہ کو پہونچے ۲ جو جیسی
 خواہش رکھتا ہے ویسے مرتبہ کو پاتا ہے جیسا کہ یہ اسم ہے ویسا ہی عامل کو مرتبہ
 ملتا ہے ۳ ایک مطلق ہے یعنی نرگن دوسرا مقید ہے یعنی سرگن دونوں راہ سے
 ایک راہ ملے سم اس اسم کی ۱۰ ماترا میں پہلا حرف رکہید ہی اس سے
 ترک لذات اور ریاضت و راہ راست اور درستی اعتقاد کی ہدایت ہے
 کہ عامل اسکا تعظیم اور برتری خلق میں پاتا ہے یعنی اسی عالم میں ۵ دوسرا
 حرف جحر بید ہے اس کے سبب سے اعلیٰ مرتبہ کو یعنی زمین سے آسمان کو اور عالم
 ماہ کو یعنی عالم فضا میں پہونچتا ہے اور وہاں سے پیرلندی کو ۲ تیسرا
 حرف سام بید ہے اوسکے سبب عالم آفتاب کو پہونچتا ہے اور پیرلہ عالم
 دیگر ۷ چوتھے مرتبہ میں جو نیم ماترا ہے اوس سے شغل کرو تو اوس کے طفیل
 غنہا کی مراتب کو پاتا ہے اور یہ بہترین بید سے متعلق ہے اور محیط کل عالم ہو
 جاتا ہے اور ذات مطلق بن جاتا ہے ۸ ذکر کرنا اس اسم کا تین صورت سے
 مقرر ہے ۱ بلند آواز سے کہ دوسرا سماعت کر سکے ۲ آہستہ کہ زبان سے
 تلفظ ہو مگر دوسرا بجز اپنے سماعت نکرے یہ مرتبہ اوسط کا ہے ۳ زبان سے
 تلفظ نہواور نہ زبان کو حرکت ہو مگر دل سے کہ یہ مرتبہ اعلیٰ ہے ۹ اس
 ترکیب سے جو عمل کرے دنیا اور عالم آفتاب میں کامیاب ہو اور گناہوں سے
 پاک ہو اور عرفان کا مرتبہ پاوے اور برہن گر بہ ہو جاوے اور اسے بزرگ
 خواہد و اور فرقیں کرو ہو جاوے ۱۰ سوکنا رکھیشتر کا سوال سوال کلا کی

نہیں ہوتا ہے ۲ اس حالت کو سواب کہتے ہیں اسکے معنی ہیں کہ اپنے تئیں اپ
 پاتا ہے ۳ جسم پر مشیر کا شہر ہے اور پانچون پران سے وہ آباد ہے اور
 یہ بیدار رہتے ہیں ایک آگ اپان باؤ سے دوسری آگ بیان باؤ سے
 تیسری آگ بڑی پران ہے ۴ یہی آگ بزرگ کی خاصیت ہے کہ جو اس میں
 پڑے جل جاوے پس مضم کرنے والی غذا کی ہے ۵ درآمد اور برآمد تنفس کا مضموم
 یہ سوا ۶ ہے بمعنی وہ چیز جو قوت جگ آگ میں ڈالتے ہیں دل جگ کرنے
 والا ہے اور نتیجہ جگ کر نیکا اور دان باؤ ہے کہ یہ اور دان باؤ دل کو نتیجہ
 پہونچاتی ہے ۷ نتیجہ اس کلام کا یہ ہے کہ حالت سکھاپت یعنی خواب غفلت
 میں جیو آتما جو دلمین مقیم ہے پر آتما کے پاس پہونچتا ہے یعنی اپنی بزرگی کو
 آپ دیکھتا رہتا ہے ۸ حالت سپن میں جو جی چاہتا ہے اور جو حالت بیدار
 میں دیکھتا ہے اور سُنتا ہے اور سوچتا ہے دیکھتا ہے اور جو حافظہ میں ہے
 اوکو مکر تحقیق کرتا ہے اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ ہی دیکھتا ہے ۹
 بسبب اسکے کہ جیو آتما فاعل فعل کا ہے جسم کثیف سے جدا ہو کے جسم لطیف سے
 شل اپنی عادت کے فعل کرتا ہے اور تیز کرتا ہے ۱۰ سپن کی حالت میں ایک گ
 جس کا نام نری پت ہے یعنی جس میں صغرا پیدا ہوتا ہے اور دل میں آتا ہے وہ
 راہ بند کر دیتی ہے پس کوئی خواب نظر نہیں آتا ہے کہ راہ جو اس کی بند چلتی
 ہے اور آخذ سردی حالت سکھپت پیدا کرتا ہے اور برعکس اسکے واقع ہونے
 سے خواب دیکھتا ہے ۱۱ حالت سکھپت میں تمام حواس اسطرح بے حس ہو جاتے ہیں
 جسطرح پرندہ وقت بیکر کر درخت پر کرام کرتے ہیں ۱۲ جملہ عناصر بسیط
 و مرکب یعنی اکاش بسیط اور مرکب کہ پوت اکاش اور ہر دی اکاش سے حالت
 سکھپت میں اور تمام حواس ظاہری ذائقہ وغیرہ اور کرم اندری وغیرہ شل ہوتے
 اور پانوں وغیرہ اور حواس نامنی مغل میں اور چیت اور صفت یعنی سنگوں رجوں
 وغیرہ معدائے خلون و صفتوں کے آتما میں آرام کرتی ہیں۔ ۱۳ اگر تا فعل کا

باہر نہیں نکلتا ہے اس میں گہوا کرتا ہے ۱۰ اپران بیرونی آفتاب ہے اور
 درونی چشم میں پس بیرونی درونی کا مد ہوتا ہے ۱۱ موکل یعنی دیوتا بنیادی
 کا آفتاب ہے کہ اس کو روشنی ہے ۱۲ اپان بیرونی کا موکل زمین ہے اور
 درونی دو عضو مخصوص ہیں ہے پس بیرونی درونی کا مد ہوتا ہے یعنی سجا
 خود نگاہ رکھتا ہے ۱۳ سمان باو بیرونی کا موکل اکاش ہے سمان اندرونی کا
 مفاون ہے پس پھر مساوی کر کے غذا تحلیل شدہ کو ہر جگہ برابر پہنچاتا ہے
 اور نگاہ رکھتا ہے ۱۴ بیان باو بیرونی کا موکل ہوا ہے وہ اندرونی کا مد
 ہوتا ہے ۱۵ اودان بیرونی کا موکل آگ ہے وہ مد درونی کا ہوتا ہے -
 ۱۶ جب کہ اودان باو وقت مرنے کے باہر ہوتی ہے حرارت غریزی جسم کی
 زائل ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام چھوڑ کے دل کے پاس جمع ہو جاتی ہیں
 پھر ایک ہو کے خواہش کی ہوتی ہے اور نیک یا بد عمل موافق خواہش کے ہوا کرتے
 ہیں پس اس طے حصول نتیجہ کے وہ عالم نتائج میں جاتے ہیں و موافق عمل کے پیدا
 ہوتے ہیں ۱۷ جو کوئی پران کی کیفیت سے آگاہ ہو و ضرور خواہش نیک اور
 بد کی چھوڑ دے پس عالم نتائج سے محفوظ رہے اور رستگاری حاصل کرے
 ہمہ کیفیت پانچون پران اور در آمد اور بر آمد اور ظاہر اور باطن اور تصرف اور
 وجود اور سایہ کی ہے اور بموجب تری بید کے ہے - ۱۸ سورجانی رکھیشتر کا
 سوال - رگین سوتی یا جاگتی رستہ ہیں اور سپنا کونسی رگ دیکھتی ہے اور
 سرور کون پاتی ہے اور اس کا مقام کہاں ہے جواب - پہلے ایک مثال کو
 سمجھو کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تمام کرن اس کی چوڑی ہو جاتی ہیں اور
 جب غروب ہوتا ہے سب اوس میں محو ہو جاتی ہیں ۱۹ اسی طرح سے دل
 آفتاب جسم کا ہے اور جو اس اوس کے کرن پس جب آدمی خواب غفلت میں ہوتا ہے
 جو اس ظاہری اپنے افعال سے سعطی ہو جاتے ہیں پس اس وقت نہ کچھ دیکھتا
 اور نہ سنا نہ سو نہ کھانا نہ پکھانا ہے اور نہ لمس کرتا ہے اور کسی عضو سے محسوس

اور جو تھوڑا اور بزرگ رقم ہوتے ہیں سب جس کلام ہے پس صفات رجوں وغیرہ
اور دیوتا جو مختار ہیں سب کا شاہ پران ہے۔ جس صفت کا ذکر کر دیا آقا
وہ پران ہے۔ ۵ کُل بدہر کہشیر
یا چاند یا غذا یا غذا کا

سوال پران کہاں سے آیا اور بدن میں کس طرح پانچ قسم کا ہو کے رہا اور
کس طرح نکلتا ہے اور اندر اور باہر کس طرح سے متصرف ہو اور حواسون سے
کیا نسبت رکھتا ہے مفصل ظاہر کرو جواب پران آتما سے ظاہر ہوتے ہیں جیسے
کہ سایہ وجود کا وجود سے ظاہر ہوتا ہے ۲ آتما میں رہتا ہے جیسے
کہ سایہ ۲ اپنی خواہش سے بن میں آتا ہے ۳ جیسے بادشاہ صوبہ دار
حکم کرتا ہے اسی طرح بھہ حواسون پر حکم کرتا ہے ۴ اپان بادشاہ آتما
رہتا ہے ۵ آنکھ اور کان اور ناک اور
مرد اور عورت میں

موندہ میں پران ہو کے رہتا ہے ۶ مقعد میں سمان باد ہو کے رہتا ہے اور سبب
ماضیہ غذا کا ہوتا ہے اور ہر ایک عضو کو برابر حصہ دیتا ہے اور جب چہ
نذاکا اعضا کو پہنچتا ہے سات موضع کو تقویت ہوتی ہے ۷ آنکھ ۲
کان ۲ تیرہ بنی امونہ اور لطافت اور سکی دار میں چوٹکی ۱۰ ارگ کو دل
پہنچتی ہے۔ ہر ایک اور رگون سے جو ایک سوا ایک میں سونو
اور ملی ہیں پس اسی طرح سے اہ ہزار رگون کو حصہ ملتا ہے۔ ۸ بیان اوپر
ان سب رگون میں سیر کرتا ہے ۹ اور وہی جو ایک سوا ایک رگ دل سے ملی ہیں
منجملہ ان کے ایک رگ بڑی ہے کہ خلق کی راہ سے آم الدماغ میں پہنچتی ہے
اور او دان باد ہو کر وقت مرنے کے جان اس رگ کی راہ سے نکلتی ہے
اور وقت برآمد ہونے کے اس راہ سے باہر ہوتی ہے جو راہ واسطے پانی نتیجہ
اس کے عمل نیک اور بد کے مقدر ہے ۱۰ اگر کسی کے عمل نیک اور بد برابر ہو جائے
اور ہوس اس کی اولاد میں رہے اور نہایت میں اس کی اولاد سے نیک
نمل ظاہر ہو وین اور یہ سب نجات کا ہے ۱۱ ایسا آدمی اس عالم کے قیود

اوسکو حمل بجاوے اور جو بچہ نہ جنے تو بھی ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہو
 اور جو وہ بھی برآمد نہ ہو اوسکا پیڑا اونچا ہو جاوے جب تک وہ
 گوشت شکم سے برآمد نہ ہو امید پیدا ہونے اور لاکھ نہ ہو ورنہ اگر کوئی
 کیو بے گناہ ظلم اور تعصب اور جنون سے جان سے مارتا ہو اور یا مال کو
 کیسے بچاؤ اور بے وجہ مثل ذکیت اور غارت گری کے چھینتا ہو یا عورت
 کسی کی خوشامد سے خوش ہوتی ہو بشرطیکہ اپنی منکوہ ہو تو جو بات بے اصل
 یعنی چوٹھ کے تو وہ داخل چوٹھ کے نہیں ہے ورنہ چوٹھ بولنے سے چوٹھ
 بولنے اور چوٹھ بولانے اور ترغیب دینے والے کی ۶۲ پشت جہنم کو جاتی
 ہیں ۳ بار گور کہ بیشتر کا سوال کہ کتنے دیوتا ہیں جنکو پرستش کرنا چاہی کیونکہ
 وہ بدن محافظ ہیں اور روح قوت دیتے ہیں اور انہیں سب سے زیادہ بزرگی
 کی ہے جواب آسمان ہوا آگ پانی خاک نطق دل سامعہ باصرہ
 شامہ لامہ نے دعویٰ اپنی بزرگی کے کئے تب پران نے کہا کہ تم سب کا دعویٰ
 باطل ہے بن کا نگاہ رکھنا اور روشن کرنا میرا کام ہے لیکن اذن سب یقیناً
 نے قبول کیا تب پران نے غصہ ہو کے ارادہ کیا ہر نکلنے کا کیا پر سب کو معلوم
 ہوا کہ بغیر پران کے ہم سب ناچیز اور بیچارہ ہیں - ۴ پران کو مثل بادشاہ شہد
 کی کہی کے فرض کرو کہ جب وہ پرواز کرتا ہے سب اوسکے ہمراہ اڑتے ہیں
 ۵ حاصل یہ ہے کہ جان کے ہمراہ سب قوتیں ہیں بغیر اسے کسی سے کچھ نہیں
 ہو سکتا ہے ۶ اس اشارہ سے سمجھنا چاہی کہ پران آفتاب و تارک ہے اور
 روشن کر نیوالا جسم کا اور اندر بادشاہ دیوتاؤں کا ہے اور ہوا اور زمین اور
 نباتات وغیرہ سب غذا پران کی ہیں ۷ جو کچھ ہے اور جو بے زوال ہے
 اور تینوں میدان اور محیط اور بیضا اور حرکت دینے والا برہمنوں اور دیوتاؤں
 اور جگمگاتے اور بادشاہوں اور حکیموں کا ہے وہ پران ہے - ۸ پر حیات
 رحم میں نطفہ کو پسراور دختر کر نیوالا ہے اور جو اس عشرہ جو کچھ کہی پران

یعنی پران جو اور شب غذا ہو ۱ جو کوئی دن میں عورت سے مجامعت کرے
وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہے ۲ جو شب کو مجامعت کرتا ہے وہ کچھ نقصان
نہیں کرتا ہے ۳ شب کو صحبت کرنا بہت فائدہ رکھتا ہے ۴ غذا بھی
پر جا پت ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ غذا سے نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ سے
اولاد ہوتی ہے ۵ جو شب کو اپنی منکوحہ عورت سے صحبت کرتا ہے اور سکا
نطفہ ضائع نہیں ہوتا ہے اور جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی مثل عالم ماہ کے
خوب صورت ہوتا ہے ۶ جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ اسکی
چار روز کی مدت مقرر ہے ۱۶ روز تک کے ایام ایجاد نطفہ کے مقرر ہیں صحبت
کرے کوئی روز یعنی مہینے میں ایک دفعہ پہ داخل برہم چرج کے ہے اور مثل عبادت
کے کیونکہ سبب از دیاد خلق خالق کو پہنچتی ہے نہ واسطی حصول لذت کے
اگر اس عرصہ میں ایک مرتبہ اس کے پاس جاوے تو اس پر اتنا گناہ ہے
جیسا کہ قتل انسان لیسق کا ہوتا ہے اور برہم ہوتا کا ۸ چھٹی رات اور آٹھویں
رات اور دسویں رات اور بارہویں اور چودھویں اور سو اہویں میں مجامعت
کرے تو فرزند پیدا ہوا اور پانچویں اور ساتویں اور نویں اور گیارہویں اور
تیرہویں اور پندرہویں میں کہ بعد میعاد پاکی حیض کے مقرر ہے صحبت کرے
تو لڑکی پیدا ہو ۹ جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہوئیں عورت کو
چاہئے کہ اپنے معمول سے غذا کم کرے تاکہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور نطفہ کا غالب
رہے اور طفل جو انمرد اور زور آور ہووے۔ اگر اس کے خلاف وقوع میں آئے
لڑکا تو ضرور پیدا ہو مگر صفات اور عادات زنانہ رکھتا ہو ۱۰ اسطرح مرد کو
اون راتوں میں لحاظ چاہی جو لڑکی کی پیدائش کو مقرر ہیں ورنہ دختر بعات
مردانہ پیدا ہوگی ۱۱ اگر دونوں کے نطفے طاق اور جفت راتوں میں برابر ہوویں
فرزند چیز یا مخنث ہو یا صورت چیز کی کما ۱۲ عقیقہ دختر ۱۲ اگر عورت اون
۱۶ راتوں کو خواب میں تصور کرے کہ مرد اس سے مجامعت کرتا ہے اور انزال ہو

طبع و شیک اعمال کرتے ہیں وہ ماہ یعنی خوراک جہان کی کہلاتے ہیں۔ ۲ جو
 ترک لذات کرتے ہیں اور فطر او کے نتیجہ پر نہیں رکھتے اور مسرت و شہوت
 کی راہ پر چلتے ہیں اور آسمان میں محو ہو جاتے ہیں وہ عین آسمان کے شمالی راہ
 آفتاب سے آفتاب کو جاتے ہیں کہ آفتاب گہر تمام جانوں کا ہو اور بے زوال
 اور بخوبی ہو ۱۲ جو آسمان میں پہنچ جاتے ہیں وہ واسطی تمام کرنے نتائج اعمال
 بد کے واپس نہیں آتا ہے ۱۳ بدین لکھا ہے کہ جابل اور بے تمیز اس مرتبہ
 کو نہیں پہنچتے ہیں ۱۴ آفتاب کے پانچ پانوں میں اگر چہ بعضے ۶ کہتے ہیں
 یعنی سال کی ۶ فصل قرار دیتے ہیں لیکن ہر ایک فصل دو دو حصے سے
 اشارہ ہو اور کثرت راہ سے ۱۵ حصے زمستان کے ایک فصل مقرر ہوئی
 پس پانچ فصل نمبر ۱۶ پانچ پانوں کے ہیں ۱۳ آفتاب کے ۱۲ پانوں میں اس سے مراد ہے
 کہ بارہ چاند کا ایک برس ہوتا ہے ۱۴ جب آفتاب و کہستان ہوتا ہو یا پانی
 پڑتا ہے تین حصے بارش ہوتی ہے تین حصے اس پر پانی ہے ۱۵ جب آفتاب
 اوترائیں ہوتا ہو پچھن کہلاتا ہے یعنی عالم۔ جو اس حصے میں مرتا ہو وہ
 ہمہ دان ہوتا ہے ۱۶ تمام سیر آفتاب جنوبی کی ایک رات دیوتاؤں کی ہوتی
 ہے ۱۷ تمام سیر شمالی ایک روز دیوتاؤں کا ہوتا ہے یعنی قطب کے باشندوں
 کا غرض یہ ہے کہ قطب میں ۶ حصے کا دن اور ۶ حصے کی رات ہوتی ہے
 ان اشارات کے سمجھنے کو جغرافیہ اور ہیئت کا بھی جانا ضروری۔ چاند بھی
 پر جایت ہے یعنی عالم کا صاحب اور ظاہر ہے کہ روز اور شب اور سنے عالم
 ارواح کے موجود ہوتے ہیں ۱۸ پندرہ روزہ اید النور کے ہیں یعنی شکل پچھنے
 یہ سب عالم ارواح کے ہیں اور اس مدت میں وہ متوجہ عالم اجسام کے رہتا ہے
 ۲ پندرہ روزہ ناقص النور یعنی کرشن پچھنے کے ہیں اور یہ عالم ارواح سے متعلق
 میں اس وقت جو کوئی کرتا ہو ارواح مرد و نکو اس کا نتیجہ ملتا ہے اس واسطے
 سرادہ اس پچھنے میں کرتے ہیں رات اور دن بھی پر جایت ہر دن کہاں ہوا لا

پہلے اوسنے دو چیزیں یاد کیں ایک سو م یعنی چاند اسکے اندر آجیات ہے
دوسرا آفتاب یعنی پران کہ آگ اس میں ہے ان دونوں سے پیدا آتش عالم کی
ہوئی پران یعنی آفتاب خوردہ ہو چاند یعنی آجیات خوردہ ہو وہیہ چیز
کہ آفتاب جس سمت کو رجوع کرتا ہو اوس سمت سے پانی کو زور کر کے اپنی طرف
کشش کرتا ہو یعنی جب مشرق اور مغرب میں ہوتا ہے سب چاند راویں
سمت کو اور جب جنوب اور شمال اور سمت الراس اور تحت الارض میں
ہوتا ہو سب چاند راویں سمتوں کے شعاع آفتاب سے بطرف آفتاب کے
میل کرتے ہیں اور آفتاب اپنی طرف کھینچتا ہے یعنی جب طرف چاروں طرف
سے اوسکی روشنی جاتی ہے رطوبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اس دلیل سے
اسکا نام بیسوانر یعنی حرارت غریزی ہے ۲ آفتاب کو بیسورہ کہتے
ہیں کیونکہ تمام عالم کی صورت اس سے ہوئی ہے ۳ پران اور آگ بھی
اسکا نام ہے کہ آگ ہو کے اوپر تلے جاتا ہے مراد یہ ہے کہ تلے اور اوپر
اس سے روشنی ہے ۴ ہر گریہ بھی اسکا نام ہے کہ شعاع سے سب کو اپنی
طرف کھینچتا ہے ۵ جات دید یعنی جاننے والا اور سمجھنے والا ۶ پران
یعنی مکان کلان سے موسوم ہے ۷ انبساط اسکا نام ہے کہ مثل اس سے
اور روشنی نہیں رکھتا ہے اور ہنس کر ناسکی ہیں ۸ دایعے گونا گوں ہیں
اس سے نظر آتی ہیں اور جب وہ طلوع ہوتا ہو جان سب چاند راویں میں آجاتے
۹ تمام سال آفتاب ہر روز اور شب اور تاریخ اور ماہ اور سال کا
اس سے ہوتا ہو ۱۰ پر جات بھی یہاں ہے ۱۱ اس کے دوراہ میں اچھے
سمت شمال ۱۲ چنے سمت جنوب اور یا غربت اور خیرات کرتے ہیں
جنوب کی راہ سے چاند کو پہنچتی ہیں لیکن گت یعنی نجات نہیں پاتے
بعد تا کرنے مدت اپنے نتیجہ اعمال کے دنیا میں کہ یہی دفعہ ہر براد تمام
عالم کے واپس آتے ہیں۔ اسوجہ سے جو خواہش اولاد اور دولت

پریشی کی راہ میں فتا کیا اور لذات کو ترک کیا ۵ اسکوبرت کرنا اور تب
 اور جب اور جب اور چشیا اور جن کچھ ضرورتیں ہیں اور جب ہم مرے
 اسکور ونا بھی نہیں چاہی اور جو تکلفات مردے کو اوشا نے میں کرتے ہیں
 وہ بھی اس کے واسطے نا جائز ہیں کیونکہ یہ پہلے سے آپ جلا پر چلے کو کیا چلانا
 واجب ہے اور یہ مرا نہیں ہے مکت کو پاتا ہے اسکور ونا کیا ضرور ہے
 یہ سالک ہر حقیقی کا ہے پس میں برہم ہے ۶ گر وہ کی سیوا چاہتا ہے تب تک
 اکیان رہتا ہے اور جب گمان ہو جاتا ہے پر جاتا ہے کہ میں برہم ہوں اور
 وہ ہی ہوں اور دوسرے کا آبرو نہیں رکھتا اسی طرح اتم بد ہی کسی
 بندہ میں نہیں رہتا اور جو بندہ میں رہتا ہو اس کے وہ چل کر یا اور کرم جو بندہ ہوں
 کے لئے درکار ہیں کرنی لازم نہیں ہیں جو اس آپ نکہد کو پڑے اور سمجھے
 اور سپر عقل کرے وہ آواگون کے بندہ میں سے مکت پاوے مولف
 تمام علم اخلاق اس قول کا مود ہے ۔

پیش آپ نکہد پر یہ کہ میں برہم ۱ اور تہذیب میں نمبر ۲

حانداور سورج کی فضیلت میں بطور سوال اور جو آپ
 کہندی پہاڑ کو شل ہے اور چالی است کام ہو کہا وغیرہ رکھیں سب
 اور پہاڑ عجیب

۱۔ ان سب رکھیشروں نے پہاڑ سے کہا کہ تم ہمہ دان ہو ہو کہو وہ راہ بتاؤ
 جس سے برہم ملے جو اب دیا کہ پہلے ایک برس تک نیک چلنی اور راضی اور
 ترک هیچ لذات کا کرتے تم لائق تعلیم اس علم کے ہو اور جب اس حکم کی تعمیل
 کر لو تب جو جھکا معلوم ہے شکو ظاہر کر دوں ۲ بعد تعمیل حکم میرے سب
 پہر حاضر ہو اور ستاؤ نے ہر ایک کو کہا کہ جو جس کے دل میں شک ہو اس کو
 کر ۳ کہندی کا سوال یہ عالم کیونکر پیدا ہوا جواب پر جاہت فرمید اکیان

۳۔ جہل میں رہنا اور جہل مرتب میں پہنچنا تمام اُفتون کی خبری اور بدکاری
 کی معلوم جوابیہ ناقص افعالوں کو چوڑے سے وہ ۲۱ پشت باب اور داد کے
 وغیرہ اور ۲۱ پشت خزان کو نرنگ کے عذاب سے محفوظ رکھے م جو بد یعنی علم
 حکمت نظری اور عملی پر ہے اور اور وں کو پڑاوی اور بموجب بید کے علم
 کے نیک کام کری اور نیکی سے سنار کے ساتھ گزران کری اور شجاعت اور
 محنت اور عدالت ساتھ حکمت کری وہ ۱۰ پشت اعلیٰ اور ۱۰ پشت اولیٰ
 کو حسب بیان بالا کے بیہوش کو پہونچا دے ۳ جو اس دنیا یا پائدار کی
 حقیقت کو سمجھ کے اور لذات محسوسات دنیا اور عبقی کو ناچیز جان کے اور
 گیان کے دیکھ کر من کو روشن کر کے محو اس ذات پاک میں ہو جاوے
 وہ مثل سورج اور چاند کی روشن ہو جاوے اور تاریکی اور نادانی سے خلاص
 ہو جاوے جسکی طرف دلیر اور جسکی آواز سننے اور جسکا ماتھے پیر کی سب کی
 نکتہ کر دی کیونکہ ایسا کل سے ملجاتا ہے اور صفت کل کی پاتا ہے وہ چھ ظاہر
 کہ جب قیود محسوسات ظاہری اور باطنی سے آزاد ہو کر پیرا کو جسمی قیود سے
 آزادی ہے اور مکر مجسم ہونا اس کے واسطے ہرگز نہیں ہے م تیسری قسم کا جب
 تاک زندہ رہے جسم اوسکا مثل رہتہ اور جو اس اوسکے مثل آپ اور دل
 اوسکا مثل تپتی فرمان بردار آتما کے رہیں جان اوسکا دل چاہے از خود
 چلا جاوے اور مثل نارائن کے سب دلوں میں تابیا یک ہو جاوے اور اوس کا جسم
 اور رہے وہ نسبت تہہ جیسے سانپ کی کچلی کہ سانپ اوسکے جدا ہونے سے
 لیمہ ناخوش نہیں ہوتا ہے اور جب تاک اس کے جسم سے الگی رہتی ہے لیمہ اوس سے
 ناراض بھی نہیں رہتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے اور جب اوس کی کچلی اور جدا
 ہوتا ہے پیرا دے سے بغیر صدمہ جاتا ہے سانپ کی کچلی خواہ لیمہ مکان میں
 کری یا نا پاک میں سانپ کو برابر ہے اسے طبع سے اس مہا پرش کا جسم
 کہیں چوڑے اسکو برابر ہے اور اسکی گت ہی وہ چوڑے کی کہ اسنے اپنی جسم

مثلاً انا اور دوسرا تھا کہلاتا ہے جب خامی اور مخدومی کو چھوڑی اور نیکی
اور بدی سے کچھ نہ کرے تب جیسا کہ حقیقت میں تھا وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے
نیکی اور بدی کے کرنے سے اسکی صورت متغیر نہیں ہوتی مگر حالت میں تغیر
ہو جاتا ہے اور نیکی اور بدی کے ترک کرنے سے صورت اور حالت کیساں ہوتی ہے

۴ شکل آپ نگاہ سپر اکبرین نمبر ۱۲۰ واپس پڑھیں بدین نمبر ۱۲۰
نیک و بد افعالی کے بیان میں

جاگو لک کی طرف سے سوال و نیک کی طرف جواب

۱ سوال گزران کس دے اس دنیا میں کرنی چاہی اور گیانی پرشون کے
کیا افعالی میں جواب ہر آدمی کو چاہی کہ انا نیت اور تکبر اور ریا اور
اور فریب اور تعصب اور شک اور حسد اور کینہ اور جھوٹ اور دھم آزار اور
اور حیوان آزاری اور شر اور فساد اور خود مطلبی اور جوشیون اور غفلت اور
چہل کے متعلقات ہیں اور جو افراط اور تفريط میں نہ نری اگر کرتا ہو تو ترک
کرو ان بد افعالی کی تفصیل بہت طویل ہے مگر اختصار سے بیان کیا جاتا ہے
اجسے کسی کی جان جاوی یا مان گئے یا سن کو ڈو کہہ یا سوچ ہو یا سریر کو
کشت یا کسے مال کا یاں ہو یا کسی کو جھوٹی آسا یا چوہٹا و مہم میدا ہو
وہ سب اول قسم کی بد افعالی ہے اگر دنیا اور عجبی میں ایسے بد فعل کرنے
سے نفع منظنون ہو تو بھی نری کیونکہ لکیر کے درخت سے انجیر نہیں پہلتا ہی
دوسرے قسم کی بد فعلی جیسے شراب پینا کہ اپنی عقل جاتی رہے اور تینک
اور انا کہ وقت تحصیل علم اور دولت کا مفت جاوی اور رندی بازی کی
ہزار بیماری پیدا ہو وین غرض کہ جو حرکت لغو اور آفت اور نقصان دینے
والی ہیں اور تھوڑا وقت آرام دیکر مدت تک خراب کرینو الی میں نہ کرے۔

۲ جبکہ بسبب معرفت کے تو وہ ہو جاوے پر م آتا ہو جاوے ۳ جب نقیض
 تو اور میں اُس کا جاتا رہے مثل الکاش کے سب جگہ محیط اور لطیف اور منہ
 اور بسیط اور واحد اور بہت محض ہو جاوے پس آتا موسوم ہو ۴ مایا ایشا
 ہے عشق ازلی سے اور عشق کی ابتدا نہیں ہے مگر انتہا ہی کہ جب معرفت یا مایا
 ہم پہنچتی ہے عشق درمیان جاتا رہتا ہے مایا کی خاصیت ہو کہ چھوٹھ کو سچ
 اور سچ کو چھوٹھ کر دکھلاتی ہے اور سانپ کو رشتی اور رشتی کو سانپ بتاتی ہے
 اور معدوم کو موجود مطلق اور وجود مطلق کو معدوم مطلق بتاتی ہے اور بہت
 کو نیت اور بہت کو حق سمجھاتی ہے وہ ذات جو حق ہے اوس کو چھپاتی ہے
 اور عالم جو چھوٹھا ہے اوس کو پتیلی پر دہر کے دکھلاتی ہے جو اسکی رمز کو
 پہچانے وہ جانے کہ یہ سب سوہا و پر جا پت یعنی مجموعہ عناصر کریش کے
 ہیں مولف - آتما الکھہ ہے اور الکھہ کی تعریف بھی الکھہ ہے بلکہ نقیض
 کرنا آتما اور الکھہ کا یہ بھی ضرورت سمجھنے اور سمجھانے کے ہے ورنہ ان الفاظ
 سے ہی منہ ہے ہر کسی نے عبارت اور تمثیل علیحدہ سے سمجھا اور سمجھایا اس وجہ
 اختلاف اسکی صورت میں پیدا ہوا جیسے ایک چشم مینا نے ایک کو چشم
 سے کہا کہ تو کہہ کیا دیکھا اوس نے کہا کہ کہہ کیسی ہوتی ہے اس نے کہا کہ سفید
 اوس نے کہا کہ سفید کی کیا تعریف ہو اس نے کہا کہ جیسے بگلا اوس نے پوچھا کہ بگلا
 کیسا ہوتا ہے اس نے اپنے ہاتھ کو خم کر کے اوس کے ہاتھ میں دیا اوس نے اس کے حمید
 ہاتھ کو دیکھ کے کہا کہ کہہ کیا پت سخت اور خربہ ہے میں ہرگز نہیں کہا تھا
 کیونکہ گلے میں ایک جاوے گی سی طرح سے کو رباطن حاصل مطلب کو نہ سمجھنے کے
 کہہ سے کہہ بنا لیتے ہیں ورنہ آتما اور مایا اور پر م آتما اور جیو آتما مثل ایک
 لفظ چند معنی کے ہیں آدمی جب نوکری کرے خادم کہلاتا ہے اور جب نوکر
 رکھی مخدوم ہو جاتا ہے اور جب بدکاری کرے بدکار اور جو رکھنے سے
 ظالم جیسے کہ صفات ہوں کہلاتا ہے اور نیک کاری جیسے کہ صفات ہوں

قیامی ہونا ضرور ہے بدن لطیف بسبب ہمراہی آتما کے بہت نماہر جب
 دل کی گرہ کھلنا وے اور جو ہر ایسی مطنون ہے جاتی رہی ہر امر ہے ۴
 یا وجود اتنی قیود کے مطلق اسو اسطی موسوم ہے کہ یہاں سے جیوئی تک
 سب میں آتما برابر ہے اور سب قید میں تعینات کے ہیں اور قیدی مطلق
 نہیں کہلا سکتا ہے جب یہ سب فنا ہو جاوین یعنی انکا تعینات جاتا رہے
 وہ اطلاق جسے کہ ہوا تھا وہ باقی رہا و مگر جب تک قیود تعینات میں رہی لقب
 اطلاق کا محال ہے ۵ اشترا جانی یعنی کل کا واقف اسو اسطی موسوم ہوا ہے
 جیسا کہ ایک دوری میں قسم قسم کے جواہرات پر وئے ہوئی ہیں دورہ سب کے
 اندر یکساں رہے گا اور سب کی حقیقت سے واقف ہو گا کہ جواہرات مختلف نام
 کہتے ہیں ۶ آتما جو جیو آتما کہلاتا ہے اسکی حقیقت اسطرح سے سمجھو کہ سونے
 اور مٹی سے برتن اور زیور بنای جاوین برتنوں اور زیورون کی صورت
 اور نام اور اونکے کام ہدیہ ہونگے حقیقت اونکی وہی ہونا یا مٹی رنگی اسطرح
 آتما تعلق بدن کے سبب ہی جیو آتما کہلاتا ہے اور میں اور تو اور وہ خطاب
 کرتے ہیں یعنی تو مٹی کہتے ہیں ۷ پر م آتما اسو اسطی کہتے ہیں کہ عین نامی ہے
 اور سرور ہی اور مکان اور زمان اور فانی اشیا سے نہیں ہے ۸ جو پیدا ہوا
 ہوا اور مرے بھی نہیں اور کل کے حال سے واقف ہوا و سکا نام دانا ہی ہو وہ
 صفت اسمین ہے - ۹ بے نہایت اسو اسطی موسوم ہے کہ تمام جسم میں ایک
 ہی مٹی ہے اور تمام برتنوں میں ایک ہی ہونا ہی اور تمام کپڑوں میں ایک ہی
 نار ہے پس ابتداء سے انتہا تک سب میں مساوی ہے یہ علامت بے نہایت او
 اغنت کی ہے ۱۰ اندسروپ ہی ایک اسم کا نام ہے کہ یہ عین سرور ہی جس
 میں کچھ سرور ہے او میں ایک ذرہ اس کے سرور کا ہی خلاصہ یہ ہے کہ جو جزو
 نظر آتا ہے اس کا کل وہ ہے ۱۱ چار نشان اسکی صورت کے ہیں کہ ہر وقت
 اور جگہ یکساں ہیں ۱ جو متو ہی میں ہے وہی پر م آتما ہی یعنی آتما بزرگ

[illegible]

فنا ہی ہونا ضرور ہے بدن لطیف بسبب ہمراہی آتما کے ہست نہا جب
 دل کی گرہ کھلنا وے اور جو ہر ایسی مظنون ہے جاتی رہی پیرا مرے ۴
 یا وجود اتنی قیود کے مطلق اسو اسطی موسوم ہے کہ برہما سے جیوٹی تک
 سب میں آتما برابر ہے اور سب قید میں تعینات کے ہیں اور قیدی مطلق
 نہیں کہلا سکتا ہے جب یہ سب فنا ہو جاوین یعنی اتکا تعینات جاتا رہے
 وہ اطلاق جسے کہ ہوا تھا وہ باقی رہا جو کہ جب تک قیود تعینات میں رہی لقب
 اطلاق کا محال ہے ۵۔ انتہا جیو یعنی کل کا واقف اسو اسطی موسوم ہوا ہے
 جیسا کہ ایک دوری میں قسم قسم کے جواہرات پر وئے ہوئی ہیں دورہ سب کے
 اندر یکساں رہے گا اور سب کی حقیقت سی واقف ہو گا کہ جواہرات مختلف نام
 رکھتے ہیں ۶۔ آتما جو جیو آتما کہلاتا ہے اسکی حقیقت اسطرح سے سمجھو کہ سو
 اور مٹی سے برتن اور زیور بنائی جاوین برتنوں اور زیوروں کی صورت
 اور نام اور اونکے کام جیو مٹنے کی حقیقت اونکی وہی ہونا یا مٹی کی سی طرح
 آتما تعلق بدن کے سبب جیو آتما کہلاتا ہے اور عین اور تو اور وہا خطاب
 کرتے ہیں یعنی تو مٹی کہتے ہیں ۷۔ پر م آتما اسو اسطی کہتے ہیں کہ عین انا ہی ہے
 اور سرور ہی اور مکان اور زمان اور فانی اشیا ہی نہیں ہے ۸۔ جو پیدا ہوا
 ہوا اور مرے بھی نہیں اور کل کے حال سے واقف ہوا و سکا نام دانای ہو وہ
 صفت اس میں ہے - ۹۔ بے نہایت اسو اسطی موسوم ہے کہ تمام جہاں میں ایک
 ہی مٹی ہے اور تمام برتنوں میں ایک ہی ہونا ہی اور تمام کپڑوں میں ایک ہی
 نار ہے پس ابتداء سے انتہا تک سب میں مساوی ہے یہ علامت بے نہایت او
 اننت کی ہے ۱۰۔ انتہا سرور ہی ایک مکان نام ہے کہ یہ عین سرور ہی جس میں
 میں کچھ سرور ہے اور ہمیں ایک ذرہ اس کے سرور کا ہی خلاصہ یہ ہے کہ جو خیر و
 نظر آتا ہے اس کا کل وہ ہے ۱۱۔ چار انسان اسکی صورت کے ہیں کہ ہر وقت
 اور جگہ یکساں ہیں ۱۲۔ جو متو ہی ہیں وہی پر م آتما ہی یعنی آتما بزرگ

اور جیسے پہلے پہل بنا وہ پہل میں آ کے تخم ہو گیا پھر سرور نہ ہو تو کیا غم
 بہرہ سوال آتما کی کیفیت ظاہر کرو کہ اسکو اگر تالیف کرینو لے کاموں
 کا نہیں ہے کیوں کہتے ہیں جواب جو خوشی اور غم اور عقل کرتا ہے
 وہ کرتا یعنی کرنے والا افعالوں کا کہلاتا ہے اور خوشی تب ہوتی ہے جبکہ
 خواہش کے موافق معاملات کا سر انجام ہوتا ہے اور غم برخلاف ہونے سے
 ہوتا ہے اور عقل نیک اور بد کو تمیز کرتی ہے یہ اسباب محسوسات کی حساس
 سے ہوتے ہیں یعنی جھکنے شیریں اور تلخ اور بگنے خوش اور بد بو اور دینے
 دوست اور دشمن اور سماعت کرنے اخبار نیک اور بد و غیرہ سے یہ صفت
 اسکی ذاتی نہیں ہے بلکہ عارضی ہے کہ بسبب تعلقات اجسام لطیف اور
 کثیف کے یہ حرکات خلاف لازمہ اپنے کے کرتا ہے اور جبکہ ایسا کرتا ہے
 جیوا تسموم ہوتا ہے اور گرفتار پنجہ افعال نیک اور بد کا رہتا ہے سو
 اگر تسموم ہے ۲ ساکشی یعنی جاننے والا کثیف کا موصوم ہے اور اسکا
 سبب یہ ہے کہ لطافت اور کثافت اپنے جسم کی آپ از خود جانتا ہے
 اور کہتا ہے کہ میں ہوں اور میرا سر ہے اور میرا ہاتھ پایا نو ہے اور میں اور
 جیت اور ذبہ اور آنکھار جو چار اشیہ کران ہیں اور پیراں اور اپان اور
 بیان اور اودان اور سان ہوا ہیں اور سنوگن اور رخنوگن اور تنوگن
 چوبیسون ۳ گن ہیں یہ اسباب دوستی اور دشمنی اور سعی نیک اور بد
 کرتے ہیں اور یہ خلاصہ بدن لطیف اور کثیف کے ہیں جب تک الحقیقت
 سے ناواقف رہتا ہے اسکو رستگاری میسر نہیں ہوتی جب واقف ہو
 ساکشی ہے ۳ فانی نہیں جاودانی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ علم اور عالم
 اور معلوم اور فعل اور فاعل اور مفعول یہ سب فانی ہیں کیونکہ پیدا ہو
 ہیں پس راز سے واقف ہو جو ایسا جانتا ہے وہ از خود موجود ہے
 میزا نہیں ہوا ہے اور جو پیدا نہیں ہوا ہے فنا ہی نہیں ہو گا پیدا ہوا ہے

اور چوتھے میں عقل اور پانچویں میں حد سے زیادہ سرور ہے ۱۰ سوال
 غذا کے متعلق خزانہ کی تعریف کرو جواب اس خزانے کے تحت میں ۶ جنس
 میں اخون ۲ گوشت ۳ پوست یہ بیان کے اجزاء ہیں اٹھویں ۲ منی ۳
 مغز یہ باب کے اجزاء ہیں اور اسکو بجا کرتا ہوتا ہے فرض کرو ۱۱ سوال
 پرانوں کی تعریف کیا ہے یعنی پران مے کوش جواب ۱۱ اسکے تحت میں ۱۲
 پران ہیں مگر دس معروف ہیں ۱ پران اسکا مقام ہر دے میں ہے ۲
 ایمان اس کا مقام مقعد میں ہے اور یہ کثافت کو دفع کرتا ہے ۳ اور
 یہ گلے میں ہے ۴ سمان یہ سب رگون میں ہے کہ ہر ایک جگہ طعام و قوت
 پہنچاتا ہے ۵ بیان یہ سب جسم میں ہے ۶ کرکل بھی معدہ میں ہے اور
 طعام کو مضغ کرتا ہے ۷ کورم یہ آنکھوں میں ہے اس کے سبب وہ کہلتی اور
 بندھ جاتی ہیں ۸ ناک اسکے سبب سوڑا کرتی ہے ۹ دیودت جمائی لانا
 ۱۰ دہنچ اسکے سبب بعد مرگ کے بدن میں درم ہوتا ہے ۱۱ سوال نویں کوئی
 کیا تعریف ہو جواب اس کے تحت میں ۷ کرم اندری میں ہاتھ پانوں لنگ
 گود ۱۱ اور مونہ اور من بھی ہے جسکے دو کام ہیں ۱ شکلی یعنی واقع دیکھنا
 ۲ بکلی غیر واقع دیکھنا ۳ اس گیان مے کوش کی تعریف کیا ہے
 جواب ان تینوں کی حقیقت کو سمجھنا کیونکہ یہ عقل کا کام ہے اور عقل
 سے ہوتا ہے اور اسکے تحت میں ۵ گیان اندری میں کان پوست آنکھ مونہ
 ناک اور چٹے عقل کہ اس کے ذریعہ سے اسکا نیشری ناک پہنچتا ہے سوال
 آندے کوش کی کیا تعریف ہے جواب اس کے تین خروہن ۱ سانس
 یعنی گواہ یعنی حالت خواب میں اور غفلت میں خودی کو نہ ہونا ۲ ساکھ
 یعنی کمال سرور ۳ اگیا ناکار یعنی بیوقوفی یعنی ہونا اور بخودی اور
 ظاہر ہے کہ جسکے تحت میں ایسا گنج ہو گیا دوسرا اسکے مقابلہ کو رہے جب
 سمجھ میں آ جاوے کہ تخم کے اندر ڈالی اور پیسے اور پھول اور پھل سب میں

جسے کان کو قوت سمع ہی ۲ جسے ناک کو طاقت شامہ ہے
۴۔ جسے زبان کو قوت ذائقہ ہے ۵ جسے جرم کو قوت لمس ہے
۶ من یعنی دل کا حاکم ۷ چیت یعنی قوت متخیلہ کا حاکم ۸ بدہ یعنی مدرکہ
کا حاکم ۹ آنہکار یعنی انانیت کا حاکم ۱۰ نطق کا حاکم ۱۱ بانو کا حاکم
۱۲ عضو مخصوص کو حرکت دینے والا ۱۳ موضع عقل کا منتظم یعنی متعق
کا ۱۴ سوال جاگرت کیا چیز ہے۔ جواب جب ۱۵ موکل خواں مذکورہ
بالا کے حالت بیداری یعنی عالم ناسوت میں تمیز محسوسات کی بموجب
شرائط مندرجہ حکمت علمی اور عملی کے کریں اسکو جاگرت اوستہا بولتے ہیں۔
۶ سوال۔ سنین کی کیا تعریف ہے جس کو حکما یونانی ملکوت اور عالم خواب
کہتے ہیں جواب جب حیو آتا ہمراہ چار دیوتا انتہہ کرن کے حالت خواب
میں جسم کثیف کو چوڑ جسم لطیف سے سیر کرتا ہے اور خواب اقسام کی
دیکھتا ہے اس کا نام سنین ہے۔ سوال سکھیت یعنی عالم جبروت کی
کیا تعریف ہے۔ جواب محو ہونا ۱۲ حواسوں کا حیو آتا میں اور ندیکہنا
کسی قسم کی خواب عالم اسباب اور غیر اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ
اور مجازی اور معنوی اور عقلی اور علوی اور سخی اور برعکس اور چوٹا یہ
حالت سکھیت اوستہا کی ہے یعنی خواب غفلت و بے خبری کی ۸ سوال تریا
جسکو عالم الابوت کہتے ہیں وہ کیا ہے جواب ان تینوں حالتوں سے گذرنا
اور آتا یعنی نفس ناطقہ کو محو ذات پاک میں کرنا اور میں اور تو اور وہ سب
خیال نہ ہو کرنا اور خوف اور امید سونے اور جاگنے اور مرنے اور جینے کا
نہ کرنا اسکا نام تریا اوستہا اور اشراق اور حکمت اور کمالات جو نام سب
اعلیٰ اقرار دے سکے وہ ہی اور عین علم اور گیان حق اور معرفت و استغراق
ہے ۹ سوال پانچ خزانے جو مشہور ہیں انوکا کیا حال ہے جواب
خود رک کے دوسرا پرائون سے وابستہ ہی تیسری میں دل

۱۔ سرب اوپ نکھد پیپر کیمین نمبر ۲ و اتھین میدین نمبر ۲

آزادی اور گرفتاری کے بیان میں بطور سوال و جواب
کے سوال کی علامت سے اور جواب کی علامت سے

۱۔ س گرفتاری اور بندہ کیا ہے جواب جو آتما جسم اور تعانت پر
نظر کر کے کہتا ہے کہ میں ہوں یعنی آنکھار رکھتا ہے اور کہی اپنے تئیں بدل
اور کوتاہ قدر اور فربہ ولاغر و حقیر اور ناتوان اور مفلس اور مجبور اور محکوم
سمجھ کے متاسف ہوتا ہے اور کہی اپنے تئیں مختار اور جمیل اور حسین
اور علیم اور حکیم اور عقیل اور جملہ صفات سے موصوف سمجھ کے مسرور ہوتا ہے
اور کہی امید بشت کرتا ہے اور کہی دوزخ کی آگ سے ڈرتا ہے اور کہی کسی پر
گمان دوستی کرتا ہے گو کہ وہ دشمن ہے اور دشمن سے بھجھتا ہے گو کہ وہ بدل
ہی بھی گرفتاری ہے ۲ سوال آزادی کیا ہے یعنی کت و ستگاری
جواب تعینات سے دل کو دور کرنا اور سب کو مثل زبان اور مکان اور
انسان اور حیوان اور جاد اور نبات وغیرہ اور جو ضد پر گرفتاری کے ہیں
مساوی سمجھنا آزادی ہے ۳ سوال اودیا کیا چیز ہے جواب جسے
توہمات پیدا ہووین اور فانی اور ناپائدار چیزوں پر رغبت ہووے
اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کا ہے جہا کرے اور بے حقیقت نیم
ورجا دکھلاوے اور سید راہ سے ٹیڑھی راہ کو پھکاوے وہی اودیا
یعنی جہل اور بے علمی ہے ۴ سوال بدیا کیا ہے جواب جسے ہم اور
شک اور حیرت اور حسرت دفع ہووے اور جسے اودیا سے اپنے تعلق
کے فنا ہووے اور جسے اودیوتا مفضلہ ذیل ایک دل اور ایک رای ہو
فرمانبرداری کرین اور محسوسات کی طرف میل نہ کرین گو کہ انتہائی نظر تک
سیر کرین وہ بدیا ہے اور علم و دانش اودیوتا جسے آنکھ کو قوت نظر ہے

حد اور معنی میں بطور واحد کے ہے جیسے کہ مادہ گا و کالی اور بی
 ہر رنگ کی ہوتی ہیں اونکے دودھ کا رنگ اونکے رنگوں کے سبب
 مختلف ہیں ہوتا ہے بلکہ کیساں ہوتا ہے ۱۸ عارف اور گیانی ہر ایک
 میں کثرت میں اور بیان سب کے عبارت مختلف ہیں مگر سمجھ
 شغل سب کا ایک ہی ہے ۱۹ جو چاہتا ہو کہ حق کو پاوے اور باطل سے جدا
 ہووے وہ شک کو دور کرے اور حواسوں کو ضبط کرے اور جہل کو دفع
 کرے اور علم کو پاوے۔ ۲۰ وہ خالق خلق کا اور منظور نظر ناظر کا سب
 ہیں اور سب ہی برابر۔ ۲۱ مولف یونان کے حکما کی رائے تمام بید کے
 احکام کے مطابق ہے فقط طرز بیان کا جدا ہے دیکھو دل کی تعریف
 ۲۲ نقل ہے کہ لقمان حکیم کے استاد نے لقمان کو
 فرمایا کہ ایک جانور کو ملاک کر اور جو عضو سب لطیف ہو اور جو سب
 کثیف ہو حاضر کر لقمان نے دل اس جانور کا رو برو کیا استاد نے کہا
 کہ یہ کیا ہے لقمان نے کہا کہ یہ ایک ہی عضو دونوں خصلت رکھتا ہے نیکی سے
 لطیف اور بدی سے کثیف ہو جاتا ہے استاد نے خوش ہوئے کہا کہ
 کل مراتب حکمت نظری اور عملی کے شکو حاصل ہو گئے اب چہ تعلیم اور تفہیم کی
 باتی نہیں ہے چہل پر قسم کی تیسے دو پر ہوئی اور علم پر قسم کا شکو کشف ہو گیا
 اب بخت ہو ۲ جو جزو اور کل کو دیکھے وہ کس سے ڈرے اور کسکی خواہش کی
 اور کدوست اور کدشمن جانے ۳ زبان سے دعویٰ کرنا اس تہ کا اسان، او
 وہ کہہ لے ہے اور دوسرے سمجھنا اسدزمہ کا انوارا بتنا ہی ہے مگر حدی زیادہ مشکل ہے
 یہ محبت کی تعریف میں حکما رقم کرتے ہیں کہ شبیہ وحدت طبعی کی ہے پس اسکو غور کرو
 ۴ جیسے دیوانوں کے خوش کر نیکیک اور خیریت اور تیر و نیکیو سیر کر نیکیو سارہ اور تیر
 اور سارے خوش کر نیکیو عدل اور انصاف تو پریم آتھا کہ با نیکیو سوچ اور بچار پر آج
 اور غور کرنا اسکے مطالب تیر تہ اور برت اور جیلا و زیب سہ سرب و پر

لطیف اور کشف اور انسان اور حیوان کی ایک ہی جیو آتما ہی کیا ہوا
جو جدی صورت کی نظر آتی ہیں دیکھو ایک چاند ہزار برتن میں جدا جدا
نظر آتا ہے مگر وہ متعدد نہیں ہو جاتا ہے۔ اکاش ہزار گہر و تہیں جدا
متخیل ہوتا ہے مگر واحد ہے۔ کوزہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا
اکاش بجائے خود قائم ہے اسی طرح تفریق اور تمیز انسان اور حیوان اور
عالم اور جاہل اور نباتات وغیرہ میں ہے مگر حقیقت میں جدائی کچھ نہیں
کہ کوزہ کی کثرت سے اکاش کی کثرت نہیں ہوتی ہے اور کوزہ کی شکست
ہو جانے سے وہ شکست نہیں ہو جاتا ہے " بسبب جدا ہونے اقسام
مخلوقات اور ادنیٰ ہدایت اور رسومات کے خالق اور انکا جدا نہیں ہوتا ہے۔
اتنا تفاوت درمیان اکاش یعنی خلا اور آتما کے ضرور ہے کہ آتما بدایہ
اور اکاش او دیا ہے ۱۲ وجود عالم کا نام اور صورت ہی ہے اور یہاں
مایا سے موجود ہونے ہیں گو کہ مایا برہم کی اچھا ہے مگر او دیا ہے ۱۳
غور کرے وہ سمجھے کہ مایا فقط نام اور صورت ہی اور برہم اس میں پوشیدہ
ہے جب او دیا یعنی چل دور ہو جاوے جو محبوب ہی پر گہمت ہو جاوے
جیسے کہ چراغ کی روشنی ہونے کے ساتھ ظلمت شب کی دور ہو جاتی ہے
۱۴ برہم کے پانے کو دور راہ ہیں ایک عام اس کے چلنے والے کو جدا جدا
تصور کر کے شغل کریں۔ دوسری خاص یعنی عشق اور عاشق اور معشوق
اور عبد اور عبادت اور معبود کو ایک ہی سمجھ لے ۱۵ آدمی کو چاہی ہی
بید کو پڑے اور اشاری اور کیا یہ سب کو غور اور فکر سے سمجھے ہر من کے ہر منہ
کو کہو دے تب برہم کو پاوے۔ ۱۶ جب برہم کو پا جاوے اور اسکی
ماہیت سمجھ میں آ جاوے پھر تحصیل کرنا علم طبعی یا ریاضی یا الہی کا فصول ہے
بلکہ تاریخ اوقات کا ہے پھر چاہی کہ تو یہ اسکی طرف نہو کیونکہ جسکو علم ملے
وہ ہو سہ کیوں کہاوی ۱۷ چاروں مہد کی بہت سرقی ہیں بیان توحید کا حصہ

غلام بن رہا ہے جیسے ہاتھی زور اور قوت میں افسان سے سو مرتبہ
 اشرف ہو گا یعنی جبل سے چوٹے لڑکے فیلان سے مثل گیدڑ کے ڈرتا
 جسک اس کی آسا اور شانہ جاوے گی کت پرابت نہ ہوگی۔ ۳۔
 جو کت پانے کی اچھا رکھتا ہو وہ سب اچھا کو دور کرے اور جب اچھا میں
 سے جاتی رہے اور من شدہ ہو جاوے برہم آپ سوا سوا میں آن برا جین ہر
 سچے اور کٹے لگے کہین برہم ہوں لیکن جب تک خواہش اور نہ ہو جاوے
 یہ حیو اتما کا گہر ہے اور غلام ہے بلکہ غلاموں کا غلام ہے اور اگنیوں
 فرما نہ دار ہے۔ ۴۔ جب تک دلیں ایک بال کی برابر سرگ یا کت کی
 اچھا اور نرک اور نیدہن لاپے رہی اور وہ کہے کہ میں گیانی یا حکیم یا پیراگی
 ہوں یا دعویٰ کرے کہ میں عاقل ہوں تم سمجھو کہ وہ چوٹا ہے ۵۔ آتما کی
 تعریف بجز نیرا اور فقیر اور دوہم اور قیاس سے اعلیٰ تر ہے اور جو تعریف
 محسوسات کی ہے وہ سب اسکی تعریف ہی کیونکہ اسکی نسبت سب سوا ہی
 اور جس مقدار ہاتھی میں سوا سوا قدر مچھرا اور چنیوٹی میں ہے ۶۔ جب کو ہی ایسا
 سمجھتا ہی اور یقین کرتا ہے وہ حیو اتما سے از خود برہم آتما ہو جاوے
 اور اوہ کہنے لگتا ہی ۷۔ جو برہم کو سمجھ لے وہ برہم سے پاک ہو جاوے پیرا کو
 اچھے خوف آد اگون اور نرک اور امید بہشت اور نتائج نیک افعالی اور
 خیرات اور جنات کا نہ ہے یہی غلامہ عداوت اور برہم گیان اور
 توحید کا ہے ۸۔ جب آتما حالت جاگرت اور سنین اور سگپت میں ایک حالت
 پر رہے اور کما نام نہ تر یا ہے کیونکہ سنین کی حالت میں من میں بہرنا ہوتی ہے
 جسے مانا کہ میں برہم ہوں وہ سب بپالی ہو گیا ہر وہ کہاں جاوے اور کہاں
 سوا پر کہے آدی اور جب تک ان تینوں حالتوں میں رہے اور کہے کہ میں
 برہم ہوں ۹۔ اتلائی ہے کیونکہ ان حالتوں میں جدائی شرط ہے اور جب برہم
 جاتا نہ رہتا ہے وہ تینوں حالت از خود جاتی رہتی ہیں۔ ۱۰۔ اتما اجسام

نقطہ ۸ دام یہ وزن صحیح المزاج آدمی کا ہے۔ بول اور غائیط کا وزن
 قرار نہیں دیا وہ یہ ہے کہ جیسی غذا کی کمی اور بیشی ہو ویسی اسکی حقیقت
 ہو ۹ انسان کے جسم کی اتنی بڑی تعریف ہو اور اسکی بناوٹ کی
 کیسی ترکیب ہو لیکن انجام اسکو فنا ہے پس لازم ہے کہ وہ راہ تلاش
 کرے جسے مکت ہو۔ چاہی کہ نقش کو دیکھ اور نقاش کو یاد کر مولف
 ایک سو پانچ اور پانچ سے پچیس ہوئے اور پچیس سے جملہ موجودات خوا
 وہ اجرام فلکی ہے یا اجسام ارضی اور انہیں پچیس اجزا کی تعریف ہر ایک
 آپ نکھدا اور ہر ایک بدن ہے پس ان کو حافظہ میں رکھنا چاہیے اسے
 باہر وہ ہے جسکی تعریف عقل کل سے ہی نہیں ہو سکتی ہے فقط

۴۔ امرت بیدار نکھد یہ ستر اکبرین نمبر ۲۶ و اتھرن بدن نمبر ۱
 دل کی حالت کے بیان میں

۱۔ دل دو صورت کا ہوتا ہے لطیف اسکی علامت یہ ہے کہ شہوت
 اور غضب سے خالی ہو یعنی خواہش نعمائے عقیقی اور دنیا سے بے پرواہ ہو
 اور مکروانات اور مرغوبات کو یکساں جانتا ہو ۲ کشیف اسکی نشانی یہ
 ہے کہ شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم سے پاکسی ایک ان چاروں کے
 آلودہ ہو ۳ آدمی کی رستگاری اور نجات کا سبب جسکو مکت کہتے
 ہیں اور گرفتاری اور قید جسکو بندہ کہتے ہیں اور جہنم کہتے ہیں یہی من ہے
 اسکی حرکت سے اپنے تئیں آزاد اور کبھی مالک اور کبھی غلام سمجھتا ہو
 اور امید بہشت اور خوف دوزخ رکھتا ہے اور سانس کو رستی اور رستی
 کو سانس اور سچ کو جھوٹہ اور جھوٹہ کو سچ سمجھتا ہے جب یہ علم اور عقل
 سے بہرے اور جہل اور غفلت سے خالی ہو دے پیر ہر افس سے محفوظ رہے
 کیونکہ یہ کیلی قید میں نہیں ہے فقط اسے جہل اور نادانی سے آپ

نیک عمل ہے اور تین شخصوں سے مکمل ہوتا ہے ۱ جھان یعنی جگ کے
 ۲ جھان کی جو رو وہ صاحب جگ کہلاتی ہے ۳ بڑا جگ
 راتا ہے اور خبر دار رہتا ہے تاکہ خلاف آئین کوئی عمل نہ ہو یہ بھی
 ہے غرض کہ دو عامل کہلاتے ہیں اور ایک عورت اچ گئیانی تو سمجھ کر
 سم میں جو میو آتا ہے یہی جھان ہے یعنی جگ کا کرنیوالا اور دل تیرا برہما
 در عقل عورت جھان کی ہے جو شوہر کے ہمراہ گاہنہ جو رکے بیٹھتی ہے اور
 روہ انکی بمعنی نصف جسم مرد کی کہلاتی ہے اور عقل ہمیشہ جیو آتا ہے ہمراہ
 رشتہ ہے - احترام اور خیر کر یا اور دچھا بمعنی واحد ہے یعنی حق الخدمت جگ
 کرانے والوں کی پانچوں گیان اندری یعنی قوت باصرہ اور لاسہ اور سامہ
 اور شامہ اور ذائقہ بمنزلہ اوس برتن کے ہیں جو جگ کی قوت کام میں
 آتے ہیں - وہ پانچ چیز جو آگ میں ڈالی جاتی ہیں یعنی ہوم کیجاتی ہیں
 اور ہوم کی ساگری کہلاتی ہیں یعنی وہ جانور جسکو ہونا جاتا ہے خواہش
 حرص غضب حسد تعصب ہیں بدن کے بال وہ گھاس میں جسکو کٹا ہوتے
 ہیں اور سر کو وہ برتن سمجھو جس میں چیزوں کو رکھنے کے آگ میں ڈالتے ہیں جو
 ترکیب سے جگ کرے اور اس قسم کے جگ کو جانے وہ قیود افعال نیک اور برے
 آزاد ہو جاوے ۲۲ آدمی کی کمپوڑی میں چار ٹکڑے ہیں اور وہ باہم ملے
 ہیں ۲ جبرہ میں اور سیار میں ۱۱ ٹکڑے ہیں ۲-۲۲ ذات تیلے اور اوپر
 کے ہوتے ہیں ۲ ہر کی پشت اور رحم مادر سے گزرتے کو ۱۰ منزل میں
 اور انہیں نہایت تکلیف ہوتی ہے ۵-۱۰ بیوندا انسان کے جسم میں ہوتے
 ہیں ۶ نو سو پے ہیں جسے پونڈ مضبوط رہتے ہیں ۷ سات سو گ ہیں
 جسے غذا الطیف داخل جسم کے ہوتی ہیں ۸-۳۶۰ ٹکڑے ہیں ۹-۳۶۰ ٹکڑے
 ۵۰ لاکھ بال آدمی کے جسم میں ہوتے ہیں ۱۰ گوشت بزرگ نیلوفر کے ہے
 یعنی دل وزن او کا ۲۱ دام ہے زبان ۲۲ دام صغیر ۲۳ دام بزرگ ۲۴ دام

ہمایت تکلیف اور سکو ہوتی ہے اور اس حالت تکلیف میں چلا تاہو یعنی
 روتا ہے ۱۰ جب مان کے شکم سے نکلتا ہے فوراً او دیا یعنی غفلت اور
 نادانی اور سب خیالوں کو جو شکم مادر میں کرتا رہتا تھا پہلا دیتی ہے اس
 علت سے پہلے پر محتاج علم اور عقل اور اعمال کا ہو جاتا ہے ۱۸ تین گن
 منظم تمام امور است نیک اور بد دنیا اور عقیقہ کے ہیں یہ بمنزلہ تین خلط
 کے ہیں است اسکو تنوگن اور تمیز اور بشن کہتے ہیں اور یہی سب نظام
 اور آسائش کا ہے ۲ رج اسکو رجوگن اور شہوت اور برہم کہتے ہیں اور
 سبب ایجاد کا ہے ۳ تم اسکو تنوگن اور غضب اور رور کہتے ہیں یہ
 فنا کا ہے غرض کہ اسکے سبب سے مدت معبود رکے تمام ہوتا ہے ۱۹ پیدا شد
 انسان کے دو موضع ہیں ایک پشت پر کیونکہ نطفہ پہلے باپ کی پشت سے خارج
 ہوتا ہے دوسرے رحم مادر کا او سین مرتب ہوتا ہے اور پھر آمد ہوتا ہے۔
 ۲ جسم کو شیر کہتے ہیں اس کا یہ سبب ہے کہ تین قسم کی آگ اس میں رہتی ہے
 ۱۔ آگ گیان کی جسے تمیز یعنی نور معرفت نظر آوے اسکو حکما یونان نفس انسانی
 اور نفس ناطقہ کہتے ہیں ۲ آگ بنیائی اور یہ نفس حیوانی سے اشارہ ہے
 اور نور آنکھ کا ۳ جھڑاگنی یعنی معدہ کی آگ اسکو حرارت عزیزی اور
 نفس نباتی بھی کہتے ہیں ۴ حرارت عزیزی چار قسم کی غذا کرتی ہے
 ۱ وہ جو دانتوں سے چبا بی جاوے جیسے روٹی ۲ وہ جو بلی جاوے جیسے
 پانی اور شربت ۳ وہ جو چوڑی جاوے جیسے مان کے پستان کا
 دودھ ۴ وہ جو چالی جاوے جیسے دوا وغیرہ ۲۲ آگ بنیائی کی
 دوست اور دشمن کو شناخت کرتی ہے اور دوست کی خواہش رکھتی ہے
 اور دشمن کی ممانعت چاہتی ہے یعنی جذب منفعت اور دفع مضرت
 اسکے متعلق ہے ۲۳ گیان کی آگ دو نوعوں کو جلاتی ہے اور نیک اور بد
 آزاد کرتی ہے یعنی کرموں کو قابو کرتی ہے اور ہیشم کرتی ہے مثلاً جگ

حواس بجا سے خود قائم ہو جاتے ہیں وہ وہاں صانع صنعت کو مطلق کا
 کرتا ہے اور ذکر پر نوبت یعنی اوم کا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ وقت برآمد ہونے
 تنفس کے لفظ اوم ناک سے نکلتا ہے اور وہ اس وقت جاتا ہے کہ مین ۲
 خیرون سے مرکب ہوا ہوں ۱ اور یا یعنی جہل اور نادانی ۲ محنت یعنی عقل
 اور دانائی ۳ آنکھار یعنی انانیت اور خودی کہ اس کے باعث حرکت ہے
 کہ مین ہوں ۴ پانچ عنصر لطیف اور بسیط کہ مجموعہ اس کا ہرن گریہ ہے
 شبہ پریش روپ رس گندہ ۵ پانچ عنصر کثیف کہ مجموعہ ان کا پر جاتا ہے
 اکاش ہوا آگ پانی مٹی ۶ دس اندری یعنی گیان اندری اور کرم اندری
 ۲۳ مین یعنی دل جو آتما روج کو کہتے ہیں وہ ان ۲۳ سے جدا ہے گویا
 ان ۲۳ سے ایک محل بنا اور جیو آتما اور سہین مقیم ہوا ۱۳ جو غذا مان کہاتی ہے
 اسکی لطافت ناف کی راہ سے بچہ کی غذا ہوتی ہے اور سب نشو و نما کا
 ہوتا ہے ۱۵ نوہمینے کا جب بچہ ہوتا ہے ہر طرح سے مکمل ہو جاتا ہے اور اس
 وقت یہ خیال کرتا ہے کہ مین بلند سے پستی میں آیا ہوں اور آزاد سے
 دامن عناصر اور جمادات اور نباتات اور حیوانات کے پھنسا ہوں وہ یہ
 کہ نیک اور بد سے واقف ہو جاتا ہے پس غم اور اندوہ مین مبتلا ہوتا ہے
 اور تکلیف اور تردد کے جنگل میں سرگردان ہوتا ہے اور سنا بقہ حال کو یاد
 کرتا ہے اور بہت افسوس کر کے کہتا ہے کہ اب اگر شکم مادر سے نکلوں تو سوائے
 برم آتما دوسرے کسی محسوسات کا دیان نہ کروں اور ہمیشہ اوم سے شاغل رہوں
 اور اس راہ پر جان اور وہ فکر کروں کہ اپنی اصل سے جا ملوں اور ہمیشہ
 صانع صنعت اور قادر قدرت کہ وہ نام اور شکل اور رنگ سے منزہ ہو اور
 سراپا نور ہے اوسیکی تھوہر مین ہوں اور سوائے نیک افعالی بد فعلی ہرگز
 نہ کروں پس اس آرزو سے سعی برآمد ہونے کو کرتا ہے پیران کے بیٹ سے
 نکلتا ہے ۱۶ جب برآمد ہوتا ہے بسبب تنگی مکان مخصوص عورت کر

عورت کا جو بعد طہارت کے رحم میں باقی رہتا ہے - ۲ منی یعنی نطفہ
 مرد کا جو جوش اور حرارت صفر اور خون اور شہوت سے بنتا ہے - ۳ -
 یران باد جو ان دونوں کو حرکت دیتی ہے اور شہوت پیدا کرتی ہے -
 ۴ جب نطفہ رحم میں قرار کرتا ہے اس ترکیب سے نشوونما پاتا ہے -
 ۱- آہٹہ پیر میں وہ نطفہ اور خون جوش کہا کے اسپرین بنتا ہے اور غلیظ ہوتا
 اور علقہ ہو جاتا ہے ۲ سات روز میں جوش کہا کے مثل جاب کے بلند
 ہوتا ہے - ۳ پندرہ روز میں گوشت کا لوتھرا ہوتا ہے ۴ ایک مہینے میں
 وہ سخت ہو جاتا ہے ۵ دو مہینے میں سر پیدا ہوتا ہے ۶ تیسری مہینے
 میں ہاتھ اور پاؤں پیدا ہوتے ہیں ۷ چوتھے مہینے میں اونگلیاں اور حملہ
 اعضا مرتب ہو جاتے ہیں اور پران حرکت دیتا ہے ۸ پانچویں مہینے
 میں پیٹھ کی ہڈی اور سب ہڈی سخت ہوتی ہیں ۹ چھ مہینے میں محل
 حواسوں کے درست ہو جاتے ہیں ۱۰ ساتویں مہینے میں شعور بمعنی تہیز
 پیدا ہوتا ہے ۱۱- آٹھویں مہینے میں ہر شے کو قوت اور کمال ہو جاتا ہے
 ۱۲ نوین مہینے شکم سے باہر نکلتا ہے ۱۰ مذکر اور مونث اور محنت ہونے کے
 اسباب میں ۱ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو وہ دختر پیدا
 ہووے ۲ اگر مرد کی منی خون حیض عورت سے زیادہ ہو وہ لڑکا پیدا ہو
 ۳ جب منی نطفہ مرد کی اور خون حیض عورت کا مقدار میں برابر ہوں محنت
 پیدا ہو ۱۱ مجامعت کی حالت میں مرد یا عورت متفکر یا اندوگین ہوں یا دل
 قرار نہ رکھتا ہو اور اضطراب ہو اس صحبت سے لڑکا ہو یا لڑکی یا محنت وہ
 کوئی عیب یا نقصان ضرور رکھتا ہو مثلاً اندھا ہو یا بہرا یا دیوانہ یا لنگھ یا
 ضعیف القوی یا کبیرا ہو اور چور یا بدکار ہو ۱۲ اگر وقت مجامعت اور قیام
 نطفہ کے ایساں باؤ کا زور ہو تو اوسکے دو حصے ہو جائیں اور توام پیدا ہوں
 ۱۳ جب بچہ مان کے پیٹ میں آہٹہ مہنے کا ہوتا ہے اور پختہ ہوتا ہے یعنی

کی ہے ۴ سنی ایک صورت کو قائم کرتی ہے جیسے خاک کا تصویر کا
 معصوم بناتا ہے پانی مٹی کو گوندتا ہے اور خمیر کرتا ہے جیسے کرناں بنائی
 آٹے کو آگ بیکاتی ہے جیسے کہ کھلونے اور برتن کو پڑاؤہ پکاتا ہے اور
 روشنی بھی دیتی ہے ہوائی اور انبساط اور نم و دہی ہے آتش
 ہر ایک عنصر کے مقام کو جگہ بناتا ہے جیسے شیشہ گر شیشہ کو پونک پونک چو
 اور پراکرت ہے مثلاً سماعت کیوہٹے کان میں غلوہے تاکہ آواز سموع ہو
 دیکھنے کے واسطے آنکھ میں خلا ہے بو کے سونگھنے کو ناک میں چکنے ذائقہ
 کیواسطے زبان میں اور لیس کیواسطے موندہ میں لذت مجامعت کیواسطے عضو
 اور محل مخصوص مرد اور عورت میں لیس کیواسطے تمام جسم چرم میں
 اور دفع کثافت کو معقد میں اسطے عقل کے ذماغ میں ۵ قیام جہام
 غذا سے ہوتا ہے اور قوت ہی غذا سے پاتا ہے
 اور غذا کے ذائقے چہ نفوس کے میں اور اسکو کہتے رس کہتے ہیں ۱ میٹھا
 جیسے شہد اور شکر ۲ ترش جیسے آم اور آٹے ۳ نمکین جیسے نمک اور شور
 ۴ چہرہ پر جیسے مرج اوپیل ۵ کڑوا جیسے حنظل ۶ پیچکا یعنی بے مزہ
 ۷ ان چہ کے سوائے اور دوس چیز آرام اور قیام اجسام کو ہیں -
 ۸ سر اکھج ۹ رکھب ۱۰ گذار نہ مریم ۱۱ پیچم ۱۲ دھرت ۱۳ ناہا
 ۱۴ خوشخبری ۱۵ بد خبری ۱۶ سننا ہر قسم کی چیزوں کا ۱۷ سات رنگ سے
 نطفہ مرکب ہے ۱ سفید ۲ سرخ ۳ سیاہ ۴ سبز ۵ زرد ۶ گلگون
 ۷ ضدلہ غذا سے کیوس یعنی رس بنتا ہے بصورت آتش جو اور اس سے
 رنگ پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے متخیل ہے کہ سات قسم کا نطفہ یعنی تخم
 بنایا اس سے خون اور خون سے گوشت اور گوشت سے چربی اور چربی سے
 نش اور نش سے پٹہ اور پٹہ سے ہڈی اور ہڈی سے مغز اور مغز سے نطفہ
 ۸ تولید اور تناسل کے تین جزو اعظم ہیں - ۱ خون حیفر

کرنے والا اور دل کو ریسمان اور حواسوں کو کھینچنے والا اور حواس آستانہ کو
رتبہ کا بیٹھنے والا تقبیر کرو اور اوپر کی الٹی عبارت کا مدعا سمجھو پس
تم خود منتہائے کلام ہو جاؤ ۲۱ جو اس اوپ نکہد کے مطلب کو سمجھے
وہ تمام قیود عالم اور عالم کے لوگوں اور گناہوں اور امید نتائج اعمال
اور خوف آئندہ سے آزاد ہو جاوے یگاہ آپ ہی واحد مطلق ہو جاوے
۲۲ یہ خلاصہ مطلب اہل ترین بید و تمام بید و نکا اور منتہائے مراتب تمام
علو نکا ہے چاہی کہ اسیر عمل کرے اور بروقت مطالعہ غور کرے
تمام مدعا پر کامیاب ہوگا۔ ملاحظہ یہ جو نام برہما اور بشن اور
روہ اور اندر پر جا پت اور ہرن گرہ وغیرہ ہیں یہ سب صفات
اوصاف کی ہیں کوئی مجسم نہیں ہے اور چوٹل آفتاب اور
انسان اور حیوان ہیں یہ بظاہر جدا نظر آتے ہیں جیسے کہ گاڑی مگر بغیر
گاڑیوں کے گاڑی چلنے سے قاصر ہے اس طرح وہ سب اجسام کی جان
ہے اور یہ سب اجسام ہیں غیر سمجھنا باعث آفات کا ہے اور اسباب
ناوانی جیکہ ایک سچے کشف کا مرتبہ حاصل ہووے۔

۳ گرہ اوپ نکہد یہ تیسرا کبریاں نمبر ۲۱ اور اہل ترین ہیں نمبر ۱۸
انسان کے جسم کی پیدائش کے بیان میں

۱۔ جسم انسان کا پانچ عنصر سے بنا ہے اور قائم بھی اور سے رہتا ہے
اور فنا بھی اونہیں ہوتا ہے اور ان کو پنج پہوت کہتے ہیں
۲ پہلے عناصر کا نام پہوت اکاش یعنی خلا ہے جو محیط عناصر کے ہے دوسرے
کا نام ہوا یعنی باد تیسرے کا نام آگ بمعنی تیج چوتھے کا نام پانی یعنی
آب پانچویں کا نام مٹی یعنی پرتی ۲ سختی علامت مٹی کی ہے چرایانی
کی علامت ہے گرمی آگ کی علامت ہے منفذ بمعنی بول اور علو مثلاً اکاش

۲ ناراین اوپ ہنکد یہ تہرا کبرین بنمبر و اتہرتن مین بنمبر ۳۷ وحدت اور کثرت کے بیان میں

۱۔ ناراین وہ ہے کہ وہ جان میں سب جانداروں کے ہی اور جان سب
جانداروں کی اوسہیں کا اور واحد ہے اور بے نظیر ہے ۲ اوس قادر
قدیر نے ارادہ کیا کہ وحدت سے کثرت ہو پس پردہ سے برآمد ہوئے سب
نوا ۳ پس اوسے جو پہلے ظاہر ہوئے یہ مین یران دل حواس ظاہری
حواس باطنی عناصر خمسہ یعنی پنج تہوت ۴ ہرن گربہ یعنی مجموعہ
عناصر لطیف ۵ اندر صفت بادشاہی ۶ برہا صفت ایجاد نہاد یو
صفت فنا ۷ پر جاپت مجموعہ عناصر کثیف کہ تمام مخلوق اسے بنی ۸
پس معہ بارہ چینیے اور پندرہ روز یعنی پچیس ۱۰ اگیارہ زودر ۱۱ آتہ
لشن ۱۲ تمام دیوتا ۱۳ تمام جاندار اور موجودات ۱۴ یہ سب دہین
محو ہو جاتے ہیں وہ ذات جیسی کہ تہی رہتی ہے اس موجودات کے
وجود اور عدم سے اسکی حالتیں کچھ تغیر نہیں ہوتا ہے وہ ہمیشہ قائم با
ہے ۱۵ غور سے سمجھو وہی ناراین برہما اور نہاد یو اور اندر اور بارہ
چینیے اور سال تمام اور گیارہ زودر اور آتہ لشن اور اسنی کار ہے فقط
یہ صفات ہیں کچھ جدا موجود نہیں ہوئے ہیں ۱۶ تمام رکھیش اور کالین
اور جہات مشرق مغرب وغیرہ اور اطراف یعنی گوشے اور اوپر اور تلے
اور زمین اور آسمان اور آگے پیچھے اور اندر اور باہر اور ظاہر اور پوشیدہ ہی
ناراین ہے ۱۷ جو کچھ ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا وہی ناراین ہے وہ کسی حالت
سے منقسم اور تغیر و تبدل نہیں پاتا ہے ۱۸ اسکی حقیقت عبارت میں نہیں
آسکتی وہ سب ہی منزہ ہے اور نور ہے ۱۹ وہ دوہن ہے جو اسکو
ایک تصور کرے وہ بھی دوسرا نہیں ہے ۲۰ جسم کو مثل گاڑی گیان کو رو

کرنے والا اور دل کو ریساجان اور عوہون کو کھینچنے والا اور حیو آستانہ کو
 رتہ کا بیٹھنے والا تصور کرو اور اوپر کی الکی عبارت کا مدعا سمجھو پس
 تم خود منتہائے کلام ہو جاؤ ۲۱ جو اس اوپ نکتہ کے مطلب کو سمجھے
 وہ تمام فیور عالم اور عالم کے لوگوں اور گناہوں اور امید نتائج اعمال
 اور خوف آئندہ سے آزاد ہو جاوے بلکہ آپ ہی واحد مطلق ہو جاوے
 ۲۲ یہ خلاصہ مطلب اہلین بید و تمام پیدا و نکا اور منتہائے مراتب تمام
 علو نکا ہے چاہی کہ اسیر عمل کرے اور بروقت مطالعہ غور کرے
 تمام مدعا پر کامیاب ہوگا۔ مولف یہ جو نام برہما اور بشن اور
 رور اور اندر پر جا پت اور ہرن گرہ وغیرہ ہیں یہ سب صفات
 اوشنات کی ہیں کوئی مجسم نہیں ہے اور جو مثل آفتاب اور
 انسان اور حیوان ہیں یہ بظاہر جدا نظر آتے ہیں جیسے کہ گاڑی مگر بغیر
 گاڑیوں کے گاڑی چلنے سے قاصر ہے اسبطح وہ سب اجسام کی جان
 ہے اور یہ سب اجسام ہیں غیر سمجھنا باعث آفات کا ہے اور اسباب
 نادانی جیکہ ایک سچے کشف کا مرتبہ حاصل ہووے۔

۳ گرہ اوپ نکتہ یہ ستر اکبرین نمبر ۲۸ اور اہلین بین نمبر ۱۸
 انسان کے جسم کی پیدائش کے بیان میں

۱۔ جسم انسان کا پانچ عنصر سے بنا ہے اور قایم بھی اون سے رہتا ہے
 اور فنا بھی اونہیں ہوتا ہے اور ان کو پنج ہوت کہتے ہیں۔
 ۲ پہلے عناصر کا نام ہوت اکاش یعنی خلا ہے جو محیط عناصر کے ہے دوسرے
 کا نام ہوا یعنی باد تیسرے کا نام آگ بمعنی تیج چوتھے کا نام پانی یعنی
 آب پانچویں کا نام مٹی یعنی پرتھی ۳ سختی علامت مٹی کی ہے جریان پانی
 کی علامت ہے گرمی آگ کی علامت ہے منفذ بمعنی بول اور علو علامت اکاش

نارائن اوپ بکھدیہ تیرا کبریاں نہیہ و اتہرین جین نہیہ

وحدت اور کثرت کے بیان میں

۱۔ نارائن وہ ہے کہ وہ جان میں سب جانداروں کے ہر اور جان سب جانداروں کی اوس میں کا اور واحد ہے اور بے نظیر ہے ۲ اوس قادر قدیر نے ارادہ کیا کہ وحدت سے کثرت ہو پس پردہ سے برآمد ہو بیجا ہوا ۳ پس اوسے جو پہلے ظاہر ہوئے یہ میں پران دل حواس ظاہری حواس باطنی عناصر خمسہ یعنی پنج بہوت ۴ ہر گز یہ یعنی مجموعہ عناصر لطیف ۵ اندر صفت بادشاہی ۶ برہا صفت ایجاد نہ مہادیو صفت فنا ۷ پر جاپت مجموعہ عناصر کثیف کہ تمام مخلوق اسے بنی ۸ پس معہ بارہ جینے اور پندرہ روز یعنی پچیس ۹ اگیارہ روز ۱۰ آتشہ بدن ۱۱ تمام دیوتا ۱۲ تمام جاندار اور موجودات ۱۳ انہیں سب میں محو ہو جاتے ہیں وہ ذات جیسی کہ تہی رہتی ہے اس موجودات کے وجود اور عدم سے اوسکی حالتیں کچھ تغیر نہیں ہوتا ہے وہ ہمیشہ قائم با ہے۔ ۱۵ غور سے سمجھو وہی نارائن برہما اور مہادیو اور اندرا اور بارہ جینے اور سال تمام اور گیارہ روز اور آتشہ بدن اور انہی کار سے نقطہ یہ صفات ہیں کچھ جدا موجود ہیں جو سے میں ۱۶ تمام رکھیش اور کالم اور جہات مشرق مغرب وغیرہ اور اطراف یعنی گوشے اور اوپر اور تلے اور زمین اور سار اور آگے پیچھے اور اندرا اور بابر اور ظاہر اور پوشیدہ ہی نارائن ہے ۱۷ جو کچھ ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا وہی نارائن ہے وہ کسی حالت سے منقسم اور تغیر و تبدل نہیں پاتا ہے ۱۸ اوسکی حقیقت عبارت میں نہیں آسکتی وہ سب ہی منزہ ہے اور نور ہے ۱۹ وہ دوہن سے جو اس ایک تصور کرے وہ بھی دوسرا نہیں ہے ۲۰ جسٹ کوشل گاڑی گیان کو

وہ برہم ہمدن نور ہے اور سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ اوسکی کوئی صورت اور شکل نہیں ہے اور سب شکل اور صورت اوس کی ہیں۔ سب اوس سے بنے اور اوس سے قائم ہیں اور اوس میں محو ہون گے اور سب اوسکو سمجھ کر تے ہیں۔ برہما اور رشن اور ہمیش اور اندر سب دیوی اور دیوتا اور تمام موجودات اور مفہومات وہ خود ہی ہے کہ دوسرا نہ تھا اور نہ ہے گا پس جو ہے وہ دوسرا کیونکر ہو سکتا ہے وہ اپنے نہیں آپ وحدت سے کثرت میں اور کثرت سے وحدت میں ظاہر کرتا ہے ۱۳ تمام ازاد دوی سو پیدا ہوتے ہیں جب یکتائی ہو جاوے تمام آفات اور ترددات سے نجات ہو۔ جب تک کہ جدا سمجھتا ہے اور تفرقہ پیدا کرتا ہے مرگ کے خوف سے رہتا نہیں ہے جب یکتائی حاصل کرے پھر آرام تمام ہے ۱۴ اودیا اور اگیان سے یہ سمجھ نہیں آتی ہے مگر گیان سے ۵ جس نے بید نہ ہوا ہو یا بید کے نہ سمجھا ہو یا کرم کا نڈ اور اوپا شنہ کی ہو وہ اس اوپ نکھد کے فحوا سے کلام کو سمجھے تو اون کی برابر فضیلت پاوی بلکہ اشرف ہو جاوے اور جس طرح سونا لک میں پڑنے سے خالص اور کامل عیار ہو جاتا ہے ہو جاوے ۱۵۔ لطواف تمام معیون اور جگ اور تپ اور چپ اور پرانا یا ام اور رہا رنا آفتاب اور مہتاب اور سب دیوتاؤں اور سب افعالوں اور سب کرپا اور کرمون سے اس مطلب کو سمجھنا اعلیٰ اور اکبر ہے ۱۶ اوپ نکھد کا عالم ہو اوس کاسر پر سبہا میں بلند رہے اور زبان تیز

کا ۱۳۔ انبخار ۱۴۔ پیران کہ جیو آتما کی حرکت سے عبارت ہے ۱۵۔ عورت عقل سے اشارت ہے ۱۵ ان سے ۲۵ شے پیدا ہوئیں ۱۵ گیان اندری مذکورہ ۵۔ کرم اندری مسطورہ ۲۔ انتہا کرن موصوفہ ۱۔ عقل ۵۔ عنصر کثیف متعلقات پر بابت ۵۔ عنصر لطیف متعلقات ہرن کر بہ ۶۔ ان پچیسوں کے اجتماع سے جو ہوا و آتش موسوم ہوا۔ ۷۔ جیو آتما ان پچیس سے جدا ہو گیا پچیس کے جسم بنا اور جیو آتما اوسین مقیم ہوا یعنی ناراین اور برہم اور جیو آتما جو چا ہو سو کہو اور وہی ہے جو نرگن سے سرگن ہوا ۸۔ اس سے ایک اور ظاہر ہوا جس کے تین آنکھ ہیں اور تین لوک کا آلہ حرب ہے وہ موسوم رودرا اور یہ اشارہ ہے کہ تین گن یعنی شہوت اور غضب اور تمیز پیدا ہوئے اور اشارہ ہے کہ شہوت اور تمیز سے غضب مقدم ہے اور وہی موخر ہے اس سے بید اور پردہ اور سمرت یعنی کلام توحید ظاہر ہوئے ۹۔ اس سے یانی پیدا ہوا یعنی لفظہ کل عالم کا ۱۰۔ اوس یانی سے ایک بیضہ پیدا ہوا جسکو گرہ بیضاوی کہتے ہیں۔

مولف۔ اس عبارت سے یہ مضمون سمجھو کہ اوس مربع لائانی کے مثل اس انڈے کی وہی جانے کہ کتھ اور انڈے ہیں ۱۱۔ اس بیضہ سے برہما پیدا ہوا جس کے چار موہہ ہیں یعنی مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب مشرقی دہن سے رکھہ بید اور اول حرف پر نو کا کہ ہم وزن گاتیری کے ہونا مغربی دہن سے جبر بید اور دوسرا حرف پر نو کا اور وزن تر شپ کا۔ شمالی دہن سے سام بید اور تیسرا حرف پر نو کا کہ جگتی وزن پر ہے۔ جنوبی دہن سے اتر بید اور نیم ماترا پر نو کی بوزن نشپ۔ مولف۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو چاروں طرف علم اور عمل اور مذہب اور رسم ہیں سب اس سے بنے اور اس کی توجہ چاروں طرف کیان ہے ۱۲۔ اس سے تمام عالم کا انتظام ہوا اوس کے بہت سر ہیں اور آنکھ اور اسی طرح ہر عضو کو تصور کرو

ہیں اور اودیا یعنی نام اور صورت نمود بے لہو ہے اور وہ ہم مرئی لگا
 نہیں ہے وہ آتما ہے جسے سب کی جان ہے سب فقیر اور امیر آتما میں
 جب سمجھا کہ وہ میں ہی ہوں رستگار ہوا۔ - - - - -
 کھنڈ کو کوٹھڑی اور ایچہ غریبوں اور خوشنکوٹہ پاوے اور غور کر کے
 پھر اوسپر عمل کر کے تب نجات پاوے۔ - - - - -

حصہ چہارم

۴۔ اہرین بیداس میں ہم ۲۔ آپ مکھدین

۱۔ آپ مکھدین سر اکبرین بہ نمبر ۱۶۔ اور اہرین بیدین نمبر
 دنیا کی بیدایش کے بیان میں

اب سے پہلے جو تھا اوسکا نام ناراین مفرض ہوا اوسوقت نہ وقت
 تھا۔ اور نہ سمت تھی اور نہ لفظ تھا اور نہ معنی تھے نہ حکمت تھی اور نہ
 نور تھا غرض کہ جو جو سووم اور معلوم ہیں اونہیں سے کوئی بھی نہ تھا اور
 جو کچھ تھا وہی تھا۔ ۲۔ اوسکی خواہش سے تمام آسمان سے زمین تک
 اور برہما سے جیوئی تک کو اکب اور طرح طرح کے مخلوق ہو گئے اور جس
 سبب سے اوسکو خواہش ہوئی وہی جانے دو سرے کو علم نہیں۔ ۳۔ سب
 سے پہلے اوسنے پر نور اور بید یعنی علم اور عمل پیدا کئے۔ ۴۔ ان سے ۱۴
 کیفیت شکو ۴ امر و فرض کرو اور ایک کیفیت جسکو عورت فرض کرو پیدا ہون
 ان پندرہ کی یہ تفصیل ہے۔ ۵۔ گیان اندری۔ ۱۔ جس بنیادی۔ ۲۔ جس
 ذائقہ۔ ۳۔ جس شتواہی۔ ۴۔ جس سوگنہ کی۔ ۵۔ جس لیس کی۔ ۶۔ گرم
 اندری۔ ۷۔ قوت ماتھون کی۔ ۸۔ قوت لطف کی۔ ۹۔ قوت یا لوی کی۔ ۱۰۔ قوت
 آکتناسل کی۔ ۱۱۔ قوت مقدر کی۔ ۱۲۔ انتہہ کرن۔ ۱۱۔ اول یعنی من اور قلب
 ۱۲۔ پرکرت بمعنی اعتدال۔ - - - - -
 ۱۲۔ تینوں صفات یعنی ستوگن اور رجوگن اور جیوگن

جب کوئی خواب نہیں دیکھتا ہے وہ حالت سگیپت کی ہے کہ اپنے تئیں اور
 غیر کو نہیں جانتا ہے۔ راجا کو پر شک ہوا یہ تعریف حالت سگیپت کی ہوئی
 آتما کی نہیں ہے پر گیا غرض کہ ایک سو ایک برس کے بعد عقدہ کھلا۔ پر خیانت نے
 کہا کہ بدن مرنے والا ہے اور مرگ اور سگو گھیرے ہوئے ہو اور آتما اس سے پاک ہے
 اور محل اسکا یہ بدن ہے۔ جب آتما بدن سے تعلق کھڑا ہے تب لذت اور
 آرام کو چاہتا ہے اور لذت اور الم کو جانتا ہے جب تعلق بدن کا چھوڑتا ہے
 اور الم سے جدا ہوتا ہے ہی آتما ہے کہ تعلق جسم سے جیو آتما ہو جاتا ہے۔
 ۳۔ بد اور برق اور امبر کے جسم نہیں ہے کہ اکاش سے ظاہر ہوتے ہیں جب
 آتما ہے پست ہوتے ہیں اپنی حقیقت کو پہنچتے ہیں۔ اس طرح جیو آتما
 جب تعلق کھڑا چھوڑتا ہے نور سے پست ہوتا ہے اس حالت کو آتم پور کہہ
 کہتے ہیں یعنی وہ آتما ہو جاتا ہے اس جسم کی جو لطف سے پیدا ہو کر کچھ حقیقت
 نہیں سمجھتا ہے وہ مثل گہوڑے رتہ کا کینچنے والا ہے جیسا ہی آنکھ اور دونا
 اور لذت زبان واسطے آتما کے لیے میں رونے اور اسکے تابع رہتی ہیں ۴۔ اور
 آتما کو فرشتے دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اس واسطے دل کو چشم فرشتہ کہتے ہیں
 اس دل سے تمام قسم کی لذت لی جاتی ہے عقل سے آتما تمام لذت اپنے میں
 آپ پاتا ہے تب اندر کو تسکین ہوئی اور سمجھا کہ دل سے دہرا کر کے سے برہم
 کو پاتا ہے اور جان سے جدا ہوا ہے مٹا ہے جیسے کہ پانی مدت تک
 پر لوٹنا رتہ ہے آخر سمندر سے مٹا ہے اس طرح سے برہم گیان سے مثل اس
 چاند کے کہ کسوف سے پاک ہو پاک ہو جاتا ہے۔ چاہی کہ شرک خدا کے
 اور تکیہ بیوڑ کے برہم میں مشغول ہو۔ آتما میں نہ تھا ایک نام ہے تمام نام
 اور شکل اکاش سے بھی ہیں اور ادھین لیں اور مجھوں گی۔ نام دو
 عبودت نام کہ اصلی اس کا اکاش ہے فرضی ہے جو ہے دینی ہے مسئلہ
 سے۔ تمام شے میں پانچ چیز ہیں دو زمین سے تین برہم اور دونا نام

یہی آتما ہے جسے دونوں ذہن خود آتم گیانی ہو کے واپس گئے فرشتوں کے
 راجا نے عکس کو آتما سمجھا اور جنوں کے بادشاہ نے جسم کو پر جاہت نے تصور کیا
 کہ دونوں گراہ جسم اور عکس کو آتما سمجھتے ہیں جو انکا شاگرد ہوگا یا انکی قوم کا ہوگا
 اور سکو اپنی سمجھ کے موافق گمراہ کریں گے اور اختلاف مذاہب میں انکی گمراہی
 سے پیدا ہوگا القصہ مردوں کے راجا نے اپنی قوم اور رعیت کو سمجھا یا کہ جسم ہی
 آتما ہے اسکے سوا کوئی نہیں ہے اسکو اپنی طرح پرورش کروا اور عیش و آرام کو
 سب سے مقدم سمجھو غرض کہ تن پرستی کی بدایت کی میں جسکو تن پرست دیکھو اور
 شیطان تصور کرو اور ہوت یا چرل سیکو جانو یہ مرد کو بہت تکلف تھی
 اور ہٹاتے ہیں اور جانتے ہیں کہ جو رسمیات اور تکلفات لاش کی واسطی کئے فائدہ
 دے اسے اسکو اوس عالم میں نفع ہوگا اور ایسی ہزاروں حرکات ان کی ہیں
 جو تن پرستی کے متعلق ہیں ۲ فرشتوں کے راجا کو راہ میں اندیشہ ہوا کہ عکس
 آتما کس طرح ہو سکتا ہو کہ جب جسم کو آرائش ہوتی ہے عکس بھی آراستہ ہوتا ہے
 اور نقصان جسم سے ناقص معلوم ہوتا ہے جب تن فنا ہوتا ہے عکس بھی معدوم
 ہو جاتا ہے عکس کو آتما سمجھنا خلاف عقل کے ہے کہ قائم بالغیر ہے اور جو نہیں
 ہے عرض ہے چند مصاحبین نے سمجھا یا کہ گرد کے بچن پر نشیجی رکھو اور ہونے لکھو تو سمجھ
 کے بتایا ہے لیکن اجانے کہ صاحب عقل تبا نقل پر یقین نہ کر کے کہا میں مگر تحقیق کرونگا
 - القصہ اندر پر جاہت کے پاس گیا اور ۳۲ برس خدمت کر کے یہ موقع ملا کہ
 اوسنے کہا - پر جاہت نے کہا وہ پرش جو حالت خواب میں بغیر حواس ظاہری
 لذت پاتا ہے وہی آتما ہے اور برہم ہے - اندر نے بعد حید پر وہم کیا کہ
 بسبب کور ہونے یا ہمتہ یا تو کے قطع ہونے سے وہ پرش قطع نہیں ہوتا ہے
 مگر کہی نظر نہیں آتا ہے کہی کسیکو رولاتا ہے کہی ہنساتا ہے پر پر جاہت کے
 پاس گیا اور بعد ۳۲ برس کے نوبت پہونچی - پر جاہت نے کہا جب کوئی
 سوتا ہے تمام حس مجتمع ہو جاتی ہیں اور ہنایت آرا سے سوتا ہو وی آ

روح مفارقت کرتی ہے خطوط شعاع آفتاب کے اپنی طرف کھینچے ہیں۔
 ۱۰ جو آتما بودہ رکھتا ہے اس کے پران کپال سے نکل شعاع آفتاب سر کے بلکہ
 کو جانے ہیں اور آفتاب کو ایک دروازہ قرار دیکے صفائی دل کے سبب برہما
 کوک کہ جاتا ہے ۱۱ جو نادان اور اگیا نی ہے اور آتما کو تلاش نہیں کرتا ہے
 جب جان اسکی تن سے نکلتی ہے آفتاب کو نہیں پہنچتی ہے پھر ریم کے ملک
 کو کیونکر پہنچے پس اس عالم میں پرانگہ اور پریشان رہتی ہے ۱۲ ایک سو ایک
 رگ جو دل سے ملی ہیں اوسان ایک رگ ہر جو دماغ کی راہ سے آفتاب اور آتما
 سے برہما کے کوک کو پہنچاتے ہیں اور باقی اور رگون سر احمقوں کی جانیں نکلتی ہیں
 جیسے جکے عمل ہوتے ہیں ویسے اسکی رگ سے جان نکلتی ہے پس آتما کو تلاش
 کرنا چاہئے پھر آتما آپ سے آپ مل جاتی ہے ۲۲ سر اور اسرون نے جب آتما
 کی تعریف کو سننا سونکا راجہ اندرا اور اسرونکا راجہ پر وجہ بہت ملہارت اور
 صفائی سے پر جاپت کے پاس گیا اور ترک لذات کر کے ۲۲ برس خدمت کی
 لیکن غرور و دونو کے سر میں رہا اور ستاد نے اس سبب سے رکی طرف التفات نہ کیا
 آخر ایک روز مذہب آئیکا دریافت کیا ہر ایک نے بیان کیا کہ آتما کے گمان کو آئے
 ہیں پر جاپت نے آتما کی تعریف کی کہ جھڑ چون اور جڑ سے ہے بہت خوب ہے
 جو نہ آتما کے متلاشی ہوئے اب تنکو بتا ہوں - نہ پرش جو آنکھ میں نظر آتا ہے
 یہ آتما ہے دونوں نے یقین کیا کہ آنکھ میں عکس ہے ہی آتما ہر دونوں نے
 پر جاپت سے کہا کہ آنکھ عکس ہے ہی آتما ہے کہ عکس آنکھ میں نظر آتا ہے آتما
 آتما کون ہے پر جاپت نے کہا کہ سب میں ایک آتما ہے تنکو چاہئے کہ ایک
 بڑے برتن میں پانی ہر کے اپنے تئیں دیکھو اور جو سمجھو عرض کرو پس دونوں نے
 نقیل کر کے کہا کہ میں سر سے پاؤ تک معہ موئے اور ناخن اپنے تئیں دیکھا ہوں
 لباس عین کے دیکھا عرض اپنے تئیں پایا پر جاپت نے استفسار کیا کہ تے
 کہا دیکھا دونوں نے میسا اپنے جس کو دیکھا تھا بیان کیا پر جاپت نے کہا کہ

غلامین رہتا ہو وہ خوشحال ہو جاوے اور بیمار اور بھروسہ مند ہو جاوے
 یعنی تاریکی باطن اوسکی دور ہو جائے یہی مرگ لوگ ہے اور یہی برہم لوگ ہیں
 کو وہ ملے جو تمام لذات محسوسات کو ترک کر کے ہر ترک کرنا لذات
 محسوسات کا کہ ہم غافل ہیں تمام قسم کے ہنگام ریاضت سے انصاف ہے
 ۲ غور اور فکر کرنے قول مرشد اور مطالب پدید پر اور ترک کر کے ہر ترک کر کے
 جو بیچہ لٹا ہے اوسکو برہم لوگ کہتے ہیں ۳ حوض کوثر تیسرے درجہ
 ہے اور وہ برہم لوگ ملے اشارہ ہے اسکے اندر دو ہزارین مثل بحر عظیم
 عظیم اور وہ جو حوض کوثر موسوم ہے وہ شراب سے ہر اسے اور وہ شراب
 ایسی عمدہ ہے کہ جو اوسکو پیتا ہے فوراً مست ہو جاتا ہے اور وہ ہر ہفتہ میں
 ایک درخت پھیل کا ہے اوس سے آجیات ٹپکتا ہے اور وہ ان ایک شہر ہے
 اوسکا نام امیرا جاتا ہے اور اوس میں ایک سونے کا گہر ہے کہ صاحب شہر کے
 رہنے کو بنا ہے اور بہت تعریف وہاں کی ہے لیکن جو کچھ بتو نہیں ہے
 سب انسان کے بدن میں ہے کہ رگین جو بدن کے حجرہ میں مثل کل منیو فر
 سینہ میں ہیں آپ لطیف سیر میں اور وہ پانی پانچ رنگت کا ہے لگاؤں
 سفید بہتر زرد سرخ آفتاب بھی پانچ رنگ رکھتا ہے وہ رنگت کو گئے پانی میں
 ہے اوسے آفتاب سے رنگ پکڑا ہے جس طرح راہ دو شہر کو جاتی ہے اس طرح
 شعاع آفتاب کی سب ساکنان زمین اور آسمان کو جاتی ہے اور شعاع آفتاب
 کی اور ان رگوں سے آمد و رفت رکھتی ہے ۴ جب آدمی سونے وقت شہر کو
 دیکھے وہ حالت شکایت ہو اور موت شعاع آفتاب رگوں کی مدد سے
 ہر در سے اکاس سے پیوست ہوتی ہے اور سونے والے کو کوئی آفت نہیں
 آتی ہے کیونکہ سونے والا شعاع میں رگوں سے ایک ہو جاتا ہے کہ علی گڑھ
 آدمی کو جب وقت مرگ کا قریب ہوتا ہے قوت خواہ سونگی باطن ہوتی ہے
 بسبب تکسیران باقی رہتے ہیں غیر ذکوہ شناخت کرتا ہے اور غیب حق سے

جس کے آپ اور دادا سے اسکی مایہ نواشی کر دین اور جو با تر لوک کو جاوے
 چنانچہ لوک کو یا ہر تر لوک کو یعنی براہِ ران کے لوک کو یا سوسا لوک کو یعنی
 ہر شیرگان کے لوک کو یا تر لوک کو یعنی دوستوں کے لوک کو یا چندن لوک یعنی
 احسان خواہ شہر میں یا آن لوک کو چنانچہ کہانے اور چینی کی چیزیں میں یا ہر تر لوک کو
 چنانچہ سبب موجود ہیں یا ہستی لوک کو چنانچہ یگمات میں غرضکہ چنانچہ جاوے
 سبب فراہم داری اور سکی کرین ۳ یہ مرتبہ فقط راستی اور دانائی سے ملتا ہے
 جو چھ اور چہل سے یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا ہے یا آنکہ یہ سبب لوازمات اور دیا کے
 میں جو چہل اور اوپر دیا سے لائے وہ کسی آرزو کو نہیں پاتا ہے اور جس کے سینے میں
 غفلت کا پردہ اوپر جاوے وہ جدا کا سبب ہو جاوے اور چہل چنانچہ جاوے
 تمام نعمتیں مہیا ہو جاوے مثلاً کہیں دھن گرا ہو اور کسی کو اس سے علم نہ ہو اور وہ
 اس کے اوپر ہو کے چلا جاوے کچھ حاصل نہ ہو ۴ سبب آدمی ہر روز رات
 بجا بیت میں برہم لوک کو جانتے ہیں اور جدا کا سبب سے جو اسکے اندر میں لیں
 ہو جاتے ہیں مگر خبر نہیں کہتے اور نہیں جانتے ہیں کہ وہ کہاں گئے اور کس سے
 یہ سبب یہ ہے کہ اسکی عقل پر غفلت کا پردہ پڑا ہے اور آخر چہل کے ساتھ
 برہم کے ۱ وہی آتما سینہ میں ہے اور سینہ واسطے موسوم ہوا کرتا تھا کا محل ہے
 جو برہم لوک کو پہچانتا ہے وہ برہم لوک کو جانتا ہے اور بے زوال ہمہ جہت ہر طرف
 ہو جاتا ہے ۲ برہم کا نام سستی ہے اور سستی کے تین حرف ہیں س متحرک
 معنی امرت اور آجیات یعنی لازوال ت ساکن کے معنی بے زوال - یا
 متحرک کے معنی جمع کرنے والا لازوال اور لازوال کا جو اس مطلب کو سمجھے وہ ہر لوک
 کو جاوے ۳ آتما ہے کیونکہ سب کو حد سے باہر ہونے نہیں دیتا اگر یا
 نہ ہوتا ایک دیگر سے رگڑ کے سبب معدوم ہو جاتے ۴ آتما ویل ہے کرات اور دن
 زمانہ کے اوس کی انتہا کو نہیں پاسکتے ہیں ۵ آتما رگ اور پیری اور عذاب اور
 ثواب سے منزہ ہے جو اسکی حقیقت کو جانے وہ اندھا ہو تو آتما والا ہو جاوے اور

غمگین رہتا ہو وہ خوشحال ہو جاوے اور بیمار اور مجروح تندرست ہو جاوے
 یعنی تاریکی باطنی و سکی دور ہو جاوے یہی مرگ کوک ہے اور یہی برہم کوک ہے
 کو وہ تھلے جو تمام لذات محسوسات کو ترک کرے ۵ ترک کرنا لذات
 محسوسات کا کہ یہ غائی میں تمام قسم کے ہنگام ریاضت سے انہماک حاصل ہے
 بخور اور فکر کرنے قول مرشد اور مطالب بید پر اور ترک کر کے تھلا دے
 جو بیخ لٹا ہے اور سکویہ ہا کوک بولتے ہیں ۷ حوض کوثر تیسرے درجہ کا
 ہے اور وہ برہم کوک سے اشارہ ہے اسکے اندر دو ہریں مثل بحر عظیم
 عظیم اور وہ جو حوض کوثر موسوم ہے وہ شراب ہے ہر اسے اور وہ شراب
 ایسی عمدہ ہے کہ جو اس کو پیتا ہے فوراً مست ہو جاتا ہے اور وہ درجہ شہرستان
 ایک درخت پھیل کا ہے اس سے آجیات ٹپکتا ہے اور وہ ان ایک شہرستان
 اس کا نام ابرا جاتا ہے اور اس میں ایک سونے کا گہر ہے کہ صاحب شہرستان
 رہنے کو بنا ہے اور بہت تعریف و ان کی ہے لیکن جو کو پیر و مہاجرین سے
 سب انسان کے بدن میں ہے کہ رگین جو بدن کے حجرہ میں مثل کل منید و مر
 سینہ میں ملج میں آب لطیف سویر میں اور وہ پانی پانچ رنگ کے رنگوں
 سفید بھر زرد سرخ آفتاب بھی پانچ رنگ رکھتا ہے وہ رنگ رگوں کے پانی میں
 ہے اس سے آفتاب سے رنگ پکڑا ہے جس طرح راہ دو شہر کو جاتی ہے اس طرح
 شعاع آفتاب کی سب ساکنان زمین اور آسمان کو جاتی ہے اور شعاع آفتاب
 کی اون رگوں سے آمد و رفت رکھتی ہے ۸ جب آدمی سوتلے تختہ تختہ
 دیکھ وہ حالت سکھت ہے اور اس وقت شعاع آفتاب رگوں کی راہ سے
 ہر دے اکاس پیوست ہوتی ہے اور سونے والے کو کوئی آفت نہیں
 آتی ہے کیونکہ سونے والا شعاع میں رگوں سے ایک ہو جاتا ہے کہ علیٰ کمال
 آدمی کو جب وقت مرگ کا قریب ہوتا ہے قوت خواہش و سوسکی باطن ہوتی ہے
 جب تک پرائی باقی رہتے ہیں غیر و نکو شناخت کرتا ہے اور غیب میں سے

کے آپ اور دادا سے اسکا ملی خوش گردن اور جو اتر لوگ کو جا رہے
 تھے ان کے لوگ کو یا ہر اتر لوگ کو یعنی برادران کے لوگ کو یا سوسا لوگ کو یعنی
 مشیرگان کے لوگ کو یا ہر لوگ کو یعنی دوستوں کے لوگ کو یا چندن لوگ یعنی
 جہان جو شہر میں یا ان لوگ کو جہان کہاں اور پیشہ کی چیزیں میں یا ہر لوگ کو
 جہان ہر اسباب موجود ہیں یا ہستی لوگ کو جہان بلیات میں عرفہ جہان و جاو
 سب فراموش داری اور سب کریم یہ مرتبہ فقط راستی اور دانائی سے نکلتا ہے
 جو کچھ اور چل سے یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا ہے یا انکے یہ سب لوازمات اور دیا کے
 میں جو چل اور دیا سے لائے وہ کسی آرزو کو نہیں پاتا ہے اور جب کے سنے ہے
 غفلت کا پردہ اوپر چلا دے وہ جدا کا س ہو جاو اور جب جہان جو چاہے
 تمام نعمتیں ہیا ہو جاوین مثلاً کہیں دینہ گرا ہو اور کہیں اوسے علم ہو اور وہ
 اوس کے اوپر ہو کے چلا جاوے کچھ حاصل ہو سب آدمی ہر روز حالت
 انکسیت میں برہم لوگ کو جاتے ہیں اور جدا کا س سے جو اسکے اندر میں لین
 ہو جاتے ہیں مگر خبر نہیں کہتے اور نہیں جانتے ہیں کہ وہ کہاں گئے اور کس
 سے سب یہ ہے کہ انکی عقل پر غفلت کا پردہ پڑا ہے اور آخر چل کے ساتھ
 وہی آتما سینہ میں ہے اور سینہ واسطے موسوم ہو کر آتما کا محل ہے
 اور یہ کہ بچاؤنا ہے وہ برہم لوگ کو جاتا ہے اور بے زوال ہمہ صفت ہو
 رہا ہے ۲۴ برہم کا نام سنی ہے اور سنی کے تین حرف ہیں س مٹی کے
 یعنی ارب اور ابحاث یعنی لازوال ت ساکن کے معنی بے زوال - یا
 کہ جسے جمع کر کے لازوال اور لازوال کا جو اس طلب کو سمجھے وہ ہر لوگ
 کو جاوے ۲ آتما کی ہر چیز سب کو حد سے باہر ہونے میں دیتا ہے اگر کیا
 دیتا ایسا دیتے کہ اسے سب حد سے باہر دیتے ۳ آتما ویل ہے کرات اور دن
 اور رات اور سب چیزیں دیتا ہے ۴ آتما رگ اور پیری اور عذاب اور
 اور سب چیزیں دیتا ہے ۵ آتما کو کہہ تو انکے والا مولا کو اور

اور اسکے واسطے دوسرا بادشاہ ضرور ہووے پس جہاں جاوے نامراد اور محکوم رہے جو اس نمر کو سمجھے وہ جہاں اور آشکارا اور دنیا اور عقبی کی حقیقت کو سمجھے اور تمام تکلفات سے نجات پاوے ۱۰ جو ایسا سمجھے وہ ایک ہو جاوے اور ۳۰ و ۴۰ و ۵۰ و ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ و ۹۰ و ۱۰۰ و ۱۱۰ و ۱۲۰ و ۱۳۰ و ۱۴۰ و ۱۵۰ و ۱۶۰ و ۱۷۰ و ۱۸۰ و ۱۹۰ و ۲۰۰ و ۲۱۰ و ۲۲۰ و ۲۳۰ و ۲۴۰ و ۲۵۰ و ۲۶۰ و ۲۷۰ و ۲۸۰ و ۲۹۰ و ۳۰۰ و ۳۱۰ و ۳۲۰ و ۳۳۰ و ۳۴۰ و ۳۵۰ و ۳۶۰ و ۳۷۰ و ۳۸۰ و ۳۹۰ و ۴۰۰ و ۴۱۰ و ۴۲۰ و ۴۳۰ و ۴۴۰ و ۴۵۰ و ۴۶۰ و ۴۷۰ و ۴۸۰ و ۴۹۰ و ۵۰۰ و ۵۱۰ و ۵۲۰ و ۵۳۰ و ۵۴۰ و ۵۵۰ و ۵۶۰ و ۵۷۰ و ۵۸۰ و ۵۹۰ و ۶۰۰ و ۶۱۰ و ۶۲۰ و ۶۳۰ و ۶۴۰ و ۶۵۰ و ۶۶۰ و ۶۷۰ و ۶۸۰ و ۶۹۰ و ۷۰۰ و ۷۱۰ و ۷۲۰ و ۷۳۰ و ۷۴۰ و ۷۵۰ و ۷۶۰ و ۷۷۰ و ۷۸۰ و ۷۹۰ و ۸۰۰ و ۸۱۰ و ۸۲۰ و ۸۳۰ و ۸۴۰ و ۸۵۰ و ۸۶۰ و ۸۷۰ و ۸۸۰ و ۸۹۰ و ۹۰۰ و ۹۱۰ و ۹۲۰ و ۹۳۰ و ۹۴۰ و ۹۵۰ و ۹۶۰ و ۹۷۰ و ۹۸۰ و ۹۹۰ و ۱۰۰۰ و ۱۰۱۰ و ۱۰۲۰ و ۱۰۳۰ و ۱۰۴۰ و ۱۰۵۰ و ۱۰۶۰ و ۱۰۷۰ و ۱۰۸۰ و ۱۰۹۰ و ۱۱۰۰ و ۱۱۱۰ و ۱۱۲۰ و ۱۱۳۰ و ۱۱۴۰ و ۱۱۵۰ و ۱۱۶۰ و ۱۱۷۰ و ۱۱۸۰ و ۱۱۹۰ و ۱۲۰۰ و ۱۲۱۰ و ۱۲۲۰ و ۱۲۳۰ و ۱۲۴۰ و ۱۲۵۰ و ۱۲۶۰ و ۱۲۷۰ و ۱۲۸۰ و ۱۲۹۰ و ۱۳۰۰ و ۱۳۱۰ و ۱۳۲۰ و ۱۳۳۰ و ۱۳۴۰ و ۱۳۵۰ و ۱۳۶۰ و ۱۳۷۰ و ۱۳۸۰ و ۱۳۹۰ و ۱۴۰۰ و ۱۴۱۰ و ۱۴۲۰ و ۱۴۳۰ و ۱۴۴۰ و ۱۴۵۰ و ۱۴۶۰ و ۱۴۷۰ و ۱۴۸۰ و ۱۴۹۰ و ۱۵۰۰ و ۱۵۱۰ و ۱۵۲۰ و ۱۵۳۰ و ۱۵۴۰ و ۱۵۵۰ و ۱۵۶۰ و ۱۵۷۰ و ۱۵۸۰ و ۱۵۹۰ و ۱۶۰۰ و ۱۶۱۰ و ۱۶۲۰ و ۱۶۳۰ و ۱۶۴۰ و ۱۶۵۰ و ۱۶۶۰ و ۱۶۷۰ و ۱۶۸۰ و ۱۶۹۰ و ۱۷۰۰ و ۱۷۱۰ و ۱۷۲۰ و ۱۷۳۰ و ۱۷۴۰ و ۱۷۵۰ و ۱۷۶۰ و ۱۷۷۰ و ۱۷۸۰ و ۱۷۹۰ و ۱۸۰۰ و ۱۸۱۰ و ۱۸۲۰ و ۱۸۳۰ و ۱۸۴۰ و ۱۸۵۰ و ۱۸۶۰ و ۱۸۷۰ و ۱۸۸۰ و ۱۸۹۰ و ۱۹۰۰ و ۱۹۱۰ و ۱۹۲۰ و ۱۹۳۰ و ۱۹۴۰ و ۱۹۵۰ و ۱۹۶۰ و ۱۹۷۰ و ۱۹۸۰ و ۱۹۹۰ و ۲۰۰۰ و ۲۰۱۰ و ۲۰۲۰ و ۲۰۳۰ و ۲۰۴۰ و ۲۰۵۰ و ۲۰۶۰ و ۲۰۷۰ و ۲۰۸۰ و ۲۰۹۰ و ۲۱۰۰ و ۲۱۱۰ و ۲۱۲۰ و ۲۱۳۰ و ۲۱۴۰ و ۲۱۵۰ و ۲۱۶۰ و ۲۱۷۰ و ۲۱۸۰ و ۲۱۹۰ و ۲۲۰۰ و ۲۲۱۰ و ۲۲۲۰ و ۲۲۳۰ و ۲۲۴۰ و ۲۲۵۰ و ۲۲۶۰ و ۲۲۷۰ و ۲۲۸۰ و ۲۲۹۰ و ۲۳۰۰ و ۲۳۱۰ و ۲۳۲۰ و ۲۳۳۰ و ۲۳۴۰ و ۲۳۵۰ و ۲۳۶۰ و ۲۳۷۰ و ۲۳۸۰ و ۲۳۹۰ و ۲۴۰۰ و ۲۴۱۰ و ۲۴۲۰ و ۲۴۳۰ و ۲۴۴۰ و ۲۴۵۰ و ۲۴۶۰ و ۲۴۷۰ و ۲۴۸۰ و ۲۴۹۰ و ۲۵۰۰ و ۲۵۱۰ و ۲۵۲۰ و ۲۵۳۰ و ۲۵۴۰ و ۲۵۵۰ و ۲۵۶۰ و ۲۵۷۰ و ۲۵۸۰ و ۲۵۹۰ و ۲۶۰۰ و ۲۶۱۰ و ۲۶۲۰ و ۲۶۳۰ و ۲۶۴۰ و ۲۶۵۰ و ۲۶۶۰ و ۲۶۷۰ و ۲۶۸۰ و ۲۶۹۰ و ۲۷۰۰ و ۲۷۱۰ و ۲۷۲۰ و ۲۷۳۰ و ۲۷۴۰ و ۲۷۵۰ و ۲۷۶۰ و ۲۷۷۰ و ۲۷۸۰ و ۲۷۹۰ و ۲۸۰۰ و ۲۸۱۰ و ۲۸۲۰ و ۲۸۳۰ و ۲۸۴۰ و ۲۸۵۰ و ۲۸۶۰ و ۲۸۷۰ و ۲۸۸۰ و ۲۸۹۰ و ۲۹۰۰ و ۲۹۱۰ و ۲۹۲۰ و ۲۹۳۰ و ۲۹۴۰ و ۲۹۵۰ و ۲۹۶۰ و ۲۹۷۰ و ۲۹۸۰ و ۲۹۹۰ و ۳۰۰۰ و ۳۰۱۰ و ۳۰۲۰ و ۳۰۳۰ و ۳۰۴۰ و ۳۰۵۰ و ۳۰۶۰ و ۳۰۷۰ و ۳۰۸۰ و ۳۰۹۰ و ۳۱۰۰ و ۳۱۱۰ و ۳۱۲۰ و ۳۱۳۰ و ۳۱۴۰ و ۳۱۵۰ و ۳۱۶۰ و ۳۱۷۰ و ۳۱۸۰ و ۳۱۹۰ و ۳۲۰۰ و ۳۲۱۰ و ۳۲۲۰ و ۳۲۳۰ و ۳۲۴۰ و ۳۲۵۰ و ۳۲۶۰ و ۳۲۷۰ و ۳۲۸۰ و ۳۲۹۰ و ۳۳۰۰ و ۳۳۱۰ و ۳۳۲۰ و ۳۳۳۰ و ۳۳۴۰ و ۳۳۵۰ و ۳۳۶۰ و ۳۳۷۰ و ۳۳۸۰ و ۳۳۹۰ و ۳۴۰۰ و ۳۴۱۰ و ۳۴۲۰ و ۳۴۳۰ و ۳۴۴۰ و ۳۴۵۰ و ۳۴۶۰ و ۳۴۷۰ و ۳۴۸۰ و ۳۴۹۰ و ۳۵۰۰ و ۳۵۱۰ و ۳۵۲۰ و ۳۵۳۰ و ۳۵۴۰ و ۳۵۵۰ و ۳۵۶۰ و ۳۵۷۰ و ۳۵۸۰ و ۳۵۹۰ و ۳۶۰۰ و ۳۶۱۰ و ۳۶۲۰ و ۳۶۳۰ و ۳۶۴۰ و ۳۶۵۰ و ۳۶۶۰ و ۳۶۷۰ و ۳۶۸۰ و ۳۶۹۰ و ۳۷۰۰ و ۳۷۱۰ و ۳۷۲۰ و ۳۷۳۰ و ۳۷۴۰ و ۳۷۵۰ و ۳۷۶۰ و ۳۷۷۰ و ۳۷۸۰ و ۳۷۹۰ و ۳۸۰۰ و ۳۸۱۰ و ۳۸۲۰ و ۳۸۳۰ و ۳۸۴۰ و ۳۸۵۰ و ۳۸۶۰ و ۳۸۷۰ و ۳۸۸۰ و ۳۸۹۰ و ۳۹۰۰ و ۳۹۱۰ و ۳۹۲۰ و ۳۹۳۰ و ۳۹۴۰ و ۳۹۵۰ و ۳۹۶۰ و ۳۹۷۰ و ۳۹۸۰ و ۳۹۹۰ و ۴۰۰۰ و ۴۰۱۰ و ۴۰۲۰ و ۴۰۳۰ و ۴۰۴۰ و ۴۰۵۰ و ۴۰۶۰ و ۴۰۷۰ و ۴۰۸۰ و ۴۰۹۰ و ۴۱۰۰ و ۴۱۱۰ و ۴۱۲۰ و ۴۱۳۰ و ۴۱۴۰ و ۴۱۵۰ و ۴۱۶۰ و ۴۱۷۰ و ۴۱۸۰ و ۴۱۹۰ و ۴۲۰۰ و ۴۲۱۰ و ۴۲۲۰ و ۴۲۳۰ و

جب راستی کو اختیار کرتا ہے اور چھوٹے کو چھوڑ دیتا ہے پس چاہی کہ
 کو معلوم کر اور بگیان کے معنی میں حق کو باطل سے تمیز کرنا اور بگیان من سے
 ہوتا ہے اور من کے معنی میں کہ بات کو دلیل معقول سے تحقیق کرنا پس من
 تب حاصل ہوتا ہے جب کہ وہ کے قول پر جو بموجب ہمد کے ہو اعتقاد ہو
 سوال اعتقاد کس طرح سے پیدا ہوتا ہے جواب جب حفظ مراتب
 استاد کا کرے اور خدمت بواجبی ادا کرے سوال حفظ مراتب استاد کی
 کیا آئیں ہے جواب جو خدمت اور ریاضت وہ فرمائیے بموجب اسکے
 عمل کرے سوال انتہائی ریاضت کا کیا ہے جواب وہ ریاضت کہ استاد
 بنا دے جس سے تسلی ہو جاوے سوال کس طرح سے تسلی ہو - جواب جب فقہ
 مراتب کو پہنچے کہ اس سے زیادہ مرتبہ کوئی نہیں ہے کیونکہ جب تک کوئی مرتبہ
 بزرگی کا باقی رہے خواہش بھی باقی رہے پس جان خواہش ہے بے آرامی ہے
 آرام نہیں ہے - جب کوئی سمت کے مرتبہ میں پہنچتا ہے وہ دوسرے کو نہیں
 دیکھتا ہے اور نہ دوسرے کا ذکر سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے اور لازوال ہو جاتا ہے
 کہ اس کے خیال میں آنکھ اور روشنی آنکھ اور ناظر اور منظور دو نہیں رہتے
 میں جب تک دوسرے کو ناظر یا سامع رہتا ہے اور دوسرے کا خیال کہتا ہے
 معرض زوال میں رہتا ہے اور آرام نہیں پاتا ہے - سوال
 سنا کی تعریف کیا ہے - جواب سمنا اپنی بزرگی میں آپ ہے پس اپنے میں آپ
 اس کا کوئی مکان نہیں ہے اور اس کو کسی سے بزرگی نہیں ہے جیسے گھوڑے
 اور ہاتھی سے دوسری کو بزرگی ہوتی ہے یہ میرا مطلب نہیں ہے کہ اس کو دوسرے
 بزرگی ہے کیونکہ وہ مابین اور بلند اور بین اور یار ہے وہی ہے اور وہ بین
 ہوں میں دن کو آتا نہیں کہتا ہوں فقط تعلیم کے واسطے بیان کرتا ہوں کہ انتہا
 ہر طرف ہو اور ہر شے میں محیط ہے اور اپنے تئیں آپ حرکت دینے والا اور
 ہر چیز کی لذت لینے والا ہے اور خود بادشاہ ہے جو اس مطلب کو نہ سمجھے

اوسکے واسطے دوسرا بادشاہ ضرور ہووے پس جہان جاوے نامراد اور محکوم
 رہے جو اس فکر کو سمجھے وہ تہاں در آشکارا اور دنیا اور عقبی کی حقیقت کو سمجھے
 اور تمام تکلفات سے نجات پاوے ۱۰ جو ایسا سمجھے وہ ایک ہو جاوے اور ۳۰
 وہ ۱۰۰ اور ۱۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰ ہو جاوے یعنی بے نہایت ہو جاوے
 اور اکل خلال کہاوے اور پانچون حواس کو مالاتی حرکات سے باز رکھے کہ نادیدنی
 ندیکھے اور ناشنیدنی نہ سنے علی ہذا القیاس اوسکا باطن پاک ہو جاوے اور جب
 باطن پاک ہو حضور ہی نصیب ہووے اور جب حضور ہی نصیب ہو دل کی گرہ
 کھلیاوے ۱۱۔ اس وجہ سے تنگ اور دیا کی ناز کی آئینہ دل سے دفع ہوئی
 ۱۲۔ تن یعنی جسم برہم پوری ہے اسکے اندر ایک کرہ ہے مانند کنول کے پھول کی
 اور اوسہاں لطیف اکاش یعنی خلا ہے اوسکو تم اپنا آکاش سمجھو جس وسعت سے
 آکاش بھر ہے اوسی مقدار اوس کے اندر ہے اور تمام زمین معہ جملہ موجودات
 یعنی جہاں فلکی مثل آفتاب اور عناصر اور اجسام ارضی اوسکے اندر ہیں۔
 اگر کوئی حجت کرے کہ جب جسم ضعیف ہو جاتا ہے نابود ہو جاتا ہے پس
 اوسوقت کیا باقی رہتا ہے جواب دو کہ ضعف اور ناقوانی اور مرگ ہی وہ آکاش
 یعنی اوسکو کچھ زوال نہیں ہوتا ہے اور بجائے خود رہتا ہے اور وہی حق ہے
 اور وہی برہم لوگ ہو اور سب شے اوس کے اندر ہیں اور وہی آتما ہے اور سب
 سے منزہ ہے اور اوسکو یہ کہہ اور پیاس کچھ نہیں ہے ۲۔ جب کوئی کسی
 خدمت کرتا ہے عوض خدمتیں زمین اور پرگنہ جو چاہتا ہے پاتا ہے مگر چند روز کے
 بعد وہ اوسے منتقل ہو جاتا ہے اسطرح جو نیک عمل کرتے ہیں وہ نتیجہ پاتے ہیں
 آخر اوسکی معاد ہی تمام ہوتی ہے لیکن جو اتنا کو پہچان کے اسعالم سے جاتا ہے وہ سب
 عالم میں کامیاب ہوتا ہے اور جیسے آتما بے نہایت ہے اس کا نتیجہ بھی بے نہایت
 ہے اور جیسے آتما لازوال ہے اس کا نتیجہ بھی لازوال ملتا ہے ۳۔ اگر تیرا کہہ کہ
 اتنا کا گیانی جاوے تمام دیوتا و ملکے اسکے حضور میں قورخا حاضر ہوں اور

جب راستی کو اختیار کرتا ہے اور چھوٹے کو چھوڑ دیتا ہے پس چاہیے کہ
 کو معلوم کر اور گلیاں کے معنی میں حق کو باطل سے تمیز کرنا اور گلیاں میں سے
 ہوتا ہے اور من کے معنی میں کہ بات کو دلیل معقول سے تحقیق کرنا پس من
 تب حاصل ہوتا ہے جب گرو کے قول پر جو بموجب ہمد کے ہو عقدا ہووے
 سوال اعتقاد کس طرح سے پیدا ہوتا ہے جواب جب حفظ مراتب
 استاد کا کرے اور خدمت بواجبی ادا کرے سوال حفظ مراتب استاد کی
 کیا آئیں ہے جواب جو خدمت اور ریاضت وہ فرمائے بموجب اسکے
 عمل کرے سوال انتہائی ریاضت کا کیا ہے جواب وہ ریاضت کہ استاد
 بنا دی جس سے تسلی ہو جاوے سوال کس طرح سے تسلی ہو۔ جواب جب قوت
 مراتب کو پہنچے کہ اس سے زیادہ مرتبہ کوئی نہیں ہے کیونکہ جب تک کوئی مرتبہ
 بزرگی کا باقی رہے خواہش بھی باقی رہے پس جان خواہش ہے بے آرامی ہے
 آرام نہیں ہے۔ جب کوئی سمت کے مرتبہ میں پہنچتا ہے وہ دوسرے کو نہیں
 دیکھتا ہے اور نہ دوسرے کا ذکر سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے اور لازوال ہو جاتا ہے
 کہ اس کے خیال میں آنکھ اور روشنی آنکھ اور ناظر اور منظور دو نہیں رہتے
 ہیں جب تک دوسرے کو ناظر یا سامع رہتا ہے اور دوسرے کا خیال رکھتا ہے
 معرض زوال میں رہتا ہے اور آرام نہیں پاتا ہے۔ سوال
 سمت کی تعریف کیا ہے۔ جواب سمت اپنی بزرگی میں آپ ہے پس ایسے میں آپ ہے
 اس کا کوئی مکان نہیں ہے اور اس کو کسی سے بزرگی نہیں ہے جیسے گھوڑے
 اور انتہی سے دوسرے کو بزرگی ہوتی ہے یہ میرا مطلب نہیں ہے کہ اس کو دوسرے
 بزرگی ہے کیونکہ وہ مابین اور بلند اور پائین اور باریک و باریک ہے اور وہ میں
 ہوں میں بدن کو اتنا نہیں کہتا ہوں فقط تعلیم کے واسطے بیان کرتا ہوں کہ اتنا
 ہر طرف ہی اور ہر شے میں محیط ہے اور اپنے تئیں آپ حرکت دینے والا اور
 ہر چیز کی لذت لینے والا ہے اور خود بادشاہ ہے جو اس مطلب کو نہ سمجھے

بڑا کون ہے جواب غذا اور وجہ ظاہر ہے کہ اگر آدمی دروز طعام نہ کھاوے
 سب بھول جاوے بلکہ مر جاوے اور آنکھ اور کان اور دل کوئی بھی قابو نہیں ہے۔ ۱۰۔
 نارو نے کہا اس سے بزرگ کون ہے سنت کمار نے کہا اس سے بزرگ میں ہے
 کہ اس سے پانی برستا ہے اور بارش سے نباتات اور گتے ہیں اور حیوانات تازہ
 ہوتے ہیں اگر بارش نہ ہو سب معدوم ہو جاوین۔ ۱۱۔ نارو نے کہا اس سے
 بزرگ کون ہے سنت کمار نے کہا آگ کہ یہ ہوا کو حرکت سے مانع ہوتی ہے اور ہوا
 اکاس کو گرا دیتی ہے اور جب گرمی ہوتی ہے بارش ہوتی ہے ۱۲۔ نارو نے کہا
 اس سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جواب دیا کہ ہوت اکاس کہ نطق اور سماعت
 اور حرکت سب خلا سے ہوتی ہیں اگر یہ نہ ہو اور سب کو اکس کے اندر ہیں۔

۱۳۔ سوال نارو کا اس سے بڑا کون ہے جواب اکاس سے بڑا سمرن ہے اور
 وجہ ظاہر ہے کہ جہاں چند شخص موجود ہو دین اور یاد نہ ہو نیک اور
 بد کی تمیز نہ ہو۔ ۱۴۔ سوال اس سے بڑا کون ہے

جواب آرزو اور اسکی جسکو نہیں پاتا ہے کیونکہ اسے یاد کو قوت ہوتی ہے۔
 ۱۵۔ سوال اس سے کون بڑا ہے جواب پران کیونکہ تمام حواس اس کے وابستہ ہیں
 اور یہ خود بخود پیدا ہوا ہے اور بغیر امداد دوسرے کے فعل کرتا ہے اور باپ
 اور مان اور جو رو اور بہن اور دوست اور دشمن اور عالم اور گیانی اور جاہل
 اور ظالم اور دانی اور بہکاری سب یہی ہے زندہ کو کوئی گالی دے عوام گالی
 دینے والے پر لعنت کریں مردے باپ اور استاد کو آگ میں جلاوین کوئی
 عیب نہ کرے سب یہ ہے کہ جو کچھ عزت ہے پران کی ہے جسم کی کچھ حقیقت
 نہیں ہے ۱۶۔ پران کی تعریف سنئے نارو خاموش ہو رہا تب سنت کمار نے
 سمجھا کہ نارو نے پران کو منتہائے مرتب تصور کیا ہے اس وجہ سے اور سوال کیا
 پس سنت کمار نے نارو کو کہا کہ تو سنو زانتہائے کلام کو نہیں پہنچا
 نارو نے تسلیم کر کے کہا کہ ہدایت کرو پس سنت کمار نے کہا کہ آدمی سچ بت لوں گا

شکلی ہے یعنی جو خواہش کرتا ہے اس کا فکر کرتا ہے پس نام رکھتا ہے پیر نام
 بیدار و بید سے علی پس سب شی شکلی ہے موجود ہوتی ہیں اور اوس میں
 محو ہوتے ہیں تمام گرد و بیضاوی اور جو کچھ کے اندر ہے مثل زمین اور آسمان
 اور کلام اور نام اور رنگ اور جسم اور چرم یعنی جملہ تعینات سب شکلی ہے
 بنے ہیں پس بچھہ برسم ہے۔ ۵ نارو نے کہا شکلی ہے ہر اکون ہے سنت کمار
 جواب دیا کہ چت کہ جب چٹیا ہوتی ہے فکر کرتا ہے ہر جو تیز میں آتا ہے کہتا ہے
 اور اوس کا نام رکھتا ہے کہ چت کے سبب بیدار و بید کے سبب علی بنے ہیں
 اور سب کا قیام اور فنا چت کے سبب ہے پس جو بہت علم رکھتا ہے وہ اچت
 یعنی بے شعور ہو جاتا ہے اور خلق اس کو بدنام کرتی ہے کہ یہ کوئی فعل نہیں کرتا ہے
 جو وہ جانتا ہے اگر اوس میں چت کو لگا دے اچت نہ کہلا دے بلکہ سوچت کہلا دے
 اور جو تپوڑا بھی جانتا ہے خلق اس کو بزرگ جانتی ہیں اور اس کی بات کو پسند کرتی ہے
 پس سب چیز چت سے بنی ہیں اور ہر جسم ہے ۶ نارو نے پوچھا کہ اسے اعلیٰ کہا ہے
 سنت کمار نے کہا کہ اس سے بڑا دیان ہے کیونکہ زمین اور آسمان اور دیوتا اور سنا ہے
 سب دیان کیا کرتے ہیں اور آدمی کو فضلت ریاضت اور دیان سے ہوتی ہے
 پس دیان اعلیٰ ہے ۷ نارو نے کہا دیان سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جواب دیا
 کہ گیان کیونکہ اس سے حقیقت دیوتا اور کو اکب اور بیدا اور حکام معقول اور عقل
 سب کی عیان ہوتی ہے اور سچ اور چوٹہ معلوم ہوتا ہے اور ہم اور رجا دور
 ہوتا ہے اور جب گیانی گیانی کے پاس بیٹھتا ہے گیان برہما ہے ۸ نارو نے
 کہا گیان سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جواب دیا قوت جسمانی کیونکہ ایک زور
 آور زور گیانی کو ایک دم میں نابود کر دے سکتا ہے اور قوت جسمانی سے خدمت
 استاد کی ہو سکتی ہے اور خدمت سوجب استاد مہربان ہو نصیحت کرتا ہے
 پر گرش شنوا اور چشم بینا ہوتی ہے پس نصیق حاصل ہوتا ہے پس عمل کرتا ہے
 پس عمل سے وجد ہوتا ہے پر کشف ہوتا ہے ۹ نارو نے کہا قوت جسمانی سے

پچا تھا ہے اگر اس وقت تک بیمار کے پاس بجائے خود قائم رہتے ہیں تو جواب
 دیتا ہے کہ ان پچا تھا ہوں اور جو جو اس اپنے اپنے مقاموں کو چھوڑ کر
 پران سے جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ نہیں پچا تھا میں سے جو اس جاتے ہیں وہ
 آگیا ہے اور وہی حق ہے اور وہی تو ہے ۱۴۔ تو مسیحی مشتبہ کے ہاتھ میں
 لوہا گرم کر کے دیتے ہیں اگر وہ چور نہیں ہوتا ہے تو ہاتھ بھی نہیں جلتا ہے اور
 چور ہوتا ہے ہاتھ جل جاتا ہے پس جو راستی ہے وہی آتا ہے اور وہ تو ہے۔
 ۱۵۔ نارد کو سنت کمار کی ہدایت ۱۔ سوال نارد نے کہا کہ میں چارون بید
 اور ان کے فروعات یعنی شاستر وغیرہ کے مضامین سے بخوبی واقف ہوں لیکن
 آتما کو ہنوز نہیں پچا تھا ہوں اور زیر کون سے سنتا ہوں کہ جو آتما سے وقف
 ہوتا ہے وہ تمام اندوہ دنیا اور عبقسی سے فارغ ہو جاتا ہے آپ مہربانی کر کے
 آتما کی تعریف کریں سنت کمار نے جواب دیا کہ جو نام تو نے لیا یہی اس کا نام ہے
 پس اسکو برہم جان پس اسم سے مسیحی لمبا و لگا ۲۔ نارد نے کہا نام سے جو
 ہوا اسکی تعریف کرو سنت کمار نے جواب دیا کہ گفتار نام سے افضل ہے کیونکہ
 گفتار سے چارون بید اور جملہ علوم کی حقیقت منکشف ہوتی ہے اور آسمان
 اور زمین اور ہوا اور آگ اور دیوتا اور آدمی اور پروا اور پانودوالے اور چرند
 اور درند اور ریگینے والے اور نیک اور بد اور سچ اور جھوٹے اور دوست اور
 دشمن تمیز کئے جاتے ہیں اگر گفتار نہ ہوتی تو فقط نام سے کیسی تمیز ہوتی پس اسکو
 برہم جان ۳۔ نارد نے کہا گفتار سے اکبر کیا ہے سنت کمار نے جواب دیا
 اس سے بزرگ دل ہے کیونکہ جسطرح ایک مٹھی میں دو پہل بلیہ اور بلیہ کے سما جاتے
 ہیں اسی طرح ایک دلیں نام اور گفتار دونوں رہتے ہیں اور دل کو دونوں کا علم
 رہتا ہے اور دل مجاز ہے چاہی بید کو پڑے چاہے بید کو اور چاہے آخرت کا
 فکر کرے چاہے دنیا کا چاہے نیک افعالی کرے چاہی بد فعلی پس یہ دل مجاز ہے
 پس آتما ہے ۴۔ نارد نے کہا دل سے شریف کون ہو سنت کمار نے کھا کہ

میں یا جڑ کی طرف سے قطع کر دہ درخت زندہ بھی رہیگا اور پانی بھی اوس میں
 سے برآمد ہوگا سبب یہ ہے کہ جان سب جگہ اوس رخت میں موجود ہے یعنی
 پتے پتے میں وحدت درخت کی پانی ہے اور پانی سے درخت لذت حاصل
 کرتا ہے اور سبز رہتا ہے اور جو ڈالی جان سے جدا ہوتی ہے خشک ہو جاتی
 ہے اسی طرح جب بارے درخت کی جان جاتی ہے کل خشک ہو جاتا ہے اسی طرح
 یہ جسم انسان کا پیمان ہو جاتا ہے درخت کی موت یہ ہے کہ قوت حائزہ
 پانی کی نہیں رہتی ہے اور جان درخت کی پانی ہے پس سمجھو کہ جان نہیں مرنی ہے
 اور وہ لطیف لائمانی ہے اور جاودان کیساں ہے ۱۰۔ تو مہی کسی رخت
 سے کوئی پہل لاکے اوسکو چیر و پیر دیکھو اوسکے اندر چوٹے چوٹے دانے برا
 ہو گئے ہر ایک اوس چوٹے دانے کو چیر و تب اوسکے اندر کچھ نظر نہ آویگا۔
 پس سمجھو کہ جو اوس چوٹے دانے میں نظر نہیں آتا ہے اوسے وہ عظیم اخلاقت
 درخت بنا ہے اور وہ تو ہے ۱۱۔ تو مہی ننگ کو تھوڑے پانی میں گھولیں
 تلاش کرنے سے ننگ ستیا ہے ہوگا ہر پانی کو چاہو تب معلوم ہوگا پانی تکثیر
 ہے پس سمجھو کہ اس حالت میں ننگ آنکھ سے نظر نہیں آیا اور انہوں سے پایا
 نہیں گیا لیکن نرہ سے پایا جاتا ہے اسی طرح سب میں آتا ہے مولف
 شمع معرفت کے دیباچہ میں اسمصنوں کو بہت مثالوں سے مولف ظاہر کیا ہے
 ۱۲۔ تو مہی سیلی آنکھ بند کر کے اوسکو شہر اور وطن سے نکال جنگل میں چھوڑ
 دو کہ وہ شخص شرف اور مغرب اور شمال اور جنوب کی حقیقت سے لاعلم ہو
 پھر اوسکی آنکھ کھول کے اوسے کہو کہ اپنے گھر کو جا لیکن جب تک کوئی اوسکا رہبر
 نہ ہوگا وہ اپنے وطن کے پہنچنے سے عاجز رہیگا اسی طرح بغیر رہبر کے کہ وہ علم ہے
 وطن کا ملنا محال ہے جب بچے علم ہوگا از خود جانیگا کہ تو اور وہ ایک ہی ہے
 اور جب ننگ چل رہی حقیقت سے ناواقف رہے گا ۱۳۔ جب آدمی
 بیماری اسے ناتوان قریب المرگ ہوتا ہے اوسکے اقربا پوچتے ہیں کہ تو ہکو

۴ جب بہہ جسم کا درخت اوگتا ہے اسکی جڑ خوراک ہے پھر خوراک کو درخت
 فرض کرو اور پانی کو اسکی جڑ پھر پانی کو درخت فرض کرو اور آگ کو اسکی جڑ
 اصل الاصول اس درخت کا وہ یگانہ لاشانی ہے کہ سب اوسے پیدا ہوئے اور
 وہیں بچھ ہوئے اور اوسے سے قائم ہیں اور جب آدمی خواہش آرام کی کرتا ہے
 آسائیدہ موسوم ہوتا ہے۔ پانی کو اندر کی آگ و مان پہنچاتی ہے جہاں کہ پانی
 کی جگہ ہے جسے گھوڑے والا گھوڑے کو اسوجہ سے آگ کو پکانے والا پانی
 کا کہتے ہیں پانی کی جڑ آگ ہے اور آگ کی جڑ وہ یگانہ ہے ۶ تینوں عنصر
 یعنی آگ اور پانی اور خاک مخلوق کے اجسام میں ہیں جب آدمی مرتا ہے زبان
 دل میں اور دل پران میں اور پران حرارت عنبریری میں جا کے وصل ہو جاتے ہیں
 اور حرارت عنبریری دیوتا بزرگ ہے پس جگہ وہی آتا ہے ۷ تنومستی اسکے
 معنی ہیں کہ وہ آتا تو ہے اور یہ جہاں تک ہے تمام بید کا۔ شہد کی بھی بہت
 درختوں سے مٹھائی مختلف نرہ کی لاکے شہد کو بناتی ہے شہد میں وے
 مختلف نرے باقی نہیں رہتے اور سب درختوں کی مٹھائی کے مختلف نرے
 ایک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جانتا روئی حالت سکھیت اور موت اور قیامت
 یکساں ہے کیونکہ ان تینوں حالتوں میں بہت حقیقی ہے وصل ہو جاتا ہے اور
 کچھ جدا ہی نہیں رہتی ہے پھر جو صورت شیر یا بھیر یا گرگ یا گیدر یا مار یا کتر دم
 کی بنی نہیں جانتا ہے کہ اصل میری کیا تھی جب تک کہ اپنی اصل سے پھر
 وصل نہیں ہوتا ۸ تنومستی دیر یا مشرق اور مغرب کے پیارٹوں سے برآمد
 ہوتے ہیں اور جب تک سمندر سے نہ ملے جدارہتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گنگا میں
 اور ہم جہنا میں اور جب سمندر سے مل جاتے ہیں پھر انکا نام اور نشان کچھ نہیں رہتا
 اسی طرح آدمی بہت حقیقی ہے فقط جدائی سے اپنے تئیں شیر اور سور سمجھتا ہے
 یعنی جیسی صورت اور جیسا علم اور جیسا حال رکھتا ہے جی اپنے گمان کرتا ہے
 حقیقت میں کچھ وہی آتا ہے ۹ تنومستی درخت کو خواہ جو ٹی کی طرف یا

۱۔ چھکڑاں میں غلے کی ۱۰ پندرہ روزہ رکھا جائے گا کہ نہ کیا فقط پانی پیتا رہو اور سو لہوان
 روزہ میں جو روزہ حاضر ہو چنانچہ اوس میں صوبہ حکم کی تعمیل کی۔ ۲۔ حسب سو لہوان
 روزہ کا لڑکا باپ کے روزہ و حاضر آیا باپ کے کھانہ میں جو کھانے ایک مدت میں غلے کا
 چھہ ستارہ کے لئے جواب دے یا کہ میں چند روز سے یہ کھانا ہوں مجھے مطلق
 ایک لفظ یاد نہیں آتا ہے اور حد سے زیادہ تاوان ہو رہا ہوں سو نہ سے
 بات نہیں نکلتی ہے ۳۔ باپ نے کہا کہ وہ آگ جسکو سو لہوان حصہ فرض کیا
 ہنوز موجود ہے اب تو کھانے کو کہا اور بعد سیر ہو کے حاضر آؤں کہ جب
 بعد کھانا کھانے کے لڑکا باپ کے پاس حاضر آیا باپ نے جو پوچھا اوسکا جواب
 اوسنے بخوبی بیان کیا ۳۔ باپ نے کہا کہ آگ ٹہری چیز ہے اگر اسکی ایک
 چنگاری بھی باقی رہے اور آہستہ آہستہ اسکو کوئی چھوئے تو ایک عالم کو
 جلا سکتی ہے اب تو سمجھ کہ سو لہوان حصہ تجھ میں باقی رہی تھی وہ غذا یا کے
 آہستہ آہستہ قوی ہوئی تب سب بید تھے یا دا گئے اسوجہ سے ثابت کر کہ
 دل عین غذا اور پران پانی اور نطق آگ ہے ۱۷۔ مجھے نصیحت جب اوسکی
 سمجھ میں آئی محجب اور غرور اوسکا سب جا تا رہا ۲۰۔ سو نہ کشتہ کو اودا کہ
 کی نصیحت ۱۸۔ اسے فرزند حقیقت اوس خواب کی جسکو سگیت کہتے ہیں
 سمجھئے۔ سبب حالت خواب کو کہتے ہیں وجہ یہ ہے کہ جب آدمی سو تا ہے
 آہستہ آہستہ ایک ہو جاتا ہے اور سواپ کے معنی ہیں آہستہ آہستہ آپ پانا۔
 ۲۱۔ اگر کسی شخص کو لکڑی پر بیٹھا رہیگا باندہ دودھ چاٹھا کر نیکا اور اوسکو
 کسی طرح آواز دے گا اور لاچار اوسکی لکڑی پر آرام پائے گا اُن سے کاسی طرح
 یہ بول جائیگا سیکھئے یا اُن کو آرام گاہ سمجھئے اُسے جانتا ہے ۲۲۔ آرد
 اندھ کی جو کھانہ ہے تھوڑا کھلا آہستہ آہستہ اور پانی جو پیئے میں آتا ہے وہ غذا
 پیوئے آہستہ آہستہ پیئے پیئے جیسے چروا مولیہ یوں کو اور راجا سپاہ
 پیئے پیئے کہ جسکو لجا آتا ہے سمجھئے پانی کو پکانے والا خوراک کا کھانہ

اور سفیدی جزو پانی کی اور سیاہی جزو مٹی کی پس تینوں کے اجتماع سے آگ ہے
 اگر یہ تینوں صفات آگ سے جاتی رہیں آگ معدوم ہو جاوے اب سمجھو کہ آگ
 ایک اسم فرضی ہے حقیقت اسکی کچھ بھی نہیں ہے اور تین شے سے مرکب ہو کے
 آگ موسوم ہوئی ہے ۸ آفتاب میں جو مخرخی ہے وہ آگ کا جزو ہے اور
 سفیدی پانی کا اور سیاہی مٹی کا جزو ہے پس آفتاب ان تینوں کے اجتماع کا
 نام ہے اگر قوت آگ اور پانی اور خاک اوس سے معدوم ہو جاوے آفتاب کی
 ترکی تمام ہو جاوے پس یہ ایک اسم فرضی مرکب چیز کا ہے ۹ اسی طرح چا
 میں تین رنگ ہیں اور بجلی میں ۱۰ اس ترپرت کرن کو حکما اور عقلاً سمجھتے ہیں
 اور جو اسکی حقیقت کو جانتا ہے وہ کل عالم کی موجودات کو جانتا ہے اور نادیدہ
 اور ناشنیدہ کی حقیقت کو از خود سمجھ لیتا ہے کہ مجموعہ عناصر لطیف اور بلیط سے
 تمام موجودات ہے ۱۱ اب تک جو تعریف ہوئی یہ ترپرت کرن بیرونی
 کی اب ترپرت کرن درونی کی تعریف کرتا ہوں جو چیز کہاتے ہیں اوسکی تین
 صورت ہوتی ہیں اور وہ بھی آگ اور آب اور خاک سے بنی ہیں جو کثیف ہے وہ
 غلیظ ہوتا ہے جو متوسط ہے اوسے گوشت بدن کا بنتا ہے جو اعلیٰ ہے
 وہ دل کا حصہ ہوتا ہے ۱۲ پانی تین صورت قبول کرتا ہے ادنیٰ بیشاب ہوتا ہے
 اوسط خون ہوتا ہے اعلیٰ پیران ہو جاتا ہے ۱۳ آگ بھی تین صورت قبول کرتی ہے
 ادنیٰ استخوان اور اوسط مغز اور اعلیٰ نطق کہ مراد قوت گو یا مٹی سے ہوا اور روشن
 میں آگ زیادہ ہے ۱۴ دیکھ یہ دل عین خاک ہے یعنی خوراک اور پیران
 عین پانی ہے اور زبان عین آگ ہے ۱۵ وہی کو جب بلوتے ہیں گہی اور پیران
 ہے اسی طرح غذا لطیف اوپر کو ہوتی ہے اور دل بنتی ہے پانی بلند ہو کے
 پیران بنتا ہے روغن عین آگ ہے وہ بلند ہو کے نطق ہو جاتا ہے پس دل
 خوراک ہوا اور پیران شراب نطق آگ ۱۶ سوال خوراک کس طرح سے دل ہو جاتی
 ہے جواب آدمی کے سولہ حصے ہیں اور اسکو سوڑس کلا کہتے ہیں چاہئے کہ

لگا کر اے باب یہ علم تو بچے نہیں ہوا ۲ باب کا کہ یہ علم نہایت آسان ہے
 کیونکہ ایک بٹی کی حقیقت جاننے سے تمام شے جو مٹی سے بنی ہیں تیز ہو جاتی
 ہیں جیسے کونہ اور سب جو یہ نام اور نقش اور رسم اور نکلے برائے نام جڈے ہیں
 حقیقت میں کچھ علیحدہ نہیں ہیں اور سب کی اصل مٹی ہے ۲ سو باب ایک شے جو آگ سے
 انگشتی اور اسی وغیرہ نوع بنوع کے زیور سنار بناتا ہے کچھ صورت مختلف
 زیور سے اصلیت سونے میں تفاوت نہیں ہوتا ہے - ۳ آہن سے توپ اور
 بندوق اور تلوار اور برچی وغیرہ بہت چیزیں بنتی ہیں اول اور آخر وہی لوہا ہے
 ۴ بیٹے نے کہا کہ اوستا دے یہ تعلیم نہیں کی آپ ہدایت کریں - ۵ باب نے کہا
 کہ پہلے سب سے ایک بہت مطلق تھا جسکو واجب الوجود اور لائقین کہتے ہیں کیونکہ
 اور سکا نام اور نشان کچھ نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا اور بے عیب اور لازوال
 اور بغیر صفت ہے - بعضے احمق سمجھتے ہیں کہ پہلے عالم معد صانع صنعت کے
 نیست تھا اور انکی غلطی ظاہر ہے کہ نیست سے بہت ہو نہیں سکتا ہے پس نیست
 مطلق ضرور موجود تھا ۲ جب اوستے چاہا کہ وحدت سے کثرت ہو وہی پس
 اشکال مختلف کو قبول کیا ۳ اپنے زیور سے آگ کو روشن کیا جب آگ وحدت
 سے کثرت کو ارادہ کیا پانی پیدا ہوا ۴ من لیل سے جلد سمجھ میں آوے گا
 کہ آدمی کو جب گرمی لگتی ہے بدن سے پسینا نکلتا ہے اوسط طرح آگ سے
 پانی بنا ۵ پانی سے مٹی اور مٹی سے خبث شے موجود ہوئیں - ۶ تمام جاندار
 تین قسم ہیں ۱ اٹھو سے جو پیدا ہوئے ہیں جیسے کبوتر اور چڑیا ۲ جیسے لینی پیدا
 سے پیدا ہوتے ہیں جیسے میل اور آدمی ۳ ستم سے جیسے تگسی اور پیل ۷ دیکھ
 ایک شے سے پانی اور مٹی اور آگ پیدا ہوئے اور تینوں کے اعتدال سے جو
 آتما بنا اور صورت اور نام مختلف رکھا گیا ۸ ہر ایک شے کے تین حصے ہیں
 یعنی آگ اور پانی اور مٹی اسکا نام ترپرت کرتے ہیں ۹ ان تینوں عنصر بیٹ
 کے تہہ ہنر حصے ہر ایک شے میں پائے جاتے ہیں آگ میں بے سرخی جزو آگ کی ہے

زیر ناف کر ہے اور اوسکے تلے خزانہ اور خاک اوسکے پاؤں میں اور سینہ بند
اوسکا ساگر ہی ہوم کی اور بال اوسکے وہ گہاں جسے ہوم کے مکان میں
فرش کرتے ہیں ۳ جسم میں تین آگ ہیں ۱ معدہ میں اسکا نام کاری ہے
۲ معدہ میں اسکو چین اگن کہتے ہیں ۳ موٹہ میں اکوا ہوتی کہتے ہیں۔
۱۸۔ کھانا کھانے کے ادب میں ۱ لقمہ اس نیت سے کھاوے کہ اس سے پران سیر ہووین
پس چشم اور آفتاب اور جو انکی تخت میں سب سیر ہو جاوین ۲ لقمہ اس نیت سے
کھاوے کہ میان باؤ کو کھلاتا ہوں اوسے چاند اور اطراف کو سیری ہووے
اور جو دریاں انکے ہیں ۳ اپان باؤ کی سیری کے واسطے کھاوے اوسے گفنا کو
قوت ہووے اور آگ روشن ہووے اور زمین سیر ہووے اور جو دریاں زمین
اور آگ کے ہیں سیر ہووین ۴ لقمہ سنان باؤ کی آسودگی کو کھاوے پس لگو قوت ہووے
اور ایر اور برق اور اوسکے متعلقات سیر ہووین ۵ لقمہ اودان باد کی واسطے
کھاوے پس اس کا س اور ہوا اور اوسکی متعلقات سیر ہووین ۶ جو اس ترکیب سے
کھاوے تمام جہاں کی نعمتیں پاوے کہ ہمہ پانچ اگن ہو تر موسوم ہیں در نہایت بڑی
عمل ہے جو اس ترکیب کو نہیں جانتا یا جان کے عمل نہیں کرتا وہ طعام کو خاک میں
ڈالتا ہے کیونکہ اوسکا کھانا ہضم نہیں ہوتا ہے جو اس سیر عمل کرتا ہے وہ جہاں کو
سیر کرتا ہے اور اگن ہو تر ہوتا ہے جسکو سب لائق پرستش کے جانتے ہیں
۷ جو گہاں آگ میں ڈالی جاتی ہے جلتی ہے پس جو ہمہ عمل کرتا ہے اوسکے گناہ
مثل گہاں کے حل جاتے ہیں۔ ۱۹ سوئیت کھوے اوسکے باب اور اولیٰ
رکھیشرنے کہا کہ تیرے خاندان کے سب بید کے عالم ہوئی ہیں تو بھی بید کو پڑھ
سیر و تحصیل علم کو وطن چور گیا چوبیس برس کی عمر جب ہوئی فضیلت حاصل
کر کے آیا لیکن عجیب سے اپنے آپ سے باہر ہوا جاتا تھا ۲ باب نے
ہمہ حالت دیکھ کے کہا کہ تو نے وہ علم بھی حاصل کیا ہے جسے نہ سنی بات سن سکے
اور نہ دیکھی دیکھ اور نہ سمجھی سمجھ سکو۔ ۳ بیٹا یہ بات سننے کے حیران ہو گیا اور کہنے

اور نادان نے بے علم اور گوشت خوار اور مردم آزار اور مکار اور دغا باز اور کسی
 قسم کا بد افعال اور حرام خوار و ریکھاری کو مٹی ہے پس تمہارے آنے کی کیا وجہ ہے
 میرے کہا کہ ہماری حاضری کی وجہ حقیقات کسی امر کی ہے استغاثہ کوئی نہیں ہے
 ۴ میں نے اجازت دی کہ سوال کرو میں ہر ایک نے اپنا مطلب بیان کیا راجہ نے
 ایک سے پوچھا کہ تم کس صورت سے آتما کو پوجتے ہو جواب دیا وہ صورت ہے - ۱
 روشنی شمع ۲ بیسوا نراگنی میں راجہ نے کہا کہ بہت بہتر ہے کیونکہ روشنی شمع
 آنکھ سے سب نظر آتا ہے اگر تم مجھے نہ دیکھتے پس نادان مرتے اور تمہاری حیات
 ناقص تمام ہوتی اور بیسوا نراگنی سے سالک راہ حق جوتے ہیں راجہ نے دوسرے سے
 پوچھا کہ تم کس طرح سے پوجتے ہو اس نے کہا کہ بصورت آفتاب کے راجہ نے کہا کہ بہتر
 کیونکہ آفتاب اور آنکھ ایک ہی اگر آنکھ نہ ہوتی اندھے رہتے آنکھوں کے سب سے نعمت دین
 حاصل ہوتی ہیں - تیسرے سے پوچھا اس نے جواب دیا کہ بصورت ہوا کے راجہ نے کہا کہ
 خوب ہے کیونکہ ہوا ان ہوا سے ہیں - چوتھے سے جب راجہ نے پوچھا اس نے کہا کہ
 بصورت اکاس کے راجہ نے کہا خوب ہے کہ یہ محیط عالم کا ہے سب اس میں ہیں
 پانچویں سے پوچھا اس نے کہا کہ بصورت قوت متفکرہ کے میں بیسوا نراگنی یعنی آتما کو
 جانتا ہوں راجہ نے کہا خوب ہے کیونکہ اگر کسی کام میں غور کرے دیکھنا اور سننا
 سب حاصل ہے چھٹے سے جب راجہ نے پوچھا اس نے کہا کہ میں بصورت پانی سے
 پوچھتا ہوں راجہ نے کہا اچھا ہے کیونکہ پانی سب حیات چرند و پرند اور سب کا
 اور خزانہ نعمتوں کا ساتوین سے جب راجہ نے دریافت کیا اس نے کہا کہ میں بیسوا
 اگنی اور آتما کو بصورت خاک کے سمجھتا ہوں راجہ نے کہا کہ اچھا سمجھے ہو کیونکہ یہ جگہ
 قیام موجودات کی ہے پر راجہ نے سب کو مخاطب کر کے کہا کہ شرم آتما کو جدا جدا
 جانتے ہو سب میں یا ایک نہیں جانتے ہو جو کوئی پران کو
 برآمد پر بھیجے وہ اچھا کا شیر کا بچہ کا پہل پاوے - سر بیسوا نراگنی کا نور اعلیٰ ہے
 اور آتما کو بصورت عالم کی ہے اور راہ آمد و رفت کی پران ہے اور مقام خواہ

خوبیان حاصل کرے اور اس مردک چشم کو بامنی ہی کہتے ہیں یعنی حاصل کرنیوالی خوبون
کی اور اسکو بہامنی بھی کہتے ہیں بمعنی نور تمام جو اس نر کو سمجھے وہ نامور ہوگا اور اسکو
کرنا اول سمون کا جو مردے کیواسطے کرتے ہیں ضرور رہے اور وہ مکت یا د اور ہر زو
اسکو علم زیادہ ہوتا رہے اور ہر تعینات ہیں آوے اور ہر بزرگون کا بزرگ ہوگا
اور وہی پران ہے جب تک کوئی عضو شکم مادر میں نہیں آتا اور سوقت تک فقط
پران تہا نہیں پران سے عمر اور مرتبہ میں بزرگ ہے جو بشت کو سمجھے وہ قوم میں
بزرگ ہووے اور بشت نطق کو کہتے ہیں اور جو بشت کا مکان یعنی موقع
سمجھے وہ اعلیٰ مرتبہ پاوے پر ششٹا بنائی ہے جو اسکو سمجھے وہ دولت حاصل کرے
ششٹا شوائی ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ ارشاد گرد کا شوائی سے معلوم ہوتا ہے
اس سمجھ سونیک عملی ہوتا ہے پس مطلب حاصل کرتا ہے دل خواہوں کا گہرے بغیر
اسکے کوئی حس اپنا فعل نہیں کرتی ہے ۱۶ جو ہر پران کی بحث باصرہ اور سامعہ
اور شامہ اور نطق اور پران وغیرہ نے اپنی اپنی بزرگی کو ظاہر کیا لیکن سب کے بغیر کام چلتا رہا
جب پران غیر حاضر ہونے لگے سب عاجز آئے پس سب نے اسکی بزرگی کو قبول کیا جب
پران کی بزرگی ثابت ہوئی پران نے پوچھا کہ میری خوراک کیا ہے ہر ایک نے جواب دیا
کہ جو کچھ چرند اور پرند اور درند وغیرہ کھاتے ہیں سب تمہاری غذا ہے پھر پوچھا
کہ پوشاک میری کیا ہے جوابے یا کہ پانی کیونکہ پانی اول اور آخر طعام استعمال کرتے
ہیں اس رمز کو جو سمجھے اگر درخت خشک ہو بار بار ہووے ۱۷

ایک جماعت برہم گمانیوں کی جمع ہوئی اور اس میں آتما کی تحقیقات
کی بحث ہوئی کہ آتما کیا اور برہم کیا ہے۔ ۱۔ اول ایک پوچھا کہ مسیوانرا گنتی جسکو
حرارت عزیزی کہتے ہیں کیا ہے اسنے جوابے یا کہ اس آگ کو جو تنخم عالم ہے میں نہیں
جانتا ہوں راجہ سے پوچھو کہ وہ خوب واقف ہے پھر راجہ کے پاس گئے اسنے
ہر ایک کے مرتبہ کے لائق تعظیم کی اور اپنے انتظام سلطنت کو ظاہر کیا کہ میری سلطنت
میں چور اور بدکار اور شراب خوار اور مشرک یعنی پویشنے والا اسکو واجب الوجود

حقیق نہیں ہے یہ کیونکر سمجھ سکتے ہیں میں معلوم ہوا کہ اتنا دورا کا سر ایک
 ہی میں اور اکاس اور پران ایک ہی میں غرض یہ ہے کہ مستغنی ہونے سے
 اندر روپ ہوتا ہے اور تفریق میں قسم کی آگ کی فقط وسطی سمجھانے کے
 پہلی آگ سے مراد ہے زمین اور آگ اور آفتاب میں سمجھنا چاہی کہ یہ میں پران
 اور وہ پرتش جکا نور آفتاب میں چمکا ہے یعنی نور ذات وہ میں ہوں جو کوئی ایسا
 سمجھ کے آفتاب سے مشغول ہوا سکے گناہ سب جل جاؤں اور جب تک دنیا میں
 زندہ ہے خوشحال رہے اور زندہ اور ہو کر اور جب تک تسلسل لیل اور نہار کا ہے
 اسکی سبیل قائم رہے اور سعادت دارین حاصل کرے۔ دو سر آگ برادر پانی اور
 حیات اور ستارے اور چاند پس سمجھنا چاہی کہ جو ان چاروں میں ہے وہ میں ہوں
 اور وہ میں جو چاند میں نظر آتا ہے میں ہوں جو اس منہ کو سمجھے وہ بھی سعادت کو میں
 پاوے۔ تیسری آگ سے مراد ہے پران اور اکاس اور عالم فضا یعنی اعراض اور
 برق پس سمجھنا چاہی کہ جو ان چاروں میں ہے وہ میں ہوں اور جو نور برق میں چمکتا ہے
 میں ہوں جو ایسا سمجھے وہ بھی سعادت دارین حاصل کرے یہی خلاصہ برہم بدیا کا ہے
 م جب اسکو بخوبی علم ہو گیا اوستاد سے ملا اور اوستاد نے اسکے چہرہ کو دیکھتے
 ہی کہا کہ تیرے چہرہ کی نور سے معلوم ہوتا ہے کہ تو عارف کامل ہو گیا میں بیان
 کہ تجھے کسے یہ علم سکھایا۔ شاگرد نے ادب سے بیان کیا کہ یہ سب آپ کی مہرانی
 سے آگ کی حقیقت میں غور کرنے سے پایا۔ پراوستاد نے کہا کہ اب میں تجھے ہر ایک
 جملے کی حقیقت سمجھا دوں گا تاکہ تجھے وہ مرتبہ ملے جسے کہ گول کے پتے پر پانی ڈالنے
 سے پتے میں کچھ اثر نہیں ہوتا ویسے گناہوں کو تجھ پر اثر نہ ہو ۵ جو وقت کہوتے
 اور بند کرتے انھوں کے سب کو دیکھتا رہے وہ تیری آتا ہے اور وہی بے نہایت
 ہے اور وہی برہم ہے جب آنکھوں میں پانی یا تیل ڈالتے ہیں اور اوہر سے فوج
 ہو جاتا ہے وہ آنکھوں کی پتلی کو آلودہ نہیں کرتا ہے اسواسطی مردک چشم کو بخندام
 کہتے ہیں بمعنی درک کرنے والا حسن اور خوبیوں کا جو اسکی حقیقت کو سمجھے وہ سب

خوبیان حاصل کرے اور اس مردک چشم کو بامنی ہی کہتے ہیں یعنی حاصل کرنیوالی خوبوں کی اور اسکو بہا منی بھی کہتے ہیں بمعنی نور تمام جو اس نر کو سمجھے وہ نامور ہوگا اور اسکو کرنا اول سمون کا جو مردے کیواسطے کرتے ہیں ضرور نر ہے اور وہ مکت پاؤ اور ہر نر اسکو علم زیادہ ہوتا ہے اور یہ تعینات میں آوے اور یہ نر گون کا بزرگ ہو جاوے اور وہی پران ہے جب تک کوئی عضو شکم مادر میں نہیں آتا اسوقت تک فقط پران تہا پس پران سب سے عمر اور مرتبہ میں بزرگ ہے جو بشت کو سمجھے وہ قوم میں بزرگ ہووے اور بشت نطق کو کہتے ہیں اور جو بشت کا مکان یعنی موقع سمجھے وہ اعلیٰ مرتبہ پاوے پر شش بنائی ہے جو اسکو سمجھے وہ دولت حاصل کرے شش ششوائی ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ ارشاد گرد کا ششوائی سے معلوم ہوتا ہے اس سببہ سونیک عملی ہوتا ہے پس مطلب حاصل کرتا ہے دل و ہون کا گہر ہے بغیر اسکے کوئی حس اپنا فعل نہیں کرتی ہے اور اس اور پران کی بحث باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور نطق اور پران وغیرہ نے اپنی اپنی نرگی کو ظاہر کیا لیکن سب کے بغیر کام چلتا ہے جب پران غیر حاضر ہونے لگے سب عاجز آئے پس سب نے اسکی نرگی کو قبول کیا جب پران کی نرگی ثابت ہوئی پران نے پوچھا کہ میری خوراک کیا ہے ہر ایک نے جواب دیا کہ جو کچھ چرند اور پرند اور درند وغیرہ کھاتے ہیں سب تمہاری غذا ہے پھر پوچھا کہ پوٹاک میری کیا ہے جوابے یا کہ پانی کیونکہ پانی اول اور آخر طعام استعمال کرتے ہیں اس نر کو جو سمجھے اگر درخت خشک ہو بارور ہووے ۱۷

ایک جاعت برہم گیا نیونکی جمع ہوئی اور اس میں آتما کی تحقیقات کی بحث ہوئی کہ آتما کیا اور برہم کیا ہے۔ ۱۔ اول ایک پوچھا کہ میسوانرا گنی جسکو حرارت عزیزی کہتے ہیں کیا ہے اسنے جوابے یا کہ اس گ کو جو تنخم عالم ہے میں میں جانتا ہوں راجہ سے پوچھو کہ وہ خوب واقف ہی پیر راجہ کے پاس گئے اسنے ہر ایک کے مرتبہ کے لائق تعظیم کی اور اپنے انتظام سلطنت کو ظاہر کیا کہ میری سلطنت میں چور اور بدکار اور شراب خوار اور مشرک یعنی پوختے والا سوا واجب الوجود

چیتن نہیں ہے نہ کیونکر برہم ہو سکتے ہیں پس معلوم ہوا کہ اندھا دھارا کا سراک
 ہی میں اور اکاس اور پران ایک ہی میں غرض یہ ہے کہ مستغنی ہونے سے
 اندھ سروپ ہوتا ہے اور تفریق میں قسم کی آگ کی فقط وسطی سمجھائیے ہوئی
 پہلی آگ سے مراد ہے زمین اور آگ اور غذا اور آفتاب پس سمجھنا چاہی کہ یہ میں ہوں
 اور وہ پُرش جہاں آفتاب میں چمکتا ہے یعنی نور ذات وہ میں ہوں جو کوئی ایسا
 سمجھ کے آفتاب سے مشغول ہوا دیکھے گا کہ سب جل جاؤں اور جب تک دنیا میں
 زندہ ہے خوشحال رہے اور لذت آواز ہو اور حسیہ نکلتا تسلسل لیل اور نہار کا ہے
 اسکی سبیل قائم رہے اور سعادت دارین حاصل کرے۔ دیکھ کر آگ مراد ہی پانی اور
 حیات اور ستارے اور چاند پس سمجھنا چاہی کہ جو ان چاروں میں ہے وہ میں ہوں
 اور وہ پر میں جو چاند میں نظر آتا ہے میں ہوں جو اس منہ کو سمجھے وہ بھی سعادت کو میں
 پاوے۔ تیسری آگ سے مراد ہے پران اور اکاس اور عالم فضا یعنی اعراف اور
 برق پس سمجھنا چاہی کہ جو ان چاروں میں ہے وہ میں ہوں اور جو نور برق میں چمکتا
 میں ہوں جو ایسا سمجھے وہ بھی سعادت دارین حاصل کرے یہی خلاصہ برہم بدیا کا ہے
 ۴ جب اسکو بخوبی علم ہو گیا اور استاد سے ملا اور استاد نے اسے چہرہ کو دیکھتے
 ہی کہا کہ تیرے چہرہ کی نور سے معلوم ہوتا ہے کہ تو عارف کامل ہو گیا پس بیان
 کہ تجھے کہنے پر علم سکھایا۔ شاگرد نے ادب سے بیان کیا کہ یہ سب آپ کی مہربانی
 سے آگ کی حقیقت میں خوب کرنے سے پایا۔ پھر استاد نے کہا کہ اب میں تجھے ہر ایک
 جملے کی حقیقت سمجھا دوں گا تاکہ تجھے وہ مرتبہ ملے جسے کرکٹول کے پتے پر پانی ڈالنے
 سے پتے میں کچھ اثر نہیں ہوتا ویسے گناہوں کو تجھ پر اثر نہ ہو ۵ جو وقت کہوتے
 اور بند کرنے سمجھوں کہ سب کو دیکھتا ہے وہ تیری آتا ہے اور وہی بے نہایت
 ہے اور وہی برہم ہے جب انکھوں میں پانی یا تیل ڈالتے ہیں اور اوہر سے فلج
 ہوتا ہے وہ آنکھوں کی پتلی کو آلودہ نہیں کرتا ہے اسوہ طہر مردک چشم کو سنجھام
 کہتے ہیں بمعنی دیکھ کرنے والا حسن اور جو یوں کا جو اسکی حقیقت کو سمجھے وہ سب

جس میں جو دیدا اور شنید اور سوچ اور بچار میں آوے اور جو موجود ہے
 میں برہم کو جانے اور جب سب میں برہم کو بیاپک جانے پر کاش دان اور نہت
 درجوستان اور ایسوان ہو جاوے یعنی ہر شئی پر قادر ہووے۔ ۱۔ جب مت
 کو بید کا علم وہی ہو گیا اور استاد یعنی رکھشیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور استاد کو
 ت کا مان کے بسترے کی گورانی سے اس کی فضیلت معلوم ہوئی پس پوچھا کہ تجھے کسے
 ہم گیان سکھایا ہے گا مان نے جواب دیا کہ مجھے کسی آدمی نے تعلیم نہیں کی اور آدمیوں کا
 دینا بھی میرے دلیں باور نہیں ہوتا ہے جو کچھ مجھے علم ہوا ہے خدا داد یعنی وہی
 ور لدنی ہے اور مشہور ہے کہ جنت کی یافت اور جو نیدہ یا بندہ پس رکھشیر
 بہت خوش ہوا اور رکھشیر نے کہا تحصیل کرنا علم کا قوم پر منحصر نہیں مگر شوق پر
 کیونکہ بہت آدمیوں کو اون کے بزرگ تعلیم میں حد سے زیادہ سعی کرتے ہیں
 اور ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے اور بہت لوگ جو شریف قوم کے نطفہ سے پیدا
 ہوئے بد فعلی کرتے ہیں اور جو زمین سا نہیں رکھشیر اور اسے استاد بخیلی ہی کریں گے
 استاد کے استاد ہو جائیں ۵۱ ایکسل رکھشیر نے جا پال سے بارہ برس
 بید پڑھا جا پال نے اور اور طالب علموں کو اجازت دی کہ وہ میرے اپنے گھر جاویں
 اور بیاہ کر لیں مگر ایکسل کو اجازت نہ دی ۲ زوجہ جا پال نے جا پال سے کہا کہ تم نے
 اور سب ہم سبق ایکسل کو رخصت کیا اور مناکحت کو مجاز کیا اس نے کیا قصور کیا
 جو اس کو متور و رک رکھا مگر جا پال نے جواب نہ دیا جب یہ بات ایکسل کو معلوم ہوئی
 بہت اوداس ہوا اور وجہ کی تلاش کو اپنی عقل کو ہر طرف دوڑانے لگا آخر
 اس کو علم لدنی ہو گیا ۳ آگ تین قسم کی ہیں جنہیں ہوم کرتے ہیں پس نینوں کے
 سے ایکسل کو علم ہوا یعنی برہم بدیا پائی۔ ۱۔ پر نور برہم یعنی تیرا پران برہم ہے
 ۲۔ آند اور عین سرور برہم ہے ۳۔ اکاس برہم ہے
 ۴۔ برہم سے مراد یہ ہے کہ پران کی حرکت سب جاندار زندہ ہیں مگر گہم برہم
 خوشحالی سے ہے اور خوشحالی ایک دم میں جاتی رہتی ہے اور آکاش جو

ہم بستر ہوتی رہتی ہوں میں تباہ نہیں سکتا ہوں کہ تو کس قوم کے آدمی کے لفظ سے پیدا ہوا ہے ۳ یہ سن کے جا پال خاموش ہو گو تم نام رکھیش کے پاس گیا اور اوس نے بید کی تعلیم کو درخواست کی ۴ رکھیش نے اوسے پوچھا تیری ذات کیا ہے کہ جس قوم کو وہ غیر مستحق جانتے تھے تعلیم بید کی سے نہ کرتے تھے جا پال نے بے تکلف بیان کیا کہ میں اپنی ماں سے یو جاتا ہوں کہ میں کس قوم کا نطفہ ہوں لیکن اوس نے نشان نہیں دیا۔ ۵۔ رکھیش جا پال کی راست گوئی سے بہت خوش ہوا اور مظهر ہوا کہ بید کی تعلیم اور تلقین سب سے زیادہ راست گوئی اور صداقت جانی درکار ہے کیونکہ نیک افعال و خیرات کی یہ بیج ہے وہ نتیجہ میں موجود ہے ضرور میں تجھے بید کو پڑاؤں گا ۶۔ پر رکھیش نے اوس کو حسب رواج وقت کے جا پال کو گنو چرانے کی خدمت پر متعین کیا یہ تعلیم حکم کی کرتا رہا ۷۔ چونکہ اس کو شوق پڑنے علم بید کا عد سے زیادہ اور رکھیش نے اس کے مطلب براری کو خیر روز کا توقف کیا یہ ہمیشہ متفکر اور اور متخیل رہا یعنی از خود سوچتا اور بچا رہتا آخر غور اور فکر کمال سے کہ جنگل میں بحالت تنہائی کرتا تھا خود بخود بید کا علم بطور علم لدنی کے اس کو ہو گیا اور یہ تعلیم جان گیا کہ بیل اور آگ اور آفتاب اور مذک یعنی ایران سے اوس نے سولہ ہا اس تفصیل سے معلوم کیں بیل سے معلوم کیا کہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب پر کاش دان نام برہمہ کا ہے یعنی برطرف برہم ہے ۲۔ آگ سے معلوم کیا زمین اور آفتاب اور آسمان اور دریا اُمت دان نام برہم کے ہیں یعنی وہ بے نہایت سب جگہ موجود ہے۔ ۳۔ آفتاب سے معلوم کیا کہ آگ اور آفتاب اور چاند اور سجلی نشان نام برہم کے ہیں یعنی سب میں وہ روشن ہے ۴۔ مذک سے معلوم کیا کہ ایران اور بنیائی اور شنائی اور دل نام برہم کے ہیں یعنی آرام دینے والا برہم پس اس کا نام جا پال سے سنت گاماں قرار پایا۔ مولف خلاصہ بید اور بیدان یہ ہے کہ چاروں طرف اور زمین اور آسمان اور سجا اور براور ہر قسم کی مندرجات

اور بیماروں کے واسطی دار الشفا اور دشمنوں کے واسطی سامان فوج بہت عمدگی سے رکھتا تھا اور اسکے عہد میں کوئی شاکہ اور نالان نہ تھا اور چور اور بدکار اور سکار اپنے حرکات کے کرنے سے عاجز تھے۔ ایک شب بالاحاقانہ یہ آسمان کی طرف موند گئے سونا تھا اور اس وقت اسکے دل میں ایک بیک جذبہ عشق الہی کا ہوا اور ایک رکھشیر سے خواستگار ہدایت راہ حق کا ہوا آخر کار بہت تلاش سے اسکو پایا اور یحیٰی دنیائے بہت سا اسکے آگے پیش کیا لیکن اسنے کچھ نہ لیا جب نے برہم بدیا کا سوال کیا رکھشیر نے کہا کہ ہوا میں سب چیزیں محو ہوتی ہیں دیکھو جب آگ بجھتی ہے ہوا میں محو ہوتی ہے آفتاب جب غروب ہوتا ہے ہوا میں محو ہوتا غرض کہ ہوا کی کوئی طرف کشش کرتی ہے اور یہ ہوا پران ہے یہ تعریف جو ہوا کی بیرونی ہوا کی تھی اندرونی ہوا کی تعریف یہ ہے کہ نطق اور بصر اور سمع اور جو اثر دل میں پران میں محو ہوتی ہیں جو اسکی حقیقت کو بخوبی سمجھ لے اسکے حکم میں پران اور ہوا جو جاوین - ۱۳ ایک مقام پر چند رکھشیر کہاں کہاں تھے ایک برہم چاری بھی جان ہو چلا اور برہم چاری نے اسے کہا کہ کو طلب کیا لیکن کینے اسکو کچھ نہ دیا تب برہم چاری نے کہا کہ اے پران تو سب سے اعظم ہے اور تمام قوا اور جو اس سے تصرف میں ہیں اور تیرے طرح طرح کے خیال میں اور سب شے پر تو حاوی ہے اور سب میں محیط ہے لیکن نادان اور مردہ دل تجھے دیکھ نہیں سکتے میں اور کسو اسطرح غلہ کو بونے اور پکاتے ہیں جو پران کو نہیں دیتے ہیں اور بھل کرتے ہیں ۲ یہ کلام برہم چاری کا سننے سب کہاں تھے طعم کے کچھ شرمندہ ہوئے اور میزبان نے کہا میں اسکو پہچانتا ہوں جو پیدا کر نیوالا اور کہا نیوالا تمام عالم کا ہے۔ اور سب ہتھوڑا کہاں سے ہوتے ہیں مگر وہ سیر نہیں ہوتا ہے اور برہم سب اسکے طرف دیکھتے ہیں اور بہت عذر پیش کر کے اسکو کہاں کہاں لایا۔ ۱۴ جا پال نام ایک کودک نے جیسا لا نام اپنی جان سے کہا کہ بید و نکا پڑنا چاہتا ہوں پس تو بتا کہ میں کس قسم کا نطفہ ہوں ۲ جیسا لانے جواب دیا کہ میں کسبی ہوں اور ہر کس اور ہر ناکس سے

جو تہا جزو آگ ہے پس لفظ آگ سے روشن اور خوش نما ہوتی ہے جو اس
 رمز کو سمجھے وہ نیک نام اور بلند آواز مشہور ہووے اور معرفت حاصل کرے۔
 ۴۔ دل کا چوتھا جزو آنکبہ یعنی بیتائی ہے اور اکاس کا چوتھا جزو آفتاب ہے
 پس آنکبہ آفتاب سے روشن ہوتی ہے جو اس مطلب کو سمجھے نیک نام اور بلند آواز
 ہووے۔ ۵۔ دل کا چوتھا حصہ کان ہے اور آسمان کا چوتھا حصہ گہیات کی
 کی آواز سننے سے خوش ہوتے ہیں۔ ۶۔ دل کا چوتھا حصہ جزو پران ہے اور
 آکاش کا چوتھا جزو ہوا پران ہوا سے تازہ ہیں جو اسکو جانے صاحب عالم کا ہووے
 ۷۔ اسکے مطلب کے سمجھنے سے سب نعمت جہیا ہوتی ہیں۔ ۱۱۔ آفتاب کی پیدائش کے
 بیان میں پہلے کچھ نہ تھا فقط ہست مطلق تھا جب اوسنے چاہا کہ حجاب سے برآمد
 ہو کے عیان ہوا ایک بیضہ پیدا ہوا پھر وہ اندر اشق ہوا نصف او سکا سونا
 اور نصف فقرہ ہو گیا سونا مراد آسمان سے اور فقرہ اشارہ زمین سے ہو گیا
 زمین اور آسمان پیدا ہوا اندر سے کے اندر زردی اور سفیدی ہوتی ہے اور پھر
 سے پہاڑ وغیرہ بنے اور وہ پوست جو بچہ دان میں نہایت باریک ہے جبین
 بچہ رہتا ہے اور وہ تر ہے اوسے ابر اور برف پیدا ہوئے اور وہ پانی
 جو بچہ دان میں ہوتا ہے اوسے دریا پیدا ہوئے اور وہ بچہ جو اس بیضہ سے
 پیدا ہوا وہ آفتاب ہے اور آفتاب سے تمام موجودات مثل اجرام اور اجسام حادث
 اور نباتات اور حیوانات ناطق اور مطلق معہ خواہش اور غضب اور تمیز یعنی
 آفتاب کی گرمی اور روشنی سے تمام عالم کا انتظام ہوا جو اسکی حقیقت کو سمجھے
 اوس پر جہان کی حقیقت آشکار ہووے۔ ۱۲۔ جان پت نام ایک اجہ تھا
 خوبصورت اور پسندیدہ سیرت با علم اور عقل اور با عمل اور ادب کہ جملہ صفات
 جو راجون کو چاہئیں سب اوس میں تھیں محض جون کو مدد معاش کرتا تھا اور عاجز
 کو زور دے کر کرتا تھا اور مظلوموں کے واسطے محکمے عدالتوں کے اور مسافروں
 کی واسطے سرائی اور ہو کوہوں کی واسطے لنگر خانے اور لڑکوں کی واسطے پاٹ سالا

۱۱۰

محو ہو جاتا ہے اور یہی عین سرور ہے اور عین اکاس ہے اور صلغ تمام صنعت
 کا ہے اور باعث لذات تمام حواسون کا ہے۔ ۳ آتما دلمین رہتی ہے اور
 لطیف ہے اور چادر کے دانے سے بھی خورد ہے با اینہم زمین اور اعراف اور
 بہشت سوا کلان تر ہے اور وہ آتما تیری ہے۔ ۴ تمام حرکات اور لذات
 اور حواس اس کے متعلق ہیں اور یہی برہم ہے جب یہ تینوں جسموں کو چھوڑتا ہے
 وہی ہو جاتا ہے۔ ۵ تینوں جسموں کے نام۔ ۱۔ استھول بھیکشیف ہے
 ۲۔ سوکشم بھیکشیف ہے ۳۔ کارن یعنی اور بھیکشیف اور دو لون کا ہے جو آب
 یقین کرے وہ عین آتما ہو جاوے اور جس کو اسپر یقین نہیں ہے وہ شکم یعنی عالم فضا
 میں ہے کہ سب چیز اوس میں ہیں۔ ۶ زمین بیٹھنے کی جگہ ہے اور حیات کان میں
 اور بہشت سونہ ہے جہین نیکی اور بدی ہر کا ہے اور تمام عالم اس کے اندر ہیں۔
 ۷۔ جگ جو آتما ہے اور انسان لائق قربانی کے ہے کیونکہ جگ اسطے میں دیوتا
 ہوتا ہے بشن رور آفتاب یہ تینوں اوم یعنی پران میں ہیں بشن سبب
 آبادی کا ہے کیونکہ پران تن کو آباد کرتا ہے اس سبب سے پران کا نام بشن ہے
 رور رولاتا ہے اور یہی پران ہے لینے والا لذات کا آفتاب ہے اور یہ پران
 ہے اور پران لذت کو لیتا ہے پس آفتاب ہے ۹ جو جگ کی وقت دیتے ہیں اور کا
 نام دھنیا ہے اور ہوم کے معنی ریاضت اور سخاوت اور نیک افعالی ہیں
 کہ جانداروں کو ہلاک کرے اور ظاہر ہے کہ صداقت اور راستی کہی باور نہیں
 کرتی ہے کہ جاندار کو بچان کرنے سے حسنت میں محسوب ہوگا اور اوسکو
 نتیجہ نیک ملے۔ ۱۰ انگریس رکھیشتر کرشن سپر سیدیو کو ہدایت کی اور ترکیب
 جگ کی یہ بتائی۔ ۱۔ دل کے اندر برہم کو سمجھو اور پرکاش کو برہم خیال کر پھر اندر او
 با برہم کو تصور کر پھر پرکاش کو برہم سمجھو ۲۔ دل کے چار جزو ہیں انکو برہم تصور
 کر نطق پران بنائی شواہی اکاس کے چار جزو ہیں انکو برہم فرض کر
 آگ ہوا آفتاب جہات ۳۔ دل کا چوتھا جزو نطق ہے اور اکاس کا

محو ہو جاتا ہے اور یہی عین سرور ہے اور عین اکاس ہے اور صلح تمام صنعت
کاسے اور باعث لذات تمام حواسوں کا ہے۔ ۳ آتما دلیں رہتی ہے اور
لطیف ہے اور چادر کے دانے سے ہی خورد ہے با اینہم زمین اور اعراف اور
بہشت سواکان تر ہے اور وہ آتما تیری ہے۔ ۴ تمام حرکات اور لذات
اور حواس اسکو متعلق ہیں اور بھی برہم ہے جب یہ تینوں جسموں کو جوڑتا ہے
وہی ہو جاتا ہے۔ ۵ تینوں جسموں کا نام۔ ۱۔ استہول بھیہ کشف ہے
۲ سوکشم بھیہ لطیف ہے ۳ کارن یعنی اور بھیہ مسبب اون دونوں کا ہے جو اس
یقین کرے وہ عین آتما ہو جاوے اور جسکو اس پر یقین نہیں ہے وہ شکم یعنی عالم فضا
مین ہے کہ سب چیز اوس میں ہیں۔ ۶ زمین بیٹھنے کی جگہ ہے اور حیات کان میں
اور بہشت موند ہے جسمیں نیکی اور بدی پری ہے اور تمام عالم اس کے اندر ہیں۔
۷۔ جگ جو آتما ہے اور انسان لائق قربانی کے ہے کیونکہ جگ اسطے تین دیوتا
ہوتا ہے بشن رو در آفتاب یہ تینوں اوم یعنی پران میں ہیں بشن سبب
آبادی کا ہے کیونکہ پران تن کو آباد کرتا ہے اس سبب سے پران کا نام بشن ہے
رو در ولاتا ہے اور یہی پران ہے لینے والا لذات کا آفتاب ہے اور یہی پران
ہے اور پران لذت کو لیتا ہے پس آفتاب ہے اور جگ کیوقت دیتے ہیں اور کا
نام درچہنا ہے اور مہوم کے ستم ریاضت اور سخاوت اور نیک افعالی یہ ہیں
کہ جانداروں کو ہلاک کرے اور ظاہر ہے کہ صداقت اور راستی کہی باور نہیں
کرتی ہے کہ جاندار کو بچان کرنے سے حسنات میں محسوب ہووے اور اوسکو
نتیجہ نیک ملے۔ ۱۰ انگریز رکھیشتر کرشن سیرسید یو کو ہدایت کی اور ترکیب
جگ کی بھیہ بتائی۔ ۱۔ دل کے اندر برہم کو سمجھو اور پرکاش کو برہم خیال کر بھیہ اندر او
با برہم کو تصور کر پراکاش کو برہم سمجھو ۲۔ دل کے چار جزو ہیں انکو برہم تصور
کر نطق پران بنیادی شواہی اکاس کے چار جزو ہیں انکو برہم فرض کر
آگ ہوا آفتاب جہات ۳۔ دل کا چوتھا جزو نطق ہے اور اکاس کا

غذا سے حرکت پران کی غذا سے ہوتی ہے ۲ اوستہشت اور بیکنہ گراعت
 اور عالم فصاحت زمین اور برہتی اور دوزخ ۳ اوستاب گہوات آگ
 ۴ اوستام گزجرت رکبہ ۵ یہ لفظ اودگیت مثل کا مہن کے ہے کہ جس طرح
 نعمتیں اوس گایوسی حاصل ہوتی ہیں اوسیلح سب علم اس سے حاصل ہوتا ہے
 اور علم سے تمام نعمت دارین کی اور دیوتا اس سمجھ سے خوش رہتے ہیں ۶ سب دیوتا
 تینوں بید کی پناہ میں رہتے ہیں اور سوجب انکے عمل کرتے ہیں ۲ چند کے معنی
 وزن اور پوشیدہ ہیں کیونکہ تمام علم اس میں چھپے ہیں جیسے پانی میں موت
 سے نڈر ہے دیوتا بید کے مضمون کے سمجھنے سے امر ہو جاتی ہیں ۳ جیسے پانی
 بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی ہے دیوتا یعنی ٹپک افعال بغیر علم کے عمل کرنے
 نہیں سکتی ہیں ۴ جو اس مضمون کو سمجھے اور اس پر عمل کرے وہ دیوتا ہو جاوے
 ۵ تین رکبہ شرو کے ایک ایک لڑکا تھا اور وہ تینوں میدوان تھے ایک نے
 کہا کہ سام کی اصل آواز ہے اور آواز کی اصل پران ہے اور پران کی غذا اور غذا
 کی اصل پانی اور پانی کی اصل ہشت اور ہشت کی اصل سام اوس سے زیادہ کچھ نہ
 کہو کہ کہنا ناجائز ہے دوسرے نے کہا کہ ہشت کی اصل یہ عالم زمین کا ہے کیونکہ
 ہشت کی معرفت تب ہوتی ہے جب اس زمین میں پیدا ہوتا ہے اور ریاضت
 کرتا ہے اور اس عالم کی حقیقت سام ہے اس سے زیادہ دم مارنے کا مقام نہیں
 تیس نے کہا کہ سام ایک عجیب شے ہے جو اس میں آتا ہے وہ فنا ہوتا ہے ہر ایک نے
 کہا کہ ہم سچ تیرے بد دعا کرتے ہیں تو فنا ہو کیونکہ تو سام کو فانی بتاتا ہے لیکن لاچار
 ہیں کہ بد دعا کرنا سخت گناہ ہے اوس نے جواب دیا کہ تم کہو زمین کی ہے ۴ ایک نے
 کہا کہ اصل زمین کی آکاش ہے کیونکہ آکاش سے سب موجود ہوتے ہیں اور اس میں
 سب رہتے ہیں اور فنا بھی اس میں ہوتے ہیں اور یہی سب سے بڑا ہے اور یہی انتہا ہے
 مراتب جو اور بے نہایت ہے اور اودگیت جو اور یہی تیری آتما ہے تو اسکو اودگیت جان
 تا کہ مثل آکاش کے سب بزرگ ہو جاوے یہ برہم ہے اور برہم ہی ہوتا ہے اور برہم

محو ہو جاتا ہے اور یہی عین سرور ہے اور عین اکاس ہے اور صلغ تمام صنعت
 کا ہے اور باعث لذات تمام حواسون کا ہے۔ ۳۔ آتما دملین رہتی ہے اور
 لطیف ہے اور چاول کے دانے سے بھی خورد ہے با اینہم زمین اور اعراف اور
 بہشت سو کلان تر ہے اور وہ آتما تیری ہے۔ ۴۔ تمام حرکات اور لذات
 اور حواس اسکو متعلق ہیں اور یہی برہم ہے جب یہ تینوں جسموں کو چھوڑتا ہے
 وہی ہو جاتا ہے۔ ۵۔ تینوں جسموں کے نام۔ ۱۔ استھول بھیہ کثیف ہے
 ۲۔ سوکشم بھیہ لطیف ہے ۳۔ کارن یعنی اور بھیہ مسبب اون دونوں کا ہے جو اس
 یقین کرے وہ عین آتما ہو جاوے اور جسکو اسپر یقین نہیں ہے وہ شکم یعنی عالم فضا
 میں ہے کہ سب چیز اوس میں ہیں۔ ۶۔ زمین بیٹھنے کی جگہ ہے اور حیات کان میں
 اور بہشت موند ہے جسمیں نیکی اور بدی ہر جی ہے اور تمام عالم اسکے اندر ہیں۔
 ۸۔ جگ جو آتما ہے اور انسان لائق قربانی کے ہے کیونکہ جگ اسطے تین دیوتا کے
 ہوتا ہے بشن رور آفتاب بھیہ تینوں اوم یعنی پران میں ہیں بشن سبب
 آبادی کا ہے کیونکہ پران تن کو آباد کرتا ہے اس سبب سے پران کا نام بشن ہے
 رور رولانا ہے اور یہی پران ہے لینے والالذات کا آفتاب ہے اور یہی پران
 ہے اور پران لذت کو لیتا ہے پس آفتاب ہے ۹۔ جو جگ کیوقت دیتے ہیں اور کا
 نام دیچنا ہے اور ہوم کے معنی ریاضت اور سخاوت اور نیک افعالی ہیں
 کہ جانداروں کو ہلاک کرے اور ظاہر ہے کہ صداقت اور راستی کہی باور نہیں
 کرتی ہے کہ جاندار کو بچان کرنے سے حسنت میں محسوب ہوگا اور اوسکو
 نتیجہ نیک ملے۔ ۱۰۔ انگریس رکھیشترے کرشن سپر سیدیو کو ہدایت کی اور ترکیب
 جگ کی بھیہ بتائی۔ ۱۔ دل کے اندر برہم کو سمجھو اور پرکاش کو برہم خیال کر بھیہ اندر او
 باہر برہم کو تصور کر پرکاش کو برہم سمجھو ۲۔ دل کے چار جزو ہیں انکو برہم تصور
 کر نطق پران مینائی شتوا جی اکاس کے چار جزو ہیں انکو برہم فرض کر
 آگ ہوا آفتاب جہات ۳۔ دل کا چوتھا جزو نطق ہے اور اکاس کا

غذا سے حرکت پران کی غذا سے ہوتی ہے ۲ اوسہشت اور یکہشتہ کے اعراف
 اور عالم فضات زمین اور پرتھی اور دوزخ ۳ اُو آفتاب کہ ہوا ت آگ
 ۴ اوسام کہ حجرت رکبہ ۵ یہ لفظ اود گیت مثل کا مہین کے ہے کہ جسطرح
 نعمتیں اوس کاوسی حاصل ہوتی ہیں اوسیطرح سب علم اس سے حاصل ہوتا ہے
 اور علم سے تمام لغت دارین کی اور دیوتا اس سمجھ کے خوش رہتے ہیں ۶ سب دیوتا
 تیسون بید کی پناہ میں رہتے ہیں اور بموجب انکے عمل کرتے ہیں ۲ چند کے معنی
 وزن اور پوشیدہ ہیں کیونکہ تمام علم اس میں چھپے ہیں جسے چھپلی پانی میں موت
 سے نڈر ہے دیوتا بید کے مضمون کے سمجھنے سے امر ہو جاتی ہیں ۳ جسے چھپلی
 بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی ہے دیوتا یعنی نیک افعال بغیر علم کے عمل کرتے
 نہیں سکتی ہیں ۴ جو اس مضمون کو سمجھے اور اس پر عمل کرے وہ دیوتا ہو جاوے
 ۵ تین رکبہ شریکے ایک ایک لڑکا تھا اور دوسے تیسون بید وان تھے ایک نے
 کہا کہ خام کی اصل آواز ہے اور آواز کی اصل پران ہے اور پران کی غذا اور غذا
 کی اصل پانی اور پانی کی اصل ہشت اور ہشت کی اصل سام اوس سے زیادہ کہہ نہ
 کہو کہ کہنا ناجائز ہے دوسرے نے کہا کہ ہشت کی اصل یہ عالم زمین کا ہے کیونکہ
 ہشت کی معرفت تب ہوتی ہے جب اس زمین میں پیدا ہوتا ہے اور ریاضت
 کرتا ہے اور اس عالم کی حقیقت سام ہے اس سے زیادہ دم مارنے کا مقام نہیں ہے
 تیس نے کہا کہ سام ایک عجیب شے ہے جو اس میں آتا ہے وہ فنا ہوتا ہے ہر ایک نے
 کہا کہ ہم بحق تیرے بد دعا کرتے ہیں کہ تو فنا ہو کیونکہ تو سام کو فانی بناتا ہے لیکن لاچار
 ہیں کہ بد دعا کرنا سخت گناہ ہے اوسنے جواب دیا کہ تم کہو زمین کیا ہے ۶ ایک نے
 کہا کہ اصل زمین کی اکاش ہے کیونکہ اکاش سے سب موجود ہوتے ہیں اور اس میں
 سب رہتے ہیں اور فنا بھی اس میں ہوتے ہیں اور یہی سب ہے برابہ اور یہی منہا ہے
 مراتب ہی اور بے نہایت ہی اور اود گیت ہی اور یہی تیری آتما ہے تو اسکو اود گیت جان
 تا کہ مثل اکاش کے سب سے بزرگ ہو جاوے یہ برہم ہے اور برہم ہی مدہ ہوتا ہے اور برہم میں

ت سمج سے امداد چاہی اور اوسنے مدد کی اور شیطانوں یعنی اسروں نے اوسکو
 جبر فرمایا اسوجہ سے شنیدنی اور ناشنیدنی سننی پڑتی ہے - پانچویں دسے اوسیطرح
 وقوع میں آیا اسوجہ سے دل اندیشیدنی اور نا اندیشیدنی کا سوچ کر تارتا ہے
 چھٹے دیوتا پران کے پاس گئے اور اوس سے مدد چاہی پران کو کچھ ثواب پر بھی نظر
 دے دی اور بے غرض اوسنے سعی کی اس وجہ سے اوس پر اسروں سے کچھ خیر نہ
 پہونچا بلکہ اسریت اور نابود ہو گئے - جو کوئی پران سے مشغول ہوا اوسکا بدخوا
 نیت ہو جاوے - پران جسکا محل دل ہے یہ خوشبو اور بدبو سے کچھ غرض نہیں
 رکھتا ہے اور سب سے جدا ہے خود کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہے بلکہ تمام پرانوں
 اور خواہوں کو مدد کرتا ہے اور جب نکلتا ہے سب کو اپنے ہمراہ لے جاتا ہے ۲
 جو دشمنند اوم کو اودگیت سمجھ کے اسے شاغل ہے تمام آرزو اوسکی از خود براتی ہیں
 ۳ وے اشغال جو سیرونی میں یعنی بدن سے جدا ہیں - چاہے کہ سورج کو
 اودگیت سمجھ کے اس سے مشغول ہو کیونکہ جب بھی طلوع ہوتا ہے جاندار نطق
 اور حرکت کرتے ہیں اور مہمات دینی اور دنیوی میں مشغول ہوتے ہیں اور اسے
 آفات سرما کی دور ہوتی ہیں اور تاریکی شب کی روشنی سے بدل جاتی ہے جو اس
 رمز کو سمجھ لے وہ دونو عالم میں سر بند ہووے ۴ بیان باو کو اودگیت خیال کر دو
 اسے تمام جاندار زندہ ہیں اور اسکا نام پران ہے ۲ لگنا اور موتنا جسکے
 متعلق ہے اوسکا نام پان ہے ۳ اپان اور پران کے اتصال کا مقام ناف
 میں ہے اوسکا نام بیان ہے اور اس سے نطق ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب
 پران اور اپان حرکت سے رہتی ہیں گویائی کو طاقت ہوتی ہے اور نطق پیدا کی سرتی
 ہے اور سرتی سام ہے اور سام اودگیت ہے ۴ جب کسی کام میں زور کیا جاوے
 لکڑی جب لکڑی سے رگڑی جاوے تو لگ نکلتی ہے اور چلہ کمان کا کھینچنے سے تیر نکلتا ہے
 اوسیطرح جب پرا ۱ حرکت سے باز رہتے ہیں نطق ہوتی ہے ۵ اودگیت
 وہ آواز جو برآمد ہوتی ہے گی پران کی قوت

اور پانی سے اشیاء خوراک اور خوراک سے کھانیوالے اور کھانیوالوں سے
گفتار اور گفتار سے سُرتی بیدوں کی اور بیدوں سے سام کی لئے زبدہ ہے
اور تے سے او دگیت زبدہ ہے۔ اوم کو آواز بلند اور آہنگ سو قرات کرنا
او دگیت ہے اور یہ زبدہ کا زبدہ ہے یعنی اصل الاصول ہے اس سے اعلیٰ
اور اشرف کوئی مرتبہ نہیں ہے پس اس سے مشغول رہنا چاہئے ۲ سوال سُرتی
بید اور سام او دگیت کی تعریف کرو۔ جواب نطق سُرتی ہے اور پران سام
یعنی تے پس تے سو قرات کرنا او م کا او دگیت ہو۔ ۳ پران مذکر اور نطق
مؤنث ایک جوڑہ ہے دونوں کے وصل سے لفظ اوم پیدا ہوا ہے جو اسکی
حقیقت کو سمجھے وہ دل کی مراد پاوے۔ ۴ اوم کے معنی گردن پیچھی کرنا کہ جب
کسیکے قولی کو تسلیم کرتے ہیں اوم کہتے ہیں پس فرو تہنی اور عاجزی بڑی نعمت ہے
اور اسے منعم ہوتا ہے بلکہ اور دن کو کرتا ہے اور رگ بید اور جگر بید اور
سام بید اوم کے تینوں حروف سے مرکب ہوئے ہیں اہرین میدان تینوں
بید سے بنا ہے گویا تینوں کا خلاصہ ہے ۲ سُرون اور اسروں کی مجاہدلت کا
بیان۔ ۱ سُرا اور اسروں کے جنگ کے میدان میں آئے سُرون نے اوم کو
او دگیت سمجھ کے یاد کیا اس وجہ سے اسروں پر غالب ہوئے پہلے سُرون نے
قوت شامہ سے مدد چاہی بویائی نے خیال کیا کہ اگر دیوتوں کی فتح ہوگی ثواب
ہم کو ہوگا اسوجہ سے واسطے فتح دیوتوں کے سعی کی اسروں نے ثواب کو بھی
اپنا حق سمجھا اسوجہ سے بویائی کو نقصان دیا اس سبب سے قوت شامہ بویائی خوش
اور ناخوش کو سونگھتی ہے۔ دوسرے سُرون نے نطق سے مدد چاہی اور نطق
نے مثل شامہ کے بھی سُرون کے سعی کی اور اسروں نے اسی طرح اسکو ضرر دیا
اس علت سے نطق گفتنی اور ناگفتنی کہتی ہے۔ تیسرے قوت بصر سے سُرون
نے مدد چاہی اور بینائی نے مدد کی اسروں نے اسکو تکلیف دی اسی باعث
سے قوت بصر دیدنی اور نا دیدنی دیکھتی ہے۔ چوتھے دیوتا یعنی سُرون نے

ہیں کہ وقت پیدایش شکم مادر سے سب سے پہلے پیدا ہوتے ہیں جب جنمو حسب
 شرائط معینہ کے پہنچتا ہے تب دروج ہوتا ہے اور جب بید کا علم حاصل کرتا ہے
 بید کہلاتا ہے اور جب برہم کو پہچانتا ہے برہمن ہوتا ہے۔ ہر ولایت کے عقلا
 اور حکما کے اقوال اور چاروں بید کے مضمون سے پایا جاتا ہے کہ بغیر گیان کے
 مکت نہین ہوتی ہے اور گیان بغیر علم معقول کے کہ علم معقول مراد حکمت نظری اور
 عملی سے ہے پس حاصل کرنا علم الہی کا سب سے افضل ہے اگر خود عالم ہو اور باپ
 بھی عالم ہو تو اس سے شریف ہے جکا باپ عالم نہ تھا اور جو خود عالم نہ ہو اور
 باپ اسکا عالم تھا تو بمقابلہ عالم کے ذریعہ ہے گو کہ عالم کا باپ عالم نہ تھا۔
 برہمنوں نے قوم کی شرافت کو مکنتی سمجھ کر بید اور شاستر کا علم حاصل کرنا چھوڑ
 دیا اور پینتیس قوم کو معہ چتیسویں قوم کی عورات کے بید اور شاستر کی تعلیم کا
 مستحق نہ سمجھا اس سبب تمام علم ہند سے جاتے رہے اور جب علم نہ رہا عقل بھی
 علم ہر راہ گئی جب مجھ ملک وارث ہو گیا اور بادشاہ اور وزیر دونوں مر گئے
 ہمسایوں کا حق ہو گیا پس میں اللہ نے غلبہ کیا جب اوسکی عمر تمام ہوئی دین
 عیسوی کو زور دیا اور غرض کہ رسم زمانہ کی پیروی ایک روبرو وہ کا دین بیان
 جاری تھا پھر دسے معہ دوم ہوئے اور برہمن زور آور ہوئے پھر محمدؐ کی پیر
 عیسائی دنیا جب تک قائم رہے گی یہ انقلاب ہوتا رہے گا اگر بے علمی
 کم نہ ہوگی تو اس مذہب کا نشان بھی نہ رہے گا۔ فقط

اس شام بید

اس بید کے متعلق ایک آپ نکتہ ہے

چیان دوک آپ نکتہ یہ سر اکبر ہیں بہ نمبر ۱ اور شام بید میں ایک ہی

ا گیان کی فضیلت میں

۱۔ اوم کو سام بید میں آواز بلند سے قرات کرتے ہیں پس پچ او دگیت ہے اور
 او دگیت زبردہ ہے جیسی مٹی ساکن اور متحرک سے زبردہ ہے اور مٹی سو پانی

شکاری کہلاتا ہے ویسے جو کوئی کام کرتا ہے ویسا ہی کہلاتا ہے جو سونا گھرتا ہے
 وہ سنا کہلاتا ہے اور جو جس دس میں رہتا ہے وہ اوس دس کا باسی کہلاتا ہے
 جو بید پڑتا ہے بیدی کہلاتا ہے جو برسم کو جانتا ہے وہ برہمن ہوتا ہے
 ۳۔ برہمنوں نے چڑیا وغیرہ جانوروں کے مقدمہ کا حال بیان کیا چاہی
 نے کہا کہ آتما سب میں بیا یک ہے اور سب کے جسم پنجت سے مرکب ہوئے
 ہیں پس سب ملک کے ادہکاری ہیں عورت ہو یا سودرمان اگر سودر اور ستری
 کی پیدائش اور جنم سے ہوتی اور برہمن اور چتری وغیرہ کی اور جنم سے تو البتہ
 ادہکاری اور غیر ادہکاری باعتبار تفاوت پیدائش کے ہوتے۔ ہ۔ برہمنوں نے
 چند اس کے معنی بیان کئے تب چاہی پکلی نے کہا کہ بآنگہ خود بھی زبان سے اقرار کرتے
 ہو کہ برہم جانات برہمن ہر تم اور کیا پوچھتے ہو اور کس چیز میں شک رکھتے ہو
 ۲۱ جب چاہی پکلی کا بیان تمام ہوا برہمنوں نے اوس کے چرنوں پر سر رکھ کر کہا
 کہ اب ہماری حیرت دور ہوئی اور اگیان جاتا رہا اور برہمن ہو گئے لیکن کرپاکر کے
 بتاؤ کہ وہ اطفال کون ہیں اور تم کون ہو چاہی پکلی نے کہا کہ وہ اطفال دیرات
 روپیہ ہیں اور میں ہرن گرہہ پس برہمنان شکار کر کے آندھ روپ ہو گئے +
 مولف۔ بوقت ترجمہ کرنے آپ نگہدون کے فقیر نے پانچ کتاب فراہم کیں
 اور بعض بعض آپ نگہد بیا شازبان میں بعض بعض برہمن چٹوں سے عتاکین
 اس چاہی پکلی آپ نگہد میں تھوڑا اختلاف عبارت کا پایا گئی آپ نگہد میں فقط رتبہ
 کا دستاوت دیکھا اور کوئی دستاوت اور اوس کے بعد کی عبارت کو نہیں دیکھا
 چونکہ حاصل مطلب ہر ایک کا یکساں تھا لہذا جو مضمون سب زیادہ بتا دی
 ترجمہ کیا۔ عوام سمجھتے ہیں کہ چونکہ برہمن اور خون حیض برہمنی سے پیدا ہو
 وہ برہمن ہے یعنی باعتبار جنم کے برہمن ہوتا ہے اور دلیل اوس کا پاس یہ ہے کہ قدیم
 قول ہے کہ برہمن خواندہ ہو یا ناخواندہ پر مشیر کے برابر ہے۔ خاص سمجھتے ہیں
 کہ جو برہمن کو پھیلانے وہ برہمن ہوتا ہے اور و سے یہی ایک قدیم قول ظاہر کرتے

چوڑ دے ممکن ہے مگر جلی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ ۱۰ بزرگ کہتے رہے ہیں کہ حاق کی چار علامت ہیں۔ ۱ اپنے خاندان پر غرہ کرنا کہ آدمی کو فضیلت علم اور ادب سے ہوتی ہے بزرگی خاندان کچھ مدد نہیں کرتی ہے۔ ۲ اپنی لذت اور طمع سے دوسرے کو گمراہ کرنا۔ ۳ حرکت اسرونگی کرنی اور صورت سرون کی بنانی ۴ پیدایش میں برابر ہو کے اپنے تین دوسرے سے افضل سمجھنا۔ ۱۹ یہ خط اطفال کا جامعہ برہمنان لیکر چھاپکلی کے پاس ایسے یا اور نمشکار کر کے پتہ دی اور برس روز کی سیوا کرنے اور کچھ ہدایت نہ پانے کی شکایت کی۔ ۲۰ چھاپکلی نے کہا کہ اطفال نے تلو اشارہ اور کتاہ سے بار بار راہ معرفت کی بتائی مگر تھنے تین نہ کی اب تم بتاؤ کہ اوہنوں نے کہی کوئی بات تم سے کی تھی برہمنوں نے جواب دیا کہ پانچ مرتبہ ہم کلام ہوئے تھے چھاپکلی نے کہا کہ ہر ایک کو میری روبرو بیان کرو میں اس کے معنے تلو سمجھا دوں۔ ۱ پہلے برہمنوں نے رتہ کے قصہ کو بیان کیا چھاپکلی نے کہا کہ اس شتانت سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے رتہ کوئی چیز نہیں ہے ویسی ذات بھی کوئی چیز نہیں ہے اور جیسے اجتماع گہوڑے وغیرہ سے رتہ کہلاتا ہے ویسے علم اور عقل اور عمل وغیرہ سے انسان کہلاتا ہے اور جیسے رتہ بان کی عقل سے رتہ چلتا ہے ویسے برہم کے گیان سے برہمن ہوتا ہے اور جیسے بغیر عقل رتہ بان کے رتہ وان نہیں ہوتا ہے ویسے بغیر پران کے سر پرناکارہ اور مردہ کہلاتا ہے ۲ برہمنوں نے جب چار قوم کے لڑکوں کے ہاتھ دکھلائے گا ماجر بیان کیا چھاپکلی نے کہا کہ اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ اگر نطفہ پدر اور خون حوض مادر سے اطلاق قومیت کا ہوتا تو چار قوم کے اطفال کے ہاتھوں سے تین لڑکی قوم کی ہوتی جب یہ تین نہیں ہوتی صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک فرضی بات ہے پس جو جیسا فعل کرتا ہے وہ ویسا ہوتا ہے چور کی کونسی ذات ہے جو چوری کرے وہی چور کہلاتا ہے پس جو برہم کو پہچانے وہ برہمن ہوتا ہے ۲۰ برہمنوں نے شکاری کی کیفیت ظاہر کی چھاپکلی نے کہا کہ جیسے شکار کر رہا ہے

گو کہ بصورت انسان کے ہو مگر فی الحقیقت بہتر حیوان سے ہے اور علم اور ذہن عمل نمائے وہ منہ و دشت بے بر کے ہوتا ہے یعنی حیوانات سے بھی بدتر اگرچہ علم طبعی بھی ہوتی ہے مگر بغیر علم کے قوت یہاں نہیں ہوتی۔ اور ہر رگوں کا قول ہے کہ جسکو علم کتابی ہو گو کہ علم لدنی رکھتا ہو اسکو گرو کرنا چاہی اور ایسے سے علاج کرنا چاہئے اور جسکی عقل رسا ہو اسکو شاگرد کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

پھر ہم کو معاف کرو اور جنہوں نے تنکو ہمارے پاس بھیجا ہو وہ نہیں کے پاس جاؤ وہی تنکو سمجھا دیں گے لیکن تمہاری برس ہماری سیوا کی ہے اسواسطی ایک ہر اور ہر پریش کے نام لکھ دیں گے جیسے او کو معلوم ہو گا کہ تمہارے او کے حکم کی تعمیل کی۔ یہ نہیں نے چار اور ناچار او کے فرمان کو تسلیم کیا پس اطفال نے اس مضمون سے خط لکھا - ۱۔ سمندر کی شوریٹ کے دور کرنے کو اندر دیتا ہمیشہ مسیہہ برساتا ہے اور تمام ندی اور نالے میٹھا میٹھا پانی چاروں طرف سے سمندر میں بہتے ہیں باوجودیکہ اس سعی اور کوشش کو ہشتار سال گزرے اب تک اسکا ذائقہ کبیدہ تبدیل نہیں ہوا اسکا کارن سو آتھے ہر پریش کے کون جاتے ۲۔ طوطا اور مینا حیوان ناطق ہیں اور نطق خاصہ انسانی ہے مگر وہ حیوان ناطق بمعنی انسان نہیں کہلاتے ۳۔ حیوانات ناطق اور مطلق ہیں خراب ظاہری اور باطنی ہیں نباتات اور جمادات میں کوئی حس نظر نہیں آتی ہے۔ ۴۔ ہم جس زمین ایک چل کا باسا ہو وہ زمین علم بھی برائے خود جگہ کر سکتا ہے اور جب علم کو موقع ملے ۵۔ نکال آئے کل مکان پر تصرف کر سکتا ہے مگر جس دل میں وہ چل بہرے ہوں ۶۔ ان عقل کو رسائی ناممکن ہے کیونکہ جب ایک سو ایک دور تھے دو ہوتے ہیں بعد ۷۔ گیارہ کے ہو جاتے ہیں ۸۔ مادر اور اندر کسی دوا سے اچھا ۹۔ سکا طوطا ۱۰۔ عقیقہ عجرت سے جماعت کرنا اور شور زین میں تخم ریزی کرنا ۱۱۔ برابر ہے ۱۲۔ تہہ سن خون بار طوطا مطلق نہیں پھر جو کس طرح سے گے کے اوپاشک نہیں ہو سکتے ہیں - ۱۳۔ اپنی جگہ

چوڑ دے ممکن ہے مگر جلی تبدیل نہیں ہوتی ہے۔ ۱۰ بزرگ کہتے رہے ہیں
 کہ حاکم کی چار علامت ہیں۔ ۱ اپنے خاندان پر غرہ کرنا کہ آدمی کو فضیلت علم
 اور ادب سے ہوتی ہے بزرگی خاندان کچھ مدد نہیں کرتی ہے۔ ۲ اپنی لذت اور
 طمع سے دوسرے کو گمراہ کرنا۔ ۳ حرکت اسرونگی کرنی اور صورت سرون کی بنانی
 ہم پیدایشن میں برابر ہو کے اپنے تئیں دوسرے سے افضل سمجھنا۔ ۱۹ یہ خط
 اطفال کا جامعہ برہمنان لیکر چھاپکلی کے پاس واپس آیا اور نمشکار کر کے پتھر
 دی اور برس روز کی سیوا کرنے اور کچھ ہدایت نہ پانے کی شکایت کی۔ ۲۰
 چھاپکلی نے کہا کہ اطفال نے شکوہ اشارہ اور کمانہ سے بار بار راہ معرفت کی بتائی
 مگر تم نے تیز نہ کی اب تم بتاؤ کہ اونہوں نے کبھی کوئی بات تم سے کی تھی برہمنوں
 نے جواب دیا کہ پانچ مرتبہ ہم کلام ہوئے تھے چھاپکلی نے کہا کہ ہر ایک کو میرے روبرو
 بیان کرو میں اس کے معنی شکوہ سمجھا دوں۔ ۱ پہلے برہمنوں نے رتہ کے قصہ کو
 بیان کیا چھاپکلی نے کہا کہ اس شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے رتہ کوئی
 چیز نہیں ہے ویسی ذات بھی کوئی چیز نہیں ہے اور جیسے اجتماع گہوڑے وغیرہ سے
 رتہ کہلاتا ہے ویسے علم اور عقل اور عمل وغیرہ سے انسان کہلاتا ہے اور جیسے
 رتہ بان کی عقل سے رتہ چلتا ہے ویسے برہم کے گیان سے برہمن ہوتا ہے اور
 بغیر عقل رتہ بان کے رتہ وان نہیں ہوتا ہے ویسے بغیر برہم کے سریرنا کارہ
 اور مردہ کہلاتا ہے ۲ برہمنوں نے جب چار قوم کے لڑکوں کے ہاتھ دکھائے
 کا ماجرا بیان کیا چھاپکلی نے کہا کہ اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ اگر غلطہ پراک
 خون حیض مادر سے اطلاق قومیت کا ہوتا تو چار قوم کے اطفال کے ہاتھوں سے
 تیز اونکی قوم کی ہوتی جب یہ تیز نہیں ہوتی صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک فرضی
 بات ہے پس جو جیسا فعل کرتا ہے وہ ویسا ہوتا ہے چوکی کو نسی ذات ہے
 جو چوری کرے وہی چور کہلاتا ہے پس جو برہم کو پہچانے وہ برہمن ہوتا ہے
 ۲ برہمنوں نے شکاری کی کیفیت ظاہر کی چھاپکلی نے کہا کہ جیسے شکار کر رہا

گو کہ بصورت انسان کے ہو مگر فی الحقیقت بدتر حیوان سے ہے اور جسکو علم ہو
اور وہ عمل کرے وہ مثل درخت بے برکے ہوتا ہے یعنی حیوانات سے بھی بدتر
اگرچہ علم طبعی بھی ہوتی ہے مگر بغیر علم کے قوت میا نیہ نہیں ہوتی۔ اور ہر گون کا
قول ہے کہ جسکو علم کتابی ہو گو کہ علم لکھی رکھتا ہو اسکو گرو کرنا چاہی اور ایسے
سے علاج کرنا چاہئے اور جسکی عقل رسا نہ ہو اسکو شاگرد کرنا بھی جائز نہیں ہے
پس تم جو معاف کرو اور جنہوں نے تمکو ہمارے پاس بھیجا ہو وہ نہیں گئے پاس
جائو وہی تمکو سمجھا دیں گے لیکن تمہارا ایک برس ہماری سیوا کی ہے اسواسطی ایک چوٹی
اون مہائیش کے نام لکھ دیں گے جسے اونکو معلوم ہو گا کہ تم نے اونکے حکم کی تعمیل
کی۔ یہ سنہوں نے چار اور ناچار اونکے فرمان کو تسلیم کیا پس اطفال نے اس مضمون
سے حشاک لکھا۔ ۱۔ سمندر کی شوریٹ کے دور کرنے کو اندر دلو تا ہمیشہ مسیہ
برساتا ہے اور تمام ندی اور نالے میٹھا میٹھا پانی جاردن طرف سے سمندر میں
پرتے ہیں اور جو دیکھ اس سعی اور کوشش کو جیسا سال گذرے اب تک اسکا
نہایت کچھ تبدیل نہیں ہوا اسکا کارن سوائے مہائیش کے کون جانے ۲۔ طوطا
۳۔ مینا حیوان ناطق ہیں اور نطق خاصہ انسانی ہے مگر وہ حیوان ناطق بمعنی انسان
نہیں کہلاتے ہیں ۴۔ حیوانات ناطق اور مطلق بین خواہ ظاہری اور باطنی بین
تین تہ حیوانات بین کوئی خاص نظر نہیں آتی ہے۔ ۵۔ جس میں ایک چل کا
۶۔ میں علم بھی برائی خود جگہ کر سکتا ہے اور جب علم کو موقع ملے چل کر
۷۔ میں صرف کر سکتا ہے مگر چل نہیں دہر چل پرتے ہوں
۸۔ کیونکہ جب ایک سو ایک دور تکتے دو ہوتے ہیں
۹۔ یا تکتے ہیں ۱۰۔ اور زراوند کسی دواسے اچانک
۱۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۲۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۳۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۴۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۵۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۶۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۷۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۸۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۱۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۲۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۳۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۴۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۵۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۶۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۷۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۸۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۹۹۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے
۱۰۰۔ حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے حیرت سے

۱۰۔ دو جگہ معنی میں پہلے مرتبہ سے دوسرے مرتبہ میں صعود کرنا چنانچہ جب
 سہم زار بندی کی ہوتی ہے درج ملقب ہوتا ہے ۱۶۔ بہر تیسرے مرتبہ میں صعود
 کرنے سے ملقب ہوتا ہے یعنی بعد زار بندی کے بیدار کی پڑھنے سے ۱۷۔ بہر اگی
 ۱۸۔ تیاگی جو تمام لذات دنیا اور عقی کو چھوڑ دے ۱۹۔ اور اسی جو دنیا کو فانی
 سمجھ کے اس سے مستقر ہو ۲۰۔ نربانی جو نطق کو معدوم کرے اور سمجھ اور بوجھ کے
 خاموش ہو رہے ۲۱۔ انر یجینی وہ ہے جسکی حقیقت زبان سے بیان نہیں ہو سکتی
 ہے اور اسکا تعین کیا نہیں جاتا ہے ۲۲۔ دہرم آتما وہ ہے جو بموجب دہرم
 شسترون کے عمل کرے ۲۳۔ پر م آتما وہ ہے جس نے ایسے عمدہ کام کئے کہ مثل
 اوس کے کوئی نہ کر سکے۔ ۲۴۔ یون آتما وہ ہے جو دان اور پن کرتا رہے ۲۵۔ پنہ
 وہ ہے جسکو تمیز فانی اور جاودانی اور سچ اور جھوٹھ کی ہوا اور سمدر شستی ہو یعنی
 سب کو ایک سمجھے۔ ۲۶۔ اگیانی وہ ہے جسکو عقل بنو یعنی معرفت الہی۔ ۲۷۔
 اودیا جہل اور بے علمی بضد بدیا۔ ۲۸۔ چوبے چار بید کا عالم ۲۹۔ تر بیدی
 تین بید کا عالم ۳۰۔ دو بے دو بید کا عالم۔ ۳۱۔ بیدی ایک بید کا عالم۔ ۳۲۔
 سنا جو ہونا گہرے اور چار جو چڑا دوخت کرے۔ غرض کہ باعتبار پیشہ اور
 علم اور مکان سکونت کے لقب ہے یہ سن کے وہ ٹکڑے کہیلنے لگا اور جامع برہمنان
 حساب کرنے لگے کہ برس روز میں اب کتنے دن باقی رہے پس معلوم ہوا کہ آج
 برس ختم ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تمام برہمن شمان اور دیان کر کے جامعہ اطفال
 حضور میں دست بستہ حاضر ہوئے اور کہا کہ میعاد معینہ ختم ہوئی چاہئے کہ
 کر یا کر کے حقیقت اوس رنر سے آگاہ کرو۔ ۱۸۔ اطفال منسے اور بولے کہ عقل علم
 سے ہوتی ہے اور علم تکرار اور تجربہ سے ترقی پاتا ہے ہم سب میں سے کوئی بھی
 بدیا وان نہیں ہے بلکہ ہم سب مثل سودر اور عورت کے ہنوز بید کے پڑھنے
 کو ادھکاری نہیں ہوئی اور جو بید نہیں پڑھتا اور بدیا نہیں کہتا عورت ہو یا مرد

بتاتے ہو برہمنوں نے جواب دیا جیو اتسا ایک بچی ہے جیسے آفتاب ہے
 اور جیسے کہ آفتاب کی شمع گہر گہر میں جدا جدا ہے ویسے گہٹ گہٹ میں برہمن
 ہے یہ طفل کہل میں مشغول ہوا اور یہ ریاضت میں - ۵ ایک طفل نے میرپن
 سے پوچھا کہ تم کچھ پڑھے بھی ہو اور ہوں نے جواب دیا کہ ہم سب جگ اور
 پترم اور بیوہ کر کم کرتے رہے ہیں اور پات اور پوجا کیا کرتے اور بیا کر
 اور خوش وغیرہ سب جانتے ہیں جو چاہو مجھے پوجو ہم او تر دین گے اوس نے
 چند لفظ کے معنے ظاہر کر دیے وہ لڑکا ایک ایک نام بتا گیا اور برہمن
 معنے کہتے گئے - ۱ ہرن گہرہ مجموعہ عناصر لطیف اور بسیط ۲ پرجات
 مجموعہ عناصر کثیف اور اجسام مرکبہ ۳ برہم لوک سدرو المہتا کہ اوس کے اوپر کوئی
 مقام موسوم نہیں ہے - ۴ برہما صفت رجوگن بمعنی ایجاد کنندہ اور عقل کل
 اور جبریل اور صفت شہوت جسکی صفائی سے عفت پیدا ہوتی ہے ۵ جنہ صفت تنوگن
 بمعنی پائے والا اور مدد کرنیوالا اور نفس کل اور میکائیل ۶ رور بمعنی جہاد
 صفت تنوگن بمعنی غضب جسکی صفائی سے شجاعت ہوتی ہے اور اسرافیل
 نے پرکرت بمعنی اعتدال تینوں صفتوں کا جسکو عدالت کہتے ہیں ۸ پُرش جو
 گتے میں محیط اور پُرسے ۹ مایا ارادہ انہی اور او دیا اور خواہش الہی -
 ۱۰ برہم بمعنی لائق اور نرگن کہ تعینات میں سرگن ہوا - ۱۱ برہمن کے معنے
 ہیں برہم جانتی براہمنہ یعنی جو برہم کو پہچانے اور برہم کی تعریف کر دے برہمن
 ہے ۱۲ چترہی ششتر بمعنی سلاحت اور چتر بمعنی چتر کار کہنے والا اور تمام
 سلطنت کرنے والا اور شجاع اور مددگار غلامی ۱۳ بیس یعنی خج کا کرنیوالا
 بمعنی تجار اور خوش گذران اور خوش معاش ۱۴ سودر متفرقات چیزیں
 اور خدمت کا کرنے والا کہ جو علاوہ ہر سہ صفات مذکورہ سے ہوں اور جیو
 نہوا سو چنانچہ ہر کوئی ہر قوم کا جب تک اوس کا جیو نہیں ہوتا ہے سودر متفرقات
 اور عورات ہی بسبب نہ ہونے جیو کے ہنر سودر کے مطلق ہونے

دو جگہ سے پہلے مرتبہ سے دوسرے مرتبہ میں صعود کرنا چاہیے جب
 نرم زار بندی کی ہوتی ہے دوج لقلب ہوتا ہے ۱۶ بہر تیسرے مرتبہ میں صعود
 کے سے لقلب ہوتا ہے یعنی بعد زار بندی کے بیدار کئے پڑھنے سے ۱۷ بہر اگی
 ۱۸ ہے جو تمام راگ دنیا اور عقبی کے دل سے دور کرے یعنی کوئی خواہش نہ کرے
 ۱۹۔ تیاگی جو تمام لذات دنیا اور عقبی کو چھوڑ دے ۱۹ اور اسی جو دنیا کو فانی
 سمجھ کے اس سے منتظر ہو ۲۰ نربانی جو نطق کو معدوم کرے اور سمجھ اور بوجہ کے
 ماموش ہو رہے ۲۱ از بچنی وہ ہے جسکی حقیقت زبان سے بیان نہیں ہو سکتی
 ہے اور اسکا تعین کیا نہیں جاتا ہے ۲۲ دہرم آتما وہ ہے جو بموجب دہرم
 ستروں کے عمل کرے ۲۳ پر م آتما وہ ہے جس نے ایسے عمدہ کام کئے کہ مثل
 اس کے کوئی نہ کر سکے۔ ۲۴ یون آتما وہ ہے جو دان اور پن کرنا رہے ۲۵ پنڈ
 وہ ہے جسکو تمیز فانی اور جاودانی اور سچ اور چوٹھ کی ہوا اور سمدر شستی ہو یعنی
 سب کو ایک سمجھے۔ ۲۶ اگیانی وہ ہے جسکو عقل نہ ہو یعنی معرفت الہی۔ ۲۷
 او دیا چل اور بے علمی بضد بدیا۔ ۲۸ چوبے چار بید کا عالم ۲۹ تربیدی
 تین بید کا عالم ۳۰ دو بے دو بید کا عالم۔ ۳۱ بیدی ایک بید کا عالم۔ ۳۲
 سنا جو سونا گہڑے اور چار جو چڑا دوخت کرے۔ غرض کہ باعتبار پیشہ اور
 علم اور مکان سکونت کے لقب ہے یہ سُن کے وہ لڑکے کہلنے لگا اور جامعہ پر ہمنان
 حساب کرنے لگے کہ برس روز میں اب کتنے دن باقی رہے پس معلوم ہوا کہ آج
 برس ختم ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تمام برہمن شمان اور دیان کر کے جامعہ اطفال
 حضور میں دست بستہ حاضر ہوئے اور کہا کہ میعاد معینہ ختم ہوئی چاہئے کہ
 کریا کر کے حقیقت اس رنر سے آگاہ کرو۔ ۱۸۔ اطفال منے اور بولے کہ عقل علم
 سے ہوتی ہے اور علم تکرار اور تجربہ سے ترقی پاتا ہے ہم سب میں سے کوئی بھی
 بدیا وان نہیں ہے بلکہ ہم سب مثل سودر اور عورت کے ہنوز بید کے پڑھنے
 کو ادھکاری نہیں ہوئی اور جو بید نہیں پڑتا اور بدیا نہیں کہتا عورت ہو یا مرد

بتاتے ہو برہمنوں نے جواب دیا کہ جیو آتما ایک ہی ہے جیسے کہ آفتاب ایک ہے
 اور جیسے کہ آفتاب کی شعاع گہر گہر میں جدا جدا ہے ویسے گہٹ گہٹ میں بیک
 ہے یہ طفل کہل میں مشغول ہوا اور یہ ریاضت میں - ۵ ایک طفل نے برہمن
 سے پوچھا کہ تم کچھ پڑھے بھی ہواؤ نہوں نے جواب دیا کہ ہم سب جگ اور
 پتر کریم اور بیو کریم کرتے رہے ہیں اور پاٹ اور پوجا کیا کرتے اور بیا کر
 اور جوتش وغیرہ سب جانتے ہیں جو چاہو مجھے پوچھو ہم او ترو دیں گے اوس نے
 کہا چند لفظ کے معنی ظاہر کر دیں وہ لڑکا ایک ایک نام بتا گیا اور برہمن
 معنی کہتے گئے - ۱ ہرن گربھ مجموعہ عناصر لطیف اور بسیط ۲ پریات
 مجموعہ عناصر کثیف اور اجسام مرکبہ ۳ برہم لوک سدرۃ المنتہا کہ اوس کے اوپر کوئی
 مقام موسوم نہیں ہے - ۴ برہما صفت رجوگن بمعنی ایجاد کنندہ اور عقل کل
 اور جبریل اور صفت شہوت جسکی صفائی سے عفت پیدا ہوتی ہے ۵ برہم صفت تنوگن
 بمعنی پائے والا اور مدد کر نیوالا اور نفس کل اور میکائیل ۶ رودر بمعنی مہادیو
 صفت تنوگن بمعنی غضب جسکی صفائی سے شجاعت ہوتی ہے اور اسرافیل
 نے پرکرت بمعنی اعتدال تینوں صفتوں کا جسکو عدالت کہتے ہیں ۸ پُرش جو
 کل نشے میں محیط اور پُرش ۹ مایا ارادہ انری اور اودیا اور خواہش الہی -
 ۱۰ برہم بمعنی لائقین اور زرگن کہ تعینات میں سرگن ہوا - ۱۱ برہمن کے معنی
 جہم جاناتی براہمنہ یعنی جو برہم کو پہچانے اور برہم کی تعریف کر دے برہمن
 ۱۲ چتر یا شستر بمعنی سلاحات اور چتر بمعنی چتر کار کہنے والا اور اقام
 محنت گیتہ والا اور شجاع اور مددگار خلائی ۱۳ بیس یعنی بیج کا کر نیوالا
 یعنی چتر یا شستر خوش گذران اور خوش معاش ۱۴ سودر متفرقات چیزیں
 اور ستر یا شستر والا کہ جو علاوہ ہر ستر صفات مذکورہ سے ہوں اور جیو پوج
 متیاسیہ چتر یا شستر بر قوم کا جب تک اوس کا جیو نہیں ہوتا ہے سودر متصور
 ہوتا ہے اور جو راستہ سب سبب نہ ہونے جیو کے بہنر اور سودر کے مطلق ہونے

ثنائیات اور جمادات درکار میں حبیب سامان جیسا ہوتا رہتا کہلاوے۔ لہذا اس
 رمز کو سمجھا کے اپنے یاروں کے ہمراہ کہیں میں مشغول ہوا اور جامعہ برہمنان نے
 اس تقریر کو بازی طفلانہ تصور کیا اور سیوا میں گرو کے مستعد رہ جیسے کہ
 او اشک کیا کرتے ہیں۔ ۲ ایک عرصہ کے بعد پیر ایک لڑکے نے چار قوم کے
 چار لڑکوں کو دلوں کے پیچھے کھڑا کر اور ان کے ہاتھ سوراخ سے باہر نکال کے برہمنوں
 کہا کہ تم بتاؤ کہ ہر ایک ان میں سے کس قوم کا ہے۔ برہمنوں نے کہا کہ قوم کی تمیز صورت
 دیکھنے سے ہی نہیں ہوتی ہے فقط ہاتھ کے دیکھنے سے کیونکر ہو سکتی ہے لڑکے نے کہا
 کہ دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہے جو صورت یا کسی عضو کو دیکھ کے اس کی قوم یا اس کا
 نام بتا سکے کیونکہ پیدائش سب کی ایک صورت سے ہوتی ہے اور اسباب پیدائش
 واحد ہیں قوم اور نام فرضی اور اعتباری ہیں یہ کہہ کے وہ کہل میں مشغول ہوا اور
 جامعہ برہمنان معمولی خدمتگزاری میں اور حقیقت نہ سمجھے اور یہ بھی انہوں نے
 نہ جانا کہ گیانی اور بدیاوان کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے کہ یہ حرکت لغو
 کو گناہ کہہ جانتے ہیں۔ ۳ ایک مدت کے بعد پیر ایک طفل نے جامعہ برہمنان
 اپنے ہمراہ جنگل میں لیجا اور شکاری کو شکار کرتے دکھلا کر پوچھا کہ یہ کون ہے برہمنوں
 نے کہا کہ یہ چیری یا ریادام دار کا بیٹا ہے لہذا کہ اس کی ان کی کیا ذات ہے اور باب کی
 کیا قوم ہے برہمنوں نے جواب دیا کہ یہ اس کی اصالت سے خبر نہیں ہے چمنے جو پیشہ اس کو کرتے
 دیکھا ہے سہی اعتبار پیر اس کو صیاد بتایا پیر وہ طفل کہل میں مشغول ہوا اور یہ بھی
 خدمت میں مشغول ہوئے کہ انکو امید تھی کہ جب برس روز تمام ہو گا یہ ہو گا اور پیر
 لڑن گے۔ ۴ ایک لڑکے نے چند روز کے بعد ایک چڑیا کو درخت پر بیٹھ کر دیکھ
 کے برہمنوں نے کہا کہ اس کو مار ڈالو برہمنوں نے کہا کہ اس میں جیوا تھا ہے اس کے مارنے
 سے گناہ ہو گا تب اس لڑکے نے ایک سانپ کے مارنے کو کہا برہمنوں نے جواب
 جواب دیا علیٰ ہذا القیاس چند جانوروں اور آدمیوں کے مارنے کو کہا برہمنوں نے
 سب میں جیوا تھا تا بات اس لڑکے نے کہا کہ جیوا تھا کتنے میں جو ہر ایک میں

۱۔ ایک روز ایک لڑکے نے جامعہ برہمنان کو ایک راہ چلتا رہتہ دکھلا کے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے برہمنوں نے جواب دیا کہ یہ رہتہ ہے اس پر مالک رہتہ کا سوار ہو کے منزل مقصود پر پہنچتا ہے۔ لڑکے نے کہا کہ مجھے دو گھوڑے اور ایک آدمی گھوڑوں کو لانا اور ایک سہل پر بیکہ لگانے بیٹھا اور چار پیسے اور چند ٹکڑے لکڑی کے اور کئی صورت کا بنا لونا اور تیل اور چند گڑ کیرا اور کسی قدر چیرا البتہ فطرتاً ہے مگر رہتہ نظر نہیں آتا پس وہ کس چیز کا نام ہے تم رہتہ کو ہاتھ لگا کے نشاندہی کرو اور رہتہ کو کیا طاقت جو بیان کرو برہمنوں نے کہتولا اور برہمنی پر ہاتھ لگا کے کہا کہ یہ رہتہ ہے اور بھی ہوا کو سوار کر کے لیجاتا ہے۔ لڑکے نے رہتہ بان کو اشارہ کیا کہ گھوڑوں کو رہتہ سے جدا کر دی اور جب رہتہ بان نے تعمیل حکم کی کی برہمنوں نے کہا کہ رہتہ سے کہو کہ سوار کو منزل پر پہنچا دے۔ برہمنوں نے جواب دیا کہ بغیر گھوڑوں کے رہتہ سے حرکت نہیں ہو سکتی ہے لڑکے نے رہتہ بان سے کہا کہ گھوڑے رہتہ میں جوت دے اور پیسہ چاروں نکال لے اور جب اوسے بموجب کہنے کے نکل گیا برہمنوں سے کہا کہ اب رہتہ اور گھوڑوں سے کہو کہ وہے چلین برہمنوں نے کہا بغیر برہمنوں کے رہتہ ناکارہ ہے الفصد لڑکے نے ہر ایک خبر دیکھ کر جدا کر کے برہمنوں سے کہا کہ اب رہتہ کو چلا ناکرو اور برہمنوں نے جواب دیا کہ بغیر اس چیز کے جسکو تھے جدا کیا رہتہ چلنے سے عاجز ہے۔ آخر کار طفل نے کہا کہ رہتہ کوئی چیز نہیں ہے ایک ہیئت مجموعی کا نام ہے اور رہتہ کی واسطے گھوڑے کی شرط نہیں ہے میل اور خچر اور ستر اور ہاتھی اور نیل گاؤ اور ہرن اور دھان اور کل اور ہوا سے بھی چل سکتا ہے اور دریا میں کشتی اور اورٹن کہتولا بغیر سہیہ کے پتلا اور بصورت مختلف رہتہ ہوتے ہیں پس رہتہ اوس ہیئت مجموعی کا نام ہے جو منزل مقصود پر پہنچا دے اگر تمام اجزاء اور لوازمات رہتہ کے موجود ہوں اور عقل ناکے رہتہ کی نہو سب چیز ناکارہ ہیں پس منزل پر پہنچانے والی عقل ہے اور عقل علم سے ہوتی ہے اور علم عقل کے فعل کو گھوڑے اور نیل وغیرہ حیوانات اور

کہ گیان کے پرکاش کو ہر دسے نزل کرنا شرط ہے تمہاری سن میں مدت سو اہکار
پھر رہا ہے اور یہ جلد ہی تم سے نہیں جاویگا اور جب تک تمہارا اہکار نہ جاوے
گیان تمہارے دلیں نہ سماویگا جیسے کہ ایک میان میں دو تلوار نہیں سما تی ہیں
پس تم کروچہتر میں جاؤ وہاں چند اطفال بازی طفلانہ میں مشغول میں اون کے خوشگیا
ہدایت کے ہو وہی تم کو راہ حقیقت کی بتا دیں گے - ۱۲ برہمنوں کو چاہیگی کے قول پر
اعتقاد کامل ہو گیا تھا بغیر حجت اور تکرار کے فوراً کروچہتر کو گئے اور جامعہ اطفال
حضور میں باادب حاضر ہوئے - ۱۳ جامعہ اطفال نے اون کے قیافہ سے اون کی
عقل کو اور علم اشراق سے اون کے مطلب کو معلوم کر لیا مگر برہمن زمانہ اون کے سبب
آئینکا تحقیق کیا جب اونہوں نے اپنی سرگزشت کو بیان کیا انہوں نے کہا کہ تم بزرگ
اور کہن سال اور بید خوان اور قوم کے برہمن نظر آتے ہو اور ہم اطفال بازی طفلانہ
کرتے ہیں جسے تمہارا مطلب کیا حاصل ہوگا اس شہر میں بہت ہی بدت پیدا ہو
شستر اور پوران کے فاضل میں جاہئے کہ اون سے رجوع کرو اور ہماری کسلی
مارج نہ ہو - ۱۴ برہمنوں نے یہ جواب سن کر بہت عجز اور انکسار سے کہا کہ ہم
رہنمائی چاہیگی کے بصورت شاگرد آئیں اور شد کامل سمجھ کے حاضر ہوئے ہیں پس
آپ ہر بانی فرماوین اور ہمارے اگیان کو دور کریں - ۱۵ اطفال نے کہا کہ
تمہارے دل اور دماغ میں خیالات کی بڑی کاہر ہے یہہ لکھتے تب گیان
اوس میں جگہ پاوے اس واسطے ضرور ہے کہ تم ایک برس ہماری خدمت کرو اور
ہماری حرکات پر خیال نہ کرو تب اگر لائق تریبت کے ہو گے تو شکوہ دایت کریں
لیکن تم ظاہر کرو کہ کس از کے متلاشی ہو - ۱۶ برہمنوں نے کہا کہ ہم جانتا چاہتے ہیں
برہمن کسطح ہوتا ہے اور وہ مردہ کس واسطے برہمن نہیں کہلاتا ہے اور یہ کہ قبول ہے
کہ برس روز تک خدمت کرتے رہیں گے چنانچہ جامعہ برہمنان خدمت گزار جامعہ اطفال
کی ہوئی - ۱۷ اطفال بروز بظاہر بازی طفلانہ کیا کرتے تھے اور حقیقت میں
جامعہ برہمنان کو تعلیم کیا کرتے تھے گو کہ برہمن مطلب کو نہیں پاتے تھے -

بھی چھوٹے ہیں وہ برہمن نہیں کہلاتے ہیں - ۲ - چوٹی بھی کئی ولایت
 کے باشندے سر پر رکھتے ہیں اور کہتے تھے اور موراد کیوڑ اور بلبل اور ہمدرد وغیرہ
 جاوڑوں کے سر پر ہوتی ہے اور سب قوم کے مروجہ چوٹی رکھتے ہیں مگر وہی برہمن
 نہیں ہوتے ہیں ۳ - جگ اور تیر کرم اور ہر قسم کے کرم کا ٹنڈ چترائی اور بیس وغیرہ
 کرتے ہیں وہ بھی برہمن ہوتے ہیں ۵ - پس یہ دلائل تنہا ہی مکمل نہیں ہے -
 ایک مراد ہوا برہمن دریا کے کنارہ پر پڑا تھا اسکو چاہی اچلی اوٹھا لایا اور برہمن کو
 دکھلا کے کہا کہ یہ ذات کا برہمن تھا اور چوٹی اور جینوڈ اسکے بدن پر موجود ہیں اور اس
 نیم کہا رہیں بہت جگ کے اور کرائے تھے اور تر کال سندھ یا بھی کرتا تھا اگر تمہارا
 یقین میں بدن برہمن ہے تو اسکو اپنے نزدیک رکھو کہ تمام صفات جو تمہیں ظاہر ہیں
 اس میں موجود ہیں ورنہ بیان کرو کہ باوجود موجود ہونے تمام اعضا کے کیا سبب
 جو بھی عیب کارہ ہے اور ہر ایک فعل سے عاجز ہے اور گیان سے رہت ہو - ۸ -
 چھاپکلی کی اس حرکت اور اس جواب سے تمام برہمن لاجواب اور ازیں حیران ہو گئے
 اور منفعیل ہو گئے لگے کہ ہکو عیہ علم نہیں ہے کہ وہ کیا باعث ہے جس سے اس جسم سے
 اطلاق برہمن کا نرا - اور برہمنوں نے جانا کہ یہ بیوقوف بنیں ہے بلکہ کوئی کرم
 گیانی ہوا پرش ہے - پس سب معترف بقصور ہوئے اور حد سے زیادہ تعظیم کر کے
 اسکو بیٹھایا اور بہت غدر کر کے کہا کہ ہماری خطا کو معاف کرو اور ہکو اپنا جیلا
 کر کے بدایت کرو کہ برہمن کیونکر ہوتا ہے کہ اب ہکو یقین ثابت ہوا کہ جسم اور جنم سے
 برہمن نہیں ہوتا ہے ۹ - چھاپکلی نے خندہ روئی سے کہا کہ اسی تم اپنے تئیں سب سے
 افضل سمجھتے تھے اب کیا ہو گیا جو تم حقیر قوم کے چلے جتے ہو اور کیوں اپنی ابا می
 فضیلت کو کہتے ہو پس تم کو لازم نہیں ہے کہ کہیں کے چلے جو - ۱۰ - برہمنوں نے
 جواب دیا ہم اپنے بزرگوں سے سننے رہتے تھے کہ برہمن سب قوم سے افضل اور
 اشرف ہیں اور عوام حاکمی کے دروازے سے زیادہ کیا کرتے ہیں پس سب سے پہلے خطا
 ہوئی اب زیادہ شرمندہ نہ کریں اور حقیقت سے انکار نہ فرمادیں - ۱۱ - چھاپکلی نے کہا

حصہ دوم الکیمیہ کا مشق

۱۲۔ چھاپکی اپنی تہذیب سے کچھ بڑا کہہ رہی تھی۔ نمبر ۵۴ اور چھاپکی نے

جسم سے کرم کو اور کرم سے گیان کو فضیلت دے

۱۔ دریا سے پھر سنی کے کنارہ پر چند برہمن جگ کر رہتے تھے چھاپکی نام برہمن
 کہ جسکی ان قوم کی دادہ تھی اور باب برہمن اونکے پاس آن بیٹھا برہمنوں نے
 بجز دیکھنے کے کہا کہ اسکو اوٹھا دو کیونکہ یہ قوم کا اصل برہمن نہیں ہیں اسکا
 ہمارے برابر بیٹھا خلاف رسم اور رواج ہے۔ ۲ گو کہ وہ ذات میں کشت
 تھا لیکن گیان سے مرست تھا کیونکہ پیدا اور شاستر کا عالم اور عال تھا پس انہوں نے
 برہمنوں سے کہا کہ تم سب بید کا پاٹ کرتے ہو اور جگ کرتے رہے ہو افسوس
 کہ متوڑ نہیں جانتے ہو کہ انسان کو شرافت اور فضیلت کس سبب سے ہر اور وہ
 کیا چیز ہے جو تم میں ہے اور مجھ میں نہیں ہے۔ ۳ برہمنوں نے کہا کہ ہم
 اصل برہمن ہیں اور تو دوسلا ہے جو کہ برہمن کی فضیلت بید میں رقم ہے وہی
 دلیل کتنی اور مکمل ہے۔ چھاپکی نے کہا مشیر ظاہر کر دو جو بزرگی تم میں ہے
 ۴ برہمنوں نے جواب دیا کہ جو اولاد برہمن کی ہو اور زنا رگلے میں رکھتا ہو اور
 چوٹی اوسکے سر پر ہو اور جگ اور پتر کرم اور کرم کا نڈا اور پر شپت کرتا اور
 کرنا ہو اور ترکان سندھیا کرتا رہتا ہو اور بید کے موافق عمل کرنا ہو وہ برہمن
 کہلاتا ہے۔ ۵ چھاپکی نے کہا کہ تم اندک غور کرو۔ ۱ مصری بیدیا میں
 اور راجہ جگ وغیرہ اولاد سے قوم برہمن کے بنتے ہیں اور برہمنوں کے
 ۲ زنا کوئی ولایت کے باشندے گلے میں رکھتے ہیں اور چتری اور میں

لوگ میں پر بجلی کے مقام میں پہنچتا ہے وہاں ایک شخص جو برہما کے دل سے پیدا ہوا ہو وہ لوگوں
 برہما کو لوگ کو لیتا ہے پس ان موافق عمل کے مقام پاتا ہے۔ جب تک برہما بجائی ہو رہا ہے
 جیسے بھی ٹٹن رہتا ہے آخر کار گیان پا کے برہما کو ہمراہ لگت پاتا ہے اور آواگون و رت ہو جاتا ہے اس
 راہ کا نام دیو جان کہن کی روح گیانی ہوتی ہے اور نیک عمل کرتی ہے وہ اس راہ سے جاتا ہے
 اس وجہ سے اوتر این کا مرنا اچھا متصور ہوتا ہے۔ ۲ جو لوگ جگہ غیرہ کر یا اور گرم اور اوپا
 کیا کرتے ہیں اور اپنے اعمال کے نتائج پر امید رکھتے ہیں اور گیان سے بہرہ نہیں رکھتے ہیں فقط
 لو کا چارہ کو معتبر جانتے ہیں اور نیک افعالی اور بافعالی کی حقیقت کو نہیں جانتے وہ جب
 مرتے ہیں خانہ کو مل کے ہمراہ رات کے مقام میں پہنچتے ہیں یعنی ظلمات میں اور اوکو ذریعہ سے
 کرشن پچھہ یعنی اقص النور کی منزل میں پرکشنا ششما ہی کے مقام میں پہرہ و اوج مردگان کے
 مقام میں پہر چند رہان کے لوگ میں جب وہاں پہنچتے ہیں دیوتاؤں کی خدمت گاری کرتے ہیں
 یعنی اونکے درسان دہس جو کے قوت کو کاٹتے ہیں جب میعاد معینہ اونکے افعالوں کی ختم
 ہوتی ہے پھر بھوت اکاس کی راہ سے مرت لوگ میں اسطے پانے جڑے افعالوں کے جو
 پھلے کئے ہوتے ہیں گرتے ہیں ایکو جنم یعنی نرک کہتے ہیں اور جب جنم یعنی مرت لوگ میں آتے
 ہیں صورت سانپ اور سورا اور بچھو اور گیدڑ وغیرہ کی چون پاتے ہیں اس راہ کا نام پتر جان
 یعنی پتر لوگ ہو ۲ جو گیانی آتما کے ہیں دیو جان اور تیر جان و دونو راہ کو چھوڑا تہا میں
 لہین ہوتے ہیں اور جیتے ہی جیون لگت اور مرنے سے بدیہ لگت پاتے ہیں مولف
 انتہائی فطرت لگت کی بنا اور امکان بشر تک نیک افعالی کرنا ہی خلاصہ مید اور شاستر اور حکمت
 فلاسفہ کا جو اور اسی ایک مطلب کو عبارت مختلف ہر ایک اوپ تکید میں رقم کیا ہے جو لوگ
 جہالت اپنی عمر کو ضائع کرتے ہیں اور بکاروں اور گراہوں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں اور خوشی کی سطح
 تکیل ناک میں اسارا بانوں کے نیچے چلتے ہیں اور بوجہ اپنی پیٹھ پر رکھتے ہیں اور رفع سارا بانوں کو کہلاتا
 ہیں اور چالی رکے دوسرے کے قول پر کام کرتے ہیں اور جسطرح بندر والا بندر دھون کو بچاتا ہے
 دیکھتے ہیں دھون دھون اور عقبی دھون برباد کرتے ہیں اور ہم اور جیو کبھی زیادہ نہیں ہوتے جو
 کوئی اس مطلب کو پتا دقتین کے گراہی والا کو بے علم نہ کہے اور خود بھی جوشیم اور جیو جیو آرا

حصہ دوم الکیمیاء کا

۱۲۔ چھاپگی اپ نکو کچھ ستر آکر بن نمبر ۵۴ اور محرم میں نمبر ۱۱۶

ختم سے کرم کو اور کرم سے حکیمان کو فضیلت ہے

۱۔ دریائے سندھ کی کٹاری پر چند برہمن جگ کر رہتے تھے چھاپکلی نام برہمن
کہ جسکی ان قوم کی دادہ تھی اور باپ برہمن اونکے پاس آن بیٹھا برہمنوں نے
بجور دیکھنے کے کہا کہ اسکو اوٹھا دو کیونکہ یہ قوم کا اصل برہمن نہیں ہیں اسکا
ہمارے برابر بیٹھا خلاف رسم اور رواج ہے۔ ۲ گوکہ وہ ذات میں کشت
تھا لیکن گیان سے مرشت تھا کیونکہ بید اور شاستر کا عالم اور عال تھا بیلوں میں
برہمنوں کے کہا کہ تم سب بید کا پاٹ کرتے ہو اور جگ کرتے رہے ہو افسوس
کہ ہنوز نہیں جانتے ہو کہ انسان کو شرافت اور فضیلت کس سے ملتی ہے اور وہ
کیا چیز ہے جو تم میں ہے اور مجھ میں نہیں ہے۔ ۳ برہمنوں نے کہا کہ ہم
اصل برہمن ہیں اور تو دوسلا ہے جو کہ برہمن کی فضیلت بید میں رقم ہے وہی
دلیل مکتفی اور مکمل ہے۔ چھاپکلی نے کہا مشریح ظاہر کرو جو بزرگی تم میں ہے۔
۴ برہمنوں نے جواب دیا کہ جو اولاد برہمن کی ہو اور نہ نارنگلے میں کہتا ہو اور
چوٹی اوسکے سر پر ہو اور جگ اور پتر کریم اور کریم کا نڈا اور پر شپت کرنا اور
کراتا ہو اور ترکان سندھ یا کراتا رہتا ہو اور بید کے موافق عمل کرتا ہو وہ برہمن
کہلاتا ہے۔ ۵ چھاپکلی نے کہا کہ تم اندک غور کرو۔ ۱۔ سری بیدیا میں
اور راجہ جنک وغیرہ اولاد سے قوم برہمن کے کہتے ہیں اور برہمنوں کے
۲۔ زمانہ کئی ولایت کے باشندے گئے ہیں رگتے ہیں اور چیتری اور بیس

لوک میں پیر بجلی کے مقام میں پہنچتا ہے وہاں ایک شخص جو برہان کے ذریعے پیدا ہوا ہے وہ ہر
برہما کو لوگ کو لیجاتا ہے پس ان موافق عمل کے مقام پاتا ہے۔ جب تک برہما بجائی ہو رہا ہے
یہ بھی ٹٹن رہا ہے آخر کار گیان پاکے برہما کو ہر گت پاتا ہے اور آدھون سو رہتا ہو جاتا ہے اس
راہ کا نام دیو جان، جن کی رُوح گئیانی ہوتی ہے اور نیک عمل کرتی ہے وہ اس راہ سے جاتا ہے
اسو چہ سے اور ترائن کا مرنا اچھا تصور ہوتا ہے۔ ۲ جو لوگ جگت غیرہ کر یا اور کرم اور اوپا
کی کرتے ہیں اور اپنے اعمال کے نتائج پر امید رکھتے ہیں اور گیان سے بہرہ نہیں رکھتے ہیں فقط
لو کا چار کو معتبر جانتے ہیں اور نیک افعالی اور بد افعالی کی حقیقت کو نہیں جانتے وہ جب
مرتے ہیں خان کے موکل کے ہمراہ رات کے مقام میں پہنچتے ہیں یعنی ظلمات میں اور اوکو در یوہ سے
کرشن بچہ یعنی ناقص النور کی منزل میں ہر درکشائیں شمشاہی کے مقام میں پیر اور دوح مر دگان کے
مقام میں پیر چند ران کے لوک میں جب وہاں پہنچتے ہیں دیوتاؤں کی خدمت شکاری کرتے ہیں
یعنی ان کے در سان دس ہو کے قوت کو کاٹتے ہیں جب میعاد معینہ ان کے افعالوں کی ختم
ہوتی ہے پھر بھوت اکاس کی راہ سے مرت لوک میں اسطے پائے جزائے افعالوں کے جو
پہلے کئے ہوتے ہیں گرتے ہیں ایکو جنم یعنی ترکہ کہتے ہیں اور جب جنم یعنی مرت لوک میں آتے
ہیں صورت سانپ اور سورا اور بچھو اور گید و غیرہ کی جون پاتے ہیں اس راہ کا نام پیر جا
یعنی پیر لوک ہو ۳ جو گئیانی آتما کے میں دیو جان اور پیر جان دو نوراء کو چور آتما میں
لین ہوتے ہیں اور جیتے ہی جیون گت اور مرنے سے بہرہ گت پاتے ہیں مولف
انتہائی فطرتیک دیکھنا اور امکان بشر تک نیک افعالی کرنا یہی خلاصہ سید اور شاہتر اور حکمت
تلقہ کا جو اور اسی ایک مطلب کو بعبارت مختلف ہر ایک اوپنکھ میں رقم کیا ہے جو لوگ
جیتے ہیں عمر کو ضائع کرتے ہیں اور بکاروں در گرا ہوں کہنے پر عمل کرتے ہیں اور وقتوں کی طرح
تک کہتے ہیں اس بار ان کے بچے ملتے ہیں اور بوجہ اپنی پیہ پر کہتے ہیں اور نفع ساربانوں کو کہلاتے
ہیں در تیل میں رکھے دوسروں کے قول پر کام کرتے ہیں اور جسطح بندر والا بندروں کو سچا ہے
دیکھتے ہیں دو دنیا اور عقبی دونوں برباد کرتے ہیں اور ہم اور ہر جا سچ کہی زاد نہیں ہوتے جو
کوئی اس مطلب کو پاو دھین کے انہی اولاد کو بے علم نہ کہے اور خود بھی جو ہے ہم اور ہر جا سچ آزاد

آپ ہی دیا۔ پانچ آگ معدہ کے لوازمات اور پانچون پانی کہ جسے قطفہ انسان کا پیدا ہوتا ہے اور آخر فنا ہوتا ہے اس شرح سے پڑھیے۔ آگ وہ ہے جس میں ہوم کرتے ہیں اور بجائی لکڑی اسکا دیوتا سورج ہے اور بجائی دُخان کے شعاع آفتاب کی اور بجائی شعلہ کے روشنی دن کی اور بجائی انگاری کے جہات عالم اور بجائی چنگاری کے گوشے جہات کے اور بجائی پانچون پانی کے جو آگ میں ڈالتے ہیں اعتقاد اور نکا جو قلاب کو چوڑے جاتے ہیں اور بید پر یقین لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں اور بجائے ڈالنے پانی کے چاند جو باوشاہ بیدانتیوں اور برہمن گائیوں کا ہے۔ ۲۔ آگ عالم دیوتا اسکا بجائی لکڑی کے ساتھ تمام اور بجائی دُخان کے ابر اور بجائی شعلہ کے برق کی چمک اور بجائی انگاری کے صاعقہ اور بجائی چنگاری کے بعد اور بجائی پانی کے روح چاند کی اور بجائی پتہ پانی کے بارش ہے۔ ۳۔ آگ کا دیوتا بجائی لکڑی کے زمین سے اور بجائی دُخان کے مہیو اختر گنی اور بجائے شعلہ کے شب اور بجائی انگاروں کے چاندنی اور بجائی چنگاریوں کے ستاری اور بجائی پانچون پانی کے ارواح تارو کی اور بجائے ڈالنے پانی کے غلہ۔ ۴۔ آگ کے غذا کھانے والا اور دیوتا ان کا کہونا سوہنے کا اور بجائے دُخان کے پران اور بجائی شعلہ کے نطق اور بجائی انگاری کے بنیائی اور بجائی چنگاری کے قوت سمع اور بجائی پانی کے خلاصہ غذا کا جو انسانوں کے لائق غذا ہے اور بجائی ڈالنے پانی کے قطفہ انسان کا ہے۔ ۵۔ آگ عورت ہے اور بجائی لکڑی کے اوسکا مکان مخصوص اور بجائی دُخان کے سوئی دار اور بجائے شعلہ کے شہوت اور بجائی انگاری کے محاسنت اور بجائی چنگاری کے لذت مباشرت اور بجائی پانی کے نقطہ مرد کا اور بجائی ڈالنے پانی کے نوع انسان کی۔ جب آدمی ہوتا ہے اوسکو آگ میں جلاتے ہیں پس لکڑی اور دُخان اور شعلہ اور انگاری اور چنگاری جو مشہور ہیں سب نمایان ہوتی ہیں اور بجائے پانی کے جسم مرد کو جلاتا ہے اور روح مرد کی اس سے روشن ہوتی ہے۔ جو ان پانچون آگ کی حقیقت کو سمجھتے ہیں وہ دنیا دار ہیں یا صحرا گرین مرد ہیں یا عورت قوم کے شریف ہیں یا زلیل و عیبرن گریہ کو بصورت راستی کے پیر ہیں کے دیہان کرتے ہیں اور نادانوں کی مانند ہو کا نہیں کہتا ہیں۔ جب کو گیلی مرتے ہیں دُستی کے دیوتا کے سنبھان میں پہنچتے ہیں پھر اوس دیوتا کی مدد سے دن کے دیوتا کے مکان میں پھر شکل پچھپ کے مکان میں پھر اوتیرا میں سورج کے مقام میں پھر دیوتا کوک میں پھر آفتاب کے

فصیلت پر اقرار کیا اور پران کو بخوشام تمام جانے سے روکا ۲۔ پران سے جو اسونے پوچھا کہ
 تمہاری غذا اور تمہارا لباس کیا ہے سب کہا کہ جو غذا تمام جانہ اڑکھتے ہیں اور جو لباس
 وہ پہنتے ہیں تم بھی استعمال کرو جو کوئی اس فر کو سمجھے وہ وہ غذا نہ کھاوے جسے منع میں
 فساد ہوا اور غذا بے لذت اور حرام اور مکروہ کہنی اوسکے نصیب نہ ہوگا۔ ۳۔ بیدکی
 سُرقتی ہے کہ پہلے طعام اور بعد طعام کے آجین کر یہ یہ بمنزلہ لباس طعام کے ہے۔ ۴۔
 سنو پت کثیت و تحصیل علم سے فارغ ہو کے ملک پانچال میں گیا اور وہاں کے بڑے بڑے
 پینڈ توں سے سناختہ نہیں غالب ہوا پیر راجہ پیر دامن کے حضور میں سناختہ کو گیا کہ وہ قابل
 وقت کا تیار راجہ ہے کچھ تعظیم اور تکریم کی بلکہ محارث سے دیکھتے کہا کہ اے خورد سال
 اس نے بھی شرائط تعظیم شانہ ادا نہ کئے آخر راجہ نے پانچ سوال اس سے کئے ۱۔ وہ دو
 کون سے ہیں کہ جسے بعد چوڑنے دین جسم کے آدمی اوس عالم میں جا میں ۲۔ جو ازل
 اس عالم سے اوس عالم میں جاتے ہیں وہ کس طرح سے پیر اس عالم میں آتے ہیں ۳۔ کیا سب
 باتیں جو آدمی اوس عالم میں جاتے ہیں اور وہ پر نہیں ہوتا ہے ۴۔ وہ کیا ہو جو چند
 باتوں سے نطفہ انسان کا بنتا ہے ۵۔ ترکیب جانے راہ دیو جان اور پیر جان کی کونسی
 نسبت کثیت کے پانچوں سوالوں کے جواب سے لاعلمی بیان کی تب نے فرمایا کہ یہ سوال
 طبعی ہے جو سب بخوبی سمجھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ دیو جان عالم ملکوت کو اور پیر جان عالم
 راہ کو سمجھتے ہیں اور جو مرتبہ میں انہیں دورانہ سو جاتے ہیں اسی وہ کو راہ مان پانچ کے دریاں
 ۱۔ اسی راہ کو راہ میں آسمان میں طالب علم شرمندہ ہو کے بائکے پاس گیا اور کہا کہ تم فرما
 ۲۔ عالم میں آتا ہے تو کیا اگر جن میں پانچ سوال اچھے سے جوتے ہیںے کو جانے ہو معلوم ہو
 ۳۔ وہ اور معقول تھا پانچے جب مومن جنوالات کا سنا حیران ہو گیا اور کہا کہ ہم
 ۴۔ وہ اور معقول سے ہم بھی جا میں اب صلاحت یہ ہے کہ طالب علم میں کے
 ۵۔ وہ اور معقول سے ہم بھی جا میں اب صلاحت یہ ہے کہ طالب علم میں کے
 ۶۔ وہ اور معقول سے ہم بھی جا میں اب صلاحت یہ ہے کہ طالب علم میں کے
 ۷۔ وہ اور معقول سے ہم بھی جا میں اب صلاحت یہ ہے کہ طالب علم میں کے
 ۸۔ وہ اور معقول سے ہم بھی جا میں اب صلاحت یہ ہے کہ طالب علم میں کے
 ۹۔ وہ اور معقول سے ہم بھی جا میں اب صلاحت یہ ہے کہ طالب علم میں کے
 ۱۰۔ وہ اور معقول سے ہم بھی جا میں اب صلاحت یہ ہے کہ طالب علم میں کے

مختلہ ریاضیت کے ہے پس چاہئے کہ کیسی ہی بیماری ہو صبر کرے کیونکہ صحت پر فتح
فقط صبر ملتی ہے ۶۳ بعضے غذا کو برہم بتاتے ہیں اور وجہ بھیہ ظاہر کرتے ہیں کہ بغیر
غذا کے پران صنایع ہوتے ہیں پس یہ برہم ہے ۶۴ بعضے پران کو برہم قرار دیتے
ہیں اور یہ وجہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب یہ نکل جاتا ہے جسم پیچکارہ ہو جاتا ہے -
۶۵ بعضے غذا اور پران دونوں کو برہم بتاتے ہیں اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ بھیہ
بلکہ اگر کے محتاج ہیں ایک رکھیشہ نے اپنے باپ سے پوچھا کہ جو غذا اور پران کو برہم جا
ہیں دے جاہل ہیں یا عاقل باپ نے جواب دیا کہ غذا سے جسم کا قیام ہے اور پران سے
جسم کو حیات ہے پس دونوں کو ایک ہی جانتا چاہی - ۶۶ اودگیت پران جسم کا
بادشاہ ہے جس طرح بادشاہ رعایا کو فساد سے باز رکھتا ہے اسی طرح پران جسم کو فساد
اور زخموں کا علاج کرتا ہے - ۶۷ جو پران کو بزرگ سمجھے وہ قوم پر بزرگی پاوے
اور جو نطق کو بزرگ جانے اس کا کلام بالار ہے اور جو قوت بصر کو شریف سمجھے وہ
تمام عالم کی سیر کر سکے اور دشوار گزار مقاموں میں آسانی سے پہنچ سکے اور جو کان کو
بزرگ جانے وہ جہان کی بات سُن سکے اور جو دل کو بزرگ جانے وہ قوم کا پشت پناہ
ہو سکے اور جو آلہ تناسل کو بزرگ جانے وہ کثیر الاولاد ہو سکے خلاصہ یہ کہ جس کو شریف
جانیگا اوس ہی طرف متوجہ ہوگا پس اوسکے متعلق جو فعل میں اگر لبا جی کرے گا
معزز ہوگا اور جو بے تمیزی سے کرے گا اپنے کردار کا نتیجہ پاوے گا ۶۸ تمام
جو اس ظاہری اور باطنی اپنی اپنی بزرگی کے مدعی ہوئے اور پر جاہت کو مصف مقرر کیا
پر جاہت نے حکم صادر کیا کہ جسکے بغیر سب معطل ہو جاوین وہی سب میں بزرگ ہے پس
ہر ایک نے اپنی فضیلت کے ثبوت کو جسم انسان سے کنارہ کیا چنانچہ جب آنکھ جاتی ہی
جسم انسان کا اندام ہو کے کار و بار عالم کا کرتار بنا علیٰ ہذا القیاس کان اور ناتہ اور
ذائقہ وغیرہ کے بغیر حیات میں کچھ ہرج نہوا اور ادنیٰ غیر حاضری میں جسم کا کام جاری نہ
جب پران باہر جانیگا قصد کیا سب خواہشیں ہی بے آب کے مضطرب ہوئے اور سب
بغیر اوسکے اپنے تئیں پیچکارہ سمجھا تب ہر ایک نے اپنے دعویٰ سے باز دعویٰ دیا اور اسکی

گاتیری مقرر ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ایک لفظ اسکو سر قرار دو ہوا دوسرا لفظ
 اسکو دونو بازو سمجھو ہوا تیسرا لفظ اسکو دونو پاؤ فرض کرو نتیجہ اس کام کا یہ ہے کہ اس
 موجود تصور انسان کہ ہے اور پوشیدہ نام اسکا آنگ ہے یعنی روشن کرنیوالا تاریکی کا ادنیٰ
 طرح آفتاب اور آنگہ کو فرض کرو کیونکہ تمام روشنی آنگہ اور آفتاب سے ہے۔ ۲۔ من آنگہ کی شکل
 کہتے ہیں اور من کے معنی انانیت کے ہیں یعنی دل کے پس بہ من روشن کرنیوالا علم اور عقل کا اور
 دور کرنیوالا عظمت حمل اور ظلم کا ہے ۵۔ دل وہ پرش ہے اور وہ روشنی ہے جو روشنی حق ہے
 کیونکہ تمام موجودات دل کے اندر ہے جو دل بمقدار من ایک لہ چا دل کے ہی وہی سب کا مالک ہے
 اور تصرف کرنیوالا ساکرا چان کا اور بادشاہ عادل ہے یہی سب کو ادب سکھاتا ہے اور اس کا
 اطاعت کرنیوالا ہمہ صفات موصوف ہوتا ہے ۵۱۔ بجل برہم ہے وجہ یہ ہے کہ یہ تارکی ابر کو
 در کر کرتی ہے اور برہم تارکی گناہوں کو پس جو اس صفت ہی برق کو برہم چاہو گناہوں
 پاک ہو جاو ۵۹۔ بدعین نطق ہے اسکو ایک بارہ گاوچہ دار فرض کرو چونکہ مید چار ہلن کو
 چار دن تہن اسکے قرار دو۔ اسکو کار بمعنی ہوم ۲۔ سنت کار بمعنی تعظیم اور تعریف ۲۔
 ہنت کار بمعنی غذا ۳۔ بود کار بمعنی ترین درستان جو اول درد و مہین اور کے دیونا
 نفع پاتے ہیں اور تیسری انسان اور چوتھے سوار و اج پتروں کی۔ نرائنگاے کاران ہے
 اور سچا کا دل ہے مولف اسکا حاصل کلا کہنے کے لائق نہیں ہے مگر جو غور کرے وہ سمجھ
 سکتا ہے اگر حلق ہو اور جاہل سے پوشیدہ رکھنا عین صحت ہے ۶۰۔ آتا گن روپ ہے
 جسکا نام ہوا انترا و حرارت غریزی مشہور ہے اور جسے جاندار نر و مہین اور اس سے غذا
 مضم ہوتی ہے اور ماہیہد کہ وقت اس آگ سے آواز برآمد ہوتی ہے جیسے دیگ میں بوقت
 زکینہ جو یہ پر جب کوئی دونو کانون کے سوراخ بند کرے وہ آواز از خود سمجھ ہوگا۔ جب
 آدمی قریب المگ ہوتا ہے غذا معدہ میں تحلیل نہیں ہوتی ہے پس وہ آواز بھی سمجھ نہیں
 ہوتی ہے یہ آواز جسکی تعریف ہوئی وہا پر شبد ہے اور یہہ کہ قسم کی ہوتی ہے۔ ۶۱۔ جب
 آدمی مریا ہے ہوا میں جاتا ہے اور ہوا اسکو چاند میں پیوستی ہے اور وہ آفتاب میں
 اور وہ برسا کے عالم میں پس ان بہت آرام سے بے اندوہ رہتا ہے۔ ۶۲۔ چار

مدت ایسا یعنی تمدن ۲۰ ی ذل کو حرکت الائنق سے روکنا کہ یہ حرکت دینے والا ہوگا
 کہ ہے نتیجہ کلام کا یہ ہے جو کہ جو حیحہ اور اختیار کرے اور سے لیکنا اور لیکنا راضی ہو جس شخص
 گذران ہو ۵۲ ہر دو اور سستی بمعنی ہرن گریہ متروک ہیں چونکہ یہ سب مقدم ہے
 اسوجہ سے اسکا نام سستی قرار پایا جو ایسا سمجھے وہ دشمنوں پر غالب ہے اور بہت اور عجیب
 اور درغا اور فریب سے دور رہے مولف جو حرکت ثابت نہ کری اور سکا کوئی دشمن نہ ہو
 اور جو کثافت باطن ہو اپنی حرکت سے آپ دفع ہو ۵۲ ہرن گریہ مجموعہ غماط لطف کو
 کہتے ہیں یعنی بیولی کو کہ اس میں نیز میں کسی غصہ کی نہیں ہے اور ویراٹ عناصر کر کے کہتے
 یعنی حسین صورت کل عالم کی موجود ہو - چاہے کہ ہرن گریہ ویراٹ کو دیکھ لے
 بلکہ عین برہم جا کیونکہ برہم عین سستی ہے اور سستی پر غالب ہو یعنی غمانے والا اس سستی کا
 نیستی پر غالب ہو جاتا ہے - ۵۳ سب سے پہلے بانی ہر جملہ خاصہ لطیف موجود ہو پھر اسکی
 لطافت سے سستی بمعنی ہرن گریہ موجود ہو اور اس سستی یعنی برہم سے ویراٹ روپ
 یعنی پر جایت کہ مراد صورت کل عالم سے ہو ظاہر ہو اور فرشتے یعنی دیوتا پیدا ہوئے اس وجہ
 دیوتا سستی سے مشغول ہوئی کہ وہ برہم ہے سستی کے تین حرف ہیں س ت ی ہیں س اور
 ی سے مراد قوت اور حرکت ہے یں سچ ہیں اور موت سے آزاد ہیں اور ت بے حرکت
 اور جو ٹھہر کر رہا ہے یعنی وہ زندہ ہیں اور یہ تیسرا مردہ مردے حرف کی جان
 راستی اور حیات ہو اور راستی اور حیات کے دو طرف سے یک طرف اس سبب کہ وہ ہی راست
 اور بے ردال ہو گیا جو اس عبادت کے مطلب کو سمجھے اگر اسکی خطا جو ٹھہر جائے زبان سے سرزد ہو
 جو ٹھہر ظاہر ہو وہ سستی عین برہم ہے اور جو پرش ہو راجح - حشم طرف سے ہیں
 رہ سست ہے اور آفتاب اور حشم راست ایک دگر سے نسبت رکھتے ہیں کیونکہ آفتاب آنکھ میں
 اور آنکھ آفتاب میں ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ آنکھ آفتاب کی قوت سے دیکھتی ہے اور آنکھ
 کی قوت سے آفتاب نظر آتا ہے جب آدمی قریب الگ ہوتا ہے روشنی آنکھ کی کم
 ہو جاتی ہے اسوقت عین آفتاب کی روشنی کم نظر آتی ہے کشتاع آفتاب کی آنکھ میں پنا اثر بخوبی
 کر نہیں سکتی ہے ۵۴ وہ پرش جو آفتاب میں ہو سر اور سکا وہ لفظ ہے جو شروع میں

خصال اور نیکانہ اعمال آدمی کے تین ۲ انسان جو اعتدال کی حفاظت کرتے ہیں اور سلامت رکھ
 اختیار کرتے ہیں اور انتظام دنیا اور آخرت کو اچھی کرتے ہیں اور خوش اور بگناہ اور دوست اور دشمن
 بعد میں آتے ہیں یہ بھی بصورت آدمی میں ۲ اس سے بھی بہتر اور شیطاں اور ظالم اور عاقل اور
 مغلوب بہت اور غضب اور تعصب اور حسد وغیرہ یہ بھی آدمی میں اور کوئی نہیں میں ۲
 تینوں قسم کے بحضور اپنے آپ کے حاضر ہوا اور خود کو مستحکم ہائیت کے ہو کر اپنے حریف کو کہہ سیکو
 سے کہا کہ اس کے مطلب کو سمجھ لو یہی ہائیت میری ہے ۲ جو کہ غرور و تکبر و ہمت اور
 ہر ایک کے جو بھی بیان کیا ۱ بیرون نے کہا کہ اے آپ ہم سب میں کو آپ فرماتے ہیں کہ ہم میں
 کریں یعنی حرموں کو دوسو ظاہری اور باطنی سے روکیں اپنے جواب میں بہت خوشی سے پر ہو گیا
 یعنی درست و حق یعنی خوب چھوڑ دیکھو کہ اس کا ہر قیاس میں آیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ حکمت اور
 شجاعت اور عفت و عذلت کرو اور علوم الناس سے خوش گذران رہو اپنے خوش ہو کر ہو گیا
 اس روئے کہا کہ ہماری سمجھ میں آیا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ خلق آزادی اور کینہ کشی اور شہوت پرستی
 اور غضبانی اور تر قسم کی بیکاری چھوڑو اور جہالت کو باہر نکلو اور تعصب کو روکنا اپنے خوش
 ہو کر ہو گیا ۲ پر جہالت نے کہا کہ یہی ال دیو بانی ہے اور وہ جو سرگرداں رہتا ہے اور دنیا پر ہر
 جب بادل گر جاتا ہے زمین کی آواز برآمد ہوتی ہے (دود) اس کے معنی سمجھو کہ ضبط کرنا اور
 اور سخاوت اور شجاعت سے پیش آنے والی مخلوقات ہو اور آزار نہ دینا کسی جاندار کو اور زنجیری اور
 آکاش بانی اور کلام انیردی ہے میں جسے مخلوقات کو چاہئے اس پر انیا عمل رکھیں مولف
 فیشتے دیو میں جو نیک اور بد چنان کہتا ہے کرتے ہیں انسان و دوزخ جو اعتدال کی حفاظت کر کے
 حیات کو آرام سے قطع کرتے ہیں حضرت شیطاں جو زمین کی آواز دی کو کہہ کر عیاقیت
 کی سچے میں اور چل اور ظلم سے مرے اور بار میں میرا اور اس اسم فرغی میں جو کہ ہے پھر آدمی
 اور دوزخ وہ پر ہائیت جسکی اولاد میں تین تینوں قوم میں دیکھو دوسرا نام ہر دوزخ میں
 اور دوزخ میں عقل رکھتی ہے اور عقل رکھتی ہے اور دوزخ میں رہے ہیں مغرور دی اور پر جہالت
 ۲ ہر دوزخ کے تین حرف میں اہر اس کے معنی میں کہ لانا جو لوگوں کو لذت و محسوسات
 ۲ دے اسکے معنی میں بگناہ اور بگناہ کو مثل حاسون کے میں بواجی خدمت کرنا اور

نیچہ تنگی کا نہیں ملتا اور بڑا فعالی سے بدی کا اور نہ اسپر کوئی عمل کرنا فرض ہے کیونکہ وہ برہم
 ہو جاتا ہے اور برہم قادر نیک اور بڑا فعال پر ہے جسے عوام ڈرتے ہیں اور جسکو عوام
 جانتے ہیں وہ اسکی قدرت میں آ جاتے ہیں کیونکہ جو برہم کو جانتا ہے اور خدا کو پہچانتا
 وہ برہم ہو جاتا ہے اور خدا بن جاتا ہے ۷۔ عزقان حاصل کرنے کی ترکیب -
 اگیان اندری اور گرم اندری اور انتہہ کرن کو بس میں کرے کہ حکم کے موافق کام کریں
 ۸۔ تمام خواہش بنیا اور عقبتی کو چھوڑ کے فقط برہم کے پانے کی خواہش رکھے ۳۔ رنج اور حسرت
 اور سردی اور گرمی اور موافقت اور ناموافقیت زمانہ اور تنگی اور فراخی حال سے مسرور اور غم
 ہو کر اور تکبر اور کینہ اور حسد اور غم اور غصہ اور حرص اور ہوس اور محبت اور الفت اسباب بنیا
 اور عقبتی اور لذات محسوسات کو بالکل دفع کریں اور جیل اور ظلم سے آزاد ہو کر ۴۔ بیدار بنیں
 اور علم معقولات حاصل کریں اور استاد کا مل تلاش کرے اپرا استاد کے قول پر اعتماد کرے
 ۵۔ اپنے تئیں اپنے میں لکھے اور سمجھے کہ میں کل مون جزو نہیں ہوں اور جو کچھ ہے میں ہوں میرے
 سوا کوئی اور کچھ نہیں ہے اور میں آتما سبکی ہوں اور سب میری آتما میں پس جو لیا سمجھ گیا وہ نیک
 اور بد فعل سے آزاد ہو جائیگا اور نتائج افعال سے بری ہو لیا ۶۔ جو اس ترکیب سے آتما کو
 جاوہر برہم ہو جاوے گا اور برہم کا جائنے کا والا بنجاویگا بلکہ وہ جسکو چاہے کر مثل اپنے بنائیو
 جو اس موافق عمل کرے اور زبانی دعوی کرے وہ ہوا پانی ہے ۱۔ راجہ جنک ایسی نصیحت
 سننے لگا کہ میں آپ کی ہدایت سے زندان جہالت سے رہا ہوا اور تخت دانش پر جلوس کیا
 یہ سلطنت جسکو عوام عبادت اور ریاضت سے خواہان میں نا چیز سمجھتا ہوں اور اپنے تئیں
 آئندہ روپ جانتا ہوں - ۲۔ یوں برہم ۱ یوں کے معنے نہایت اوس فائد کے ۲۔ یوں کے
 معنے نہایت عالم اور نام اور صورت جو نہ نام اور صورت اور عالم اوس کے نہایت ہے اور نہایت
 اور قائم میں اور جو ہونگے اسو سط اسکا نام یہ ہو جسکے معنے اوم میں ہوا اور یہی نام برہم کا سب سے
 اعلیٰ ہے سمندر جدا کا س کے جو محیط اسما اور صفات اور اشکال اور موجودات کا ہی جانیو
 کہ جدا کا س کو برہم جا کیونکہ تمام موجودات درونی اور بیرونی اوسکے احاطے میں ہے -
 ۱۰۔ پر جاپت کی نسل تین قسم کی ہے ۱۔ دیوتا بمعنی سُر اور فرشتے اور مولا اور فرخندہ

نفع بنوع کی ریاضت اور عبادت اور کرم اور اویا شتہ کرنے میں جب اوسکو پا جائے
 میں ساکت اور خاموش ہو رہتے ہیں کیونکہ آتما سرا پا علم اور عقل اور پران اور جان جہان
 ۱۰ بعد جاننے آتما کے خواہش جاہ اور جلال اور مال اور متاع اور زن اور زمین اور
 فرزند اور بار اور دو گار اور بہشت اور لذات بہشت سب بیچ اور بوج معلوم ہوتی ہیں
 کیونکہ بچہ سب جگت میں ہیں اور جگت نیست ہست نہا حق دور جو ہست مطلق ہے ایک
 آتما ہے۔ ۱۱ عوام کو دو قسم کی خواہش ہوتی ہے ایک لذات عبقی کی کہ بہشت میں
 حور اور غلمان اور شراب اور ناسپاتی اور حوض اور سایہ دار درخت ملیں گے اور اگلے
 جنم میں اس جنم کی نیک فعلی کا بدلہ حاصل ہوگا اور تیر لوک میں بسکھہ ملیگا۔ دوسری
 لذات دنیا کی مثل راج اور حکومت اور دولت اور عیش اور آرام اور تندرستی
 اور کثرت اولاد اور قطار مستورات اور جب ایک قسم کی خواہش دلو کو پکڑتی ہے
 دوسری اوسکے ہمراہ جا بہشتی ہے جیسے سایہ دہو پ کے ہمراہ رہتا ہے اور دہو پ آفتا
 کو دیکھ نہیں جانتے ہیں کہ جو آتما اور آتما اور پریم آتما برائے
 نام تین میں حقیقت میں ایک ہیں اور خواہش نیا اور عبقی برائی نام دو ہیں مگر خواہش
 ایک ہی ہے۔ جو آتما کو واحد جانتا ہے وہ بیم دوزخ اور امید بہشت اور عذاب
 اور نتائج ثواب اور حصول لذات اور محرومی اسباب دنیا اور عبقی کو نا چیز اور محض
 جھوٹھ اور ہر طرح کے حقیقت اور فانی جانتا ہے اور ہر حال کو جو اوسکے جسم پر
 گذرے مساوی سمجھتا ہے اگر آرام ملے جانتا ہے کہ اسکو فنا ہو اور اگر تکلیف ہو جانتا ہے
 کہ اسکو بھی فنا ہے کیونکہ اوسکو تیز تفریق رنج اور راحت کی نہیں رہتی ہے وہ پہچانتا
 کہ آتما کی گمانی کو ارادہ کرنے اور نہ کرنے کسی فعل کا کسی مدعا سے نہیں ہوتا ہے پس
 راست ہونے یا بگڑنے سے لال اور خوشی ہی نہیں ہوتی ہے اور شہوت اور غضب
 دور ہو جاتے ہیں کیونکہ جو منتہا محراب ہے اوسکو ناپا جاتا ہے۔ ۱۲ سید کی سرتی ہے
 کہ یہ سید گمانی کو سب قسم کے گناہوں کی فضیلت قدیم سے ہے اور یہ پابند عمل کا نہیں
 رہتا۔ اور یہ عمل کے سبب سے فضیلت اور زریلت پاتا ہے کہ نیک انفعالی سے اوسکو

ناپید اکنار میں غوطے کھاتے ہیں اور فحار دار درختوں سے لذت دار میوہ کی امید رکھتی ہیں
 اور چل کر کب کے زندان میں مقید ہیں وہی کہی آرا کم کو نہ یاویکے دنیا میں بقت کے ہر سو سے
 تکلیف اور ٹھانویکے اور عاقبت میں دنیا کے ہر سو سے بے چین ہینگے۔ ۳۔ جو آتما کو جانیکا وہ کبھی ہوش
 دنیا اور عقبی میں ہنسیکا اور کردہ اور زنا مرغوب کی آفات سے نہ درگیا اور سب سے آزاد ہو کے
 برہم میں لین ہوگا۔ اور جو برعکس سکے کرگیا اور نتائج پر ہر وسار کھیکا اور سکند واسطے حاصل کرنے
 نتائج اعمال لامحالہ کو راجع قبول کرنا لازم ہوگا کیونکہ نتیجہ جسم کے انفصال سے ملتا ہی نہیں اسکو
 حاصل کرنے نتیجہ کے قبول کرنا جسم کا لازم ہے۔ ۴۔ حیوانا ظاہر مقید زندان جسم ہے مگر جو
 غارت ہو وہ قید میں نہیں رہتا بلکہ اپنے تئیں اوس زندان میں پاسبان قید یونکا سمجھتا ہے۔
 قید فقط غفلت اور جہالت ہی عارف آتما کا مقید نہیں رہتا ہے۔ ۵۔ جس نے آتما کو نہیں پہچانا
 وہ ظلمات جہالت میں بہکتا ہے اور دریا میں غم میں غوطے کھاتا ہے اور آتش حرمان
 سے جلتا ہے اور جس نے آتما کو پہچانا وہ بے زوال اور سراپا سرور ہو جاتا ہے۔ ۶۔ آتما کو جانتا
 والا کسی نہیں ڈرتا ہے اور آفات سے مغموم نہیں ہوتا ہے کیونکہ سب کو کیاں جانتا ہے
 پس وہ کس سے ڈرے اور کس کو اپنے سے برا سمجھے اور کس کے حضور میں اپنے تئیں دانس
 قرار دیوے جب کو ایسے کمال حاصل کر نیکی خواہش ہو وہ آتما میں محو ہووی۔ ۷۔ پانچوں حص
 ظاہری اور بیوت کاش سب آتما سے موجود ہوئے اور تمام کثرت حقیقت میں آتما کی
 وحدہ ہے پس جو آتما کو متعدد سمجھتا ہے وہ ہر دم مڑتا ہے اور جو ایک سمجھتا ہے وہ گھٹتا ہے
 نہ بڑھتا ہے اور سچا ات علی رہتا ہے پس حیات ابدی پاتا ہے۔ ۸۔ آتما یا ایک ہی یعنی کل شئی میں
 محیط ہے اور سب اعلیٰ ہی پس جس کو حق الیقین سے آتما کا کیاں ہو جاوے وہ تلاش سے
 باز رہتا ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ گم شدہ کو تلاش کرتے ہیں حائر کو کون تلاش کرتا ہے
 ۹۔ پیتم پیمان تب کہوں جب تم ہو بایں ۱۰۔ تن میں من میں میں میں واکو کیا سندس
 جب مطلب سمجھ میں آجاوے یہ زیادہ فکر کرنا ہی لازم نہیں ہے کیونکہ تو سمات
 سے بھر خالی حاصل کیے نہیں اور دل اور دماغ اور جنتہ حواس کو مشق سے سود
 میں شائق حرکت کو سود سے۔ ۱۱۔ عاقل آتما کے پہچانے کو بیدار ہے میں اور

م نام اور کام جرم اور اور اور غرض جس ح اسما سے برآمد ہوئی ہیں
 طرح تمام راہ اور کام اس سے برآمد ہوئی ہیں پس تم کی شناخت کلی پر حاوی ہو جاتا
 میں سچ کہتا ہوں اور حق یقین سے بیان کرتا ہوں اور محقق اس راہ کا ہوں
 بزرگوں نے اسی راہ سے کمال کو پایا ہے اور اسی راہ سے میں نے گمان حاصل
 ہے اور نتیجہ اس راہ کے اوپر چلنے کا یہ ہے کہ انسان سراپا نور ہو جاتا ہے گریب
 نور شہوت سی پاک نہیں ہوتا ہے آتما کو نہیں پاتا ہے اور در در رہتا ہے تو نور
 کے رنگ بعضے رنگ اس نور لاثانی کا سفید جاتے ہیں بعضے صندلی بعضے
 بعضے سرخ بعضے گلگون غرض کہ ہر ایک برنگ دیگر کے نشان دیتا ہے سبب
 اختلاف بیانی کا یہ ہے کہ رنگ ہوتا میں بہت رنگ ملی ہیں جس نے اون رنگوں
 رنگ کی تعریف اپنے گورو سے معلوم کی اوسی رنگ کے رنگ کو دہیان کیا اور
 اپنے شاگردوں کو بتایا حقیقت میں وہ رنگ ہتا لوح محفوظ ہے اور بے رنگ
 جس کے خیال میں جو رنگ آگیا اوسے اوسی رنگ کو اس کا رنگ قرار دیا۔ جو غور
 دیکھے وہ معلوم کرے کہ انہیں سب کوئی سمجھ نہ رہیں ہی اور حقیقت میں پیغمبر ہیں پس
 جس رنگ دہیان کرتا ہے اوسکی آخرت اوس رنگ کے دیوتا کے ساتھ ہوتی ہے وہ
 برہم کو نہیں پاتا ہے۔ برہم بے رنگ ہے اوسکے دہیان کو میرنگی کا دہیان چاہی
 اور شہوت اور غضب بلکہ تمیز سے ہی آزادی واجب ہے جب سب سے صفائی
 ہو تب نور علم اور عقل سے منور ہو عارف راہ حق کو نتیجہ اعمال پر نظر نہیں ہتی ہے
 اور اس کا واقف استوگن سروپ اور پریم آنند روپ ہو جاتا ہے مولف
 اس محل عبارت کی شرح چارغ حقیقت میں فقیر نے مفصل لکھی ہے جو اس کو دیکھے
 یقین ہے کہ معنی کو خوب سمجھے۔ ۲۔ جو کوئی تحقیقات میں محسوسات کے محو ہونے اور
 اور تیاج کی امید سے گرفتار اعمال کے رہتے ہیں اور کرم کا نڈ اور اوپا پشنا
 وسیلہ سے برہم کے پانے کی امید کرتے ہیں۔ وہ غلطات جمعے ایدہ کار اور اگیان یعنی جہل
 میں دسے سید ہے راہ کو پہول میں بہکتے بہتے ہیں اور دریا سے

ناپید اکنار میں غوطے کہا کرتے ہیں اور چار وار درختوں سے لذت دار میوہ کی امید کرتے ہیں
 اور چل کر کب کر زندان میں مقید ہیں وہ کبھی آرام کو نہ پاویں گے دنیا میں قبت کے ہر سو سے
 تحریف و ٹہاویں گے اور قبت میں دنیا کے ہر سو سے بے چین ہینگے۔ ۲ جو آتما کو جانیکا وہ کبھی ہش
 دنیا اور عقبی میں ہنسینگا اور کروہ اور نامرغوب کی آفات سے نڈر گیا اور سب سے آزاد ہو کے
 ہر ہم میں لین ہو گا۔ اور جو برعکس سکے کر گیا اور نتائج پر ہر وسار کھینکا اور سکود واسطے حاصل کرنے
 نتائج اعمال لامحالہ دوسرا جسم قبول کرنا لازم ہو گا کیونکہ نتیجہ جسم کے انفعال سے ملتا ہی نہیں
 حاصل کرنے نتیجہ کے قبول کرنا جسم کا لازم ہے۔ ۳ جیو آتما ظاہر مقید زندان جسم سے مگر جو
 عارف ہو وہ قید میں نہیں رہتا بلکہ اپنے تئیں اس زندان میں پاسبان قید یونکا سمجھتا ہے۔
 قید فقط غفلت اور جہالت ہی عارف آتما کا مقید نہیں رہتا ہے۔ ۵ جس نے آتما کو نہیں پہچانا
 وہ ظلمات جہالت میں بہکتا ہے اور دریای غم میں غوطے کھاتا ہے اور آتش حرمان
 سے جلتا ہے اور جس نے آتما کو پہچانا وہ بے زوال اور سراپا سرور ہو جاتا ہے۔ ۶ آتما کو جانا
 والا کسی سے نہیں ڈرتا ہے اور آفات سے مغموم نہیں ہوتا ہے کیونکہ سب کو کیاں جاتا ہے
 پس وہ کس سے ڈرے اور کس کو اپنے سے برا سمجھے اور کس کے حضور میں اپنے تئیں سامان اس
 قرار دیوے جب کو ایسے کمال حاصل کر نیکی خواہش ہو وہ آتما میں محو ہووی۔ ۷ پانچوں جس
 ظاہری اور ہوت آکاش سب آتما سے موجود ہوئے اور تمام کثرت حقیقت میں آتما کی
 وحدہ ہے پس جو آتما کو متعدد سمجھتا ہے وہ ہر دم مرتا ہے اور جو ایک سمجھتا ہے وہ گشتا ہے
 نہ بڑھتا ہے اور سچا لیتا ہے پس حیات ابدی پاتا ہے۔ ۸ آتما یا ایک ہی یعنی کل شئی میں
 محیط ہے اور سب اسے ہی پس جب کو حق الیقین سے آتما کا کیاں ہو جاوے وہ تلاش سے
 باز رہتا ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ گم شدہ کو تلاش کرتے ہیں حاشہ کہ کون تلاش کرتا ہے
 ۹ بہیم بیتان تب کہوں جب تم ہو بالیس۔ ۱۰ میں میں میں میں میں واکو کیا سندس
 جب مطلب سمجھ میں آجاویں ہر زیادہ فکر کرنا ہی لازم نہیں ہے کیونکہ لوہات
 سے جو خدائی خواہش نہیں اور دل اور دماغ اور جنہ حواس کو مشغول ہے سود
 میں تلاش کرنا محال ہے۔ ۱۱ ناقص آتما کے پہچانے کو بیدار رہتے ہیں اور

تمام نام اور تمام جرم اور جسم اور شکل اور عنصر جس طرح آتما سے برآمد ہوئی ہیں اسی
 طرح تمام راہ اور کرم اوس سے برآمد ہوئی ہیں پس آتما کی شناخت کل پر جاوے گی ہو جاتا
 ہے میں سچ کہتا ہوں اور حق یقین سے بیان کرتا ہوں اور محقق اس راہ کا ہوں
 کہ بزرگوں نے اسی راہ سے کمال کو پایا ہے اور اسی راہ سے میں نے گمان حاصل
 کیا ہے اور نتیجہ اس راہ کے اوپر چلنے کا یہ ہے کہ انسان سر یا نور ہو جاتا ہے جس
 قیود شہوت سی پاک نہیں ہوتا ہے آتما کو نہیں پاتا ہے اور دور رہتا ہے تو غور
 کر کے سن کہ بعض رنگ اوس نور لاثانی کا سفید بتاتے ہیں بعض صندوقی بعض ہنر
 بعض سنج بعض گلگون غرض کہ ہر ایک بزرگ دیگر کے نشان دیتا ہے سبب
 اختلاف بیانی کا یہ ہے کہ رگ ہوتا میں بہت رگ ملی ہیں جس نے اون رگوں سے
 کسی رگ کی تعریف اپنے گورو سے معلوم کی اوسی رگ کے رنگ کو دہیان کیا اور
 اپنے شاگردوں کو بتایا حقیقت میں وہ رگ ہوتا لوح محفوظ ہے اور بے رنگ ہے
 جس کے خیال میں جو رنگ آگیا اوس نے اوسی رنگ کو اوس کا رنگ قرار دیا۔ جو غور سے
 دیکھے وہ معلوم کرے کہ انہیں سی کوئی سمجھ رہے ہیں اور حقیقت میں جیہ میں پس جو
 جس رنگ دہیان کرتا ہے اوس کی آخرت اوس رنگ کے دیوتا کے ساتھ ہوتی ہے وہ
 برہم کو نہیں پاتا ہے۔ برہم بے رنگ ہے اوس کے دہیان کو میرنگی کا دہیان چاہی
 اور شہوت اور غضب بلکہ تینوں سے ہی آزادی واجب ہے جب سب سے صفائی
 ہو تب نور علم اور عقل سے منور ہو عارف راہ حق کو نتیجہ اعمال پر نظر نہیں ہتی ہے
 اور اوس کا واقف استوکن سروپ اور پریم آندروپ ہو جاتا ہے مولف
 اس جمل عبارت کی شرح چرخ حقیقت میں فقیر نے مفصل لکھی ہے جو اوس کو دیکھے
 یقین ہے کہ معنی کو خوب سمجھے۔ ۲۔ جو کوئی تحقیقات میں محسوسات کے محو ہونے میں
 اور تیاج کی امید سے گرفتار اعمال کے رہتے ہیں اور کرم کا نڈ اور اوپا پشنا کے
 وسیع سے برہم کے پانے کی امید کرتے ہیں وہی ظلمات مجھے اندھکار اور اگیان یعنی جہل
 اور بھسمن دے سیدھے راہ کو بہول جنگا میں بھٹکے رہتے ہیں اور دریا سے

فرزند کے پیدا ہوتا ہے۔ بیٹے کو فرض ہے کہ باپ کی خواہش کو پورا کر دے
 ورنہ اس کا باپ واسطے تمام کرنے اپنی خواہش سے دوسرا جسم پاویگا۔ ہم
 انسان واسطے جاننے علم الہی اور نیک عمل کرنے کو پیدا ہوا
 پہلے جو کچھ بیان ہوا وہ اون کے متعلق تھا جو گرفتار خواہش کے ہیں اب اون کا
 بیان ہوتا ہے جنکو خواہش نہیں ہے خواہش سے آزاد ہو سیکو دو سبب ہو ہیں
 یا جو خواہش ہو وہ حاصل ہو جاوے یا عقل سے اسکی حقیقت معلوم ہو جاوے
 کہ ناچیز اور فانی ہے جسکو آتما کا گمان ہو جاوے وہ سب کو پاسکتا ہے کیونکہ آتما سے
 سب چیز موجود ہوئی ہیں اور کچھ شے نہیں کہ آتما سب میں بیا پاک ہو جاتا کو
 پاتا ہے وہ مستغنی ہو جاتا ہو اور اسکی خواہش ظاہری اور باطنی اور قوائے
 افعالی متحرک نہیں ہوتی ہیں اور مطلق خواہش اس میں نہیں رہتی ہے اگر کچھ خواہش
 رہ جاوے ناگزیر دوسرا جسم واسطے اتمام خواہش کے قبول کرنا لازم آوے
 جو خواہش سے آزاد ہوا وہ برہم ہو گیا پیر قیود اجسام لطیف اور کثیف
 وغیرہ سے خلاص ہوا یہی برہم ہے۔ ہم بید کی سڑتی ہے جسکے دلیں خواہش
 اور آرزو ہے وہی مرنے والا ہے اور جو خواہش سے آزاد ہوا وہ امر ہو گیا
 اور اس نے برہم کو اسی قالب غصہری میں پایا بلکہ صل ہو گیا بلکہ عین برہم ہو گیا۔
 خواہش سے آزاد ہونا یہی نکتہ ہے اور خواہش میں مبتلا رہنا یہی بندہ میں ہے۔
 خواہش دنیا ہو یا عقبی غرض کہ کسی لوک کی ہو کیساں ہے کیونکہ جسکا نام رکھا گیا اور
 شکل متخیل ہوئی وہ فانی ہے اور جو موجود ہوا وہ معدوم ہوتے والا ہے پس
 چاہئے کہ جس طرح سانپ کینچلی کو چوڑ کے کینچلی کی طرف کچھ التفات نہیں رکھتا ہے
 اور اسکی جدائی سے کچھ غم نہیں کرتا ہے اسی طرح شہوت لذات جسمانی کو کہ دنیا
 اور عقبی کی لذات جسمانی میں چوڑ کے پاک ہو جاوے پیر عین برہم ہے۔ قر ۴
 جاگو لگے کہا اے راجہ جبک آتما کے پانی کی راہ حد سے زیادہ مشکل ہے اور بہت
 باریک ہے قدیم عقلا اور حکما سب اس راہ پر چلتے رہے۔ جس طرح آتما سے

جسم قبول کرتا ہے پہلے کہتا ہے کہ میں ہوں یعنی آنک اور جیو آتما کے سوا
 پہلے بدن کے علم اور عمل ہمراہ ہوتے ہیں - ۳۱ جیو آتما سطح بدن کثیف کو
 چوڑ بدن لطیف میں رہتا ہے اور دوسرا قبول کرتا ہے ایک قسم کا ایک کیر
 ہوتا ہے اور اسکی رسم ہے کہ جب ایک پتے سے دوسرے پتے پر جاتا ہے پہلے
 دوسرے پتے پر پاؤں جالتا ہے پیچھے پہلے پتے سے پاؤں کو اٹھاتا ہے اور سطح
 سے جیو آتما ایک جسم کو چوڑ دوسرا جسم اپنی خواہش کے موافق قبول کرتا ہے
 جس طرح زرگر ایک زیور کو توڑ دوسرا زیور گہڑتا ہے اور سطح جیو آتما ایک جسم
 چوڑ دوسرا جسم قبول کرتا ہے - ۳۲ تناسخ کی تعریف میں - جو اپنی عمر اور عقل
 اور دولت کو واسطے نجات ارواح پتروں کے صرف کرتا ہے وہ تیر لوک کو
 جاتا ہے جو گنہ برپ لوک کے جانے کے لائق ہوتا ہے وہ دمان جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس
 دیو کریم کا کرنیوالا پر جا پت کر لوک کو اور عاقل مرن گرہہ کے لوک کو غرض کہ اراد
 اور عمل کے موافق مقام پاتا ہے - ۱ جیو آتما عین برہم ہے مگر اسکی رسم ہے کہ جب
 شک اور وہم سے قریب ہوتا ہے عین شک ہو جاتا ہے اور اوسیکے موافق فعل
 کرتا ہے اور جب عقل اور گیان سے نزدیک ہوتا ہے عین عقل ہو جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس
 دل اور پران اور آنکھ اور کان اور زہن اور پانی اور ہوا اور آگ اور آکاش اور شہوت
 اور غضب اور تمیز اور نیکی اور بدی اور غم اور سرور غرض کہ قریب ہوتا ہے اور سراپا
 ہو جاتا ہے اور اوسیکہ فعل کرتا ہے علاوہ اسکے جیسا کہ اوسپر اطلاق میں ان
 کو دیکھو وہ دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے فعل کرتا ہے اور جیسا کہ فعل صادر
 کرتا ہے دیکھتا ہے مقام ملتا ہے نیک فعل سے نیک نام اور بد فعل سے بد نام ہوتا ہے
 غرض کہ ہر شے ہر مقام اور افعال کے موسوم اور موصوف ہوتا ہے جیو آتما عین خواہش
 سے پس پیش و پس و پیش جو جو ہو اور خواہش سے جیسے عمل ہوں دیکھتا ہے اور
 سمجھتا ہے - ۳۳ نیک کی سرتی ہے جیو آتما کی جیسی خواہش نیک یا بد ہو
 پس پیش و پس و پیش کہ اگر فرزند کی خواہش رکھتا ہو تو بصورت

جو کم دیو کے عالم میں پہنچے ایسے سو سرور کی برابر ہی جو جان دیو ہو جاوے اور ایسے
 سو سرور کی برابر ہی جو بڑا فعالی سے مجتنب رہی اور امید نتیجہ میک فعالی کی نہ کہے
 اور جو ایسا نیک ہو کہ اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو وہ دیوتا کہلاوے ایسے
 سو مرتبہ کے برابر پر جا پتا کا مرتبہ ہے ایسے سو مرتبہ کے برابر برہما کا مرتبہ ہے
 اور ہر م آنند پریم لوک ہے یعنی عالم وحدت - ۳۹ - جب کوئی راجا کہیں کو جاتا ہے
 تمام اہلکار اس کے ہمراہ ہوتے ہیں اور جب آتا ہے سب ہمراہ آتے ہیں
 اور انتظام اپنے اپنے تعلق کا کرتے ہیں اسی طرح حیو آتما کی حواس ظاہری اور
 باطنی اور قوائے افعالی ہمراہی کرتے ہیں - ۴۰ - شارک کا بیان جب انسان کا
 بدن ضعیف ہوتا ہے اور وقت مفارقت روح کا جسم سہی آتا ہے انسان کو بہ سبب
 الفت جسم سے نہایت غم اور اندوہ ہوتا ہے کہ کیسے اس حالت میں نہیں پہچانتا ہے
 اور اس وقت حیو آتما لطافت و رطافت حواس کو ان کی تعیناتی کے مقامات سے
 اٹھا اپنے ہمراہ لیتا ہے اور اس روشنی سے جو دلیں بصورت عقل کے
 رکھتا ہے جمع کرتا ہے صاحب جسم کا اپنے تین عین جسم جانتا ہے لیکن بنیادی اپنا
 کام نہیں کرتی ہے کیونکہ وہ جسم کشیف چوڑ کے جسم لطیف سے متصل ہو جاتی ہے
 اور جسم لطیف سے ملے آفتاب سے جا ملتی ہے اسی طرح قوت شامہ زمین سے مل جاتی
 ہے اور ذائقہ برن سے اور لطف آگ سے اور لیس ہوا سے اور سمیع جہات سے
 اور دل چاند سے اور عقل بہت آکاش سے جب شرح حیو آتما موعنی متعلقات کے برابر
 ہوتا ہے اگر اعمال عامل کی قوت نظری سے نیک ہو دین تو حیو آتما آنکھ کی راہ سے برابر
 ہوتا ہے اور آفتاب سے وصل ہوتا ہے اسی طرح ہر ایک قوت ہی قیاس کرتا ہے جس کی نسبت
 اعمال ہر طرح سے نیک ہو دین اس کی حیو آتما اتم الدماغ سے برآمد ہوتی ہے اور ہر ایک
 عالم کو پہنچتی ہے حاصل کلام کا یہ ہے کہ جیسے فعل کرتا ہے ویسے ہی راہ سے دین
 نکلتا ہے اور ویسے ہی عالم کو پہنچتا ہے پس تنفس مود ہو جاتا ہے اور حواس
 معطل اور جسم بے حس و حرکت رہتا ہے جب حیو آتما پہلے جسم کو چوڑتا ہے دوسرا

کہ عالم خواب میں خیالی صورت سمائی ہے کہ جیو آتما اپنے تصور سے بنا لیتا ہے
 مگر یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ اکثر خواب ایسی ہی نظر آتی ہیں جنکا تصور نہیں ہوتا ہے
 اور تعبیر مطابق خواب کے نظر آتی ہے ۱۳ جیو آتما کی صفت نیک ہے اور نہ بد نقطہ
 صحبت سی اور تربیت سے نیک اور بد ہوجاتی ہے ۱۴ جیو آتما حالت سکپت
 میں نیک اور بد سے مشرہ رہتا ہے لیکن نیکی اور بدی اور سکے ہمراہ رہتی ہے اور اسکی
 ہمراہی کے باعث سی خواب میں اور بیداری میں نوع بنوع کے تماشے دیکھتا ہے
 اور حسب طرح مچھپی دریا کے اس کنارہ سے اس کنارہ پہرتی ہے اور سی طرح جیو آتما
 جاگرت اور سچن میں عالم کی سیر کرتا رہتا ہے لیکن اس حالت میں مثل باز اسودہ کے
 اپنے پروں کو جمع کر کے آشیانہ میں قیام کرتا ہے اور یہی وقت آرام کا ہوتا ہے
 ۱۵ خواب کی حالت چہل سے ہری ہے کیونکہ کبھی دیکھتا ہے کہ کوئی مجھے مارتا ہے
 پس غلین ہوتا ہے اور کبھی دیکھتا ہے کہ کوئی مجھے پیار کرتا ہے پس خوش ہوتا ہے
 یہہ اور ہم روپ ہے جو اپنے تین حالت جاگرت میں نیک اور بد سے آزاد
 کرتا ہے وہ برہم میں محو ہوجاتا ہے اور جیو آتما ہوتا ہے پس وہ بحالت جاگرت
 کے سکپت کی حالت میں ہوجاتا ہے اور ان اور باب اور ہاشمی اور بہن اور جرو اور
 آرتنا اور بیٹا اور بیٹی اور دوست اور دشمن اور آقا اور نوکر اور دیہی اور دیوتا
 اور بہشت اور دوزخ اور ثواب اور عذاب اور اس جنم اور اس جنم اور برت اور
 تیرتہم غرض کہ کسی کی پرواہ نہیں رکھتا ہے اور نہ اسوقت خوف نہ ہوتا ہے اور نہ امید
 رہتی ہے پس کوئی حرکت متعلق محسوسات کے نہیں کرتا ہے اور عین سرور ہوجاتا ہے
 ۱۶ آتما مثل پانی کے ہر ایک جگہ میں ایک ہی ہے گو کہ موج سے اشکال مختلف نظر
 آتا ہے یہہ سمجھنا جب ہووے سلطنت تمام عالم سے زیادہ سرور ہووے۔ ۳۸ جو
 روحی زمین کی سلطنت رکھتا ہو اس کے سو سرور کے برابر ایک سرور اسکو ہے جو
 نیک فعالی کر کے اپنے بزرگوں کو قیود سے آواگون کے چتر اوے ایسے سو سرور کی
 برابر اسکو سرور ہو چاہئے تین گندہ پ لوگ کو چو نچاوی ایسے سو سرور کی برابر ہے

وے ہمیشہ مغموم و ملول رہتے ہیں - ۹ پران حالت سنین میں وہ دیکھتا ہے جو کہ
 بیداری میں خیال کرتا تھا پس اسی سرایہ ہوتا ہے واسطے پانے دوسری قالب کو لینے
 اپنی فکر اور دوسرے جسم بنالیتا ہے اور جو صورت اس کے خیال میں رہتی ہے بموجب اس کے
 دیکھتا ہے جس طرح خواب میں آدمی اپنے تصور سے سوچ اور چاند کو دیکھتا ہے حال آنکہ
 وجود انسان میں اونکا وجود نہیں ہوتا ہے - ۱۰ جو اس حالت سکھت میں آتا ہے
 محو ہوتے ہیں سوا و روشنی آتما کو اور کچھ وہاں نہیں ہوتا ہے پس جو چیز مثل باغ اور
 مکان کے خواب میں دیکھتا ہے درحقیقت جسم میں نہیں ہے اسوجہ سے متیقن ہے
 کہ اس عالم میں جو دیکھتا ہے وہ اسکی صنعت سے نظر آتا ہے مولف آدمی جیسا
 خیال حالت بیداری میں رکھتا ہے ویسا عالم خواب میں دیکھتا ہے حال آنکہ وہ سماں
 جسم کے اندر نہیں ہوتے ہیں اسی طرح جب آدمی مرتا ہے جیسے فعل کرتا ہے اور
 سوچا کرتا ہے ویسا خیال نظر آتا ہے اور جیسا سماں حالت خواب میں بنالیتا ہے
 ویسا بعد مرگ کے بنالیتا ہے نیک فعال بہشت بنالیتے ہیں اور بد افعال دوزخ اور
 جو دوزخ قسم کے فعل کرتے ہیں اور فکر کہتے ہیں وہی اعراف بنالیتے ہیں اور جس طرح
 سوتے سوتے جاگ اوشتے ہیں ویسے جسم کو چھوڑتے ہی خیال جاگرت اور
 سنین سے باہر ہو جاتے ہیں اور نیک اور بد سے کنارہ کرتے ہیں وہی حالت سکھت میں
 پہنچتے ہیں اونکو کوئی خواب نظر نہیں آتا ہے اور آرام تمام سے سوتے ہیں
 اور بہشت اور دوزخ اور اعراف کو معدوم کر دیتے ہیں ۱۱ حکما کی رائی ہے
 کہ سوتے آدمی کو یک بیک جگانگاہ ہو کیونکہ حالت خواب میں تمام قوا اور حواس
 دل سے وصل ہوتے ہیں اور اپنے اپنے مقاموں کو چھوڑ دیتے ہیں جب آدمی اپنی
 خوشی سے جاگتا ہے جو اس کے ہستہ آہستہ اپنی اپنے مقام پر حاضر ہو جاتے ہیں
 ناگاہ جگانگاہ سے احتمال ہے کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہنچ نہ سکے پس اسکی
 آنکھ کی بصارت یا کان کی سماعت میں خلل ہو جاوے چنانچہ تخریب ہو اے
 ایسی علت کا علاج اطباء سے نہیں ہو سکتا ہے - ۱۲ بعضوں کی رائی ہے کہ

جاگو لک سے مظہر اوس پر س لائانی کا کون ہے جواب آفتاب ہر کیونکہ نظام
 عالم کا اسکی روشنی سے ہوتا ہے اور سب تمام حرکات اور افعال کا آغاز
 ہے۔ ۲ جب آفتاب غروب ہوتا ہے اور سوقت اوسکا نور کہاں جاتا ہے
 جواب چاند میں کہ چاند کی روشنی سے انتظام عالم کا ہوتا ہے۔ ۳ جب آفتاب
 اور چاند نہیں ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے۔ جواب چراغ اور شعل اور آگ میں
 کہ انتظام عالم کا انکی روشنی سے ہوتا ہے۔ ۴ جب یہ تینوں نہیں ہوتے
 ہیں تب نور کہاں رہتا ہے جواب آواز میں کہ بوقت تاریکی کے آواز کی سماعت
 سے آباد اور شد اور کار و بار ہوتا ہے۔ ۵ جب یہ چاروں نہیں تو روشنی
 کہاں رہتی ہے جواب تب آتما میں کہ عقل سے کام کرتے ہیں اور یہ سب ہو اعلیٰ
 کیونکہ اسکی ضرورت ہر حال میں ہوتی ہے۔ ۶ آتما کیا چیز ہے جواب سراپا
 عقل اور علم کیونکہ تمام عمل علم اور عقل سے ہوتے ہیں اور جاہل اور نادان عالم اور
 عاقل کی مدد سے کام کرتے ہیں اور یہ پران کے ہمراہ بصورت روشنی کے
 ہے اور ہر قسم کے نقصان سے پاک ہو چونکہ آتما سب سے جدا ہے بصورت علم کے
 عالم میں بیا یک ہو۔ ۷ جب کوئی آدمی کسی چیز کو اپنے دل میں فرض کرے کہ وہ
 متحرک ہو حال آنکہ متحرک نہ ہو بصورت متحرک ظاہر ہوتی ہے اسی طرح آتما کی
 آئینہ نشی سے نہیں ہے مگر تکوینی معلوم ہوتی ہے۔ ۸ جب مبادیہ قیام
 اس عالم کی تمام ہوتی ہے آتما بلند ہا لینے اپنے وطن کے جانے کو خواہش کرتی ہے
 اور جسم اسی عالم میں رہ جاتا ہے درمیان میں اس عالم اور اوس عالم کے ایک
 قبضہ عالم بھی ہے وہاں دونوں عالم کا اتصال ہوتا ہے یعنی درمیان میں حیات
 اور مرگ کے پس جب درمیانی عالم میں رہتا ہے کبھی عالم جاگرت کی سیر کرتا ہے
 کبھی عالم سنین کی آدمی جیسے عمل کرتا ہے وہی اوس کے ہمراہ ہوتے ہیں نیک ہوں
 یا بد نہیں جو ملائک صفت ہوتے ہیں اور ملائکوں سے صحبت رکھتے ہیں وہ
 خوش رہتے ہیں اور جو شیطان صفت ہوتے ہیں اور شیطانوں سے صحبت رکھتے ہیں

ہوتا ہے اور ہر قسم کا سرور دل کے متعلق ہے پس یہ برہم ہے - ۶ ہر دور
 اکاس برہم ہے کیونکہ ثبات اسکی متعلق ہے ایسی نصیحتوں کے سماعت کرنے سے
 راجہ جنک نے بہت گامین انکی نذر کو پیش کیا انہوں نے فرمایا کہ جب تک شاگرد
 کو عرفان کامل نہ ہوتا کر دے دیکھنا لینا جائز نہیں ہے - ۳۶ جاگ دکھانے
 راجہ جنک سے کہا کہ جسطرح سے مسافر تری اور خشکی کا کشتی اور چکر سے کا
 محتاج رہا ہے اویسطح سے مسافر ملک عدم کو اوپ تکہ دون کی ضرورت ہے
 پس تمکو چاہئے کہ انکو سمجھو بی مطالعہ کرو اور خوب غور سے انکے مدعا اور مطلب کو
 سمجھو اور دوستا و سرمنز و کما ئیہ کو دریافت کرو اور عوام کو تعلیم کرو چونکہ
 تمکو اپنی معلومات پر فی الجملہ دعویٰ ہے اسواسطیٰ یو چہا ہوں تم ظاہر کرو کہ
 مرنے کے بعد کہاں جاؤ گے راجہ نے جواب دیا کہ آپ ہی ظاہر کیجئے مجھے منور
 اتنا علم نہیں ہوا ہے پر جاگو لک نے کہا وہ پرس جو داسین آنکھ کی ٹپکی میں ہے
 وہی جاگنی جوت ہے اور اوسکا نام اندر ہے بمعنی روشنی وہ جو بانہن آنکھ
 کی ٹپکی میں ہے اوسکا نام ویراٹ اور اندرانی بمعنی زوجہ اندر کی ہے انکی
 مجامعت کا محل ہر دے اکاس ہے انکی غذا وہ سرخ گوشت ہی جو دل کے گرد
 میں ہے لباس اسکا وہ رنگین ہے جو ہر دے اکاس میں بطور جالی کے بنا
 ہوا ہے ان دونوں کے چلنے کو وہ راہ ہے جو اوس رگ میں ہے کہ دل سے
 بلند می کو جاتی ہے اور اوسکا نام سکھنا ہے اوس رگ سے اور رگ جسکا
 نام ہنتا ہے ملی ہے رگ سکھنا ایک مال کے ہزار دین حصہ کے برابر ہے اور اوسکو
 ذریعہ سے غذا لطیف بدن لطیف کو اور غذا کثیف اور بدن کثیف کو تقسیم
 ہوتی ہے اور اسکے پران کی چھ صورت ہیں مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب
 اور بلند اور پست اور نام اسکا اتنا ہے یہ ہمہ صفت موصوف ہی کیونکہ آتما
 ہمہ صفت موصوف ہی جو اس رنکو سمجھے وہ ہر قسم کے خوف سے آزاد ہووے
 کیونکہ چھ کم اور بیش نہیں ہوتی ہے - ۷۳ چوترا کہ پیشتر اسوال راجہ جنک کا

عقل نہیں رہتی ہے جسم کو سگ اور شغال پھاڑتے اور کہاتے ہیں مقیم محل
 بدن لطیف اور کیف کا پران ہے اور پران کا اپان اور اسکا بیان اور
 اسکا اودان اور اسکا سامان اور وہ آتما ہے اسکو نہ کوئی پکڑ سکتا ہے اور
 نہ کم دیش کر سکتا ہے اور نہ اسکو وہ دہوتا ہے اور اسکو ہر اہ کوئی ہوتا ہے جیسے
 کہ درخت سوجب تک پہول نہیں نکلتا پہل نہیں لگتا ہے ویسے انسان کو تصور
 کرو بال انسان کے مثل برگ درخت کے ہیں اور جڑہ مثل جہال کے اور خون
 بشلانی درخت کے آدمی کو زخمی کرنے سے خون اور درخت کو شگاف کرنے سے
 پانی نکلتا ہے گوشت مثل لائم جہال کے اور استخوان مثل چوب درخت کے ہیں
 درخت کو جب قطع کرتے ہیں پھل سے پہل نہیں لگتا ہے اسی طرح آدمی کو جب اجل
 آتی ہے اس سے کچھ پیدا نہیں ہوتا ہے نطفہ زندہ سے برآمد ہوتا ہے مردہ
 نہیں نکلتا ہے - ۳۵ گویج رکبیشتر - انطق برہم ہے کو بغیر نطق کے کہ نہیں
 ہوتا ہے اور اسکا محل اکاس ہے پس نطق کو عقل محض تصور کرو اور ظاہر ہے
 چاروں بید اور سبب اوپ تکبہ نطق سے بنے ہیں جو نطق کو برہم سمجھے یعنی سب
 اعلیٰ وہ کہیں بات کرنے میں معترف بقصود نہ ہووے اور لایک سکے مرتبہ کو پوچھو
 اور نطق بمقدار عقل کے ہوتی ہے اسوجہ سے نطق اور عقل کو ایک فرض کیا -
 ۲ پران برہم ہے اسکی وجہ ظاہر ہے کہ بغیر پران کے کوئی کلام نہیں ہوتا ہے
 اور یہ نہایت پوشیدہ ہے اسکی خاطر جو ٹکراتا چاہئے وہ کرتے ہیں اور اسکی
 حفاظت سب سے مقدم سمجھتے ہیں جو اسکو برہم جانے اس سے پران مفارقت کری
 اور پران کا جسم خود پران ہے اور اسکا محل بھی وحی اکاس ہے - ۳ بصر
 برہم ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ حق الیقین عین الیقین سے ہوتا ہے اور بغیر آنکھوں
 کے دیکھنے سے اعتبار نہیں ہوتا ہے پس یہ برہم ہے - ۴ سماعت برہم ہے
 اور محل اسکا آسمان ہے اور حیا عالم کی ہیں جیسے کوئی برہم کی انتہا کو نہیں
 پاسکتا ہے - ۵ دل برہم ہے اور اسکا محل ہر دے اکاس ہر یقین اس میں

وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رودر نطق کو کہتے ہیں اور یہ مردے کی جدائی سے زندہ
 کو رولاتے ہیں۔ ۲ آفتاب ۱۲ مراد بارہ برج سے ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے
 کہ آوت کے معنی پکڑنے والا پس یہ آدمی کی عمر کو پکڑتے ہیں ۳ اندر مراد ابر
 ہے اور ابر کا حربہ برق ہے ۴ پر جا پٹ ۱ مراد جگہ ہے اور یہ حیوانا
 کو مار کے کہتا ہے یعنی فنا کرتا ہے اور حیوانات کی قربانی کو جگ کہتے ہیں بعض
 نقطہ چہ دیوتا کو کہہ بتاتے ہیں آگ ہوا زمین فضا آفتاب بہشت نقطہ
 تین دیوتا قرار دیتے ہیں یعنی تینوں عالم کو کہ بہشت اعراف و فرج کہ جو چہ
 ہے ان تینوں کے اندر ہے بعضے دو قرار دیتے ہیں ایک غلہ دوسرا پران
 بعضے سوا دیوتا قرار دیتے ہیں کہ وہ ہوا ہے کوئی اعتراض نہ کری کہ ہوا واحد
 ہے اسکو پاؤ بالا کیون قرار دیا اسواسطے کہتا ہوں کہ حرکت ہوا کو پاؤ بالا
 قرار دیا ہے اور جاندار اس کے سبب حرکت کرتے ہیں اور ایک ہوا پران ہے
 اور وہ برہم ہے جو برہم کو ایسا سمجھے کہ اجسام لطیف اور کثیف اسکی قوت
 قائم ہیں وہ گہائی ہے وہ پرش دہی ہے جو کہ آفتاب میں چلتا ہے اور آفتاب
 کی پیدائش مینا ہی سے ہے ہر موت اکا س ہے ہر قوت جمع ہر دل ہر حیات
 ہر آگ ہر نطق ہر شامہ ہر موت ہر پانی ہر نطفہ ہر پر جا پٹ مشرق میں بصورت
 آنکھ کے تھے وجہ ظاہر ہے کہ صورت ہر ایک شے کی آنکھ سے دکھائی دیتی ہے
 اور صورت کا محل دل ہے جنوب میں بصورت جم کے ہے اور محل اوسکا دیرا
 یعنی خزانہ چنانچہ جگ کرنے کی قوت جم کو جنوب کی طرف مہنہ کر کے دیتے ہیں
 اور خیریت کا محل دل ہے کیونکہ دل کی توفیق سے ہوتی ہے مغرب میں بصورت
 برن کے ہے اور وہ پانی میں بہتا ہے اور پانی نطفہ میں اور وہ دل میں اور وجہ
 ظاہر ہے کہ بٹیا باب کا دل ہے شمال میں بصورت چاند کے ہے اور وہ مکت
 ہے اور اوسکا محل راستی ہے اور وہ دل میں رہتی ہے اور ترکی طرف آگ ہے
 اور وہ دل میں ہے اور اس سے عقل ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جبے دل میں آگ یعنی

اور ہستی محض ہے اور عارفوں نے اسکی تعریف اس مضمون سے بیان کی ہے
 کہ وہ نہ بڑا ہے اور نہ چوٹا اور نہ عرض ہے اور نہ طویل اور نہ رنگین ہے اور نہ
 تاریک اور نہ روشن ہے اور نہ ہوا ہے اور نہ آگ ہے اور نہ کسی سے ملتا ہے
 اور نہ اسکی آنکھ ہے اور نہ کان اور نہ زبان ہے نہ دل اور اسکی روشنی ہر جگہ
 غشا چاند اور سورج کو نہیں بہتے اور نہ اس کے پران سے نہ کوئی اسکا نام ہے
 اور نہ کوئی نشان اور موت اور ضعف سے آزاد ہے اور نہ اسکو قبض ہے اور
 نہ بسط اسکا اول ہے نہ آخر نہ ذہ اندر ہے اور نہ وہ باہر اور نہ وہ کسی کو کہا ہے
 اور نہ اسکو کوئی کہا سکتا ہے اس کے ارادہ سے ہر جہاں ہوا اور آفتاب اور
 مانتا ہوا اور چاند اور دریا اور زمین اور فصول اور جہاں اور مشرق اور
 مغرب وغیرہ تمام مصنوعات میں ہیں اور دان اور دوسکے کرنے اور کرانیاں
 اور جگہ اور اسکے کرنے اور کرانے والے پیر لوگ میں جاتے ہیں اور جو یہ عمل کرتے
 رہتے ہیں وہ اس رستی سے ہندو رہتے ہیں اور تعینات میں پہنچے رہتے ہیں
 جو بہت مطلق کو پہچانتا ہے وہ جملہ عالموں سے باہر ہوتا ہے اور وہی غارن
 اور واسطی ہے اس نسبت مطلق کو کوئی دیکھتا اور دیکھنا نہیں سکتا ہے
 کیونکہ وہ غیر نہیں ہے اگر غیر ہوتا تو نظر آتا دیکھو آئینہ دوسرے کا موٹہ دیکھتا ہے
 اپنے موٹہ کو آپ نہیں دیکھ سکتا ہے اسی طرح اس نسبت مطلق کو قناس کرو۔
 جو کوئی اس نسبت مطلق کو پہچان کے ہوم وغیرہ کرم کرتے ہیں اور نتیجہ اعمال ان پر
 نظر رکھتے ہیں ان کی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اس جواب کے سننے سے سب کو معلوم
 ہوا کہ اس کے کمال کے مقابل سب فضل اسجد خوان ہیں ۳۴ دیوتاؤں کی
 تعریف میں شامل رکھنیش کا بیان بعض جگہ ہے کہ دیوتاؤں پر اور زمین پر بعض
 کہتے ہیں کہ تین ہوتیں ہیں مگر تینتیس دیوتا کی تعریف کرنا ہون - ۱۔ بشن یعنی
 آگ زمین ہوا - اتر چہ لوک آفتاب - بیکشہ چاند چہتر مثل ۲۔ رودرا یعنی
 گیان اندری اور ہ کرم اندری اور ایک جو آتیا اور یہ سب جسم کے اندر ہیں اور

او کے روبرو حاضر ہوتے ہیں چنانچہ مفصل تعریف دونوں کی مجھے سہو کی
 اور مجھے ہنوز یاد ہیں تم بیان کرو تاکہ میں مطابقت کروں جواب پران
 باد کی رسی سے تمام جاندار اور عناصر اس عالم اور اس عالم کے بندھے ہیں کیونکہ
 پران کے سب سے قائم ہیں اور متحرک ہیں اور بدن کا قیام عالم اور حیات پران سے
 ہے جب پران ٹکلیاں تپے یعنی بدن کو چوڑ دیتا ہے سب پریشان ہو جاتے ہیں
 پس یہ سب جو نام اور نشان رکھتے ہیں پران کی رسی سے بندھے ہیں - ۲
 جو زمین پانی آگ ہوا خلا آفتاب چاند کو انکب جہات برق ابرقینون عالموں
 چاروں میدان تمام جگہ عناصر ضبط عناصر کثیف پران جو اسون ظاہری
 جو اسون باطنی دل روشنی تاریکی نطفہ خون وغیرہ میں ہے اور سب میں تصرف
 کرتا ہے وہ فرمان فرمانے عالم اور عالمیان کا ہے یہ سب اس سے غافل ہیں
 لیکن وہ ان سب کے اندر بیٹھے کے انکے کام کرتا ہے اور وہی آتما ہے اور وہی
 آتما تجھ میں اور سب میں ہے اور یہی لازوال اور لاثانی ہے اور دیکھا اور
 سمجھا نہیں جاتا ہے اور اس کے سوا اے کوئی دیکھنے والا اور سننے اور سمجھنے
 والا نہیں ہے اور اس کو فنا بھی نہیں ہے - اور الگ نے سنے کہا کہ حق ہے
 اور مطابق قول گذر پ کے ہے سب کارکن نے بعد پانے اجازت جامعہ برہمن
 کے پر جاگ وکٹ کہا اے جاگ وکٹ مثل بسکے جو اولاد راجہ بدیہ سے
 بہادری میں شہر ہو رہا اور اوتری کمان پر چلے چڑھا اور دو تیر ہاتھ میں سے
 دشمن کے مقابل جا کھڑا ہوتا تھا - دو سوال تجھ سے کرتا ہوں اگر تو جواب دے
 پس تیری فضیلت پر سہاؤ قرار ہوگا جاگو لک نے اجازت دی تب کارکن نے
 کہا - ۱ جو کچھ کہ اوپر اور نیچے اور درمیان میں برہمنڈ کے ہے اور جو کچھ ہو گیا
 اور ہوتا ہے اور ہو گا یہ سب کس طرح سے بنا ہے جاگو لک نے جواب دیا کہ برہمن اور مایا
 کے تانے اور بانے سے بنا ہے - ۲ قبول کیا نہ جملہ برہمنڈ کی موجودات برہمن
 مایا سے بنی ہیں اب کہو کہ برہمن اور مایا کس سے بنی ہے جواب وہ قائم بالذات

کا نذرین راہ فلان بن فلان چیز سے نیت * ۳۱ کارک کے سوال
 جاگو لک سہ تمام موجودات جو نظر آتی ہے ایک دوسرے سے بنی ہوئے جنم
 تانے اور بانے جولاہے سے کپڑا بنا ہے آپ ترتیب سے انکی تعریف کریں -
 جواب پانی ہوا سے اور ہوا اکاس سے اور اکاس انترجہ لوک سے اور انترجہ
 لوک آوت لوک سے اور آوت لوک چندر لوک سے اور چندر لوک نیچر لوک سے
 اور نیچر لوک دیو لوک سے اور دیو لوک گندہرپ لوک سے اور گندہرپ لوک
 پر جاپت کے لوک سے اور پر جاپت کا لوک برہما لوک سے اور برہما لوک سے
 بنا ہے اوسکا جانا اسکاں بشر سے باہر ہے چاہے کہ تو حد سے باہر قدم نہ کرے
 اور سوال نہ کرے اعلیٰ بیان کرنے کی دیوتوں کو بھی مجال نہیں ہوئی تو تو انسان
 ہے پس کارک خاموش ہو رہا - جو غور کر دے سمجھے کہ برہما دل ہے اور دل عقل
 ہوتی ہے اور عقل کی حد اس سے آگے نہیں ہے اور جو اس مقام تک پہنچتا ہے
 وہ اس سے آگے کا حال دیکھ سکتا ہے مگر کہنے کی مجال نہیں رہتا ہے اور
 اوس سرور سے محبت حاصل کرتا ہے کہ کہنے اور سننے سے مستغنی ہو جائے
 ۳۲ آتما کی تعریف میں ادوالک کا سوال ادوالک نے کہا کہ میں اپنے باپ
 گہر میں تحصیل علم جب کی سبوج رسم ابائی کے کرتا تھا اور پینچل نام بہر میں مجھ
 تعلیم اوس علم کی کرتا تھا پینچل کی جو روپ ایک گندہرپ عاشق تھا اوس نے سوال
 مجھے کئے - ۱ تو اوس رسی کو پہچانتا ہے جسے تمام عالم اور تمام عناصر اور
 جاندار بند ہے میں غرض کہ جو معلوم اور معلوم ہے اوس سے بند ہے ۲ تو اوس کو پہچانتا
 ہے جو سب کے باطن میں ہے اور فرما کر مائے دنیا اور عقبی اور تمام کائنات کا پر مئے
 کہا کہ اتنی عقل مجھے نہیں ہے جو تمہارے سوال کا جواب دے سکوں گندہرپ نے
 کہا کہ جو کوئی اوس رسی کو پہچانے جسے تمام عالم بند ہے میں اور اوس کو پہچانے
 جو گہت گہت میں موجود ہے وہ عالم اور غارف اور کیل ہو جاتا ہے اور جب
 اور پ اور تمام افعال اور اعمال پر قادر ہوتا ہے اور تمام دیتا اور عطا

اور جاہ اور حشمت ۳ قسم کی خواہشیں ہیں۔ نتیجہ اعمال کی بہشت یا عذاب
 میں کیونکہ یہ تینوں خواہشیں ایک دوسری سے لازم اور لازم میں حسب
 سے ایک کسی لین چاہیے پانی جب دوسری اور سنی تیار ہو جاتی ہے اگر اس لیے
 کی نہیں پہلے چہرہ کا کرنا معتد و ہو اور چہرہ کیونکہ دل و دماغ و دماغ
 کی خواہشیں کو بہت کرنا ضروری ہو اور حسب پیشہ کس خیال نیک اعمال کا کرنا
 پس خوف و ترس اور امید بہشت کی ہو ورنہ۔ خیال کی خواہشیں جو دو ایک
 خیال ہو گا جو رو اور سچوں کو دل بابت کا چہرہ و دل سلا متھی اور نیک اعمال کا
 اور بہشت میں نیک اعمال کے نتیجہ کو توقع کرے گا جب نیک اعمال کی خواہشیں ہو
 پس نیک اعمال ہو گا اور حسب نیک اعمال ہو گا نیک اعمال میں ہو گا اور چہرہ
 ہو گا اور سکھ و دولت اور خود سیر ہو گا اور حسب دولت کی خواہشیں جو دو ایک
 دل بابت کا خواہشیں ایک کی خواہشیں سے دوسری کی خواہشیں اور خود ہو گا
 کیا کی اور عارف کو لازم ہے کہ خواہشیں نہ نیا اور تحقیق کو باطل چہرہ سے
 اور بات الکیان سے چلے اور اور ایک کے ہیں حسب اس الکیان سے اور چہرہ
 تب علم بید جو سرا با معقولات صو اور علم الہی جو عین حیرت سے عین حیرت
 نظر سے حاصل کرے اور علم کو با علم اور عمل کرے حاصل کرے
 کو و ایسا چاہے کہ علم اور عمل سے شرف ہو اور علم اور غیرت سے برتری ہو
 جب علم حاصل ہو اور عمل سے تحقیق کو کرے تحقیق کو کرے کہ علم
 خیال کو وضع کرے چہرہ کا وہاں درج ہو اور عین محو ہو جو کو حسب برتری ہو
 کو جاننے والا ہو جو پس میں برہم ہو جو حسب کمال اس راہ سے کمال ہو جو نقطہ
 انسانی اتے جانے سے کہ حاصل نہیں ہے کیونکہ یہ مقام کمال ہے کمال ہے
 جو خواہشیں کو چہرہ اور علم کو حاصل کرے اور چہرہ کو کمال ہو جو چہرہ
 محویت چہرہ کو خود بیدار متھی اور برہم الہی اور عین ہو اسے نقطہ انسانی
 اتے جانے اور اپنا اور واکر نفعیات جانے سے حاصل نہیں ہو اتے

کو خا بر گنجہ جاذبہ تمام موجودات عناصر لطیف اور کثیف سو بنی ہے خواہ
 دیوتا یا ستارہ یا حادثات اور نباتات اور حیوانات ناطق اور مطلق خواہ
 کوئی اور فرض کرو یہ سب محتاج بہوک اور پیاس کے ہیں اور ہر ایک کے
 فرائض ایک نوع کی خوراک ہر اور سب خوراک اور غورندے ہیں اور ایک
 دوسٹر کو کھاتے ہیں اور سب کی حیات غذا پر منحصر ہے وہ جو محتاج بہوک اور
 پیاس کا نہیں ہے اور نہ بہوک اور نہ پیاس کو وہ غذا سے موتا اور
 نہ بہوک سے و بلا ہوتا ہے جیسے کہ غذا سے عام کی حالت ہوتی ہے وہ آتما ہر
 تینوں کوک یعنی زمین اور اعراف اور بہشت اور برہما سے چنیوٹی تک اور اشیر
 ہے جیو آتما تک مومنوم اور تشکل اور مفہوم ہیں اور جو کچھ مومنوم بے بود ہے
 اور تمام عالم عرض سبب و کہہ کے روپ میں کیونکہ سب کو دکھ اور غم اور خوف
 موت اور افسوس پیری لاحق خال ہے کہ سب کا نمودایا سے ہے اور مایا کے
 تین لچیں یعنی علامت ہیں اور موجودات عالم میں متصرف ہیں - ۱ - ست
 بمعنی جویشہ اور فانی اور نیست ہست نما اور یہ حالت تمام اجرام اور اجسام
 کی ہے اور سب کو فنا ہے - ۲ - جڑ یعنی غیر ذی روح ہونا یہ حالت بھی سب کی ہے
 حتیٰ کہ عقل بھی اس کے اندر ہے ۳ - دکھ یعنی پیری اور موت اور آواگون کا سوچ
 اور نوع سوچ رنج ۴ - آتما کو موت اور پیری اور فنا کا خوف نہیں ہے اور اسکی
 چہ تین علامت ہیں اور تمام موجودات میں عیان ہیں - ۱ - ست بمعنی حق اور
 بقا اور قدم اور ہستی ۲ - جت بمعنی جپن اور ذی روح یعنی قوت تحرک اور
 سب اسکی اجزا ہیں اور جیسے مقناطیس کے سبب سے لوہا حرکت کرتا ہے جسم آتما کے
 سبب سے متحرک ہوتا ہے - ۳ - آند یعنی کمال سرور یہ آتما کا جزو ہے ۴ - برہم
 گمانی اور سیدانتی اور مکما اور عقلا اور عارف کہ سب کے معنی مرادی ایک میں
 آتما کو بیچانے تینوں قسم کی خواہش چوڑ کے تارکے نیا ہوتے ہیں ۱ - قسم
 خواہش آرزو اور محبت اولاد اور تعلقات ۲ - قسم کی خواہش حرص دولت

ذکر پران اور اپان اور سمان باد کو حرکت دیتا ہے اور عین پران ہے اور سب
 کاموں کا کرینوالا ہے وہی آتما تیری اور سب موجودات کی ہے ۳ سوال
 میں اور بات کو پوچھتا ہوں اور تو جواب اور دیتا ہے یعنی میں جانتا ہوں
 کہ آنکھ سے دکھاوے اور تو زبانی نشاندہی کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کسی
 گہوڑا درکار ہو اور کوئی اس کے رو برو گہوڑے کے رنگ اور قد کی تعریف کرے
 تو طالب کا مطلب حاصل نہیں ہوتا ہے پس مجھے حق البیقین کرادے
 جواب برہم ایک اسم فرضی ہے اور اسکا علم حواس ظاہری اور باطنی سے ناممکن
 ہے چنانچہ تمام بیدار شاعر اور علما اور حکما اور دیونا اور رکبیشتر اسکی نشاندہی
 سے معترف بقصور رہے اور جسے جو کچھ کہا ہے اثنان سے نام اور نشان
 فرض کیا ہے پس میں بھی حد مثال بتاتا ہوں - ۱- آنکھیں اور آنکھوں کی قوت
 تمام موجودات کو دیکھنے کی امکان کہتی ہے مگر اپنے کو آپ دیکھنے سے قاصر ہے
 پس وہ برہم جو عین آنکھ اور عین بنیائی ہے اسکو آپ کسطح دیکھ سکے - ۲
 کان جہان کی آواز کو سناتا ہے لیکن اپنی حقیقت اور آواز کی سماعت کی امکان
 نہیں رکھتا پس وہ برہم جو عین کان اور عین سمع ہے کیونکر سماعت میں آوے -
 ۳ دل تمام جہان کے خیالات کرتا رہتا ہے اپنی حقیقت سے کچھ نہیں سمجھتا پس
 برہم جو عین دل اور عین اندیشہ ہے کیونکر فکر سے یا یا جاوے - ۴ اسطرح
 عقل یعنی بدہ اور علم اور حلیہ حواس ظاہر اور باطن کو قیاس کرو اور سب کو برہم
 جانو اور حسیط ہر کوئی اپنے کو آپ نہیں پہچانتا برہم پہچانا نہیں جاتا ہے
 ہ ان مثالوں سے بالیقین جان لے کہ وہ برہم واسطے سمجھنے اور سمجھانے کے ایک
 اسم فرضی ہے ورنہ وہ بے نام اور بے نشان ہے اور وہ وہی ہے جو
 آتما ہے ۵ آنہ رخ نقاب زرخ بر نمیکند ہر کس حکایتیہ تصور سے
 ۳ کہو در کبیشتر جو اولاد کسک سے تھا او سننے سوال کیا کہ وہ آتما جو کل شے
 محیط ہے اور تمام اجرام لطیف اور اجسام کثیف میں ہر ایک ہے اور

پینچل رکشیر سے ملاقات ہوئی اوس رکشیر کی بیٹی پر ایک گندہرب عاشق
 تھا اوس گندہرب سوئے دریافت کیا تھا کہ انتہائی عالم کہاں تک ہے اور
 اسوید جگ کے گرنے والے کہاں تک پہنچتے ہیں اوس نے مجھے اپنے ادراک
 کے موافق بتایا تھا وہ سب مجھے یاد ہے تم بتاؤ کہ اوس نے کیا کہا تھا تب معلوم
 ہو کہ تم صاحب ہتراق ہو۔ جاگو لگے بتا یا کہ اسوید جگ کے گرنیوالے جہان
 جاتے ہیں وہ ایک عالم ہو جسکا محیط ۲۲ حرکت روز اور شب آفتاب کی
 برابر ہے اور اوس کے باہر ایک زمین ہے اوسکا محیط دو چاند محیط مذکور سے
 ہے اوس کے باہر ایک دریا ہے اوسکا محیط وہ چند اوس زمین کے محیط سے
 ہے چھری کی دھار کی برابر عرض اور کبھی کے پر کی مانند سیارہ شمس ہے اوس
 عالم بھنگی اور اندر گر کر کی صورت بنا کے اوسکو اپنے اوپر سوار کرانا ہو جو جگ
 کرتا ہے اور ہوا کی سپرد کرتا ہے اور ہوا اوسکو اپنے جسم میں لاس کے دھان
 لیجاتی ہے جہان کہ پہلے جگ کے گرنیوالے گئے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ ہوا اشار
 ہرن گر بہہ سے ہو وہ اوسکو اوسکی اصل سے لاتا ہے جو اس روش کا اسوید
 جگ کرتا ہے۔ ۲۔ ہوا بیضا اور لطیف ہوا تمام عناصر استحالہ عناصر سے
 یعنی تبدیل صورت ہوا کے سبب سے کرتے ہیں اور ہوا آسیب موت سے امین ہے جو ہوا کی
 تعریف سے بخوبی واقف ہووے وہ خوف سے موت کے امین ہووے وہ ہر شے کے
 سائل خاموش ہو گیا کہ مطابق بیان گندہرب کے جواب کو پایا مولف بیتنام
 معقولات ہے اور اسکا علم بغیر علم طبعی اور ریاضی مشکل ہے جسے ہوا کی تعریف
 جو نام طبعی نہیں جانتا ہے وہ ہوا کی تعریف ہرگز نہیں سمجھ سکا گو کہ کیسا مشہور
 رقم ہو پس طالب علم الہی کو حکمت نظری اور عملی کا معلوم کرنا بہت ضرور ہے
 ۲۶۔ سبب و لذت چکر این رکشیر نے جاگو لگے سے پوچھا۔ ۱۔ برہم جو عین آتا ہے اور
 ہر شے میں متصرف ہے اوسکی نشاندہی کر جواب چو آتا تیری ہے ہی آتا کل موجود
 کر لے ۲۔ آتا بصورت جسم کے ہے یا لگ سریر کے یا جو آتا کے ہے جواب

اگرہ پران ہے یعنی تنفس جو کہ ناک سے باہر نکلتا ہے اُپکرہ اپان باولینے
وہ سوال جس کو جاتا ہے ۲ گرہ زبان ہے اُپکرہ ذائقہ ہے اس سہکلت
طعام ملتی ہے ۲ نطق گرہ ہے اور اُپکرہ الفاظ میں کہ نطق سے معلوم ہوتے
ہیں ۳ گرہ بنیائی ہے اور اُپکرہ اشکال جو بنیائی سے نظر آتی ہیں ۵ گرہ
شنوایی اور اُپکرہ و سے آواز جو سمعی ہوتی ہیں ۶ گرہ دل اور اُپکرہ خواہش
جو دل سے پیدا ہوتی ہیں ۷ گرہ ہا اور اُپکرہ عمل کہ ہاتھوں سے ہوتے ہیں -
۸ گرہ پوست اور اُپکرہ لامسہ کیونکہ چمڑہ کے سبب سے معلوم ہوتی ہیں ۲ سوال
تمام شے یعنی دیوتا موت کی غذا ہیں وہ غذا کون سی ہے جسکی موت ہو جواب
آگ مثل موت کے ہو اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اور پید کی سڑتی ہے کہ پانی باقی
حیات کا ہے اور اپنی طاقت سے موت پر فتح پاتا ہے مولف غضب کو
پانی سرد کرتا ہے ۲ سوال وہ کونسی چیز ہے جو مردے کو ہی نہیں چھوڑتی
ہے جواب وہ نام ہے کہ مرنے کے بعد ہی قائم رہتا ہے جیسے کہ دیوتا و نکا
نام منور باقی ہے ۳ سوال اسکے پران نکل جاتے ہیں اور کسے نہیں نکلتے ہیں
جواب گیانی کے پران باہر نہیں جاتے ہیں برہمن میں محو ہو جاتے ہیں کیونکہ
اوسکے بدن پر ورم ہو جاتا ہے اور ہوا باہر کی اوسکے بدن میں بہر جاتی ہے
اور اس سبب سے اوسکا بدن جیسے اُتر چمکت ہو جاتا ہے اور اگیانی کے پران
ہوا میں اور بنیائی آفتاب میں اور دل چاند میں اور شنوایی حیات میں اور بدن
زمین میں اور حیوانیتا بہوت اکاس میں یعنی مجموعہ عناصر میں اور بال نباتات
میں اور خون مٹی اور پانی میں محو ہو جاتے ہیں ۵ سوال بعد مرنے کو مرنوالا
کہاں جاتا ہے جواب تمام لوگ نیک یا بد اعمال کی قید میں پیشی میں اسوجہ
سے شہر یعنی نیکانے راستہ یعنی بد فعلوں کی صورت پاتے ہیں پس جیسا جکا
فعل ہوتا ہے ویسا اوسکو جسم ملتا ہے ۲۸ سوچ رکشیر کا سوال اور جاگو لک کا
جواب ۱ سوال بہت مدت تک اپنے باپ کے ملاک میں طالب علمی کرتا رہا اتفاقاً

جگہ پر ۳ سوال جو کہ نظر آتا ہے اس میں کمی اور بیشی ہوتی رہتی ہے اسے نجات کو نہ
 ہو جواب علیٰ برہما اور دل چاہندے ہیں انکو ایک سمجھنے سے نکلتا ہوتا ہے -

۴ سوال جگہ میں برہما حال ہوتا ہے اور وہ ہنر نہ رہتا ہے کہ ہے پس کیا نکر جگہ
 کرنے والا بہشت کو جاتا ہے جواب اودگاتا کہ علم سے کہ عین پران ہوا اور
 پران عین ہوا اور ہوا عین اودگاتا اور اودگاتا اودم کا کہنے اور پڑھنے والا ہے -

۵ سوال ساگر کی یعنی مصالحہ جگہ کا جسے نتیجہ نے کیا ہے اور ہوتا جگہ کا کہ
 مترون سے جگہ کو کرتا ہے جواب - تین مترون سے جگہ ہوتا ہے اور یہی
 مصالحہ جگہ کا ہے ۱ پردن فاکیا یعنی بلانا دیوتا دنگا ۲ جاجیا یعنی دنیا
 دیوتا ون کو ۳ شیا یعنی میان توصیف دیوتا ونکی ۶ سوال ان مترون سے
 کیا نتیجہ ملے گا جواب پہلے منتر سے پہلو کوک یعنی زمین پر قائم ہوگا - دوسرے
 منتر سے اختر جہ کوک یعنی عالم فضا بمعنی اعراف پر تیسرے منتر سے سرگ کوک
 یعنی بہشت پر ۷ سوال کتنے اہوت ہن اور دن سے کیا جاتل ہے اہوت کوک یعنی
 ہن کہ منتر پڑھ کے مصالحہ کو آگ میں ڈالتا جواب تین اہوت ہن اور دوسرے ہن
 عالم پر فتح ہوتی ہے ۱ اوجل کوک پر کہ اسکو دیو کوک کہتے ہن - ۲ اوچدائش
 کوک یعنی آدمیوں کے کوک پر ۳ ابر کوک یعنی عالم ارواح پر ۸ سوال برہما جو
 دائیں ہاتھ بیٹھ کے منتر پڑھتا ہے کتنے دیوتاؤں سے حفاظت کرتا ہے جگہ کا نام
 دل ہے اور یہ دل بہت قوی ہے پس عالم بے نہایت پر فتح پاتا ہے ۹ سوال
 اودگاتا کی تعریف کتنے مترون سے ہوتی ہے اور اود سے کیا حاصل ہوتا ہے جواب
 تین مترون سے کیونکہ آواز آہنگ سے پیدا ہوتی ہے پھر پیران کی ہوی پیران اور
 بیان ہادی صورت سے ظاہر ہوتی ان سب سے تمام جانداروں پر فتح ہوتی ہے
 جب ہر ایک سوال کا جواب ملا سبائل خاموش ہو گیا ۷ ہم اڑت پہاگ نے گرہ اور
 اگرہ کی تحقیقات میں سوال کئے اور جگہ کے ہر ایک کا جواب دیا - ۱
 سوال گرہ کتنے ہن اور اگرہ کتنے جواب گرہ آہن ہن اور اگرہ بھی اگرہ ہن

اگرہ پران ہے یعنی تنفس جو کہ ناک سے باہر نکلتا ہے اُپرہ اپان باولینے
 وہ سانس جو اندر کو جاتا ہے ۲ گرہ زبان ہے اُپرہ ذائقہ ہے اس سحلات
 طعام ملتی ہے ۲ نطق گرہ ہے اور اُپرہ الفاظ میں کہ نطق سے معلوم ہوتے
 ہیں ۳ گرہ بنیائی ہے اور اُپرہ اشکال جو بنیائی سے نظر آتی ہیں - ۵ گرہ
 شنوائی اور اُپرہ وے آواز جو سمیع ہوتی ہیں ۶ گرہ دل اور اُپرہ خواہش
 جو دل سے پیدا ہوتی ہیں ۷ گرہ ہا اور اُپرہ عمل کہ ہاتھوں سے ہوتے ہیں -
 ۸ گرہ پوست اور اُپرہ لاسہ کیونکہ چمڑے کے سبب سے معلوم ہوتی ہیں ۲ سوال
 تمام شے یعنی دیوتا موت کی غذا ہیں وہ غذا کون سی ہے جسکی موت ہو جو اب
 آگ مثل موت کے ہو اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اور پید کی سُرُتی ہے کہ پانی با
 حیات کا ہے اور اپنی طاقت سے موت پر فتح پاتا ہے مولف غضب کو
 پانی سرد کرتا ہے ۲ سوال وہ کونسی چیز ہے جو مردے کو ہی نہیں چھوڑتی
 ہے جواب وہ نام ہے کہ مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہے جیسے کہ دیوتا و نکا
 نام سنوہ باقی ہے ۳ سوال کسے پران شکل جاتے ہیں اور کسے نہیں نکلتے ہیں
 جواب گیانی کے پران باہر نہیں جاتے ہیں برہمن میں محو ہو جاتے ہیں کیونکہ
 اس کے بدن پر درم ہو جاتا ہے اور ہوا باہر کی اس کے بدن میں بہر جاتی ہے
 اور اس سبب سے اس کا بدن جھل اور حرکت ہو جاتا ہے اور اگیانی کے پران
 ہوا میں اور بنیائی آفتاب میں اور دلچاند میں اور شنوائی جہات میں اور بدن
 زمین میں اور حیوانیتا ہوت اس میں یعنی مجموعہ عناصر میں اور بال نہایت
 میں اور خون مٹی اور پانی میں محو ہو جاتے ہیں ۵ سوال بعد مرنے کو میرٹوالا
 کہاں جاتا ہے جواب تمام لوگ نیک یا بد اعمال کی قید میں پیش ہیں اسوجہ
 سے شبہہ یعنی نیک اور راستہ یعنی بد فعلوں کی صورت پاتے ہیں پس جیسا جسکا
 فعل ہوا ہے ویسا اسکو جسم ملتا ہے ۲۸ بچ رکھیش کا سوال اور جاگو لک کا
 جواب ۱ سوال بہت مدت تک اپنے باپ کے لاک میں طالب علمی کرتا رہا اتفاقاً

جگہ ۳ سوال جو کچھ نظر آتا ہے اس میں کمی اور بیشی ہوتی رہتی ہے اسے نجات کو نہ
ہو جواب عل برہما اور دل چاہنے سے پس انکو ایک سمجھنے سے نکلت ہوتی ہے ۔
۴ سوال جگہ میں برہما عال ہوتا ہے اور وہ بمنزلہ رتہ کے ہے پس کیہ نکر جگہ
کرنے والا بہشت کو جاتا ہے جواب اور گاتا کے علم سے کہ عین پران ہو اور
پران عین ہو اور ہوا عین اور گاتا اور او دگاتا اور م کا کہنے اور پڑھنے والا ہے ۔
۵ سوال ساگر کی یعنی مصالحہ جگہ کا جسے نتیجہ ملے کیا ہے اور ہوتا جگہ کا کہ
مترون سے جگہ کو کرتا ہے جواب ۔ تین مترون سے جگہ ہوتا ہے اور یہی
مصالحہ جگہ کا ہے ۱ بدرون واکیا یعنی بلانا دیوتاؤں کا ۲ جاجیا یعنی دنیا
دیوتاؤں کو ۳ شینا یعنی بیان توصیف دیوتاؤں کی ۶ سوال ان مترون سے
کیا نتیجہ ملے گا جواب پہلے مترون سے بہو لوک یعنی زمین پر قائم ہوگا ۔ دوسرے
مترون سے انترجہہ لوک یعنی عالم فضا بمعنی اعراف پر تیسرے مترون سے سرگ لوک
یعنی بہشت پر ۷ سوال کتنے دیوتاؤں سے کیا جاتل ہے ہوت کہ معنی
ہیں کہ مترون کے مصالحہ کو آگ میں ڈالتا جواب تین ہوت ہیں اور دوسرے تین
عالم پر فتح ہوتی ہے ۱ اوہل لوک پر کہ اسکو دیو لوک کہتے ہیں ۔ ۲ اوہنڈاش
لوک یعنی آدمیوں کے لوک پر ۳ ابیر لوک یعنی عالم ارواح پر ۸ سوال برہما جو
دائیں ہاتھ بیٹھ کے مترون کرتا ہے کتنے دیوتاؤں سے حفاظت کرتا ہو جگہ نام
دل ہے اور یہ دل بہت قوی ہے پس عالم بے نہایت پر فتح پاتا ہے ۹ سوال
اور گاتا کی تعریف کتنے مترون سے ہوتی ہے اور دوسرے کیا حاصل ہوا جواب
تین مترون سے کیونکہ آواز آہنگ سچیداموہی پیر بصورت پران کی ہوی پیرایان اور
بیان باد کی صورت سے ظاہر ہوی ان سب سو تمام جائدارون پر فتح ہوتی ہے
جب ہر ایک سوال کا جواب نامائیل خاموش ہو گیا ۷ ہم اڑت پہاگ لے کرہ اور
اگرہ کی تحقیقات میں سوال کئے اور جاگ وکلت لے ہر ایک کا جواب دیا ۔ ۱
سوال کرہ کہتے ہیں اور اگرہ کہتے جواب کرہ آہٹہ ہیں اور اگرہ بھی کرہٹہ ہیں

جسی آتما میں اور جبیر اطلاق میں آن کا ہے وہ بھی آتما ہی ہ آگے اور
 مجھے اوسے کوئی تھا اور نہ ہوگا اور اندر اور باہر کوئی حجاب مانع اوسکا نہیں
 اور کوئی چیز اوس سے علی نہیں ہے اور وہی آتما اور جیو آتما اور یہی آتما ہے
 برہم جگہ ظاہر اور باطن میں پوشیدہ ہو اور برہم کا نام انہو بمبضی علم لدنی ہے
 یہ علم ہر خاص اور عام کو حاصل کرنا چاہئے کیونکہ اس علم سے عارف ہوتا ہے
 اور حیون نکت پاتا ہے ۲۶ اسول اور جاگ و لک کی
 گفتگو جنگ باب میں - بد یہ کی اولاد میں جنگ نام راجہ تھا اوس نے ہمیدہ
 کرنے کی دیکھی بہت برہمن جمع کئے - پیر راجہ نے چاہا کہ چند سوال علم الہی کے کرے
 اور اقرار کیا کہ جو میرے سوالات کا جواب دے اوسکو ہزار گھوڑے جنگی سیگنوں پر
 پانچ پانچ ہاتھ سونا لگایا جاویگا دونگا - حاضرین مجلس کے کسیکو اسقدر
 لیاقت نہ تھی کہ جواب دینے کو مستعد ہو لیکن جاگو لک نے سام سروا برہم چاری
 کو لپکار کے کہا کہ اے پرنے والے سام بید کے ان گنودن کو میری پاس لے آؤ
 اس دعویٰ سے سب برہمن ناخوش ہوئے کہ یہ ہم سب سے اپنی فضیلت علمی پر نازاں
 اوس مجلس میں اسول نام ابھوج یعنی جنگ کر نیوالا تھا مباحثہ کو مستعد ہو گیا اور
 کئے لگا کہ تم کیا کمال رکھتے ہو اور تم کس طرح سے اپنے تئیں عارف سمجھتے ہو -
 جاگو لک نے جواب دیا کہ جو عارف اور گیانی ہیں انکو نمشکار کرتا ہوں اور جو مباحثہ
 کو مستعد ہو اوس سے میں نہیں ڈرتا ہوں ۱ سوال اسول کا جو کچھ نظر آتا ہے
 فتاویٰ گائیس جنگ کر نیوالا کیونکر نجات پاوے گا جواب جاگ و لک کا جنگ
 کرانے والے یعنی ہوتا اور جنگ کی آگ اور نطق سے کیونکر جنگ عین آگ ہو اور
 آگ عین آگ عین نطق پس ان تینوں کو ایک جاننے سے نکت ہوتی ہے -
 سوال تمام مخلوق رات اور دن کی گردش میں پیدا ہوئی اور اوسیکسی فید
 میں رہتی ہے پس اس سے خلاصی کیونکر ممکن ہے جواب آنکہہ اور آفتاب اور ابھوج
 کو ایک جاننے سے کیونکہ ابھوج عین آنکہہ ہے اور آنکہہ عین آفتاب ہے اور آفتاب عین

اوس آتما سو قائم اور مستحکم ہیں اور اوس کے ارادے سے حرکت کرتے ہیں۔
 ۲۵ بموجب مبدی کی سرشتی کے دوہن رکھیشہ کا بیان جاگ ولکے لہا شہید کے
 معنی ہیں کہ جو عبارت اشارہ اور کنایہ سے ہو وہ سمجھ میں آوی چونکہ یہ علم جو
 برہم بریا ہے نہایت مشکل ہے اور رکھیشہ رونے نہایت سختیاں اور ہنگام
 اس علم کو حاصل کیا ہے اور ہمیشہ وی چھپاتے رہے مگر میں ظاہر کرتا ہوں۔ ۲۰
 روایت ہے کہ اندر نے دوہن کو گیان کی تعلیم کر کے منع کیا کہ کسی سے نہ کہنا اگر تو
 کہتا تو تیرا سر کاٹ لوں گا دوہن نے اسنی کمار سے اقرار کیا تھا کہ جو اندر سمجھے
 تعلیم کریگا وہ تجھے بتا دوں گا جب دوہن نے حسب اقرار نہ بتایا اسنی کمار نے
 دوہن کا سر کاٹ گھوڑے کا سر اوس کے دہر پر لگا دیا۔ پس گھوڑے کے منہ
 سے اوس راز کو معلوم کیا جب اندر کو یہ حال معلوم ہوا اوس نے پیر اوسکا
 اصلی سر لگا دیا اس عبارت سے مطلب یہ ہے کہ یہ علم بغیر جانیازی کے حاصل
 نہیں ہوتا ہے اور فنا فی اللہ ہونا ضرور ہوتا ہے اور بغیر راستی اور صداقت
 کیچہ نہیں معلوم ہوتا ہے ۲ جاگو لکے کہا کہ جب اخلاط عناصر کا ہوا اور استخراج
 اور ہونے پایا اول خلقت دوپاٹو والوں کی ہوئی پیر چار پانوں والوں کی پیر آتما
 بصورت پیرند کے جسم لطیف کی تمامی اجسام لطیف اور کثیف میں داخل ہوئی اور
 تمام پریش موسوم ہوئی یہ بدن بھی بھی پریش ہے پر کے معنی نخل اور مکان کے ہیں
 شش معنی کھین اور تصرف کرنیوالے کے پس ہ پریش شش میں مثل اکاش کے پیاپک
 ہوا جسطرح اکاش پریشی میں موجود ہے اور ہر دے میں بھی ہے مگر جو ہوں
 سے بیکر انہیں جاتا اور بیطرح وہ پریش نظر نہیں آتا ہے۔ ۳ جو اشیا عالم کی ہیں
 اور تمام اور صورت ظاہر اور پوشیدہ رکھتی ہیں وی آتما نہیں ہیں۔ شہید
 علم الہی سے مراد ہے جو حق الیقین سے معلوم ہونے کو وہ آتما ان جو رتوں
 پر آ رہے۔ ظہور اوس پریش کا نسبت مایا کے بصورت بشمار نظر آتا ہے
 شش ہمراہ حواس دس اور سوا اور ہزار غرض کہ بشمار میں اور یہ حواس بھی

نہیں ہے سیر قحب معلوم ہوتا ہے کہ جو شہی ہستی رکھتے ہیں وہ نام بھی کہتی ہے
 آتما کی ہستی کے تم قابل ہوتے ہو اور اس کے نام کو قرار نہیں دیتے چاہئے کہ جو
 سوچو وہ سوچو مہم ہو اور جو موسوم ہو معدوم ہو۔ جاگ و لگنے جواب یا
 کہ پتھر شراغور کر کے سمجھو کہ آتما جدا نظر آتی ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھتا ہو اور ایک
 دوسرے کو کہتا ہے اور ایک دوسرے کی بابت مستحاج اور ایک دوسرے کو جانتا ہو
 اور وہ علم جس سے سب کچھ دیکھا اور سنا اور جانا جاتا ہے وہ دیکھنے اور سنانے اور
 کہنے سے منبرہ اور وہ آتما ہے نام اور نشان اور سکا ہو وی جو دو ہو کہ ایک
 دوسرے کو اس نام اور نشان سے پکار کر جہان دی نہیں ہے وہ ان احدیت کے
 لفظ کو بھی محویت ہوتی ہے پس اس مطلب کو سمجھنا کافی ہے ۲۔ مجرہ اور جاگ و
 کی گفتگو زمین سب جانداروں کے لئے اور جاندار سب زمین کی واسطے شہید ہیں
 اور وہ پُرش جو زمین میں ہے اور جو بدن میں ہے اور لطیف ہے ایک ہی ہے اور زمین
 نور ہے اور جاودانی ہے اور وحی تو ہے اور وہی برہم ہے اور جو کچھ ہے وہی ہے
 اس طرح سہ پانی آگ ہوت اکاس ہوا آفتاب چاند جہات سجلی ابر نیک
 افعالی راستی مردی اور حیوان آتما سب جانداروں کی واسطے اور سب جانداروں
 سب کے واسطے شہید ہیں ۲۔ وہ پُرش جو پانی اور لطفہ میں ہے اور آگ اور
 گویائی میں ہے اور ہوت اکاس اور ہر دی میں ہے اور ہوا اور پیران میں ہے
 اور آفتاب اور آنکھ میں ہے اور چاند اور دل میں ہے اور جہات اور کائنات
 اور برق اور حرارت عزیزی میں ہے اور برابر اور زمین ہے اور نیک افعالی اور
 نیچہ میں ہے اور راستی اور نتیجہ راستی میں ہے اور مردی اور استغنا میں
 اور حیوان آتما میں ہے لطیف ہے اور عین نور جاودانی ہے ۳۔ وہی تو ہے
 وہی آتما شام عنصر دن میں ہے اور ظاہر ہے اور سکا بادشاہ ہے جس طرح
 سب متفرق لکڑی گاڑی کے پتہ کی ناف میں قائم ہو کے مستحکم ہوتی ہے اسی
 طرح دسوں پیران تمام عالم اور تمام دیوتاؤں اور تمام عناصر الطیف اور

اسی طرح سے تمام موجودات وجود سے پہلے برہم میں محجوب تھی اور جس طرح
 سے مٹی کو زوہ میں ہے برہم موجودات میں موجود ہی اور جس طرح سے کوڑہ
 مٹی میں محجوب ہو گا موجودات برہم میں محجوب ہو گی پس جیسے کہ مٹی اور کوڑہ ایک ہے
 برہم اور مایا ایک ہی ۲ پانی تمام ندی اور نالوں کا اول اور آخر ایک ہے
 سب کا مرجع معبر ہے اور سب کا وجود مندر کے مجاز سے ہی از نام ہر ایک
 ندی کا جدا ہی دیکھئے برہم اور مایا ایک ہی ۳ آنکھ کی شکل ہر ایک مرد اور زن
 اور انسان اور حیوان کی بنوعد گیر ہے مگر فعل سبکی آنکھ کا ایک ہی اسی طرح چہرہ
 ہر ایک کے جسم کا بنوعد گیر ہے مگر قوت لاسہ سب میں یکساں ہے ہر ایک کا
 جو آواز بنوعد گیر سموع ہوتی ہے حقیقت سبکی آواز ہے ہر ایک کا عضو اور آلہ
 تناسل بصورت مختلف ہے لذت سبکی بصورت واحد ہے ہر ایک کی مقعد سے اخراج
 فضله بطور واحد ہوتا ہے اصل تمام علوم کی نطق ہے ان سب جو اسو ۴ کا
 اور انکے فعلوں کا سبب دل ہے خلاصہ ہر چیز میں موجود ہے اصل سبب خلا
 اور انتہا سب کی جدا کا س ہے پس جو بصورت کثرت ہے وہ کایج ہی اور بصورت
 واحد ہے وہ کارن ہے ۵ ایک کنکری نمک کو دیکھو بظاہر درون اور برہن
 اس کا سبب نمک ہے مگر جو غور کرو پہلے وہ پانی تھا اور فی الحال وہ جا ہوا پانی ہے
 اور آخر کو ہی پانی ہو جاوے گا پس یہ نام اور صورت نمک فرضی ہے اور نیست
 ہست نام ہی اور اسکی ہستی انہیں محجوب ہی زمان ماضی میں ہی یہ پانی تھا اور طاق
 بھی پانی ہے اور آخر ہی یہ پانی ہو جاوے گا لفظ نمک ایک جھوٹ اور فرض
 اصل سبکی کچھ نہیں ہے وہ پانی ہے ۵ آتما عین علم تھا اور اب ہی عین علم
 اور نام صورت سب نیست ہست نام ہیں اور آخر کو ہی جبکہ سب فنا ہو گئے
 نام اور صورت ادسین محجوب ہو جاوے گی اور زمان اور مکان کچھ نہ رہے گا
 ۶ متنی کہا کہ ہنوز میرا ذہن اس مجمل عبارت سے مطلب کو نہیں پہنچا ہے کچھ
 اور ظاہر کرو کہ اصل کلام ان کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آتما کا کوئی نا

بھی دوہین ہو گا پس اس موجودات کو پریم آتما جانتا چاہئے اگر یہ موجودات
 کثیر شمار ہوتی تو سمجھنا اور سمجھانا ضرورت ہو تا کہ عالم وحدت میں علم اور عالم
 اور معلوم تین لفظ نہ ہوتے م جو کچھ نظر آتا ہے یہ وہم اور خیال ناظر کا
 ہے کیونکہ آلات کثرت سے کثرت کو دیکھتے ہیں ورنہ وحدت میں کثرت کو
 گنجائش نہیں ہے پس چاہئے کہ وحدت اور کثرت کو اسم فرضی یقین کراد اور
 غور کر کے سمجھو کہ وحدت سے کثرت اور کثرت سے وحدت کا قیام ہے پس وہ تو
 ایک ہیں اگر دو ہی ہوتی ثبوت وحدت محال ہوتا پس کثرت سے وحدت کو قیام
 ہے۔ ۵ تمام گفتگو اور نام اور نشان اور ضمایر اور نظائر فرضی ہیں کہ بغیر انکے
 سمجھنا اور سمجھانا ناممکن ہے اگر میں اور تو اور یہ اور وہ مذکور نہ ہوتے تو بیان بڑھا
 کی طرح ہونا ممکن تھا پس سمجھو کہ یہ سب نشان مثل امواج دریا سے نامید کنار کے ہیں
 کہ حسیہ اطلاقیہ اور آن اور چون اور چرا کا نہیں ہے ۶ جہاں تک بیان
 کو وسعت ہو اور گمان اور وہم کو گنجائش ہے اصل مطلب سے دوری ہے اور
 یقین وحی کا باقی ہے۔ ۷ طالب علم کے سمجھانے کے واسطے یہ کہا جاتا ہے کہ آتما
 ظاہر ہے اور پوشیدہ هو اور عین علم ہے اور عناصر میں محبوب ہو اور حواس اور
 محسوسات اور اعضا کی راہ سے ظاہر ہوتا ہے اور بنام مختلف موسوم ہے
 اور سب اس میں محو ہونگے ورنہ یہ مقام خاموشی کا ہے۔ ۸ جس طرح ترک لکڑی کے
 جلانے سے دیوان رنگ برنگ کا نکلتا ہے اویسی طرح اوس مہا ہوت سے
 چارون بید اور سب آپ نکھد اور تمام علوم حکمت نظری اور عملی کے بے اختیار
 عبارت اور مضمون مختلف ہر آن اور زمان مختلف میں برآمد ہوا کرتے ہیں۔
 ۲۴ ایک ہونا سبب اور سبب اور لطیف اور کثیف اور کاربن اور کارج
 یعنی فاعل اور فعل اور وحدت اور کثرت اور تنہم اور درخت اور پریم اور مایا
 اور جیو اور لیشتر اور بیدا اور ابیدا کا مسئلہ ذیل سے ثابت ہو گا مٹی گوزہ کی
 کاربن سمجھئے سبب اور گوزہ کارج یعنی سبب اور حقیقت میں نون و احدین

محبت رکھتا ہے اور نہ اوس سے اپنے تئیں حقیر کرتا ہے اور دلیل ظاہر ہے کہ نامرد کو
کوئی عورت قبول نہیں کرتی ہے اور جو کسی حیرت سے ایسے کے قابو میں کوئی عورت
پہنچ جاوے اوس سے الفت نہیں کرتی ہے اور نہ نامرد کو عورت سے الفت
ہوتی ہے غرض کہ جو وجہ محبت عورت اور مرد کی ہے وہ معدوم ہوتی ہے
اسی طرح سے ہر ایک کو قیاس کرنا چاہئے پس کوئی کسی سے دوستی نہیں کرتا
اپنی مطلب برابری کو اوسکو چاہتا ہے اور جسلی جس سے غرض ہوتی ہے
وہ اوسکو چاہتا ہے ۲ حیات ابدی کی واسطے آتما کو محبت چاہیے یہ دیکھنے
اور سُننے اور سوچنے سے ثابت ہوتی ہے اور کیفیت موجودات کے معلوم
کرنے سے اسکی حقیقت عیان ہوتی ہے عوام آتما کو غیر اور موجودات کو غیر
جانتے ہیں پس آتما سے دور رہتے ہیں کہ خود درودہوتی ہیں حقیقت کو جو
سمجھتے تمام اجرام اور اجسام لطیف اور کیف عین آتما اور عین پریم آتما ہے
دیکھو باجا بجانے والا باجے سے بموجب علم موسیقی کے نوع بنو علی گت اور
راگ اور سا گنی کی اور پستی سُرور سے نکالتا ہے اصل سبکی آواز ہے لیکن
مسموع ہونا آواز کا بغیر باجے اور بجنے اور علم موسیقی کے ممکن نہیں ہے گو
کہ باجو کے جسم میں آواز ہر باجے مثل سنگہ اور بن اور دل بہت میں آواز سب کے
اندر محجوب ہے باجے کی آواز سُنے سے بجائیوالے کی قابلیت معلوم ہوتی ہے
اور وجود بجانے والے کا منقوش خاطر ہوتا ہے اگر باجہ نہ بکے وجود باجو اور بجائے
والے اور لیاقت بجانے والے کی ظاہر نہ ہو دے پس علم باجہ بجا بجا بجانے والے کا عین وجود
بجانے والا کا ہے اسی طرح موجودات کو دیکھنے اور رس کا حال سُنے اور دل کو
قائم کرنے سے آتما کا وجود ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہستی موجودات عالم کی صفت
ذات کی ہے پس جلا ایک ذات ہی ہے کثرت ثبوت وحدت بغیر کثرت محال ہے
پس صفات عین ذات اور ذات عین صفات ہے ۳ جو کچھ نظر آتا ہے اور
کہلاتا ہے اوس پریم آتما سے موجود ہوا ہے اور کیا نیم ہے اور فنا

اور کسی صفت سے اس کو نسبت کرنا واجب نہیں ہے مگر وہ اس طرح سمجھنے اور سمجھانے کے لیے کہیں پر نام اور نشان اور شکل اور صورت رکھتا ہے وہ تعلقات اور دیا یعنی پایہ یعنی وہ نسبت مطلق چون اور حیرت منترہ ہے مولف جسکی مابین سمجھنے کو دیوتا اور انبیاء اور عکلا عاجز رہے اور محترف بقصد میں اور سبب سبب اس طرح حیران رہیں گے وہ وہ ہے برہم متشکل اور بے شکل نہیں ہے سبب اشکال اور غیر اشکال مایا میں برہم اور ان سے منترہ ہے بیان ہست اور نیست یعنی اثبات اور نفی اس کے باب میں بجا ہو لیکن وہ لفظ وہ عبارت میسر نہیں ہیں جس سے بیان اسکی حقیقت کا ہو پس ست اسکا نام ہے اور یہی حق ہے اور سبب جائز واسطے ہستی کے محتاج پران کے ہیں اور اصل پر انون کی برہم ہے ایسے حق ہے اور اصل سبکی ہے۔ ۲۲ جاگ ولک رکھیش نے اپنی زوجہ ستری سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ترک تعلقات کر کے سیاسی مارن کوں اور اثاث البت کو تقسیم کر دوں ستری نے جواب دیا کہ اگر تمام ذرا و زمین جہان کا مجھے بخشو میری نظر میں وہ بیچ ہے آپ وہ چیز مجھے دین جسے حیات ابدی میسر ہو

- جاگ ولک نے کہا کہ مال اسباب جو تجھے دونگا اس سے تیری حیات فرغت سے تمام ہوگی۔ ستری نے جواب دیا کہ زندگی ہر طرح سے قطع ہوتی ہے میں وہ مال چاہتی ہوں جس سے موت نہ آوے اور حیات دائمی نصیب ہو جاگ ولک نے کہا کہ تیری گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ تو گیانی ہے پس کچھ ہدایت کرنا ہوں اچور و خشم کو اور خشم چور کو بغرض شہوت رانی اور تولید اور تناسل کے اور راجہ پر جاگو اور پر جا راجہ کو اور اسی حساب سے ہر ایک دوسرے کو اور دولت اور اسباب اور حیوانات کو بغرض کسی مطلب کے پیار کرتا ہی اور جو برہمنوں کی سیوا کرتا ہے اور دیوتاؤں کی اوپاشنا کیا کرتے ہیں کو بھی طلب خاص دلیں کہتے ہیں بغیر غرض کے کوئی کیسی خدمت نہیں کرتا ہے اور نہ اس سے

• دیہاتی زبان میں اس مضمون کا خلاصہ یہ ہوا ہے زمین لڑکا میں بنو
 ۲۱ - صورت امور یعنی برہم امور اور ایامورت ہوا کا مجھ
 بیان ہے اور دیا کی دو صورت اور چھ صفت ہیں ۱ صورت موجودات میں نظر آتی ہے
 اور تین صفت اس کے ہمراہ ہیں ۱ قافی ۲ محدود ۳ ظاہر سے زیادہ ظاہر اس شکل
 اور صفت کا خلاصہ آفتاب ہو کہ چمکتا ہے اور نظر آتا ہے ۲ صورت نظر نہیں آتی
 ہے جیسے کہ ہوا اور آسمان کہ غما غم کے محیط ہیں اور اسکے ہمراہ تین صفت ہیں بے زوال
 نامحدود پوشیدہ سے زیادہ پوشیدہ اس شکل اور صفت کا خلاصہ پرش ہے
 جو جسم آفتاب میں چمکتا ہو اور تصرف ہو اور آفتاب کو یہ فضیلت ہو کہ وہ پرش و سبیل
 پوشیدہ ہو ۳ جس صورت کو آفتاب کی دو صورت اور چھ صفت ہیں انسان کی ہوا
 ہیں کہ بدن اور صورت ہو اور قافی اور محدود و ظاہر ہے اور خلاصہ اسکا انکبہ ہے
 اور یہہ انکبہ آفتاب کی برابر ہے مع لوازمات یعنی اور حواسوں کے اور زبان اور
 خلابے صورت جسم انسان میں موجود ہیں اور وہی بے زوال اور نامحدود و دا
 باطن یعنی پوشیدہ سے زیادہ پوشیدہ ہیں اور انکا خلاصہ وہ پرش ہے اور وہ
 قوت بصیرت پوشیدہ ہو ۴ اگرچہ صورت اور پرش کی جو آفتاب اور
 انکبہ میں ہے بیان نہیں ہو سکتی ہے اور دکھانا بھی اسکا امکان بشر ہو یا ہے
 لیکن مثالوں سے بتاؤ ہوں ۵ مثلاً گڑھ زرد رنگ کا ہوا بیر لونی سرخ
 رنگ کی ہوا ایک شعلہ آگ کا ہوا ایک پھول کنول کا ہوا ایک کے باطن میں
 اصلیت اور سکی چھپی ہے ظاہر میں فقط رنگ اور روشنی نظر آتی ہے اسطرح
 وہ پرش آفتاب اور جسم میں پوشیدہ ہو گیا ہے ظاہر اور باطن موسوم ہوئے
 ہیں اور بمقابلہ ایک دیگر کے بیان ہوتے ہیں حقیقت میں ہوسے کو دخل نہیں ہے
 وہ مایا ہے پس سمجھو کہ برہم بھی ایک نام فرضی ہے ورنہ اسکا نام اور نشان
 نہیں ہے پس یہ نام برہم یا اور کوئی اسم ذات نہیں ہے فرضی ہے
 یا دیا یا اور نشان سے اور شکل اور صورت جو تعین کرنا

اسکو ایک طفل قرار دو اور جسم کو اوسکی سکونت کا محل اور سر کو مجموعہ ریشمون دانوں
کا اور حواسون کو ایک ایک دشن دان اور پراتون کو ستون پس سمجھو کہ تمام پراتون
کی قوت سے یہ محل کھڑا ہے اور غذا کو وہ سامان جس سے یہ محل قائم رہتا ہے
اور گرنے نہیں پاتا ہے - ۲ سات محافظ حیوان تھا اور پراتون کے بین
اور اوتکی حفاظت بخوبی کرتے ہیں اسرخی آنکھ کی سبک تمام رو در ہے -
۳ پانی آنکھ کا ابر ہے ۴ بینائی آنکھ کی فتاب ہے ۵ بینائی آنکھ کی آگ ہے
۶ سفیدی آنکھ کی اندر ہے ۷ پلک تلی کی زمین ہے ۸ پلک اوپر کی مشیت
ہے - بموجب مید کی سرتی کے یہی یوتا ہیں اور اینہیں کی پوجا جائے مولف
علم الیقین سے عین الیقین حاصل کرے تب حق الیقین کو پاوے - ۳
ایک برتن ہے جسکا موہہ تلے کو ہے اور پانواو پر کو اور اوسکا نام سر ہے
اوسکے اندر پان رہتا ہے اور سات رکھیشراوسکی مصاحبت کرتے ہیں اور
اتھون مصاحب کا نام نطق ہے جس سے برہم کو یاد کرتا ہے - سات رکھیشرا
اشارہ قوت حواسون ہے - مفصل اسکی کیفیت سو عیان ہے ۱ دائیں کان
میں گوتم رکھیشرا کا پاس ہے - ۲ بائیں کان میں ہر دواج کا - ۳ دائیں آنکھ
میں جیسوانتر کا - ۴ بائیں آنکھ میں جگر گن کا - ۵ دائیں نہتے ناک میں شیشٹ کا
۶ بائیں نہتے ناک میں کشپ کا - موہہ میں اتر کا - پران بصورت قطب کے
اس مجلس میں بیٹھا ہے اور یہ ساتون مثل سیاروں کے اوسکے گرد پیرتے ہیں
یہی نبات النفس میں جنکو مشیت رکھہ کہتے ہیں مولف قائل کے قول کا خلاصہ یہ ہے
کہ تمام دیوتا اور تمام رکھیشرا اور انکا صانع اور تمام عناصر اور تمام کواکب انسان
کے جسم میں موجود ہیں پس کیا جو قوی ہے کہ گہرائے ناگ نہ پوچھے اور نہ ہی
جائے جسکو عالم معقول ہوتا ہے اور وہیں یعنی فہم وہ ہرگز مکار اور غرضگو کے
وہ میں نہیں آتا ہے اور بے شعور اوستادون کی نصیحت سے تنگے پانوں
مردی میں ہیشتر اور فاقہ کرتا آئندہ ہونکی طرح ادھر ادھر ڈھونڈتا نہیں پیرتا ہی

خواب کے کہان تھا اور کیا صورت اور سکی تھی جواب سو کجاہت میں تمام حواس اور
 تمام قوت باطن کی طرف رجوع کرتی ہیں اور وہ انکاس خود دلیں ہے اور سینہ محو
 ہو جاتی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر فعلی حواس کا ادنیٰ ذات سے تعلق ہوتا
 تو حیات سوتے کو دلیں محو نہ ہو جاتے حالت خواب کو سوین کہتے ہیں اور یہ لفظ کیا
 ہو جس کے معنی میں خودی پن کے معنی میں پانا چونکہ حالت خواب میں اپنے تئیں نا آہی
 اور حواس کو اپنے میں آپ محو کر لیتا ہے پھر حسی طرف کو متوجہ ہوتا ہے وہیں جا ہوا
 چنانچہ کبھی بادشاہ ہو جاتا ہے اور کبھی گدا اور کبھی عالم اور کبھی جاہل پس یہ پرتشہین
 علم ہے اور حسی حالت میں بیداری کا سبب سلو اپنی طرف بکنچ لیتے ہیں حالت سکپت
 میں ہوتا ہے اور اس مقام کا نام منہا ہے کیونکہ اس حالت میں ۲ ہزار رگ تمام
 بدن میں محیط ہو جاتی ہیں اور آرام سے سوتا ہے اور اس حالت سکپت میں مثل طفل
 کچھ فکر نہیں رکھتا ہے اور مثل بادشاہ کے چہان پر متصرف ہوتا ہے اور مثل عالم کے
 جو حق الیقین کہتا ہو مطمئن ہو جاتا ہے غرض کہ جیو آتما اور پریم آتما ایک ہو کے
 آرام پاتے ہیں اور حالت سکپن میں جیو آتما تمام صورت غریبہ کا کیا کرتا ہے اور
 حالت جاگرت میں مثل عنکیوت کے تانا اور بانا بنا کرتا ہے اور جسطح آتشکدہ سے
 چنگاری اڑتی رہتی ہیں حواس محسوسات کی طرف حرکت کیا کرتے ہیں پریم آتما
 عین علم ہے جب حالت جاگرت میں ہوتا ہے تمام حواس اور عناصر اور اجسام
 اور اجسام برہما سے جینوتی تک یعنی دلوتا اور انسان اور حیوان اور نباتات اور جلا
 سب اوسہن محو ہو جاتی ہیں یہ قیامت گہری ہے اور جب نایا شال ہوتی ہے
 حالت بیداری ہے یعنی سب ظاہر ہو جاتے ہیں پریم آتما کا نام اوپ نکھد ہے اور
 سٹاٹ ہے یعنی سچا اور چھوٹا پران اور عناصر مرکب پر جا پت ہے اور عناصر
 ہرن گریہ اور یہ سب است ہیں کہ فنا خدنی ہیں انکی جو ہل ہے وہ ست ہے اور وہ
 لاتجین ہے پس برہم کو ایک شے میں قرار دینا چاہئے بلکہ ہر شے میں تصور کرنا چاہئے
 اور حقیقت میں وہ سب سہی برتر ہے۔ ہستو یہ ہیں جیو آتما جو کہ جسم میں ہے

اور ظاہر ہے کہ تمام نباتات کا نشہ اور غذا چاند سے ہوتا ہے۔ اجابت سترنے
 جو بہت بڑا کائنات ہے چاند کو زمین گریہ برہم نہیں ہے۔ ۵ درپٹ نے کہا
 بجلی برہم ہے۔ اجابت سترنے جواب دیا کہ بقیہ اگرچہ روشن ہے مگر برہم نہیں ہے
 ۶ درپٹ نے کہا کہ پوت اکاس برہم ہے اجابت سترنے نے کہا کہ پوت اکاس اگرچہ محیط
 تمام ہے اور سب اوس میں اور وہ سب میں ہے اور غیر محسوس اور حد زیادہ
 لطیف ہے مگر برہم وہ نہیں ہے۔ ۷ درپٹ نے ہوا کو برہم بتایا اجابت سترنے
 نے کہا کہ ہوا اور ہوا کا ایک ہی میں اور اندر بادشاہ دیوتاؤں کا ہے مگر برہم نہیں ہے
 ۸ درپٹ نے پانی کو برہم بتایا اجابت سترنے نے اسکو ہوا برہم بتانا اور کہا کہ برہم
 اور پانی بھرتی واحد ہے اور یہ دیوتا ہے مگر برہم نہیں ہے ۹ درپٹ نے آگ کو
 برہم بتایا اجابت سترنے نے کہا کہ آگ اگرچہ سب کو فاک کرتی ہے مگر برہم نہیں ہے۔
 ۱۰ درپٹ نے جہات کو برہم بتایا اجابت سترنے نے کہا کہ دونوں کانون میں یہ مؤثر ہے
 مگر برہم نہیں ہے۔ ۱۱ درپٹ نے کہا کہ شیشہ برہم ہے اجابت سترنے نے کہا کہ اگرچہ شیشہ
 زیادہ لطیف اور شفاف ہے مگر برہم نہیں ہے۔ ۱۲ درپٹ نے کہا کہ تنفس جو ناک
 سے ہوتا ہے برہم ہے اجابت سترنے نے کہا کہ وہ پران ہے مگر برہم نہیں ہے۔ ۱۳ درپٹ نے
 کہا کہ کسی بھی سیارہ برہم ہے اجابت سترنے نے کہا کہ سیارہ سیارہ ہوا برہم نہیں ہے۔ ۱۴
 درپٹ نے کہا کہ جسم میں ہے وہ بچا یا نہیں جاتا اور صاحب قدرت ہے مگر برہم نہیں ہے
 درپٹ نے کہا کہ اب تو بتا کہ برہم کیا ہے اجابت سترنے نے کہا کہ میں تیری تسلی کر دے گا
 یہ درپٹ کا ہاتھ پکڑوان لیکھا چھان ایک شخص سوٹا تھا اور سوتے کو ہر اک نام سے
 پکارا وہ نہ بولتا اور نہ جو نکالیر نہ بتوں سے چھوٹا ہم نہ اوستا صاحب اسکو دیکھا یا نہیں
 ہوا غلام اس نے کہا کہ ہے کہ اگر لپکارنے سے وہ بولتا تو معلوم ہوتا کہ پران برہم ہے
 اور ہونے سے وہ بولتا تو معلوم ہوتا کہ جسم برہم ہے چونکہ وہ دونوں صورت سے
 ہوا اس سے معلوم ہوا کہ برہم جسم اور جان سے منزہ ہے اسے آنچہ پیش تو
 غیران رہیت ہے غایت غیرتست الہیت ۱۵ وہ جو شخص سوٹا تھا اجابت

موت بیگ جاوے۔ ۱۸۔ عالم نام اور صورت اور عمل کا نام ہے کہ ان تینوں
 سے کوئی خالی نہیں ہے۔ ۱۔ نام نطق سے ہے میں اور دلیل ظاہر ہے کہ اسم نطق
 سے ہوتا ہے اور یہی سام ہے اور نام اور سام کے معنی برابر ہونے کے ہیں۔
 اور نطق آسمانی برابر ہے چونکہ نام نطق سے پیدا ہوئے ہیں ان کا خالق
 نطق ہے اور نطق سے قائم ہے۔ ۲۔ صورت بصر سے پیدا ہوئی ہے اور وہ
 ظاہر ہے اور نطق سے معلوم ہوتی ہے پس بنیائی سے سام ہے بمعنی
 برابر ہونے کے اس دلیل سے صورت کا خالق بصر ہے۔ ۳۔ عمل جسم سے بنا ہے
 اور وہ جب ظاہر ہے کہ تمام عمل جسم سے ہوتے ہیں عمل سام ہے پس عمل کا مائع جسم ہے
 بدن اجتماع نام اور صورت اور عمل ہے ہوا ہے اور یہ ظاہر تین اور حقیقت میں
 ایک ہیں۔ ۴۔ وہ بے زوال حجاب میں ہستی کے محجوب ہے اور ہستی عبارت استہول میر
 سے ہے اور یہ اشارہ بدن سے ہے اور پران اشارہ لینگ سر سے ہے اور ہستی اسکا
 کہتے ہیں اور نام اور صورت اشارہ پر جا پت سے ہے کہ عین بدن ہے اور ہستی اسکا
 نام ہے اور اسکا اندر آتما پوشیدہ ہے۔ ۱۹۔ دریت رکبش اور اجات ستر راجا
 کا تذکرہ۔ اجات کے معنی تولد کے معنی نفی ستر کے معنی دشمن پس اجات ستر کے
 معنی ہیں کہ جبکہ دشمن اور زمانہ سے پیدا نہیں ہوا اور رکبش یعنی عارف اور عالم
 بمنزلہ روح عالم کے ہے اور افراد عالم کے مثل اعضاء بدن کے پس ظاہر ہے کہ عداوت
 اعضا کی جسم سے اور قسم محالات کے ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عارف عالم کا کوئی
 دشمن نہیں ہوتا ہے پس یہ بیان صلح کل کا ہے۔ ۲۔ عارف نے راجہ سے کہا
 کہ اسے راجہ کا سچے برہم کی حقیقت ظاہر کرنا ہوں جیسے کہ راجہ نے بہت
 تنہا سے کہا کہ فراموشی۔ ۳۔ دریت نے کہا وہ پریش جو آفتاب میں نہ بہہ سکتا
 اجات ستر نے کہا کہ آفتاب کوئی حقیقت بہت فضیلت ہے اور ہر طرح اللہ
 تعالیٰ اور کریم کے اور تمام موجودات سے جو کہ اربعہ عناصر سے موجود ہیں
 بزرگی سے مراد اسکو برہم نہیں سمجھ سکتا ہوں۔ ۴۔ دریت نے کہا کہ چاند پر

سے سنسورین کو کہ پر جاہلیت نے اعمال نیک اور بد کو پیدا کیا ہے۔ جو سون کے
 باہم مذاق سے کیا نظر اپنے تئیں بزرگ سمجھ کے مطلق دھو بھرا اپنے تئیں شرف
 جان کے ناظر ہی سمجھ اپنے کمال پر تازان ہو کے سامع ہی قعدہ مختصر جہرا یک
 جس اپنے غرور میں رہا۔ موت نے جب بصورت ضعیف اور ناتوانی کے موہہ
 دکھایا اور ایک نے اپنے تئیں ضعیف پایا اور سب نے اپنے غرور کو چھوڑ دیا۔
 پران جو سب میں مطلق وغیرہ کے تہاد کے قریب موت کو دخل نہیں ہوا اور
 پران نے جب مطلق اور بصیر وغیرہ کا حال ناتوانی کا معلوم کیا سب کو اپنے قریب
 پہنچ لیا وہاں موت کو رسائی نہ ہوئی پس مطلق وغیرہ نے جانا کہ پران کو نصیحت کی
 مناسب جو کہ ہم بھی وہ ریاضت کریں کہ عین پران ہو جاویں اور موت کے ظم
 سے بچیں پس سب پران ہو گئے اس وجہ سے تمام عواسون کو پران قرار دینے
 میں جو کوئی اس نذر کو سمجھے اور اوپر عمل کرے وہ عزت پاوے اور جو نہ سمجھے
 عمل کرے ناتوان ہو کے نرے اس شغل کا نام اور یا تم ہے اور حسنی اسکے کہ
 مشغول ہوا اپنے بدن سے ۱۱ اوپر آگ لے گیا کہ اس میں ہمیشہ بیوی ہو گئی
 آفتاب لگا کہ میں ہمیشہ تا ابد رہو گا جاننے لگا کہ میں علامہ سنور ہو گیا۔
 اسی طرح ہر ایک دیوتا نے حق اپنے کہا کہ بیباکی کا دیوتا آفتاب نے شغل
 دیوتا آگ دیوتا پانچویں کا دیوتا چہات یعنی مشرق و مغرب وغیرہ۔
 پران کا دیوتا ہوا ۲ جس طرح حواسون کی قوت نہیں جاتی اور موت کو دوسرے
 موانعت نہیں ہوتی ہے اسی طرح سے آگ اور آفتاب اور پانچویں کا دیوتا
 وہ ہوا موت ہو آواز ہیں۔ جیہ کی شرفی ہے۔ سوال طلوع آفتاب کی طرف
 اور غروب کہیں۔ جواب ہوا میں طلوع ہوتا ہے اور اسی میں غروب ہوتا ہے
 پس سمجھنا چاہی کہ حواسون کیو تا برونی میں جس طرح سورج ہمیشہ ثابت ہیں یہ بھی
 ثابت نہیں ہے۔ ہ جو کوئی پران اور پانچ ہوا کو کچا کرے دوسرے موت
 کہ مترادف دوسرے کا نام ہو اور رہے کہ جب پران ہو جو اس جمع ہو جاویں

ہو شیار ہوتے ہیں اور زندگی کرتے ہیں اور بوقت پیدائش کے پہلے بچوں کو کہیں چٹاتے ہیں پھر دودھ پلاتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دودھ کے سبب محتاج ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جو ایک برس دودھ سے ہوم کرے وہ موت پر ظفر باب ہو کچھ غلط ہے اسکو یہ فضیلت ہے کہ ایک دن کی ہوم کرنے سے موت پر فحش ملتی ہے۔

۱۰۔ غذا کے تمام نہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ خوردہ ہمیشہ غذا کو کہاتے ہیں پس غذا کی پیدائش کا بند و بست کرتے رہتے ہیں اگر خوردہ باغبانی اور زراعت کرتے اور تر وافرائش غذا میں نہ رہتے تو غذا تمام ہو جاتی پس غذا کو غذا کے کہانے والے پیدا کرتے اور پرورش کرتے ہیں۔ ۱۱۔ جو بطور نیک غذا کو کہاتے ہیں انکی غذا جزو بدن ہوتی ہے اور دیوتوں کو ملتی ہے اور آسجیات ہوتی ہے۔ ۱۲۔ اتر کوئی ہرام عالم ظاہر اور عالم ارواح مردوں اور عالم دیوتوں سے ہے عالم ظاہر پر فتح اولاد سے ملتی ہے اور عالم ارواح پر ظفر عل سے اور عالم دیوتاؤں پر غلبہ علم اور عمل اور محبت سے ہوتا ہے۔ ۱۳۔ بید کی سرتی ہے بمعنی توان جب کوئی جانے کہ موت قریب آتا تاکہ دنیا چھوڑے اسکو چاہئے کہ پیٹ کو وصیت کرے کہ جو کچھ میری تصرف میں تھا اب وہ سب تیرا ہے اور آتما اور برہم اور پران اور دل اور نطق غرض کہ جو کچھ میرا تھا وہ اب تیرا ہے اگر اولاد نالائق اور جاہل یعنی بے علم اور بے ادب ہو نقصان وصیت کنندہ کے جن میں ہے کیونکہ باپ کی جو آرزو باقی رہ گئی تھی اسکو تمام کرنے والا وہ نہیں جو میرا چچہ میرا گاما کہ دو سر اجسم قبول کرے یعنی دوسرے عالم کو جاو مگر فرزند کے جسم میں اسی عالم میں رہے گا موافق اس سرتی سے صاف ظاہر ہے کہ وصیت کرتا ہو نیک مرنے کی وقت فرض ہے اور اولاد کو بے علم رکھنا تمام گناہ ہے۔ صاحب ترمذی اور ترمذی پرکار ہوتا ہے اگر باپ سے نیک افعالی میں کوئی فرو گذاشت ہوئی ہو تو وہ مانع منزل مقصود کو رہو گی بیٹا جسے جو دے تو اس سے جو تیرا ہے اور شہر ن گرہ کے صاحب غنا کا۔ ۱۴۔ پر جیست سے تیرا اندوہ کو دخل نہیں کہ دیوتا نیکی اور بدی

اور امید میں رہتے ہیں مگر معاش اور خانہ داری اور امید اس اور اس
 جہان کی میں رہتا ہے۔ پران اور آدمی ایک ہے کہ سب کام آدمی سے پران کے
 رہتے ہوتے ہیں اور تیر بھی محتاج آدمی کے ہیں جو بات سمجھی گئی بمنزلہ نطق کے
 ہے۔ جس بات کے سمجھنے کا ارادہ ہے بمنزلہ دل ہے کہ دل تحقیق کرنے والا ہے
 جو بات سمجھ سے باہر ہے بمنزلہ پران کے ہے پس بات تین قسم کی ہوتی ہے وہ ان میں
 سے متعلق ہیں۔ ۱۔ نطق اور دل اور پران بمنزلہ باپ اور ماں اور بیٹے کے
 ہیں۔ ۲۔ دل تصور کرنے والا معنی کا ہے پس مثل باپ کے ہے۔ نطق مقرر کرنے والی
 لفظ اور نام کی ہے پس مثل ماں کی ہے۔ پران نطق کے ہمراہ نکلتا ہے اور نطق
 خبر و پران ہے پس بمنزلہ فرزند کے ہے۔ ۳۔ نطق کا جسم زمین ہے کیونکہ جسم
 نطق کیونکہ واسطے پیدا ہوا وہ حرارت جو وقت تکلم کے رنگون میں ہوتی ہے آگ ہے
 چونکہ زمین پر ناطق ہے پس آگ اور نطق کو جگہ مساوی ہے۔ دل کا جسم فضا ہے
 اور صورت دل کی آفتاب ہے پس عالم فضا میں آفتاب اور دل بصورت مساوی ہیں
 نطق اور دل کے اجتماع سے پران پیدا ہوا پس یہ بمنزلہ اندر کے سور کو سی کی مانند
 اور شبیرہ نہیں ہے اور بدن اس پران ہ پانی ہے اور صورت اس کی چاندی
 مقدار پران اور پانی اور چاند کا برابر ہے پس نطق اور پران اور دل برابر ہیں۔
 ۴۔ پر جابت کی صورت سالکام کی ہے اور برس کی سولہ کلاہین یعنی پندرہ
 کو پندرہ کلا اور جس شب کو ماہ تمام ہوتا ہے سولہویں کلا سمجھو۔ سولہویں شب کو
 تمام جائدارون میں سماتا ہے اور سب میں مقیم رہتا ہے سو اسطرح لازم ہے کہ اس
 شب کو کسی جائدار کو زخمی نہ کرے کہ مبادا روح جسم سے مفارقت کرے اور گرگشت
 کو دیکھا اور مارنا ہی ممنوع ہے جو اس بات کا لحاظ رکھتا ہے وہ عین پر جابت
 ہو جاتا ہے۔ ۵۔ جو آسمان مثل لفظ اور مرکز کے ہے اور مال مثل دائرہ اور خط
 محیط کے۔ پس مال کو پندرہ کلا اور بدن کو سولہویں کلا تصور کرو اگر مال جاتا ہے
 بدن ضائع نہیں ہوتا ہے۔ ۶۔ حیوانات کی غذا دودہ ہے کہ بچے دودہ پیکے

رنا اور بعضوں کا قول ہے ماوس اور پورنماشلی جب کرنا پیر جاپت تین
 غذا میں دل نطق پران دل پر مدار انتظام عالم کا ہے وجہ ظاہر ہے
 اگر دل متوجہ نہ ہوا نگاہ اور کان وغیرہ حواس اپنے اپنے فعل سے عاجز ہیں
 حتیٰ کہ کوئی کچھ کہے سمجھ نہ پوا اور کوئی صورت آنکھ کے روبرو نظر آوے
 اور جو اس سے جواب طلب کرے یہ سب کچھ کہے کہ میرا دل اور طرف متوجہ تھا پس دل
 اصل سب حواسوں یعنی دیوتاؤں کا ہے اور شک اور یقین اور وہم
 اور خیال اور تحمل اور اضطراب اور شرم اور عقل اور خوف اور آرزو اور تحقیق
 اور غفلت وغیرہ سب دل کے تعلق میں پس دل اور یہ سب صفات ایک ہیں
 نطق کے سب علم حاصل ہوتا ہے اور تحقیقات معنی اور مدعا کی ہوتی ہے پس اس
 علم اور عمل ہونا ہے اور انتظام عالم کا اس پر ہے۔ پران پر مدار حیات اور علم
 اور عمل اور تمام کاموں کا ہے اور اس کے مثل نام ہیں باعتبار مقام اور کام
 حال آنکہ ایک ہے۔ ۲۔ ان تینوں سے عالم بنے ہیں۔ ۱۔ عالم قضا اس کا کام
 دل سے متعلق ہے پس یہ عالم قضا اور عالم نفاذ دل۔ ۲۔ زمین کا کار بار
 زبان کے متعلق ہے پس یہ اور زبان ایک جان دو قالب ہیں۔ ۳۔ عالم
 اس کا تعلق پران سے پس پران اور شہیت کو واحد تصور کرو۔ ۴۔ جس طرح یہ
 تینوں عالم دل اور نطق اور پران سے پیدا ہوئے اسی طرح یہ تینوں
 اور سے بنے اور نتیجہ سب کا ایک ہی پس بھید اور بید ایک ہی کہہ بید نطق ہے
 وزن اور عبارت نطق سے ہوتی ہے جگر بید دل ہے کہ اس بید کے حروف
 میں اختلاف ہے دلیں بھی ہمیشہ اختلاف ہوتا ہے سام بید پران ہے کہ
 موسیقی ہے یہ پران کے واسطے ہے۔ ۵۔ اس طرح برہما اور رشن اور
 ہنیش اور دیو لوک اور تیر لوک اور مورت لوک کو دل اور نطق اور پران فر
 و یعنی تینوں دیوتا نطق میں کہ جس طرح تینوں دیوتاؤں سے انتظام عالم
 ہوتا ویسے۔ دل۔ لوک کی مانند ہے کہ جس طرح تیرا دلا دلی

۱۰ ایک برہم چاری مجر دتھا اوسکو خواہش ہوئی کہ بیاہ کرنا چاہئے غرض کہ تدبیر سے جو رو نصیب ہوئی پیر دل چلا کہ بیٹا پیدا ہونا چاہی وہ بھی نصیب ہو گیا۔ خواہش نے مال کی طرف نگاہ کی وہ بھی اتفاق سے ملا پیر دل نے ارادہ کیا کہ اعلیٰ منہ مثل جنگ اور غیرت کرنے چاہئے تاکہ اوس کا نتیجہ ملے القصہ جب ایک چیز ملی دوسری کی خواہش کی کہ اولیٰ انتہا نہیں ہے اسطرح تمام مخلوقات کو دل خواہش ہو رہے ہیں جسکی کچھ انتہا نہیں ہے جسکو سو مرتبے ملین اور ایک ہی پاتی ہے وہ اپنی شکایت نصیب ہو کر تا ہو اور کہتا ہوں ہم دنیا میں ناحق پیدا ہوئے۔ پس امید نہیں ہے کہ لذات ہو کوئی سیر ہو دے کہ انتہا انکی نہیں ہے اسوجہ سے پہہ نقص ہے رانا اور بدیاوان ہے جو خواہش کسی چیز کی کرے اور سمجھو کہ میرا دل پریش ہے اور نطق میرا مشرعی ہے اور پران بیٹا ہے اور قوت آنکھ کی مال اور قوت کان کی دولت ہے اور بدن اعمال کا نتیجہ بھگتنے والا ہے۔ ۱۲ پانچ تہت سے اجسام موجود ہیں کے بنے ہیں اور متحرک کر بنیوالا اجسام کا ایک تہا ہے پس سب کو ویراٹ روپ سمجھے پس سب کو کیساں جانے پانچ چیز سے آدمی ہی بنا ہے اور حیوان بھی اور دل اور نطق اور پران اور جسم اور مال اور جن چیز کو جنگ میں ہوم کرتے ہیں وہ ہی پانچ چیز سے بنی ہے۔ اس رمز کے سمجھنے سے جنگ ہوتا ہے۔ ۱۲ غذا کے بیان میں سنسان برہمن کا سوال۔ پر جاپت نے بہت غور اور تامل کر کے سات غذا پیدا کی ہیں۔ ایک واسطے کہانے عام کے اور دو واسطے اپنے اور ایک واسطے جو آتیا کے۔ حیوانات ہمیشہ محتاج رہتے ہیں اور باوجودیکہ ہمیشہ کہاتے ہیں سیر نہیں ہوئے ہیں جو اس منہ سے واقف ہوتا ہے وہ ادب سے کہاتا ہے اور دیوتاؤں سے وصل ہوتا ہے اس رمز کا مطلب کیا ہے۔ جواب۔ اوس غذا کو جو عام کا حق ہے اپنے واسطے سمجھتا ہے وہ ظالم ناخدا ترس ہے کیونکہ وہ غیروں کی ناحق تلفی کرتا ہے کہ عام کی غذا کو کہاتا ہے۔ دیوتاؤں کی دو غذا سے مراد ہے ۱۔ بہت یعنی ہوم کرنا دیوتاؤں کے واسطے ۲۔ بہت یعنی خیرات اور سخاوت

اولی کائناتوں کے کرنے سے بچانے والے۔ عالم بید اور نشاۃ ثانیہ اسباب
خوشحالی خلافت کے ہیں اگر کوئی بید کو نہ پڑھے اور جو پڑھے وہ مطلب کو سمجھے
تو فقط ماتہ میں رکھے سے کچھ نتیجہ اؤسکو یا خلافت کو نہیں ہے جیسے کسی کے
پاس سامان کا شتکارا ہووے اور زراعت نہ کرے پس کچھ حاصل ہوگا
اسی طرح جو امید جگہ غیر فکری اور آتما کو نہ بچانے اؤسکو کچھ نتیجہ نہ ملے گا اور فانی
اشغال میں وقت ضائع ہوگا پس چاہی کہ سب کو چھوڑ آتما کو بچانے اور اؤسکا
دریان دہرے کو آتما دنیا اور عقبی یعنی جس کی لذت کا طالب ہو دینے والا ہے

- ۱۔ یوم کے کرنے سے دیوتا سیر اور خوش ہوتے ہیں اور رفع پاتے ہیں۔
- ۲۔ بید کے پڑھنے سے رکبیشہ خوش ہوتے ہیں۔ ۳۔ جو پیروں کے منت طعام
تقسیم کیا جاوے اوس سے پتر خوش ہوتے ہیں۔ ۴۔ تربیت اور پرورش میں
اور فرزند از خاندان کے مروج سے دی آسودہ ہوتے ہیں اور شکر گزار رہتے ہیں۔
- ۵۔ علوم کے واسطے جو غذا اور شرب اور مکان اور لباس اور اسباب عیش اور عقل
اور علم اور طہیان لیا جاوے اوس سے دی ممد اور معاون رہتے ہیں اور نیک نام
کرتے ہیں۔ ۶۔ حیوانات سے اگر سلوک کیا جاوے دی بھی محنت کرتے ہیں اور زمین
جو آتما ہے خوش ہوتی ہے۔ ۷۔ جو جانور چرند یا پرند گہر میں آدمیوں کے رہتے ہیں
اگر دیوتا کو جسطرح تمنا کرتے ہیں محسن کے جان اور مال کو مانتے ہیں۔ ۸۔ تمام
انجی بقا کو جسطرح تمنا کرتے ہیں کو بہن دی یا سچ میں۔ ۹۔ برہم جگ بید پڑھے او
نفل اس مہا جگ میں کرنے کو بہن دی یا سچ میں۔ ۱۰۔ دیو جگ آگ میں کوئی چیز ڈالے سو ہو
کے مطابق عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ ۱۱۔ دیو جگ آگ میں کوئی چیز ڈالے سو ہو
۱۲۔ پتر جگ مردوں کی ارواح کیواسطے کہا نا بائنا ۱۳۔ مکہ جگ
غریب اور محتاج اور فقیر کو محتاج اؤد کہا نا مجتہا اور اؤسکو انکار کہتے ہیں
۱۴۔ جگ آتما ہے کہ جس کا جسکو اؤسکا رہے وہ اؤسکو کرنا لاز ہے

اعلیٰ مگر تعظیم اور فرمانبرداری بادشاہوں کی ایندواجب ہے وجہ بھیہ ہو کہ مقررہ
عالم کا انکے ذمہ ہے کہ انکار اجسو برہم لقب ہو۔ راجا حکیم کا اور حکیم راجا
محتاج ہے جو ایسے برہمن اور ایسے راجا کو قتل کرتا ہے وہ بنیاد اپنی اور عالم کی
اوکھاڑتا ہے اور بیچ آسائیش کو کاٹتا ہے پس گناہ کبیرہ کرتا ہے۔ جانتا چاہئے
کہ راجا عادل اور برہمن عالم اور عادل کے قتل کا گناہ مساوی ہے۔ ۳ جب
ان دونوں قوم سے انتظام معاملات اور معاش نیاوی کا سر انجام نہ ہو سکا۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ ۱۱۔ ۳۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔

حیوانات کو ناقص عقل سمجھتے ہیں دیوتا اسی طرح پوجا رہا ہو کہ بوقوت اور ان کو
 سمجھتے ہیں۔ دیوتا کبھی ایسے آدمیوں کو راہ نیکے بتا دین گے کیونکہ جب یہ راہ
 حقیقت کو پا دین گے انکی خدمت نادران کی طرح کیوں کریں گے۔ اپنے ہرج اور
 تکلیف کو کوئی ردا نہیں رکھتا ہر اور حال میں پہنچے ہوئے شکار کو صیاد اپنی خوشی
 سے کب چھوڑ دیتا ہے پس دیوتا ایسے خدمتگاروں کو جو غلاموں سے زیادہ ہوں
 وہ راہ کیوں بتا دین گے جسے یہ آزاد ہو جاوین اور خدا شناس اور خدا پرست
 ہو دین اور ان سے انہی تین شریف خیال کریں۔ بلکہ دوسرے ہمیشہ اتر و زمین
 رہتے ہیں کہ ان حیوان خصالوں کو کوئی راہ معرفت حق کی نہ بتا دے
 اور ہماری خدمتگاری سے نہ ہٹاوی اور بیدار و رشا ستر سے واقف نہ کر دے
 مولف یہ سمجھتا ہے کہ بیداری کی سستی کے ہے اور اس کے معنی بھی کچھ پوشیدہ بطور
 رخصت نہیں ہیں بلکہ بہت صاف ہیں لیکن یہ عبارت خود پوشیدہ تھی چاہئے
 کہ اندک غور کریں جب اسکو پیر میں ایک آدمی سے مولف نے کہا کہ تو اپنے غلام کو
 کچھ پڑھاؤ اس نے جواب دیا کہ اگر یہ علم اور ہنر سے بہرہ پاؤں گا مجھے بظرف حقارت
 دیکھنا میں بے علم ہوں اور میری خدمت بھی کرے گا بلکہ اپنے تئیں آزاد کرے گی
 فکر میں رہے گا۔ ۱۱ انتظام میں عالم کے۔ ۱۔ برہما بصورت آگ کے ظاہر ہوا
 اور سوت سوا اسے اور کوئی نہ تھا اس نے عالم کو پیدا کیا مگر پرورش کر سکا پس
 متفکر ہوا کہ کوئی اور پیدا ہو کر وہ پرورش عالم کی کرے پس برہما کو برہمن فرض کر دے
 ۱۔ ۱۔ جہاں درحفاظ دیوتا و نکا ۲۔ برن بادشاہ اور موکل پالی اور جہاں در نکا
 ۳۔ جہاں در زمان برہم بدیا کا بادشاہ کہ غذا اس سے پیدا ہوتی ہے اور غذا اس حیات
 اور حیات سے علم اور عقل بر جا رہتے ہیں۔ ۴۔ زور و حیوانات اور ابرو
 برق کا بادشاہ۔ ۵۔ جنم عالم ارواح کا بادشاہ اور بیماری اور موت کا۔
 ۶۔ مہادیو بنارون اور زور اور وں کا بادشاہ انکو چتر ہی فرض کر دے۔
 اگر ان در عالم برہم بدیا کا چتر ہی سے افضل ہے یعنی حکیم اور دانایا

اور ہم دوجی کا اوسکے دل سے جاتا رہا وہ عین برہم ہو گیا۔ ۱۴ اصل سبکی
 برہم ہے تعینات اور تفرقے اقوام کے بجز نطق کے کچھ نہیں ہیں جو
 ایسا سمجھے وہ اپنے اصل سے وصل ہو جاوے۔ بدیو نام ایک رکبشیرات اور
 دن اس تصور میں رہتا تھا کہ میں برہم ہوں اور برہم میں اوسکا یقین تھا اور
 اپنے علم اور یقین سے اوس نے برہم کو پایا جب اوسکا دل تصورات مختلف
 غالی ہو گیا کہنے لگا کہ برہم میں ہوں اور میں ہوں اور وہ میں ہوں اور
 آفتاب میں ہوں اور جو کچھ دیدار شنید اور گفتگو میں آتا ہے میں ہوں پس وہ
 برہن گر بھی ہو گیا پس جو کوئی اوسکی طرح شغل کرے برہم ہو جاوے۔ ۱۵
 مطلوب کو اپنے سے جدا تصور کرے اور دوسرا معنی غیر سمجھے کے اوس سے مشغول
 ہو کر اوس پر کہ میں اور ہوں اور وہ اور ہے اور میں عید ہوں اور وہ معبود ہے
 وہ آئین خدا شناسی سے جا مل جاتی ہے اور طلق حروف آشنا نہیں ہے
 اور کہیں وہ منزل کو نہیں پہونچتا جیسے حیوان آدمیوں کا بوجہ اٹھاتے ہیں
 اور آدمیوں کی شکم کی سیری کو اپنی جان دیتے ہیں اور باوجود خدا کرنے گوشت
 اور پوست اور راحہ کرات دن ڈرتے رہتے ہیں اور گہر اور وطن چور دور
 دراز راہ پر جاتے ہیں اور خیال اور اطفال سے جدا ہو جنگلون میں بے اختیار
 کھڑے رہتے ہیں اور ہر طرح خدمت کرتے ہیں اوسطی یہ چھ صورت انسانوں
 کی رکھتے ہیں دیوتاؤں کی خدمت کیا کرتے ہیں اور اونسے درتے رہتے ہیں اور
 نوع بنوع سے تمام حیوانات کی وضع سے دیوتاؤں کی خدمت کرتے ہیں۔
 جس طرح سے آدمی حیوانات کی خدمتوں سے کہیں شکر گزار نہیں ہوتا ہے اور کہیں
 اونکی خدمت سے خوش ہوئے اونکی جان اور جسم پر رحم نہیں کرتا ہے بلکہ اونسے
 اور اونکی اولاد کے گوشت اور پوست پر دل لگائے رہتا ہے اور اونکی ہڈی
 اور ناخن اور بال اور چربی اور چھلی سب چیز کو متصرف ہوتا ہے۔ دیوتا بھی
 کہہ آدمیوں کا خدمت گزار ہے سے خوش نہیں ہوتے ہیں اور جس طرح سے آدمی

کہلاتی ہے اور جہان جہان جاتی ہے بنام دیگر موسوم ہوتی ہے حقیقت میں
 اک ایک ہے۔ اس طرح سے آسمان محیط عالم کے ہے اور ایک ہر رخ کے شود
 آتش و در رنگ از اختلاف سنگا + ۱۲ جسم بن جیو آتا ہوا کے ساتھ حر
 کر کے پرائن و سوسم تہو جیو آنکھ کے ساتھ وصل کر کے باہر موسوم ہوتا ہے کان سے
 انفصال کر کے سامو کہلاتا ہے دل کے ساتھ وصل کر کے متفکراً کہلاتا ہے حال سے
 کہ جیو آتا ایک ہے مقام اور حالت کے اختلاف ہی بنام دیگر موسوم ہوتا ہے
 تے در گمان این بودم کہ منم ذاکر و توئی مذکور + شد یقینم کنون کہ غیر توئی
 ذاکر و ذکر تیا کرو شکور + ۱۳ جو بے تینز چہل کرب من گرفتار ہے اور ایک صفت
 سے موصوف جملہ صفات کو دیکھتا ہے اور جیکو دیکھتا ہے اوسہیں مشغول ہو جو
 ہو جاتا ہے پس وہ اسی صفت میں فنا ہوتا ہے یہ ناقص ہے وجہ یہ ہر جسے
 ایک صفت سے دیکھا اوسنے ایک ہی صفت کے موصوف کو پایا جسے بھیمہ صفت
 دیکھا اوسنے عالم کی صفات کے موصوف کو پایا پس محیط اور عین کل عالمون کا ہو
 جوتا کہ کو بہمہ صفات موصوف سمجھتا ہے وہ ایک تاکہ بچا پنے سے کل عالم
 کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے اور سب کے پیدا کرنے کو قدرت رکھتا ہے۔ جیسے
 کسی راہ چلنے والے کے کہو جگے پانے سے وہ راہ چلنے والا دستیاب ہو جاتا ہے
 ۱۴ آفتاب و زندا و زرن اور دولت اور ہباب وغیرہ سے عزیز ہے اور سب
 شریف ہوا اور سب بزرگ ہے اور معشوق ہے جو سوائے آتما کے اور کسی چیز سے
 عشق رکھتا ہے یا اوس پرانڈک تو جہہ کرتا ہے وہ جاہل مطلق ہے اور وجہ ظاہر ہے
 کہ اوسکا معشوق فنا ہو گا پس جسکا معشوق مر جاو نکا اوسکی زندگی تلخ ہو گی
 وہ معشوق جسکو فنا نہیں ہے آتما ہے۔ ۱۵ تمام مہا پرشون کی رائے کا
 اتفاق ہے کہ آتما کے بچا پنے سے تمام آرزو میسر ہوتی ہیں اور طالب ہی مطلوب
 ہو جاتا ہے کیونکہ آتما سے بزرگ ہو جسے اوس بزرگ کو بچا پانا واجب
 پایا خود وہ ہو گیا۔ پس بزرگون کا بزرگ ہو گیا اور جسے کہا کہ میں برہم ہوں

فرض کرو جب عورت سے متصل ہو شیخو دکال ہو تاہو - ۳ مرد کا نام برش
 اور من عورت کا نام ہتری اور ست رو پا قرار دیا یہ اشارہ آدم اور نوا سے
 ہے اور برہنہ اور سناوتری ہو - ۵ جب من اور ست رو پا کا اتصال ہوا جیسے برہنہ
 نے خواہش کی کہ وحدت سے کثرت ہو نوع انسان کی خلقت ہوئی - ۶ بہرست
 روپانے گامی کی صورت قبول کی اور من نے بیل کی پس خلقت بیلون کی ہوئی
 اس طرح جملہ حیوانات نر اور مادہ کی - جو اس من کو سمجھے جب بدن سے پیدا ہو
 ہرن گرہم ہو جاوے - ۷ ہرن گرہم یعنی مجموعہ عناصر لطیفیت اور زہدیت
 صورت پر جابت یعنی میولی عناصر کثیف کی قبول کتب اور من کا ام سرشتی
 یعنی موجودات اور مخلوقات ہوا پر او نے اپنے دونوں ہاتھ مونہ میں دی اور
 آگ پیدا ہوئی جس میں جگ اور ہوم کرتے ہیں - ۸ تمام دیوتا عضو پر جابت کے
 ہیں اور جو رطوبت تمام عالم میں سے یہ نقطہ پر جابت کا ہے اور اس کے ہوم
 کہاں کہتے ہیں یعنی آبجیات - جو موجودات ہر یا خوراک ہر یا خوردہ ہے
 پس غذا آبجیات اور چاند ہے اور خوردہ آگ اور آفتاب ہے - ۹ ہرن گرہم
 پہلے خواہش کرنے سے اوم تھا بعد خواہش کرنے کے ہرن گرہم ہوا - ۱۰ سرفور
 دیوتا بمعنی مومل اور زشتی خلقت انسان سے اشرف اور اعلیٰ موسوم ہیں مگر
 انسانوں میں سے ہیں اور پیدا کر نیوالا سرون کا سرفور اشرف ہر ہرن گرہم ہے
 نام اور صورت ظاہر ہوئی اور پریم آتما اجسام میں تمام موجودات کو سما یا اور بال بال
 میں موجود ہوا - جیسے کہ چھری میان میں اور آتش غریزی جسم میں اور جہڑا لگن
 معدہ میں اور درخت تخم میں جو اس رفر کو سمجھے وہ اپنے ہونے زیادہ کے پیدا کرتے ہیں
 تا در ہوسے - ۱۱ پہلے درخت تخم میں پوشیدہ تھا جب درخت نے صورت
 اور نام کو پایا تخم اس کے اندر پوشیدہ ہو گیا اگرچہ آتما نظر نہیں آتی ہے سبب یہ ہے
 کہ جس چیز سے آمیزش کرتی ہے عین وہ ہو جاتی ہے اور صفت اور عادت
 اس کی قبول کرتی ہے جیسے حرارت غریزی جب معدہ میں جاتی ہے جہڑا لگن

سم بیہوش کیونکہ اس کے معنی گویا می اور م کے معنی پران۔ پس سام نطق اور
 پران کا نتیجہ ہے اور تمام اجسام میں یعنی جو جسم مجر کا ہے یا الما ہی کا سب کے
 بدن میں برابر ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جان سب کی برابر ہے گو کہ جسم چوٹے اور
 بڑے ہوں۔ چونکہ تینوں عالم کا ایک ہی حال ہے اس وجہ سے سام ہے۔ اس منکر
 جو سمجھ وہ سب میں برابر ہو جاوے۔ پران اور گیت کے معنی نطق پس پران
 میں یہ صفت موجود ہے۔ زیادہ تعریف برہدت کی کہتا میں بھی رقم ہے۔ ۵
 سام کے پڑنے کو تال اور سر یعنی علم موسیقی سے آگاہی کہاں چاہی جب تک یہ علم
 ہنر کا اثر مرتب نہ ہو گا اور گانے والے کو خوش آواز ہی ضروری اور ترکیب
 اور سلی تعمیل کی یہ محو کہ پہلے تین منتر پڑے تب بید کی قرات شروع کرے۔ ۱۔ مجھے
 است یعنی کذب سے کہ ہی گناہ ہے جدا کرست یعنی حق اور راستی سے کہ ثواب ہے
 ملاوے کہ وہی عین بقا ہے ۲۔ تم سے کہ یہی اسباب دوی اور نفاق کا ہے
 جدا کر اور نور وحدت سے ملاوے ۳۔ سچ سے کہ یہی اسباب موت اور نادانی اور
 گمراہی ہے جدا کر کے گیان بخش دی جو سطر سے تعمیل کرے جو مراد ہے حاصل ہووے۔
 ۱۰۔ پیدائش عالم کی تعریف یعنی سرشتی کی تمام رنگ اور شکل اور صفت ہر گز
 کے اندر پوشیدہ ہیں پس بھی صورت ہر گز بہہ کی تھی۔ اب یہی جو چاہے
 ہر گز بہہ ہو جاوے یعنی تعینات سب کا چوڑ دے سوا کی کتا می کے دوی
 نہ کہ پس مجموعہ عناصر لطیف ہو جاوے۔ اور جب ایک ہو جاوے خوف ہی نہ رہے کہ
 خوف دوسرے سے ہوتا ہے جب کوئی دوسرا نہ ہے ڈر کہار ہے۔ ۲۰۔ ہر گز
 نے خیال کیا کہ سچ میرے اور کوئی نہیں ہے (اہم) کہا ہندی میں فارسی میں
 عربی اسم انگریزی آئی ۳۔ تنہائی سے مسرت اور آرام اور قہر سچ نہیں ہوتی ہے
 دوسرے کی خواہش کی یعنی عورت کی پس سبب خواہش کے ایک سو دو ہو گئے
 ایک کا نام پُرش بمعنی پت دوسری کا نام پتنی بمعنی عورت یعنی ایک چنے سے
 دو دال ہو گئے یہ اشارہ برہم اور مایا ہے۔ ۳۰۔ مرد جب تک تنہا رہی مثل دال

ہے اور کے معنی پران اور اور گانے والا اور نطق۔

فرشتوں کو جب صورت سے پہلے جو شوق و کار و بار ہو گا اور ۲۰۰ روٹیاں اور پشیم
 اور ان صورت کا نام تہنجا اور ست دریا قرار دیا گیا ہے اور اس کا نام اور ست
 ہے اور یہ سلا اور ساوثری ہے۔ وہ جب سے اور ست دریا کا اتصال ہوتا ہے تو
 اسے قوس میں لے کر وہ ست سے گزرتے ہوئے غنسان کی طاقت ہوئی۔ اور اس
 روپانہ گا سی کی صورت قبول کی اور اس کی پیل کی طاقت بلون کی ہوئی
 اسے پہلے جہلم دیوانہ اور او کی۔ جو اس سے گزرتے ہیں جب وہ ان سے پیدا ہوتے
 ہیں اگر وہ پیدا ہوئے۔ ۱۔ ہرن گریہ یعنی گریہ سے اس کی طاقت اور اس کی طاقت
 صورت سے پہلے طاقت یعنی پیل سے اس کی طاقت کی قبول کی اور اس کا نام پشیم
 یعنی وجودات اور مخلوقات خواہ چاروٹے اپنے دونوں اہل ہونے میں ان کی
 آگ پیدا ہوئی جس میں ایک اور ہوم کرتے ہیں۔ ۲۔ تمام دیوانہ اور اس کی طاقت
 میں اور جو اس کی تمام عالم میں سے یہ طاقت ہے طاقت کا ہے اور اس کی طاقت
 کہاں سے کہیں یعنی آجیا ہے۔ جو وہ وجودات جو اس کی طاقت سے پیدا ہوتے
 ہیں غذا آجیا ہے اور چاند اور خورشید آگ اور آفتاب اور ۴۔ ہرن گریہ
 پہلے غور میں کرنے سے اور تمہا بعد غور میں کرنے کے ہرن گریہ ہوا۔ ۱۰۔ اس کی طاقت
 دیوانہ یعنی مکمل اور فرشتے طاقت انسان سے اشرف اور اس کی طاقت میں
 انسانوں میں سے ہیں اور یہ اگر تیرا اور تیرا اور اس کی طاقت میں
 نام اور صورت ظاہر ہوئی اور یہ اسم تھا اجسام میں تمام وجودات کو سبب اور سبب الی
 میں جو ہوا۔ ۱۱۔ جسے کہ چھری بیان میں اور اس کی طاقت میں اور چھری الکن
 سعدہ میں اور وقت میں جو اس سے گزرتے ہیں وہ اپنے ہونے اور نہ پیدا کرتے
 تا وہ ہونے۔ ۱۱۔ پہلے اور وقت میں پوشیدہ تھا جب وقت کے صورت
 اور نام کو اپنا تمام اس کے اندر پوشیدہ ہو گیا اگرچہ آتا اور ظاہر ہوتی ہے سبب
 کہ میں چھری سے آئینہ کش کرتی ہے میں ہر جاتی ہے اور صفات اور عادت
 اور اس کی قبول کرتی ہے جسے حرارت غریزی جب سعدہ میں جاتی ہے چھری

سام بید ہے کیونکہ اس کے معنی گویا می اور م کے معنی پران۔ پس سام نطق اور
 پران کا نتیجہ ہے اور تمام اجسام میں یعنی جو جسم مجہر کا ہے یا لما ہی کا سب کے
 بدن میں برابر ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جان سب کی برابر ہے گو کہ جسم چوڑے اور
 ٹیسے ہوں۔ چونکہ تینوں عالم کا ایک ہی حال ہے اسوجہ سام ہے۔ اس منکر
 جو سمجھے وہ سب میں برابر ہو جاوے۔ ۲۳ پران اور گیت کے معنی نطق میں پران
 میں یہ صفت موجود ہے۔ زیادہ تعریف برہدت کی کہتا میں بھی تم ہے۔ ۵
 سام کے پڑنے کو آں اور سر یعنی علم موسیقی سے آگاہی کمال چاہی جب تک یہ علم
 ہنوگا اثر مرتب نہ ہوگا اور گانے والے کو خوش دل داری ہی ضروری اور ترکیب
 اور سکی تعمیل کی یہ محو کیے پلے تین منتر پڑے تب بید کی قرات شروع کریں۔ ۱۔ مجھے
 است یعنی کذب سے کہ ہی گناہ ہے خدا کرست یعنی حق اور راستی سے کہ تواب ہے
 ملاوے کہ وحی عین ابقا ہے ۲ تم سے کہ یہی اسباب دوی اور نفاق کا ہے
 خدا کر اور نور وحدت سے ملاوے ۳ بج سے کہ یہی اسباب موت اور نادانی اور
 گمراہی ہے خدا کر کے گیان بخش دی جو سطر جسے تعمیل کرے جو مراد ہے حاصل ہووے
 ۱۰ پیدائش عالم کی تعریف یعنی سرشتی کی تمام رنگ اور شکل اور صفت ہر گز
 کے اندر پوشیدہ تھی میں بھی صورت ہر گز بہہ کی تھی۔ اب بھی جو چاہے
 ہر گز بہہ ہو جاوے یعنی تعینات سب کا چہرہ دے سوائی کتائی کے دوی
 نہ کہ پس مجموعہ عنام لطیف ہو جاوے۔ اور جب ایک ہو جاوے خوف ہی نہ ہے کہ
 خوف دوسرے سے ہوتا ہے جب کوئی دوسرا نہ ہے ڈر کس کا ہے۔ ۲۰ ہر گز
 نے جب خیال کیا کہ بجز میرے اور کوئی نہیں ہے (اہم) کہا ہندی میں فارسی میں
 عربی اٹا انگریزی آئی ۳ تنہائی سے مسرت اور آرام اور تفریح نہیں ہوتی ہے
 دوسرے کی خواہش کی یعنی عورت کی پس بسبب خواہش کے ایک سو دو ہو گئے
 ایک کا نام مریش بمعنی بیت دوسری کا نام پتنی بمعنی عورت یعنی ایک چنے سے
 ایک سے تنہا رہنے کا نام

ہے اور کے معنی پران اور اودھانہ والا اور نفاق ہے۔ بیت

رجب عورت سے متصل ہو شیخ و کامل ہوتا ہے۔ ۳ مرد کا نام پریش
 عورت کا نام اتھری اور ست روپا قرار دیا یہ اشارہ آدم اور نوح سے
 برہنہ اور ساوتری ہے۔ ۴ جب من اور ست روپا کا اتصال ہوا یعنی بزم
 آتش کی کہ وعدت سے کثرت ہو نوع انسان کی خلقت ہوئی۔ ۵ پیرست
 نے گامی کی صورت قبول کی اور من نیل کی پس خلقت بیلون کی ہوئی
 حج جملہ حیوانات نر اور مادہ کی۔ جو اس من کو سمجھے جب بدن سے جدا ہووے
 زخم ہو گیا و سے۔ ۶ ہرن گر بہ یعنی مجموعہ عناصر طہیت اور بسیدہ
 ت پر جا پت یعنی سیولی عناصر کشیف کی قبول کتب اس کا نام سرشتی
 وجودات اور مخلوقات ہوا پر اس نے اپنے دونوں ہاتھ مونہ میں دی اور
 ۷ ادا ہوئی جس میں جگ اور ہوم کرتے ہیں۔ ۸ تمام دیوتا عضو پر جا پت کے
 اور جو رطوبت تمام عالم میں ہے یہ نقطہ پر جا پت کا ہے اور اس کو موم
 کہتے ہیں بمعنی آبجیات۔ جو موجودات ہو یا خوراک ہو یا خوردہ ہے
 غذا آبجیات اور چاند ہے اور خوردہ آگ اور آفتاب ہے۔ ۹ ہرن گر بھہ
 و آتش کرنے سے اوم تھا بعد و آتش کرنے کے ہرن گر بہ ہوا۔ ۱۰ سفور
 بمعنی موکل اور زشتی خلقت انسان سے اشرف اور اعلیٰ موسوم ہیں مگر
 نون میں سے ہیں اور پیدا کر توالا سرون کا سرون اشرف ہے ہرن گر بہ ہے
 اور صورت ظاہر ہوئی اور پریم آتما اجسام میں تمام موجودات کو پایا اور بال بال
 ہو جو ہوا۔ جیسے کہ چھری میان میں اور آتش غریزی جسم میں اور جہڑا لگن
 ۱۱ ہن اور درخت تنخم میں جو اس رنر کو سمجھے وہ اپنے سے زیادہ کے پیدا کرتے ہیں
 مادر ہور سے۔ ۱۲ پہلے درخت تنخم میں پوشیدہ تھا جب درخت نے صورت
 و نام کو پایا تنخم اس کے اندر پوشیدہ ہو گیا اگرچہ آتما نظر نہیں آتی ہے سبب یہ
 کہ جس چیز سے آمیزش کرتی ہے میں ہ ہو جاتی ہے اور صفت اور عادت
 اس کی قبول کرتی ہے جیسے حرارت غریزی جب معدہ میں جاتی ہے جہڑا لگن

میل آن شود بہ ازان + و رکند خواہش آن بود کہ ازان + ہ گرفتاران لذت
محسوسات محسوسات ہمیشہ کم نظر آویں گے - ۶ جیسے نیک اور بد سب اسی جہان میں ہیں
وہیے سر اور اسرار ایک ہی جسم میں ہیں اور ہمیشہ طرفین میں جنگ اور جہاد ہوتا ہے
اور ہر کوئی اپنا غلبہ در دوسرے کا استیصال چاہتا ہے - ستوگن یعنی تین کو ستر
اور جوگن اور ستوگن کو اس فرقیں کرو - ستوگن چاہتا ہے کہ میں غالب ہوں اور جوگن
چاہتا ہے کہ میں دو نوٹ کے ستوگن کو جہان ناپید کر دین لیکن کہی ستوگن کا غلبہ ہوتا ہے
اور کہی اون دو نوٹوں کو بالکل اخراج دوسرے کا ایک ہی کہی نہیں ہوتا ہے کہ یہ متعین اور
ہے - ۷ فرشتوں نے اپنے رتبہ کے لائقوں سے مشورت کر کے تجویز کیا کہ گنہگاروں
جگہ واسطے مدافعت معاندین کے کرنا چاہی کہ یہ جگہ اصل اصول تمام نوٹ کے جگہوں کا ہے
اور اس جگہ میں قتل حیوانات کا مطلق نہیں ہوتا ہے کہ آزار جائز اور کا سخت نارہر
اور اس کو اسرون پر غلبہ ملتا ہے - ۸ جو ہوں ظاہری اور باطنی اور قوت افعالی کو
لگاتے واسطے شریک کیا اور جگہ کا کرنا شروع کیا - ہر ایک حواس نے بطور خود
یاد الہی شروع کی تاکہ اس دشمن پر فتح ملے - وہ ذکر جو کیا تھا فقط اوم ہے - ۹
شیاطین نے اپنے غلبہ کے واسطے بہشت اور اگلے جنم اور پتر کوک میں دوسرے اقسام
جگہوں کو شروع کیا اور جو ہوں کو واسطے مدد کے مقرر کیا - نطق نے انکو قصے اور
کہانی کی طرف متوجہ کر دیا اور سیط جہاں ایک حواس نے محسوسات کی لذت کو متائق
کیا چونکہ تمیز نیک اور بد اور دوست اور دشمن کی عقل سے ہوتی ہے اور عقل علم
سے اور علم تسخیر جو ہوں اور یہہ شیطانوں سے دور رہتی ہے - پس ان کو آداب
جنگ یعنی جگہ کے معلوم نہ ہوئے - ۱۰ حواس سرورن کے نیک فعل کرتے ہیں جسے نواز
ہوتا ہے ہر ایک حس کی تعریف ہوتی ہے - ان نطق سے وہ بات نکلے جو خلاف
توحید کے ہو یا خلق کی گراہی کو سبب ہو یا جو بے بیم ورجا سے متعلق ہو یا علم اور
عقل کے خلاف ہو گناہ میں داخل ہے اور اسرا بتی ہے - اگر وہ بات کہ جسے
پرستش کی محبت پائی جاوے اور مشرکوں کے طور پر نہو اور خلاف حق کیوں دینا اور

۴ جہان میں ہر ایک اپنے اپنے جہان میں رہتا ہے اور اپنے جہان میں رہتا ہے اور اپنے جہان میں رہتا ہے

۴ اسرار میں ہر ایک اپنے اپنے جہان میں رہتا ہے اور اپنے جہان میں رہتا ہے

صراوت سے اپنے کہا نے کو اسکو ہلاک کیا اور حیوانات کو واسطے غذا دیو تا ان
 مقرر کیا ۷ اسید جگ میں تمام دیوتا حاضر کرتے ہیں بلکہ کرنے والا جگ کا سران کہ
 لقب ہوتا ہے اسکو سب میں فضیلت ہوتی ہے ۲ وہ گہوڑا آفتاب ہے جو روز
 ہوتا ہے اور جسم اسکا ایک برس ہے اور خواہش کی جواگ ہے وہی آفتاب ہے اور زمین
 جسم آگ ہے ۳ آفتاب اور آگ اور اسید برائے نام تین میں حقیقت میں ایک ہے
 چاہے کہ اسکی حقیقت کو غور کرے پرموت پر فتح پاوے ۸ تین دیوتا آگ
 اور آفتاب میں حقیقت انکی موت یعنی ہرن گریہ ہے جو اس من کو سمجھے ہرن گریہ
 ہوتا ہے ۹ اوگیت برہمن اپرجاپت اسکو کہتے ہیں جس میں سر اور اسر دو نو
 ہو دین اور خواہش ظاہری اور باطنی رکھتا ہو ۱۰ جسکے حواس متوجہ زکار اور افعال
 معقولات کو ہو دین وہ سر یا دیوتا یا فرشتہ جو سمجھو وہ ہے جسکے حواس متوجہ
 محسوسات لذات فانی کے ہو دین اور جہل اور ظلم اور شہوت اور غضب سے فعل کری اور
 ناقص علم پاوے اسراجن یا خبیث یا شیطان جو فرض کرو وہ ہے دیوتا کی
 لغوی معنی میں آرزو نیک، فعلی ۱۱ اس کے معنی خواہش لذات فانی ۱۲ مبتلا حور
 ظاہری اور لذات محسوسات اور جہل مرکب اور جہل سبط اور شہوت اور غضب
 اور ظلم جو میں شیطان اور جن اور اسر اور دیت میں اور یہ سب اسی انسان کے جاہ میں ہیں
 پوشیدہ نہیں ہیں اور کثرت میں اور ظاہر ہے کہ بے علم اور بدکار بہت ہیں ۱۳ جو لذات
 محسوسات کو فانی جانتے ہیں اور حکمت اور شجاعت اور عفت اور عدالت سے عمل کرتے ہیں
 اور کشف اور اشتراق اور وہ اپنے نظریں مکان رشتہ تک کہتے ہیں اور جو ہوں کو
 اپنے قابو میں رکھتے ہیں اور بدی اور خلق آزاری کی طرف جانے نہیں دیتے ہیں ہی
 دیوتا اور فرشتے اور مومنین اور پیغمبر بھی اسی لباس انسانی میں ہیں پوشیدہ نہیں
 ہیں مگر کیا بلکہ نایاب ہیں ۱۴ دیوتا زن میں ہی جو زیادہ نیکی کی طرف متوجہ ہیں و
 مہارشی ہیں اور مہادیو ہیں شیاطین میں ہی جو زیادہ شیطنت کرتے ہیں مہارجن ہیں
 آدمی را دھرمہ سمجھون ست ۱۵ از فرشتہ سرشت و از حیوان ۱۶ گر کی

۲۱ سینہ زمین یہ سب آگ سے بنے جو کوئی اس مرکز کے ماکو پاوے وہ عالی مرتبت ہووے۔ ۲ پر جاپت یعنی ہولی عناصر کثیف کی تعریف۔ ۱ پر جاپت چاہے کہ کثیف اور لائق جس پیدا ہووے اور نطق کیا ویں یقیناً یونید جو نام رکھ بیدار و جرمید اور سام کے معرہ میں پیدا کئے اور ہرن گرہ اور پر جاپت نے اتصال کیا پس نقطہ پیدا ۲ نقطہ سورج اور اس سے روشنی اور اتے بریں پیدا ہووے جبکہ آفتاب تھا سال اور مہینا کچھ نہ تھا۔ ۳ ایک سال میں مزاج آفتاب کا ظاہر ہوا جب ہرن گرہ نے آفتاب کے کہانے کو موہنے پہلایا آفتاب نے در کے آواز بہان کی ۴ یہاں سے نطق ظاہر ہوئی غرض کہ یہاں آواز سورج کی ہے ۵ ہرن گرہ نے سورج کو غذا کا مل قبول کیا پس واسطے اپنے سیر ہونے کے انواع اور اقسام کی موجودات کو مخلوق کیا چنانچہ اوسے آواز سے آسمان اور نام ہرشی کا جو موسوم ہے جدا جدا مقرر ہوا۔ ۶ رکھ بید پھر جرمید پر سام بید ایک دوسرے کے بعد ہوا ۷ پیر اوزان سحر منطوم ۸ پیر سترتی بیدون کی ۹ تمام ترکیب جگ اور تپ اور کر یا اور کرم وغیرہ کی ۱۰ رگ مراد ہے کہ چارون مسٹر نظم کے برابر ہووین اور عدد و جود کے بھی ہر مصرعہ میں برابر ہوں۔ جگر مراد ہے کہ برخلاف اسکے کمی اور بیشی واقع ہو۔ ۱۱ مراد ہے کہ بطور گیت کے ہو جیسے مانا اور ہو ہو ۱۲ ہرن گرہ نے ہر ایک شے پیدا کرنے کے بعد کہانے کا قصد کیا اوسو سطح اوسکا نام اہوت مقرر ہوا بمعنی کہانے والا ہرشو کا۔ جو اس سفر سے واقف ہوتا م کو ل اور مشروب کی کیفیت سے آگاہ ہووے اور لذت پاوے ۵ ویراٹ عبارت ہے ہیئت مجموعی سے ۱ ویراٹ فریاضت کی پس حرارت اس شقت سے اور پیر غلاب ہوئی اوسے کوئی نام اور قوت اجسام اور پران پیدا ہوئے۔ ۲ جب پران ہرن گرہ کے جسم سے جدا ہوا اوسے جسم میں دم پیدا ہوا پیر چاہے کہ نجاست ورم کی دور ہو جاوے ۳ اوسے معنی میں ورم سید کے معنی میں پاک کرنا۔ حامل سید کے جو ورم کو دفع کرے اوسکو اسمید کہتے ہیں اور اس اسمید جگ کا ثواب ہے ۶ ہرن گرہ کا جسم گھوڑا ہوا اور خواہش کی رسی سے بند

۳ تازی اور کچی اس پر سر چڑھتے ہیں ۴ ترکی اس پر آدمی سوار ہوتے ہیں
۵ خلوہ اسکا مہاسنڈر بمعنی مہا اکاس یعنی لاسکان ۶ رسی اوسکی پریم
آتما ۷ تمام عضو اور سباب گہڑے اور جگ کو موجودات عالم کی فرض کرے
اور سب کو اپنے جسم میں تصور کر کے آتما میں محویت کرے ۸ یہ اسید جگ ہے
اور اسطرح کے جگ کا ثواب لا انتہا ہے ۹ ہرن گربہ کی تعریف میں
ا ہرن گربہ میولی عناصر لطیف کو کہتے ہیں اور مجموعہ عناصر بے طہی بولتے ہیں
اور مبداء اور عقل کل اور جبریل بھی سمجھتے ہیں مولف رنگن سرجو سرگن ہوا ہے
وہ ہرن گربہ ہے ۲ یہ عالم جو نام اور صورت رکھتا ہے پہلے ہرن گربہ میں
محبوب تھا اور اسوقت ہرن گربہ کوئی رنگ اور شکل اور نام نہیں رکھتا تھا مگر
خوش یعنی اشتہا اوس میں تھی ۳ کہانے والا شے کا موت اوس شے کا ہے
اس وجہ سے ہرن گربہ کا نام موت رکھا گیا۔ ۴ ہرن گربہ بے خواہش کو بے طہ کیا
اور چاہا کہ دل یعنی قلب پیدا ہو پس تصور ہوا کہ میں صاحب دل ہوں ۵ صاحب دل کو
یعنی دل کے رکھنے والے کو ریاضت اور مشقت کرنا ضرور ہے ۶ ریاضت کرنے
والو کو پانی بھی مطلوب ہے۔ پس پانی کو ہرن گربہ نے پیدا کیا ۷ ریاضت کو ارگن
کہتے ہیں اور وہ پانی جو ریاضت میں کارآمد ہوتا ہے اوسکو ارگ بولتے ہیں جو
اس ارگ کی حقیقت کو سمجھے اوسکو جب ضرور ہوا خود پانی میسر ہو۔ جیسے ہرن
گربہ کو پانی میسر ہوا اور پانی سے لذت ملی ۸ ارگ کو پانی پر کف جمع ہوا پھر وہ
سخت ہو گیا وہ زمین ہوئی ۹ اس مشقت اور ریاضت کے کرنے سے حرارت
پیدا ہوئی ۱۰ حرارت سے آگ پیدا ہوئی جسکا فعل جلانا ہے ۱۱ آگ سے آفتاب
۱۲ آفتاب سے ہر غرض کہ یہ تیشوں مرتبہ میں برابر ہیں گو کہ تین نام اور تین صورت کے ہیں
۱۳ تین طرح کے پیران ہیں ۱۴ آگ کا سر مشرق ہے۔ ۱۵ دونو بازو دو گوشہ
اگنی اور ایشان ۱۶ دہریشٹ کی طرف کا مغرب۔ ۱۷ دونوں بران ہیرت اور بالو
۱۸ دونوں پہلو شمال اور جنوب ۱۹ پیٹہ بہشت۔ ۲۰ پیٹ عالم فضا یعنی خلا۔

اور کار بار کرتی ہے سین کی حالت میں توجہ ہو سونکی باطن کی طرف ہوتی ہے اور
باطنی کاموں کو سر انجام کرتے ہیں۔ ۳۔ سکھیت اس حالت میں آدمی چنبرہ سے تانبہ
اور تمام جوہر لے کے ہمارے ہو کے آتما سے بچا ہوا اور تمام حرکات بیداری اور خواب
خارج رہتے ہیں۔ اگرچہ اس حالت میں جوہر آتما میں محو ہو جاتے ہیں لیکن
جہل اور او دیا ہوا رہتی ہے اور جب موقع پاتی ہے اسکو جگا دیتی ہے اور
جاگرت اور سکھ کے مقامات میں لگاتی ہے۔ ۴۔ اوستہا کا نام تراسیہ یعنی
قلب کی گمان ہوتی ہے اور جب تک او دیا کا سایہ بھی اس پر پڑتا ہی حاصل نہیں
ہوئی آتما میں رہتلاق آتما میں ہو جاتا ہے۔ پس وہ کہتا ہے آتما میں ہوں اور میں
عین برہمن ہوں یہ حالت سب حالتوں اشرف ہے اور جوہر اس حالت میں ہونے
وہی شرافت جو تینوں حالتوں میں برہمن پوشیدہ رہتا مگر اس حالت میں بے حجاب
ہو جاتا ہے اور سوائے برہمن کے اور کچھ باقی نہیں رہتا ہے۔ ۵۔ تینوں حالتوں
میں برہمن جدا خیال ہوتا ہے اس حالت میں ایک ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ برہ دارن اوپ نکہد یہ ستر اکیر میں نمبر ۲ اور حجر بید میں نمبر ۱۱

گیان کو اسمید جگ وغیرہ سے فضیلت ہے۔

۱۔ برہ دارن کے معنی ہیں جگ علی کی ترکیب۔ اوپ نکہد کے معنی ہیں پوشیدہ
اسرار الہی ۲۔ عوام ظاہر ہیں اور کوتاہ عقل اور بے علم اسمید جگ کی ترکیب یہ
سمجھتے ہیں کہ گھوڑے کو آگ میں ڈال کر پھرنے سے جگ ہوتا ہے حالانکہ موعید کی جگہ
مراد نہیں ہے اور یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے اور اس کے معنی بہت عہدہ ہیں۔ ۳۔
باریک بین اور معنی رس فرماتے ہیں کہ گھوڑا اپنے جسم کو فرش کرو۔ ۴۔ علم
اور عقل اور ادب کو آتشکدہ ۵۔ جسم سے موافق علم کے عمل کرنا مثل کتاب کرنے
کے ہے اور نتیجہ اسکا سرور ایمنی ہے۔ غرض کہ اس ترکیب سے اسمید جگ
گیانی اور کیل کرتے ہیں اور کشف اور اشراق سے اعلیٰ مرتبہ پاتے ہیں ۵۔ جسکو
عقل ہو وہ وہ تہوری فکر سے معلوم کر سکتا ہے کہ گھوڑے کے پھرنے سے وہ نفی

ہوتا ہے اور جب پانی کو خشک کر دیا پھر بصورت اصل ہو جاتا ہے اور جسے گھی دیا
 میں رکھنے سے پگھل جاتا ہے اور جب سردی میں کو جو جم جاتا ہے اسی طرح برہم سے
 بید اور بید کے علم سے پر نو ہو جاتا ہے ۱۲ جس طرح دل اپنے ارادہ سے ایک
 عالم کو پیدا کرتا ہے پر جب خیال کو چھوڑتا ہے وہ عالم دلیں مجھو ہو جاتا ہے ویسے
 بید برہم سے بنتے ہیں اور برہم میں لین ہو جاتے ہیں - ۱۳ بید کی سُر تلی ہے کہ پر نو
 کو پت بمعنی برق چندہ اور چکدار کہتے ہیں وجہ بھی ہے کہ تمام عالم اس سے روشن
 ہوا ہے پس سمجھو کہ پر نو کے ذکر سے اسی طرح روشن ہو جاتا ہے ۱۴ پر نو کے
 شغل کی ایک ہیہ ترکیب ہے وہ نور جو آنکھوں میں ہے دامن آنکھ کے نور کو اندر اور باہر
 آنکھ کے نور کو اندر دالے اور دونوں اتصال کی جگہ دل اور دل کا گوشت اور نکی غذا اور
 وہ رگ جس کا سر دل سے لاپا ہے اور اس کی دو شاخ ہو کے دونوں آنکھوں کی پتلی میں
 گئیں اور یہی سبب بنیائی کا ہے انکو برہم سمجھے اور انکا دیان کرے ۱۵ آواز کی
 تعریف - دل حرارت عزیزی کو متحرک کرتا ہے اور بسبب اسکو آگ اور ہوا میں ثابت ہے
 پر ان آواز کو حرکت ہوتی ہے جب وہ پران باد سینہ میں پہنچتی ہے ایک لایم اور پت
 آواز ظاہر ہوتی ہے - اس کا نام مندر ہے - جب وہ سینہ سے گلے میں پہنچتی
 ہے اس سے متوسط آواز پیدا ہوتی ہے اس کا نام پت ہے - جب وہ متوسط آواز
 سو نہیں پہنچتی ہے تیسری مرتبہ بندی میں ہو کے شبہ موسوم ہوتا ہے اور ناد
 کہلاتی ہے - جب زبان سے آواز باہر نکلتی ہے اس سے حرف بنتا ہے اس کا نام
 ماترا ہے اور ناد - حاصل یہ ہے کہ تمام حرف اور ماترا اور لفظ اور جملے اور نظم اور
 نثر دل اور زبان سے بنے ہیں مولف اس مطلب کو مینے پہاگ ہری میں بھی نصیحت
 دیگر کے لکھا ہے مگر آج تک معلوم نہیں ہوا کہ کوئی اس رمز کو ہنوز سمجھا ہے یا نہیں
 اور سب سے حکما ہر ولایت کے اس جملہ کے معنی کو سمجھنا نہایت ضرور ہے کہ یہ
 کلیہ گنجینہ عقل ہے - ۱۶ چاروں اوستہا کی تعریف - ۱۷ باگرت حالت بیداری
 میں - اس حالت میں قوت جو ہو نکی متوجہ محسوسات نامہ ہری کے رہتی ہے

کہ اس ترتیب کے بچانے کو لائق نہیں ہیں کہ یہ صورت پرست ہیں یعنی بدن کو
 اتنا تصور کریں گے۔ ۲۔ اوستا کو لازم نہیں ہے کہ تربیت میں منجمل کرے
 یا خلاف واقع بناوے اسوجہ سے دونوں طالب علموں کو یکساں سمجھا یا لیکن جس طرح
 فکر کرے بقدر ہمت اوستا پس یونانوں نے جو سمجھا اسروں نے اوستی لفظ
 معنی کو برعکس سمجھا غرض کہ جسکی طبیعت جسطرف مائل تھی اوستی و سیاہی سمجھا ۴
 پر جاہت نے دونوں کو تباہ کیا کہ اتنا تم ہو غیر کوئی نہیں ہے۔ اسروں نے جسم کو
 اتنا سمجھا اور تن پرست ہو کر اپنی ہیست ہو گئے۔ عوام جانتے ہیں کہ بازگیر کے
 تماشے محض بے حاصل ہیں مگر اونکو دیکھ کے خوش ہوتے ہیں اسبطح اسرتن کو اتنا
 بیت خوش ہو گئے۔ ۵۔ بموجب بید کے کہ وہ سراپا معقولات ہر دیوتا اور گیانی
 مترادف ہیں محل کرتے ہیں۔ ۶۔ ریشتر کو فرض ہے کہ برہم کا گیان حاصل کرے اور جو
 کوئی خلاف بید اور معقولات کے بناوے اسکو مطلق نہ سمجھنے اور نہ اس پر عمل کرے
 کیونکہ جو خلاف بید کے چلتا ہے اسکی عاقبت خراب ہوتی ہے اور جو ایسی بناوے پر
 چلتا ہے وہ اس پر ہے۔ ۷۔ اتنا تمام نور ہے اور دیکے سوراخ میں مقیم ہے اور اتنا
 کے تین محل ہیں آگ آفتاب پران یعنی تینوں نشان نور کے ہیں اور جو دل
 اور دلیں ہے وہی ان تینوں محلوں میں ہے۔ ۸۔ وہ نور انا یا مجھنی آواز ہے
 کہ پر نو کی نیم ماترا ہے تخم سے پہلے درخت ہوتا ہے پھر کال ہوتا ہے ایسے نیم ترا
 پر نو مثل تخم کے ہے اور پر نو ہنزلہ درخت کال کے ہے۔ ۹۔ وہ نور
 جو پر نو ہے حرارت غریزی کو لیکر پران کے ساتھ اوپر کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ ان
 پہنچتا ہے جہاں سے آواز برآہ ہوتی ہے اور جسے حرف اور آواز بنے ہیں۔
 ۱۰۔ جیسے دیوان حرارت آگ سے اوپر کو جاتا ہے کہ شعلہ آگ کا ہوا سرد ہوتا ہے
 اور جب قدر بلند ہوتا ہے پریشان اور بیط ہو تا ہے اور جیسا سوراخ یعنی محل یا تا ہے
 اوس میں ویسی صورت بنا کے داخل ہوتا ہے اوسیطرح پر نو سے بید ظاہر ہوئی ہیں بید
 عین پر نو ہیں۔ ۱۱۔ جیسے نمک پانی میں ڈالنے سے پانی ہو جاتا ہے مگر نہ اسکا اطل نہ

حاصل نہیں ہوتی ہے اور نہ بھی زیادہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ برصیت و برصیت
 گرد سے اس نے اپنی صورت زہرہ کی بنائی اور اس روں کو علم اور دیا کی تربیت
 کی اور اس روں کو چچ کو چھوٹا اور چھوٹا کو چچ سمجھا یا غرض کہ اس ترکیب سے
 اس گمراہ ہو گئے۔ اس واسطے منع ہے کہ کوئی دستہ قلعے اور کہانی نہ پڑھے
 جنکا سر اور پیر کچھ نہیں ہے اور نہ اوپر عمل کرے کہ کچھ اوس کا پہل بھی نہیں
 علم ناقص اور نامعقول مثل عورت عقیمہ کے ہے کہ جیسے اوس سے بچہ پیدا نہیں
 ہوتا اسے عقل نہیں ہوتی ہے غرض کہ جس حرکت سے کوئی آخرت کی نہ ملے
 عبت ہے۔ جس علم سے معرفت حق نہ ہووے اور دیا ہے۔ بدیا علم باطن
 اور معرفت الہی ہے اور دیا علم ظاہر اور وہ جسے نفاق اور تعصب پایا جاوے۔
 ۲ بدیا کے دو قسم ہیں ایک علم باطن یعنی کشف اور اشراق۔ دوسری ریاضت
 اور مجاہدت کہ حق سے دور رکھے اور کیفیات میں پھنسائے اسکو بھی مثل اور دیا کے
 تصور کرنا چاہئے ۳ اور دیا کی دو قسم ہیں ایک وہ جس سے نتیجہ افعال کا
 مظنون ہو دوسرے نتیجہ نہ چاہنا اس مراد سے کہ درمیان اس عالم اور
 اوس عالم کے فرق ہے اور بدکار ایسی تربیت کیا کرتے ہیں۔ ۴ ملک الموت
 یعنی جہنم نے تجھ کو کہا ہے کہ خواہش کو چھوڑنا یہی آتم گیان ہے۔ چونکہ
 عمل کرے اور نتیجہ نہ چاہے اور گمراہ کی تلاش کرے یہی بدیا ہے کیونکہ اس سے
 دل صاف ہوتا ہے اور معرفت حق کی ہوتی ہے اور وہی سبب رستگاری کا ہوتا ہے
 جو نتیجہ فخلون کا چاہتے ہیں وہ گمراہ ہیں جیسے ایک اندام دوسرے اندام کا ماتہ
 کے چلے دو نو چاہ میں گرتے ہیں اسی طرح اکیانی اور اکیانی کے گرد اور رہبر
 اتنا نہیں پڑتے ہیں۔ ۵۔ دیوتا اور اس پر جا پت کے پاس حاضر ہوئے
 انہوں نے تعلیم گیان کے لگنی اور کہا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تامل کا گیان ہووے
 پت نے بموجب رسم از ستاد دوز کے ہر ایک کے بشری کو دیکھا اور علم
 نہ آزمائش کی تاکہ معلوم ہووے کہ اسکو تربیت و شکر کی یا نہیں میں معلوم ہووے

تلاش میں دولت دنیا کی کڑن اور زمین اور زر اور شان اور شکوہ سب سب مراد ہے
 رہو اور حیات کو اسی کام کی واسطہ سمجھو۔ ۵۔ یہیکہ مانگئے اور در بہ در پرنے کو شرف
 سمجھو کہ یہ سب شرافت کے نہیں بلکہ زالت کرہین ۶۔ تالایق اور بیوقوف
 جو جہل مرکب میں پیسا ہو معقولات کا بیان کرے اور بید اور شامتر کا ذکر کرے۔
 دلیل ظاہر ہے کہ گنجی کو ناخن ہونے سے نقصان ہوتا ہے۔ ۷۔ دعویٰ اپنے علم اور
 عقل پر کرنا۔ ۸۔ چغلی اور دروغی اور مکاری اور حرص اور حسد کرنا اور رقاصی
 اور ایسے پیشوں سے روٹی کمانا۔ ۹۔ چوری اور زہری اور ٹہکی کہ لباس فقیر و نکاح
 پہننا اور کام شیطان کرنا اور محقون کو فریب دیکر اونکا مال مفت کھانا۔
 ۱۰۔ کسی کی تقلید کرنا اور حرص کرنا۔ ۱۱۔ جسکے اختیار میں رعیت ہو وہ نیک سلوک
 نہ کرے بلکہ رعیت کو خراب کرے۔ ۱۲۔ بدویا منتی اور بد عہدی اور بد معاملی و سوء لطف
 اسوقت میں رشوت کھانا اور چوٹے بیم اور جاد کھلا کے کچھ لینا اور جاہل رہنا
 اور رعیت کو ستانا خلاصہ عقلمندی کا ہے جو ایسی حرکات سے باز رہتا ہے وہ
 عالم کی آنکھوں میں خار ہو جاتا ہے۔ ۱۳۔ جن فعلوں سے کسیکو نقصان ہو وہ
 اور بموجب دہرم شامتر کے ممنوع ہو وین اونکا مرتکب ہونا۔ ۱۴۔ اہمت لگانا
 اور کسی مال کو غلب کرنا اور شعیہ بازی اور فسوگری یعنی پر لوگ وغیرہ کرنا
 ۱۵۔ لباس فقیری کا بین کے عمل فقیر و نکاح کرنا۔ ۱۶۔ سب قسم کی معاش کو چھوڑ
 یہیکہ مانگئے پر کمر باندھنا۔ ۱۷۔ اپنے مطلب کے موافق بید کے معنی کو تبدیل کرنا۔
 ۱۸۔ چوٹھی کرامات دکھلانا۔ ۱۹۔ ایسے آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنے سے بھی
 گمان سے محروم رہتا ہے کیونکہ یہ چورون سے ہی بدتر ہیں کہ چور چپا کے
 فعل کرتے ہیں یہ ظاہر میں بھی بدکار ہیں اور ایسے شخصانہشت کو ہرگز نہیں پاتے
 ۲۰۔ بید کی سرتی ہے جو آتما کے منکر ہیں اور آخرت کو نہیں مانتے ہیں اور
 اپنے دل سے بات بنا لیتے ہیں اور کلام عام اور خاص کو تمیز نہیں کرتے ہیں
 ایسے استخاص کی صحبت سے دور رہنا لازم ہے۔ ۲۱۔ وہی علم جسکے سیکھنے سے معرفت

وجود اوس سے ہر اور پرورش کرنے والا تمام جانداران کا ہے اور سب کو نگاہ کرتا
 ہے اور یہی نفسِ طہیرہ اور یہ سب سے بڑا ہر اور سب پر غالب ہے اور خوشی کا دینے
 والا ہے اور محلِ پیدائش سب کا ہے اور فنا کرنے والا ہے اور صاحبِ عالم ہے
 اور پیدا کرنے والا عالم کا ہے اور ہر نگرہ یعنی مجموعہ اور معدنِ ارواح کا
 اور ست بمعنی حق ہے اور سب کا پران ہے اور جس سے یعنی جانِ عالم اور نصیحت
 کرنے والا سب کا ہے اور یہ نقصان ہے اور شبن ہے یعنی پالنے والا اور دہی
 ایک نیت ہو جو دل میں ہے اور آفتاب میں ہے اور تارائیں ہے یعنی سب میں دھند
 سب اوس میں ہیں اور آگ میں ہے اور وہ جو ان میں ہے وہی تو ہے اور کل عالم
 تیری صورت ہے اور یہی خدا کا ہے بمعنی مطلق اس کو نسکار ہے مولف خلاصہ ہے
 کہ جس سے اربعہ عناصر کا وجود ہوا ہے وہ تمام موجودات میں موجود ہے اور جو
 موسوم اور موسوم ہوا خواہ اجرامِ فلکی ہے یا اجسامِ ارضی اربعہ عناصر سے فانی ہیں
 ہیں۔ پھر جس کو تلاش کرتے ہو اوس کو اپنے گہٹ میں دیکھو کہ من ترا از رنگِ جانت
 تو نزدیک ترم + تو مراد بر سرے خلق چرامی طلبی + ہو گہٹ میں سوچت
 نہیں لعنت ایسے زند + ناک اس سنسار کو ہوا سو تیا بند + ۷۷ جن علتوں
 آدمی گمان سے محروم رہتا ہے اور چہل مرکب میں پیوستا ہے اون کا بیان ہوتا ہے
 اس سب سے بڑی علتِ جہالت اور نادانی ہے کہ تحصیلِ علومِ نظری اور علمی سے کسی
 طرح محروم رہے۔ ۲۔ محبتِ نادانوں اور جاہلون کی جو معقولات کو قبول کریں
 اور بیدار و شاستر کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ جو معقولات سے منکر ہو اوس کی یہ حالت
 ہے کہ کوئی درخت سایہ دار اور میوہ دار کے تلے کسی کو بٹھا کے کہے کہ اس کی نیل
 کہا اور یہ بیان آدام کردہ اوس درخت کے تلے انہی حالت سے جلتے شک کرے
 اور خاردار درخت کے تلے بیٹھ کے امید میوہ دہی گو آگن کرتا ہے ۳۔ لذات
 محسوسات فانی میں مبتلا رہے اور اوس کا دل ہمیشہ ہلکتا رہے کہ انکی کچھ انتہا
 نہیں ہے اور آخر فنا ہے اور طالبِ لذات فانی کو کبھی آرام نہ ہو گا ہم ہمیشہ

۷ شمال سے طلوع ۸ آفتاب کے طلوع کی وقت ان سب کو آفتاب کے گرد سمجھو
 اور غروب کے وقت سب کو آفتاب میں محو جانے ۹ یہ سب آفتاب سے
 آسمانیات پاتے ہیں ۱۰ تعریف اس عبارت سے کرے تو صاحب ہی تو پاک
 ہے تو بے صفت ہو تو عین آرام ہے تو بے پران ہے تو بے ذات خود زندہ ہی
 تو بے نہایت ہے۔ پانچویں ضمن۔ دیوتا وزن ترشٹپ ۲۷۲ سرتی و ۲۹
 سرتی سام بیدی ۳ پانچویں اور چھٹے قسم کی آنگ ۴ دو مہینے آخر زمستہ
 اور دو مہینے بعد نسبت ۵ اودان باو ۶ برست اور قمر وغیرہ ۷ سمت بالا
 طلوع ۸ ان سب کو وقت طلوع آفتاب کے چاروں طرف اور وقت
 غروب آفتاب میں محو جانو ۹ آفتاب ہی آسمانیات پاتے ہیں ۱۰ تعریف کی
 عبارت پر تو تیر نام ہے تو حرکت کرنے والا سب کا نور شخص ہے اور سوا نہیں ہے
 پیری اور ضعف نہیں ہے موت نہیں ہے غم نہیں ہے زحل اور راہ اور
 کیت اور نارو ہے جان اور جہان کا نگہبان ہے آدمی اور پرند اور درند
 اور گزند غرض تمام بمعنی سب ہی ۱۱ جب آفتاب غروب ہو گا انکو تلے کی طرف
 تائبہ سمجھو اور تعریف اس عبارت سے کرو۔ ای سب کے رکھنے والے اے
 دانتہ سب کے اور بننے والے سب میں ای بے نقصان ای پاک اور مشا اور شون
 ای حلیم اے تمام آرام جو کچھ ہے تو ہے چھو میں ضمن۔ وہ نور جو آفتاب میں
 ہے اور جسکی تشریح مذکور ہوئی وہی آتما ہے اور ہر جسم کے اندر جو دل ہے اس میں
 مثل شعلہ چراغ کو روشن ہے اور وہ عددی زیادہ چھوٹا ہے اور لطیف ہے
 مگر تمام عالم اسکا عکس ہے بلکہ صورت ہی۔ اور جو کچھ محسوسات میں آتا ہے
 اسکی غذا ہے اور جسکو تلاش کرو وہ اوس میں موجود ہے اور وہی نور ہے
 اور کوئی نہیں ہے اور وہ تیری آتما ہے اور تجھے جدا نہیں ہے اور وہ غذا
 اور ثواب ہی بری ہے اور سیری اور ناتوالی اور مرگ اور اندوہ اور بھوکہ اور
 پیاس سے تیرا ہے اور جو گفتگو میں آتا ہے سب کا وہ صاحب ہے اور عناصر کا

یک نہیں سکتی ابتدا اور انتہا تیرا کچھ نہیں ہے تو کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے تو
تیز کرنے والا عقل کا ہر تو بے مثال اور لامتناہی ہے تو پیدا کرنے والا سب کا
ہے تو سب کی جان ہے تو محافظ اور پاسبان سب کا ہے تو مالک سب کا ہے
تو باطنوں کا باطن ہے دوسری ضمن ۱۔ پانی کا دیوتا وزن ترشت
ہے ۲۔ پندرہ سرتی سام بید کی ۳۔ دوسری قسم کی آہنگ سام بید کی ۴۔
دو بیٹے گرمی کے۔ ۵۔ بیان باؤ۔ ۶۔ گیارہ رو در ۷۔ جنوب سے آفتاب کا
طلوع ۸۔ وقت طلوع آفتاب کو ان سب کو آفتاب کے پس پیش طلوع اور وقت
غروب آفتاب میں صبح جانے ۹۔ یہ سب آفتاب سے اقتباس ٹور کا کرتے ہیں
۱۰۔ اس وقت اوس ٹور کی جو آفتاب میں ہے ان لفظوں سے کرے اول اور آخر
تیرا نہیں ہے بے انتہا تو ہے لائق اور نا پیدا کرتا ہے تو بے کی ایک اختیار میں
تو نہیں ہے خود مختار ہے بے نشان اور بے نشان ہے صاحب قدرت اور
بے نہایت ہی پانے والا سب کا ہے روشن کرنے والا عالم کا ہے تیسری ضمن
۱۔ ہوا کا دیوتا وزن جگتی ہے۔ ۲۔ شترہ سرتی سام بید کی ۳۔ تیسری قسم کی
آہنگ سام بید کی ۴۔ دو بیٹے برسات کے ساون اور بہادون ۵۔ ایاں اور
۶۔ زبرہ اور بارہ بمرج یعنی نواب ۷۔ مغرب سے طلوع ۸۔ آفتاب کے طلوع کو
وقت ان سب کو آگے اور پیچھے آفتاب کے جلال اور وقت غروب آفتاب میں صبح
۹۔ یہ سب آفتاب سے آجیات پاتے ہیں ۱۰۔ حمد کی عبارت تو عین آرام ہے
تو گفتار سے منزہ ہے تو حرف اور اسم اور فعل اور ضمیر سے باہر ہے تو بے غم اور بے فکر
ہے اور بے اندوہ ہے تو عین سرور ہے تو عین آسودگی اور غنی ہے تو قائم
اور ساکن ہے تو حرکت اور متحرک ہے تو بے زوال اور بخلا اور بے خطر ہے
تو نابت ہے تو بشن یعنی پانے والا عالم کا ہے تو سب سے برتر ہے چوتھی ضمن
۱۔ مٹی کا دیوتا سب دیو وزن نشپ ۲۔ اکیس سرتی سام بید کی ۳۔ چوتھی
قسم کی آہنگ ۴۔ دو بیٹے شروع جارے کے ۵۔ ساون باد ۶۔ برن و سنا

زیادہ لطیف ہے اور چھوٹے سے زیادہ چوڑا ہی یعنی جزلاتیختر ہے۔ ۱۔ اوس نوٹری
 جو شغل کرتا ہو وہ بزرگی یا تاپ ہے اور اوس سے وصل ہوتا ہے اور یہ بید کی سرتی ہے
 صوفیوں کا زمان گذشتہ میں بعض بے علم اجرام پرستی کیا کرتے تھے یعنی آفتاب
 اور آگ اور جل اور یوں اور آگاس کو پوجتے تھے اس زمان میں جھلانے علاوہ
 اجرام پرستی سے اجسام پرستی بھی اختیار کی ہے یعنی جمادات اور نباتات اور حیوانات
 مطلق اور ناطق کو پوجتے ہیں اور بموجب بید اور شاستر کے کہ اوپر لکھا اور نکا
 خلاصہ ہے صاف ظاہر ہے کہ بجز ایک برہم کے دوسرا کوئی لائق پرستش کے
 نہیں ہے اور جس کی انکہ اور زبان ہو دین اور عقل اور علم سے پرہ ہو او سکودوسرے
 کے کہنے اور سننے پر عمل کرنا سخت نادانی ہے کہ ہیکہ مانگے جو محنت کرنے اور کمانے
 سے عاجز ہو رہے جو پرش آفتاب میں ہے اوسکی تعریف اور اوسکے ملنے کی
 ترکیب کے بیان میں اس کے چھ ضمن ہیں پہلی ضمن۔ ۱۔ آگ کا دیوتا وزن گاسیری کا
 ہے ۲۔ نوٹری بید کی ۳۔ ایک قسم کی آنگام بید کی ۴۔ دو مہینے نسبت
 رت کے۔ ۵۔ پران باؤ ۶۔ اہائیس تختہ یعنی قمر کی منزلین ۷۔ بہت کا دیوتا
 ۸۔ طلوع آفتاب کا مشرق سے ۹۔ چاہئے کہ جب آفتاب طلوع ہو وہ ان سب کو
 آفتاب کو گرد تصور کر کے تاجدہ اور طالع سمجھے اور جب آفتاب غروب ہو وہ
 ان سب کو آفتاب میں محو سمجھے ۱۰۔ پر سب آفتاب سے آجیات کی خواہش رکھتے ہیں
 یعنی اقتباس نور کا کرتے ہیں ۱۱۔ اوسکی مدح اس عبارت سے کر کے کہ تو اتنا بڑا ہے کہ
 فکر میں سما نہیں سکتا ہی تو بے صورت ہے تو احاطے میں جو ہوں ظاہری اور باطنی
 نہیں آتا ہے۔ تو عذاب اور ثواب سے مشرہ ہے۔ تو تقسیم نہیں ہو سکتا ہی تیسری کوئی
 صفت نہیں ہے تیری صفتوں کا بیان ہو نہیں سکتا ہے تو صاف اور شفاف
 تو تمام روشنیوں سے زیادہ روشن ہے تو لینے والا تمام لذتوں کا ہے تو تین صفت
 سے بچا نہیں آتا ہے تو ڈراؤنا اور مہیب ہے تو عین سرور ہے تو نیک ہے چلنے والے
 صاحب ہے تو جاننے والا خفی اور جلی کا ہے تو پرورش کرنے والا کل کا ہے عقل سمجھنے

اور کہانی ہیں۔ جو دل سادہ یعنی استغراق سے صاف ہو ہی اور سب
 عالم کو برہم سمجھے وہ آتما ہو جاوے اور کمال کو پہنچے اور اوسکو جو سرور ملے
 اوسکی کیفیت بیان سے باہر ہو اس مرتبہ کا پہنچنے والا آپ ہی اسکی لذت
 کو جانتا ہے اے علامت محو ہونے کی آتما میں جیسے کہ پانی پانی ڈالنے سے اور
 آگ آگ میں ملنے سے اور خلا خلا کے ملنے سے تیز اور تفریق نہیں کیا جاتا ہے
 اور ایسا یکدگر سے وصل ہو جاتا ہے کہ دوسری کا خیال بھی نہیں ہوتا ہے جو جو
 آتما پر مآتما سے اسطرح ملے وہ آتما ہو جاوے ہی ملکت محو جس اور
 نجات کا سبب بھید دلی ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جب لذات محسوسات کی طرف
 متوجہ ہوتا ہے اور تعینات میں رہتا ہے مقید ہو جاتا ہے۔ اور جب تعینات کا
 خیال چھوڑتا ہے اور برہم اور جا چھوڑ دیتا ہے اور نیک اور بد کو مساوی سمجھتا ہے
 وہ آزاد ہوتا ہے۔ چراغ دان اور تیلی اور چراغ کے اجتماع سے روشنی
 ہوتی ہے۔ جب تیل علی جاتا ہے باقی سب چیزیں بے سود رہ جاتی ہیں۔ اسطرح
 خواہش کو روغن بدن کے چراغ کا تصور کر ویرسبب خواہش محسوسات کے بدن
 اور جو آتما جدا جدا استیحل ہوتا ہے اگر خواہش کسی چیز کی نہ ہے چارون ایک ہو جاوے
 اور جو چوٹائی اور پرائی منظون ہے جاتی رہے یعنی تصور حقارت اور شرافت اور
 عبد اور معبود اور جیو اور ایشرب جاتا رہے اور ایک ہو جاوے۔
 من خدا ایم من خدا ایم من خدا + فارغم از کبر و کینہ و از ہوا + من کافر عشق و
 خدا کا فرماست + من پیر خدا ایم و خدا مرشد است + ۳۰ ترکیب در کرنے
 خواہش حواسو کی برہم سے دل کو لگاوے اور بجز پر فو کے اور کچھ شغل نہ رکھے
 کہ وہ عین نور ہے اور نور کی تین صورت ہیں ۱ روشنی آگ کی ۲ روشنی آفتاب کی
 ۳ روشنی پران کی۔ پر فو دلکی فضا میں کہ دل سینہ میں ہے اور اوسکے اندر
 ایک انگشت کا میدان ہے مقیم ہے اور جسطرح سو آگ کا شعلہ اور کبر کی طرف
 متوجہ ہوتا ہے وہ ہی بلندی کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو لطیف تصور کر دے

اور اس کے پچاننے کو اوپ نگرہین ہیں ۶۸۔ جس طرح گیلی لکڑی کے جلانے سے
 رنگ برنگ کا دھواں نکلتا ہے اسی طرح چارون بید اور سب کتابین اور
 سب جاندار اس سے موجود ہوئے ہیں۔ جس طرح آگ بوقت تمام ہونے لکڑی
 اور لکڑی کی رطوبت کے آہستہ آہستہ بجھتی ہے اور اس کا شعلہ کم ہو جاتا ہے
 اسی وقت وہ اپنی باطنت سے جا ملتی ہے۔ اسی طرح دل جب خواہش اور
 حرکات طبعی سے باز رہتا ہے اپنے اصل سے مل جاتا ہے۔ جب دل اپنے اصل سے
 مل جاوے کہ وہ حق ہے پھر کوئی خواہش اوسمیں نہیں رہتی ہے اور تمام آرزو جو اس
 کی مدد سے ہو کرتی ہیں از خود بدر ہو جاتی ہیں اور وجہ ظاہر ہے کہ جب کمال کو
 پاتا ہے مستغنی ہو جاتا ہے۔ دل شبیہ کل عالم کی ہے چاہی کہ وہ کوشش کرے
 جسے یہ صاف ہو جاوے عین جس نے دل کو پاک کیا اوسنے کل عالم کو تسخیر کیا اور
 کل عالم پر غالب ہو گیا۔ اور کل پر محیط ہوا۔ دلی خاصیت ہے جس طرف متوجہ ہوو
 عین وہ ہو جاتا ہے۔ اگر عالم کی طرف متوجہ ہو عین عالم ہو جاوے۔ اگر حق کی طرف
 توجہ کرے عین حق ہو جاوے۔ یہ قول قدیم ہے اور یہ بیدار لائقوں سے چپانے کے
 لائق ہے اور جو نالائق ہے وہی اسکے فیر ہنے کا مستحق نہیں ہے۔ جب کا دل
 صاف ہو جاتا ہے اوسکو نتیجہ افعال نیک اور بد کا کچھ نہیں ملتا ہے کیونکہ کبیب صفا ہی کے
 سرور دایمی میں محو ہو جاتا ہے اور سرور دایمی کو فنا نہیں ہے تبھیہ جس طرح
 دل کو صحبت زن اور فرزند میں رکھتے ہیں اگر برہم سے رجوع کرے تو رستگار ہو جاوے
 ۶۹۔ دل دو طرح کے ہیں انا پاک جسمین خواہش پوری رہتی ہے ۲ پاک جسمین
 خواہش نہیں ہوتی ہے۔ جب دل جنبش خطرات اور تخیلات سے جو پیش نظر
 ہوتے ہیں اور نظر آتے ہیں معطل ہو جاتا ہے اور خواب آرام میں جاتا ہے کچھ خواہش نہیں
 کرتا ہے اور قائم رہتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے اور بھی کمال ہے۔ دل کو سوا اس سے
 رکنا اور شہوت اور غضب کی طرف جانے نہ دینا اور اپنے تئیں آپ میں محو کرنا
 گیارہ سے ہے ہوتا ہے اور بھی کمال اور بکثرت بھی۔ باقی تمام و متنبہ کہتا اور شاعری اور عبادت کی

ہے پس ایک رگ جو کہ اس کا اتصال ام الدماغ سے ہے اسکی شعاع آفتاب
 میں سوراخ کر کے برہمات کے لوک کو پہونچاتی ہے وہاں پہونچنے سے کشف حاصل
 ہوتا ہے۔ پھر ازادی یعنی حرکت پاتا ہے اور سب گیسو اور سورگ ملیں اور پستی
 بلندی کو جاتی ہیں۔ جسکی جان اور رگوں سے نکلے اسکی روح ادوں رگوں کے دیوتاؤں
 کے لوک کو جاتی ہے اور چند قسم کی رگ کہتے ہیں کہ اس سے وصل میں اونکا موندہ تلے کو
 ہے جسکی روح ان لوگوں کی راہ سے نکلتی ہے اسکی روح ترک کو جاتی ہے
 تاکہ برا فعلی اور مردوم ازادی کا نتیجہ دیاں کرے پاوے۔ آفتاب سبب
 پیدائش اور پیونچا کے بہشت کا ہے۔ سوال جو اسون کی حقیقت میں
 ۱۔ اس سطح حرکت کرتے ہیں۔ ۲۔ ضبط کس ترکیب سے کئے جاتے ہیں۔ ۳۔
 اونکا قائل کون ہے۔ جواب۔ جو اس عین آتما ہیں اور ان کی حرکت آتما کی
 حرکت ہے اور حرکت دینے والا انکا وہی آتما ہے اور ضبط کر والا بھی آتما ہے
 اور محسوسات انکی بھی آتما ہے۔ اور دیوتا جس در محسوس کا سہی آتما ہے۔ آتما
 پانچ شعاع سے یعنی پانچوں خواں ظاہری سے محسوسات کو اپنی طرف کھینچی
 سوال آتما کون ہے اور کیا ہے۔ جواب۔ آتما وہ ہے جو ہر صفت سے
 منزہ ہے اور پاک ہے اور لانا می ہے اور خواں وغیرہ کچھ نہیں رکھتا اور نشان
 اور کاپے نشان ہے مگر دیکھنے سے نقشون کے نقاش خیال کیا جاتا ہے۔
 جیسے کہ آگ دو علامت سے پہچانی جاتی ہے۔ ۱۔ دھوئیں سے ۲۔ گرمی سے اور
 پانی منزہ ہے۔ یعنی کہتے ہیں کہ اس حسب و ردل اور پران اسکی وجود کی
 علامت ہیں۔ یعنی کہتے ہیں کہ علامت آتما کی جسم میں عقل اور استقامت اور
 حافظہ ہے جسے یاد کرتا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جس سطح پر ج سے ختم ہوتا ہے
 اور آگ سے جنگاری نکلتی ہے اس سطح اوس فزات بے نہایت سے عالم بنا ہے۔
 پس جس سے بھیہ عالم موجود ہوا ہے وہی آتما ہے۔ جیسے آفتاب سے کرن نکلتی ہیں
 اور طرح طرح کے نور اور عقل اور دل اوس نور کی شعاع ہیں اور یہ بید کی سرتی ہے۔

ہیں اور جیو آتما سبب عقل اور دل اور انکار کے اونکے افعالوں کو اپنی طرف
نسبت کرتی ہے اور مقید ہو جاتی ہے جو اس نسبت کو چھوڑ دے وہ قید سے
رہا ہو جاوے۔ اور یہ تینوں از خود کوئی فعل نہیں کرتی ہیں فاعل ہر فعل کا جیو
آتما ہے اور نہ راقی کی تہمت ہے دیکھو جب کوئی شغل میں رہتا ہے اور شوق
اوسے کوئی کچھ بات کہے یہ مطلق نہیں سنا جب وہ جواب طلب کرتا ہے
بھیہ کہتا ہے کہ ہوقت میرا دل حاضر نہ تھا اسوجہ سے صاف ثابت ہے کہ
سامع کان و ردل نہیں ہیں جیو آتما ہے پس نید اور نجات جیو آتما کو ہی اور
جیو آتما جو دل کے فعلوں کی نسبت اپنی طرف کرتی ہے مثل خواہش اور ارادہ
اور شک اور اعتقاد اور حیا اور خوف اور ثبات اور بے ثباتی اور عقل
اور سستی اسوجہ سے لطافت سے نکل کثافت میں پڑتی ہے۔ جیو آتما ثابت
اور جنبش ہی مگر متحرک ہو جاتی ہے اور حقیقت میں روشن ہو جاتا ہے کہ ہو جاتی ہے
اور عمدگی سے خارج ہونزالت میں آتی ہے اور میں اور تو اور وہ اور یہ کرتی ہے
جس طرح سریرند اپنے تئیں آپ جال میں پھنسا تا ہے۔ غرض کہ گرفتاری شہوت
اور غضب اور جہل اور ظلم سے ہوتی ہے۔ جو سمجھے کہ خواہش اور تمنا دل کا فعل ہے
پس ان تینوں کی حرکات کی نسبت اپنی طرف مگرے وہ آزاد ہے اور یہی سبب
برہم کے پانے کے ہیں ۶۵ بید کی سرتی ہے کہ جب حواس خمسہ ظاہری اور دل
اور عقل اپنی حرکت سے باز رہیں کمال آرام ہے۔ برہم کے پانے کو سوا ہی کیا
اور کوئی راہ نہیں ہے ۶۶ ترک اور سرگ کی تعریف میں اہستہ کی
راہ کے معنی ہیں کہ جب روح قالب سے جدا ہووے آفتاب میں سوراخ
کر کے برہما کے لوک کو جاوے اور اوسکے ہمراہ رہے جب برہما کہ مرادف اسکا
جبریل ہے نجات پاوی یعنی تعینات سے لاتعین ہووے اسکی ہمراہ یہ بھی نکت
پاوی۔ جیو آتما مثل چراغ خاتم بدن میں ہے اور اوسکی شعلہ بہت ہیں
اور رنگ شعلہ کا سفید ہے اور سپر اور زرد اور صندلی۔ شعلہ مراد رنگین

دیکھئے اور اوسے گردش پیہر رہتہ کا کچھ تعلق نہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ آتما
 محض ہو کے نیکی اور برائی سے جدا ہو جاوے اور تماشاسب کا دیکھنا ہے
 ۶۲ جو کوئی چہہ نہیں تک حواس کو ضبط کر کے آتما میں مشغول رہے وہ گیان
 بے نہایت پاوے اور سر غیب سے واقف ہووے اور جیو آتما اور پر م آتما
 کا تعین جاتا رہے یعنی خود پر م آتما ہو جاوے۔ جو کوئی لذات دنیاوی میں پیسا
 رہے اور شہوت اور غضب اور تینہ کا حساب کرتا رہے اور زن اور زمین
 اور زر سے محبت رکھے اور کثرت مناکحت اور جملہ حرکات جور اور ظلم اختیار
 کرے اوسکو بہ مرتبہ کبھی نصیب ہوگا۔ جو کمال زمین کھتا ہو وہ اس فرقے
 مٹنے کو پاوے عوام کا کام اسکے مطلب کے پانے کو نہیں ہے کہ بندہ منتہی کلام
 ۶۳ سا لکھن رکھیشتر نے راہ برہد رتا سے کہا کہ جو اس میں قدم رکھے اوسکو
 چاہئے کہ ہمیشہ اوپ نگہدون کو پڑتا رہے اور انکے معنی اور مطلب کو سمجھا
 کرے اور سوائے کلمہ توحید بیوردہ بات نہ کرے اور سوائے برہم دوسرے مشغول
 نہ ہو اور سوائے برہم دوسرے کو نہ پوجے۔ پس برہم ہر بان ہو وے اور اپنے
 طالب کا آپ طالب ہو جاوے پس تعینات جیو آتما سے جدا ہو جاوے اور جب
 اس بندے رہا ہووے اور خواہش دل سے جاتی رہے سیکو گیان سمجھے
 اور خیال بزرگی اور خودی کا کسی پر نہ رہے اور خوف دینا اور عقبی دل سے
 کہو جاوے پس ہر حال ہو جسکو کہیں فنا نہیں ہے۔ جیسے کیکر زمین کہو دے
 ہو وے دینہ مجاوے اور وہ افکار دنیا سے یک یک مطمئن ہو جاوے۔ جب تک
 کہتا ہے کہ یہ حرکت میں کرتا ہوں عقل کے بند میں رہتا ہے۔ جب تک اس فکر میں رہتا
 کہ اس کام کو کروں یا کروں دل کا بندہ ہے جب تک یہ تینوں صفت کسی پر
 غالب رہتی ہیں مقید رہتا ہے جب یہ دفع ہو جاتی ہیں آزاد ہوتا ہے اور سچا
 نام نکتہ حق۔ بعضوں کا قول ہے کہ جو کچھ ہے جیو آتما ہے اور یہ جس اور نجات کے
 منزہ ہے یہ جو تینوں صفات میں یعنی راج ست تم ہی اسباب بند اور نجات

حاصل ہووے اور نور آفتاب اور آگ اور سب منور شایا کا بمعنی واحد ہے
۶۲ بید کی سرتی کے یہ جسم یا بخون عنصر سے بنا ہے۔ جو اس ظاہری اور
باطنی اور محسوسات کو چھوڑے اور ترک نتیجہ اعمال سے جگہ اور سہقامت
کمان بناو اور ترک انانیت کو تیر بناوے اور سمجھے کہ انانیت مثل دربانوں
مانع برہم کے پاس پہنچتے کو ہیں۔ اور حلیہ دربانوں کا یہ ہے کہ جہل کی گڑھی
سریر باندھتے ہیں اور اونکے دونوں کانوں میں حص اور حصہ کے ہاتھ پڑے
ہیں اور سستی اور کاہلی کی چھری ماتھوں میں لئے ہیں۔ اور وہ دربان غرور
کے تخم میں اور میدائش اون کی سب سے پیشتر ہوئی اور طمع کی کمان پر غصہ کا
جلہ جڑ کا شہوت کے تیر سے سب جائز ارون کو ہلاک کرتے ہیں۔ پس تیر اور
کمان علم اور عمل سے کسر نفس کر کے اون دربانوں کو قتل کریں اور پر نو کو کشتی سمجھیں
خویش لگو چھوڑے کہ بھی علم ہے اس میں ریاسے پار ہونے اور منزل مقصود کو
پہنچنے کا جو کہ بعد عبور ہونے اس دریا سے ملتی ہے جس طرح لعل اور الماس
اور زرد کے نکالنے کیو اس طرح زمین کہو دتے اور آہستہ آہستہ اس کی کان
میں داخل ہوتے ہیں اور یہی طرح اس لعل بے بہا کے لئے کہ مراد برہم سے ہے اور بھی
اصلی گہر ہے پانچ پردوں کو اوٹھا اور اس کے اندر جا اور وہی پردے یہ ہیں
۱۔ پردہ بدن یہ عین غذا ہے ۲۔ پران ۳۔ دل ۴۔ عقل کہ بعض نادان جو
علم الہی نہیں جانتے اور علم طبعی جانتے ہیں ان چاروں کو اتنا کہتے ہیں کہ
پردہ وہ ہے کہ حسب قول فرشتہ اور مضمون بیدوں کے توقع سرور کی آرزو کو
جب تک ان قیود سے باہر نہ ہو مطلق اور منزہ نہیں ہوتا ہے کیونکہ یہ سبھی
خوہش لذات کے ہے اور یہ پانچوں بھی حجاب ہیں۔ انکی حد سے جو باہر ہے
اور بے نام اور بے نشان ہے وہ لائق آتما ہے۔ غرضکہ وہ ان کو بایں کو غلبہ
نہیں ہے اور نہ کسی جس کو اور مقام خاموشی کا ہے جو اس مرتبہ میں پہنچتا ہے
وہ اپنی بندگی میں رہتا ہے جیسے کہ کوئی رہتہ سے اور تر رہتہ کے پہنچنے کی گردش کہ

کیونکہ جوگ کے معنی میں ایک کرنا متعدد کا یعنی جمع کرنا مکمل کا۔ جب عارف یا
گیانی پران اور پرنو کو جمع کرے اور اپنے تئیں برسم سے ملا دے اسکی صفات کہ وہ
کو چوڑے صفائی حاصل کریں۔ اسوجہ سے گیان کو جوگ قرار دیا ہے۔ سیکانام
عرفان ہے وہ بید کی شرتی ہے جس طرح مچھوا جال کو پانی میں ڈال کے
مچھلیوں کو پکڑ کے کہا جاتا ہے اور اپنے شکم کی آگ میں جلاتا ہے۔ تو پرنو کو
دام قرار دے اور واسون کو اور دلو مچھلیاں پر کینچ پیرا سکو کہا ہے یہی دمی
کیواسطے عمدہ غذا ہے خون خالص خود جو کہ شربے بائین نیست
دندان بھگڑن کہ کبابے بائین نیست + در کترو بدایا نتوان یافت خذرا
در مصحف دل میں کہ کتابے بائین نیست + ایک برتن ہو چکے اندر اور باہر
تیل لگاوے جب تیز آگ میں رکھا جاوے روشنی مثل چراغ کے اندر بھی ہو
اور باہر بھی پیر دیکھو کہ وہ برتن ایسی چیز نہیں ہے جس سے روشنی ہوتی

وہ روشنی بید یا تیل اور آگ کے ہوئی اس طرح سے بدن کو روشنی پران سے
ہوتی ہے اور پران وحی نور ہے نہایت ہی اور جسکی یہ جگہ رہی ہے وہ خلق کا
پیدا کرنے والا ہے۔ جیبر ہا اور رشن اور رور کو پیدا کرتا اور پالتا اور فاکر تا ہو
اور جس طرح آگ سے جیگہری اڑتی ہیں اور آفتاب سے کرن نکلتی ہیں۔ اس طرح
اوس ذات ہے نہایت ہی پران اور دل اور جو اس ظاہر ہوتی ہیں۔ ۱۱ سرتی
بید کی کہ برہم جو بزرگ ہی اور بے نہ والی اور بے جسم ہے وحی جسم کی گرمی ہے
اور اس معہ تمام اعضا کے تیل جیسے آگ کو روشنی ہوتی ہے جاہ قیام اسکا
دل ہے جو دلو نور سے ملا دے اور جڈانہ جانے اور ہمیشہ اوس سے مشغول رہے
وہ اور اسکا دل ہی نور ہو جاوے۔ جس طرح لو پکے ٹکڑے کو زمین میں دفن کر دے
وہ جلد خاک ہو جاوے اگر وہ پیر زمین سے نکالا جاوے اور آگ پر رکھا جاوے
تو اوس سے وہ صورت پیدا نہ ہو جو لوہے کی تھی۔ اس طرح جو دل اور پران اور
جو برہم سے لین ہووے پیر اوسے اسکی صفت جاتی رہے اور تمام ہر

پر ہم برہم بمعنی پر زہیم عبارت ذات مطلق سے ہے۔ جو کوئی ذکر پر نو کا
 مال کرے وہ ذات مطلق کو پالیدے یعنی پرہم کو ۳۵ سُرَتی بید کی ہے
 جبکہ شغل اوم سے بھی برہم ہے یعنی مقید اور مطلق۔ ومان کسی آواز کو
 سائی نہیں وہ سس ہے کہ اوسکی کھفت نہیں ہو سکتی ہے اور نام اور نشان
 و صفت اوسکی خاموشی ہے اور مجال اوم مارنے کی نہیں ہے اور اسکے ہمراہ
 شغل پر کو اوم الدماغ ہے ۵۴ سُرَتی بید کی ہے کہ نیم ماترا اوم کی پر نو کی
 اور یہ تلفظ میں نہیں آتی ہے اور یہ عین برہم ہے اور اسکا ذکر سب سے
 اعلیٰ ہے اور تمام سرور ہے ذکر اس کے کمال کو پاتا ہے کہ یہ بے اندوہ ہے
 اور آسودہ ہو اور قائم بالذات ہو اور بے حرکت ہو اور بے زوال ہے اور
 بے نقصان ہے اور جاودان ہے اور یکسان ہے اور محیط ہے اور وہ تلفظ
 میں نہیں آتا ہے اور کوئی صفت اور کوئی نام اوس کا نہیں ہے اور اوسکی عبادت
 فقط اوم الدماغ سے ہوتی ہے کیونکہ جس طرح سے وہ بے نام اور بے نشان
 ہے اوسی طرح اوم الدماغ ہے اور اوس میں سوس کو مداخلت نہیں ہے۔
 ۵۵ بید کی سُرَتی ہے آدمی کے بدن کو کمان اور پر نو کو تیر اور دل کو پیکان
 تصور کرو۔ اور غفلت اور نادانی کو نشانہ یعنی خاک تو وہ۔ جب تیر نشانہ
 پر لگے غفلت اور نادانی کا نا ہو جاوے پیر اپنے کو آپ جان لے۔
 ۵۶ بید کی سُرَتی ہے کہ جب تیر بڑے نشانہ پر لگتا ہے تب وہ معرفت حاصل
 کہ تمام سرور ہے ۵۷ بید کی سُرَتی ہے خواہ ظاہری سوتے وقت اور اک
 محسوسات ظاہری سے معطل ہو کے متوجہ اندرون کے ہوتے ہیں یعنی دل
 بھی صاف ہوتا ہے اور سوت خواب بکھرتا ہے۔ اس عالم کو بھی مثل اوس
 خواب کے سمجھو اور قیود سے باہر ہو۔ جو عمل کری وہ پر نو کی کہ خواب
 غفلت اور خوف مرگ اور اندوہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ پیر وہ جسکو دیکھے
 مثل اوسکی ہو جاوے۔ ۵۸ بید کی سُرَتی ہے کہ جوگ اور گیان مترادف ہیں

ہر وقت ہوتی رہتی ہے سماعت کرے جو آواز اور صوت سموع ہو اور سلیکام
 (انا پر حق)۔ انا ہر آواز سات طرح کی ہوتی ہے۔ ۱۔ مانند دریا کے شور کے جیسا کہ
 سمندر کے کنارہ پر ہمیشہ اور دریاؤں میں لہریں ٹپکتی سماعت ہوا کے ہوتا ہے۔
 ۲۔ مثل آواز چوٹے گنہ کے۔ ۳۔ مثل گھڑیاں کی آواز کے ہوتی ہے۔ ۴۔
 آواز مثل رتہ کے پیسہ کی گرگراہٹ کے۔ ۵۔ آواز رعد کے موافق ہے۔
 ۶۔ موافق آواز بارش میں باران کے۔ ۷۔ چاہ کی آواز کی مانند جیسے پیاز اور آواز کے
 سکانات میں بولی سماعت ہوتی ہے۔ یہ بموجب سُرقتی بید کے ہے بعضہ کہتے
 ہیں کہ انا ہر شعبہ کو تشبیہ کیسی آواز سے کرنا درست ہے کہ وہ آواز مطلق
 ہے مقید نہیں ہے۔ دلوں مقید کرنے سے بطور مختلف آواز میں سموع ہوتی ہیں۔
 یہ سب آواز میں مطلق کی ہیں اور اوس میں محو ہو جاتی ہیں۔ جیسے شہد کی بکھی قسم
 قسم کے پھولوں کی مثلاًئی کا نرہ ایک کر دیتی ہے مولف تحقیقات انا ہر
 شعبہ کی نہایت آسان ہے اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی سچاقت اپنے دلوں
 ہر قسم کے خیالات سے روکے تو بغیر کان میں اور نگلی دینے کے ہی انا ہر شعبہ سموع
 ہو گا اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر وقت ہر بشر کے اندر خود بخود ہوتی
 رہتی ہے سماعت اسکی بسبب مشغال محسوسات کو نہیں ہوتی ہے۔ اگر دلوں محسوسات کے
 خیالات سے روکے تو فقط کانون کے بند کرنے سے بھی لذت نہ ملے گی اور جو محسوسات سے
 دل کو روکے اور اسکی کیفیت خوب معلوم ہوگی۔ اگر اس عمل کی مشق کرے اور چند مدت
 مشق کو دیر تک کرتا رہے غیب کی آواز سننے کو قدرت ہوگی۔ اگر اس مشق کا کرنا والا
 بعد پائے اس قدرت کو غیب کی باتوں کا بتانا اختیار کر لگا تو اس مرتبہ سے گھر پر لگا
 جیسے کہ بے بنیاد مکان بلند ہوتے سے گھر پر تباہ ہے جو چاہے اس قول کا امتحان کرے
 ہر چند ایسے راز کو بزرگ چہاتے رہے لیکن مجھے معلوم ہوا کہ اب ایسے راز چہا
 چہاتے میندوم ہوئے جاتے ہیں اسوہ طوطا ہر کرایا ۵۲۔ بیدگی سُرقتی ہے کہ
 کی دو صورت فرض کروا شعبہ برہم یعنی ہر نوک آواز سے برآمد ہوتا ہے

یقین سے اپنے آئین دیکھتا ہے اور تخیلات جیو آتما اور پریم آتما اور
 اور نیک اور یقین اس سے دور ہو جاتے ہیں اور تمام عالم خود ہو جاتا ہے
 وہ مرتبہ پاتا ہے کہ میدا کنندہ غیر کو نہیں جانتا ہے اور بے فکر ہو جاتا ہے
 ی کا نام گت اور رستگاری ہے۔ اور کوی مراتب تعین کا اس کے واسطے
 نہیں جانتا ہے ہی راز حد سے زیادہ پوشیدہ رکھنے کے لائق ہے۔ خصوصاً
 بلوں سے کہ دوسرا اس امر کے معنی کثافت باطنی سے سمجھ نہیں سکتے ہیں۔
 ولف جاہل اس قول کے معنی نہ سمجھ کر منکر ہو جاتے ہیں اور بد فعلی کو دلیر ہو
 ۹۴ جب صفائی قلب کو حاصل ٹیوننگی اور بدی فعلوں کی اس کے خیال
 سے دور ہو جاوے اور نگاہ نتیجہ اعمال پر نہ رہے تب جیو آتما کے مرتبہ سے
 نذر پریم آتما ہو جاتا ہے دھی عین سرور لازوال ہے اور فہمائے مراتب ہے
 ۹۵ جو کوئی سو کہنا رگ کی راہ سو کہ وہ نہایت باریک اور روشن پیران کو اوپر
 کینچے کی پیران اور دل اور پر نو کو ایک کراٹم الدماغ میں پیونچا دے ۲ زبان سے
 نالو کو بند کرے اور عواسون کو روکے وہ سب طرح کے کمال کو پاوے۔ ۳ پہلے
 پیران کو روکے عین جیو آتما ہو جاوے پیر تصور پریم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور
 چوڑ دے اور دماغ میں تصور کو قائم رکھے اس عمل سے ہر قسم کے غم اور اندوہ
 فارغ ہو جاتا ہے ۹۵ برہم کی آواز دو قسم کی ہے۔ ۱۔ شبد یعنی آواز مرکب
 لفظوں سے ۲۔ شبد یعنی آواز غیر مرکب لفظوں سے ۳۔ شبد یعنی آواز
 انابد یعنی آواز مطلق کہ دوسہین تیز حروف کی نہیں ہونی چاہئے کہ دونو کو برہم جاتے
 اور دونو سے مشغول رہے کیونکہ آواز مرکب وسیلہ آواز مطلق سمجھ ہوتی ہے
 آواز مرکب پر لوہے اس کے وسیلہ سے بلندی پر پہنچتا ہے اور اشید میں محو ہوتا
 ۔ جس طرح لکڑی تار کو وسیلہ بلندی پر چڑھتی ہے اور موڈیوں کے افقوں میں امن میں
 رہتی ہے۔ آدمی پر نو کے شغل سے تمام آفات ہی میں ہو جاتا ہے ۲ چاہئے
 کہ دو انگلیوں سے دونو کانون کے سوراخ بند کرے پیر دل کی آواز کو جو خود بخود

جو انکی یگانگت سے واقف ہووے وہ مثل اونکی ہو جاوے۔ ۵۴ اس
 یگانہ زما سے وصل ہونے اور وصل کی راہ پانے کو چہ فعل ہیں۔ ۱ حبس
 یعنی پرایا نام کا کرنا۔ ۲ انضباط جو اس ظاہری اور باطنی کا کرنا یعنی پرتیا
 ۳ تصور ایک چیز خاص کا یعنی دارنا ۴ مضبوط اور قائم کرنا تصور کا اور جن چیز
 میں اسکو دہان کہتے ہیں ۵ یقین کو درست کرنا بمعنی یقین اسکو گمان کہتے ہیں
 ۶ محویت بمعنی ثانی اللہ اسکو سادہ کہتے ہیں۔ ان چیزوں کی فراہمی کا نام جو کہ ہے
 اور اسی سے جو آتا پر آتا کو پاتا ہے جو نور محض ہے۔ جو ان چیزوں کو کہیں
 ہو اجبی علی کرے اور ان پر قادر ہووے وہ سب شئی میں محیط ہو جاوے
 اور سب کا پانے والا بن جاوے۔ جو اس طرح پر آتا کو جانے اس سے نیک
 اور بد افعال از خود ترک ہو جاوین۔ جو اس حالت میں پہنچتا ہے وہ تمام عالم کو
 وحی ذات لازمہ وال سمجھتا ہے۔ جب بھاڑ پر آگ لگتی ہے اس حالت میں کوئی
 جانور درند ہو یا پرند اس پہاڑ پر نہیں جاتا ہے اور جو نزدیک ہوتا ہے دور
 ہٹاگ جاتا ہے دامن نہیں رہتا ہے اسی طرح جو برہم کو پہچان لیتا ہے اس کے
 پاس سے باپ اور بیٹے سب ہٹاگ جاتے ہیں۔ ۵۶ چاہئے کہ تمام ظاہری چیزوں
 کو کہیں کے دل میں جمع کرے ۲ دل کو کہیں کے پران میں رکھے ۳ خواہش لذت
 محسوسات کو دور کر اطمینان سے بیٹھے ۴ جیو آتا کو آتا میں محو کر اس حالت کا
 نام ثریا کہتے ہیں ۵ جسے دل نہیں ہے وہ دلیل مقیم ہے اور دل اونکی حقیقت
 کے سمجھنے کو معترف بقصور ہے کہ حد سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ چاہئے کہ دل کو
 اوسمیں محو کرے جسے ل اوسمیں محو ہو جاوے جیو آتا سے آتا ہو جاوے کہ حقیقت
 میں آتا جیو آتا سے جدا نہیں ہے مگر حیات اور نادانی سے جدا نظر آتا ہے۔
 ۵۸ چاہئے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سورج کو بند کرے کہ اس ترکیب
 سے گویائی اور حرکت دل اور حواسون کی مسدود ہو جاتی ہے اور دل اوس ذات
 میں محو ہو جاتا ہے۔ جو یہ عمل کرتا ہے برہم کو کہ وہ حد سے زیادہ لطیف درون

یعنی برہم کی دو صورت ہیں اکال ۱ اکال ۲۔ آفتاب کی پیدائش سے پہلے زمان
نہ تھا آفتاب کی پیدائش کے بعد زمان ہے یعنی آفتاب سورس اور جیسے کا حساب ہوتا
اور یہی پر جاہت ہے کہ سب چیز اس سے پیدا ہوتی ہیں اور اس میں محو ہو جاتی ہیں
اسوجہ سے سال تمام کو پر جاہت کہتے ہیں اور یہی زمان عین غذارہی اور برہم کے
بانے کو محل ہے۔ بید کی سُر تہی ہے کہ تمام جائدار زمان میں ہیں اور زمانہ سب کو
کہاتا اور ہضم کرتا ہے۔ جو آتما کو ستر اور تقطیم کا جانے کہ یہ زمان کو بھی کہتا ہے
وہ بیدانتی اور گیانی اور مہاپرش اور برہم کا جاننے والا ہے اور بید کا سمجھنے والا۔
زمان آفتاب ہی کہ آفتاب کے سب سے ہر جیسے سمندر کو تیر کے کوئی پار نہیں ہو سکتا ہے
ایسے اوسکی انتہا کو کوئی پار نہیں سکتا ہے۔ آفتاب خود زمان ہے اور زمان
میں ہے اوس سے چاند اور سب سیار اور ثوابت ظاہر ہوئے ہیں اور جو کچھ سعد اور
نفس ہے اوس سے ہر جو اسکو برہم سمجھ کے تصور کرے وہ سعادت پاوے۔ ۴۴ آگ
جو جگ کی ہے اوسکو بھی برہم جانے اور جو ہوم کرتے ہیں اوسکو بھی برہم جانے۔
غرض کہ علم اور بشن اور پر جاہت اور جہوکل کو برہم جانے۔ بید کی سُر تہی ہے کہ بعض
بیوقوف آفتاب کو برہم سمجھتے ہیں اسو سطح سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے برہم محض تھا اوس
وقت نہ مشرق تھا اور نہ مغرب اور نہ اونچائی تھی اور نہ نیچائی اور نہ دلیل تھی
اور نہ کوئی محسوس اور نہ کوئی حد اور نہ دو غرض کہ کچھ نہ تھا فقط وہ برہم تھا
پس جو تھا وہ برہم ہے اور وہ محسوسات میں نہیں آسکتا ہے کہ وہ اکاس
مطلق ہے۔ اسی طرح جب قیامت ہوگی اور سب فنا ہو جائیگا وہ بغیر
بجالت اصلی رہیگا۔ جب وہ تن تنہا رہتا ہے کچھ اور اس بھی نہیں ہوتا ہے
اور اوس جہ اکاس سے کہ عین علم ہے جیو آتما ہوا ہے اور جیو آتما عین علم ہو کے
مشغول اوس جہ اکاس کا ہے۔ آفتاب میں جو نور نظر آتا ہے یا آگ میں اور حرارت
عزیزی میں اور رنگ برنگ ہی دکھائی دیتا ہے اور گونا گون شکل رکھتا ہے
وہی جہ اکاس ہے۔ جو آگ اور آفتاب اور ولین ہے ایک ہی شے ہے

حیات پر اور حیات کے رہنے سے تمام کام کر سکتا ہے اور اس کی تمام کام گمان پاتا ہے
 ۱۸. غذا سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں اور حرکت ارادی کرتے ہیں۔ ۱۹. غذا آدمی
 کی غلہ ہے اور غلہ کو ان کہتے ہیں اور ان کے دو حرف ہیں آ-ن ان کے معنی خورد
 ت کے معنی خوراک کے ہیں غرض کہ غذا کو خوردہ غذا کا کہنا ہوتا ہے اور خوردہ غذا
 کو غذا کہنا ہوتا ہے۔ ۲۰. غذا کا پرورش کرنے والا پیش کا بدن ہے کہ سب کی پرورش
 اس صفت سے ہوتی ہے اور خلاصہ غذا کا پران ہے اور خلاصہ دل کا عقل ہے
 اور عقل کا خلاصہ سرور ہے۔ ۲۱. جس کو بچہ علم ہو وہ وہ غذا اور رشتی اور
 دل اور عقل اور علم اور پران اور آتما اور سب کو از خود پادوی اور جو جو غذا تمام جاندار
 کہاتے ہیں سب کی لذت اس کو ملے۔ ۲۲. غذا کسی سیری نہیں ہوتی ہے فراہم کرنا اس کا
 عادت ہے سب کی سرتی ہے کہ محل پیدا پیش تمام جانداروں کی غذا ہے اور
 وہ کال یعنی زمانہ سے پیدا ہوتی ہے۔ مراد بچہ سے کہ فصل پر غلہ اگتا ہے
 اور تعیین وقت کا آفتاب کی گردش سے ہو کیونکہ فصل بیج اور خریف وغیرہ شمس
 کی گردش ہوتی ہے۔ ۲۳. زمان کا مقدار پلک بارنے کا ہے اور اسی سے گہری
 اور دھن اور مہینا اور برس وغیرہ کا حساب ہوتا ہے۔ برس کے دو حصے ہیں یعنی
 آفتاب کی گردش سے۔ چہ چہ نیم آفتاب شمال کی سیر کرتا ہے چہ چہ نیم جنوب کی
 شمال کی سیر کی ابتدا جدی اور انتہا جوزا ہے۔ جنوب کی سیر کی ابتدا سرطان اور
 انتہا قوس ہے۔ جب آفتاب شمال کی طرف دورہ کرتا ہے گرمی ہوتی ہے۔ جب
 جنوب کی سیر کرتا ہے سردی ہوتی ہے آفتاب کی حرکت جو چاند اور سب ستاروں کی
 حرکت محسوب ہوتی ہے نہیں غلہ دلیل زمان کی ہے اور ظاہر ہے کہ زمان آفتاب سے
 ہوا ہے اور زمان سے بہت چیزوں کا حال اور عمر کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔
 زمان سے وابستہ ہر ایک شے ہے پس برہم ہے کیونکہ جو سب میں ہے اور سب اس میں
 ہیں وہ برہم ہے۔ جو زمان کی حقیقت کو جاننے وہ زمان کی قید سے باہر ہو جاوے
 کہ سب ہی پیدا ہوتے ہیں اور اس میں مرتے ہیں۔ زمان کی کوئی صورت نہیں ہے مگر

مرد کسی عورت پر دست اندازی کرے اور محسوسات کی لذات کو حقیر سمجھے
 اور انکی طرف متوجہ نہ ہو۔ پس وہ سنیاسی ہے اور وہی چوگی ہے اور وہی آتما پرست
 ہے۔ مولف افسوس ہے کہ آتما کی عبارت کے معنی برعکس سمجھتے ہیں اور عوام
 گمراہ اپنی کو مرد کامل جانتے ہیں اور پاکہندی کو صاحب کشف اور کرامات سمجھنے کے
 سرچھکاتے ہیں جو غور کرے وہ سمجھے کہ کرامات و کمال ترک محسوسات کی لذات سے
 ہوتا ہے اور جب قدر کرامات اور معجزات دکھلاتے ہیں وہ شعبہ بازی ہیں اس
 ۱۳ آتما مقید ہوئی اور سب سے نیاری بھی رہی بندہ من غذا ہے کیونکہ پران بغیر غذا
 گذران نہیں کر سکتی اگر پران کو غذا نہ ملے دماغ کو خلل آوے اور تمام عضوون میں
 ضعف پیدا ہووے پیر نہ دیکھنے کی طاقت رہے اور نہ بولنے اور نہ سونگنے
 اور نہ کھڑے اور نہ چلنے اور نہ سوچنے اور نہ سمجھنے نہ دہیان کرنے نہ اوپاشنا کرینکی
 بلکہ قاب سے جان بھی نکلی جاوے پس یقین کر کے سمجھو کہ حیات غذا سے ہے اور تمام
 افعال نیک اور بد اسکی مدد سے ہوتے ہیں۔ اور جو جان و جسم رکھتے ہیں اسکی محتاج
 رہتے ہیں ۱۴ جتنے جاندار زمین پر پیدا ہوتے ہیں ناطق ہوں یا مطلق غذا سے زندہ
 رہتے ہیں اور غذا سے مرتے ہیں یعنی افراط اور تفریط سے نقصان پاتے ہیں۔
 ۱۵ تمام جاندار غذا کے واسطے ہر روز حرکت کرتے ہیں بیان تک کہ آفتاب ہی واسطے
 چل کر پانی سے زندہ ہے۔ اور پانی جو اسکی غذا ہے اوسکے سبب سے
 زندہ ہے پس آفتاب پانی سے زندہ ہے۔ ۱۶ پانچون پران کی غذا خلاصہ غذا
 کا ہوتا ہے اور اوسے پران زندہ رہتے ہیں یعنی غذا کو پران کی قوت مضبوط کرتی ہے
 مولف جو پانچون پران کی تعریف ہو وہی نفس حیوانی کی صفت حسب بیان
 حکماء یونان کے ہے ۱۷ آگ کی غذا لکڑی ہے اگر لکڑی آگ کو نہ ملے آگ مر جاوے
 پس بھیجہ بھی محتاج غذا کی ہے اور غذا سے قوی ہوتی ہے اور روشنی دیتی ہے
 نتیجہ۔ پیدا کرنے والے عالم نے تمام جان کو غذا کی رشتی سے باندھا ہے اور غذا کی
 پس میں ڈالا ہے۔ چاہے کہ غذا کو آتما سمجھے کہ غذا کی تعظیم کری۔ پس سمجھو کہ غذا سے

اگرچہ ظاہر نہیں ہے اور تیسرے نہیں ہوتا ہے لیکن وجود ہونے سے ان تینوں حالتوں کے ظاہر ہوتا ہے۔ پس تخم اشارہ اعتدال تینوں صفت سے ہے۔
 اور پہول اور پہل اشارہ تینوں حالتوں سے ہے۔ ۲ عقل اور انانیت اور آرزو
 دل کی پیسب اس تخم اور درخت کے پہل میں اور دل لذت شیریں اس پیسب سے
 ہے۔ جو اس جنبہ تک لذت محسوسات نہیں پائے سیر نہیں ہوتے ہیں اسوجہ سے

جو اسون اور پرانوں سے کوئی ظاہری چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ ۵ لذت
 ظاہری جو آتا لیا ہے اور لذت باطنی پر مآتما جو کہ اعتدال کی قید میں پیدا ہو
 پس یہ تخم کے وجود کی دلیل ہے۔ ۶ آتما کے وجود کی دلیل ہے کہ آتما عین علم ہے
 اور بدن کے اندر مقیم ہے جو کوئی علم رکھتا ہے وہی لذت پاتا ہے جو علم نہیں
 ہے اور جابل مطلق ہے اسکو کچھ لذت بھی نہیں ملتی ہے۔ ۷ جب جو آتما
 بدن سے جدا ہوتی ہے وہ بدن ادراک لذات محسوسات سے باز رہتا ہے۔ ۸
 دیوتاؤں کی بھی یہ حالت ہے آگ کا دیوتا سب کو کہتا ہے اور اس دیوتا کی غذا
 چاند ہے کیونکہ جملہ نباتات قمر کی تاثیر سے پیدا ہوتی ہیں اور حرفت جادات کو
 آگ کے اثر سے ہوتی ہے۔ اس دلیل سے ثابت ہے کہ آگ کہانے والی چاندکی ہے
 یعنی حرارت جو رطوبت جاتی ہے اور آگ خوردہ اور قمر خوراک ہے۔ اس جسم
 میں بہت آتما پنزلہ چاند کے ہے یعنی خوراک کے اور حیوان پنزلہ آگ کے ہے
 یعنی خوردہ کے۔ اب سمجھو کہ وحی حیوان آتا ہے۔ ۹ اعتدال تینوں صفت کو
 اس کے زمان فرض کر دینے لذت حاصل ہوتی ہے۔ ۱۰ آتما بذات خود گیرندہ
 لذت کسی چیز کا نہیں ہے پس گیرندہ لذات کا اعتدال ہے۔ ۱۱ جو اس روبرو کو
 سمجھے وہ سینا سچی ہے اور ہر طرح سے افضل ہے اور جو گی آتما کا پوجنے والا ہے
 ۱۲ ایک مثل وسطی سمجھانے کے رقم ہے ایک گھر میں بیسار عورتیں حسین اور شکیل
 اور جمیل ہر صفت موصوف ہو دین اور کوئی مرد مجر و شہوت سے ہر اہوا و کان
 پہونچے اور کوئی حجاب و اسطی شہوت رانی کے مانع نہ ہو۔ اگر اس وقت میں د

مثلاً سیرجی آسودہ ہو جاوے ۲ آتما سے کہے کہ اگر آتما فنا کرتے والی تو ہے اور
 پیدا کرتے والی بھی تو ہے یہ طعام جو پینے کا یا ہے تجھے پیو پئے ۹ جو اس
 ترکیب سے عمل نہیں کرتا ہے اسکی غذا جزو بدن نہیں ہوتی ہے اور وہ خوراک سیاہ
 کی ہوتی ہے۔ ۳ جتنا لازم ہے کہ غذا کیا چیز ہے اور کھانے والا غذا کا کون
 ہے اسواسطے بیان کیا جاتا ہے۔ جو شخص تمام علم ہے وہ حفاظت اعتدال کی
 کرتا ہے یعنی پرکرت میں رہتا ہے اور کچھ شک نہیں ہے کہ تمام موجودات پرکرت
 سے پیدا ہوئی ہے پس طبی خوردہ غذا کی ہے اور حسب مقید ہو اور خوردہ بھی ہوا
 غذا بہوت آتما ہے یعنی بدن پس جو غذا کھاتا ہے وہی غذا ہے۔ بہوت آتما
 تین صفات سے مرکب ہوئی ہے۔ دلیل ظاہر ہے کہ جو پیدا ہوا ہے تخم سے ہوا ہے
 اور تخم غذا سے ہوتا ہے پس غذا اعتدال بمعنی پرکرت تین صفات کا ہے
 پس جو خوردہ ہے وہی تینوں صفات سے بنا ہے۔ جو کچھ ابتداء سے انتہا
 تک یعنی عقل کل سے ادنیٰ تک محسوسات میں محسوب ہے یعنی درمیان میں چودہ
 طبق زمین اور آسمان کے ہے سب کی پیدائش اس سے ہی آزاد ہے یا مقید غم ہو یا
 یا خوشی میں جہل میں مبتلا ہے یا عقل سے مشور۔ جو ان تینوں صفات کی
 ذیل میں نہیں ہے وہ خوردہ بھی نہیں ہے۔ اور جو نام اور نشان رکھتا ہے
 وہ ان تینوں صفات سے بنا ہے۔ ۲ کوئی حجت کرے کہ کیا دلیل ہے جس سے
 معلوم ہوا کہ تینوں صفات کے اعتدال کو نہیں کھاتے اور اعتدال سے تینوں صفات
 کے جو بنا ہے اسکو کھاتے ہیں اسواسطے ظاہر کرتا ہوں۔ اعتدال تینوں صفات
 تخم جو بویا جاتا ہے اسکو کوئی نہیں کھاتا ہے اور اس کے کھانے سے کچھ لذت
 اور نفع بھی نہیں ہوتا ہے۔ جب وہ تخم سبز ہوتا ہے اور شاخ اور برگ اور پھول
 اور پیل نکالتا ہے۔ پس نوع بنوع کے غلے اور میوے اس سے پیدا ہوتے ہیں اور
 ان سے لذت طرح طرح کی ملتی ہے اور کھانا نہیں آتے ہیں۔ ۳ تین جانت پیدا
 تمام موجودات کی ہیں ابتدا اوسط انتہا اعتدال حقیقی تینوں صفات

عوام سمجھتے ہیں مرہم زخم لوہر

نقاب چھوڑ مقصود لوہر طلبہا مو .
 حقیقت میں مرہم سے زخم پر نہیں ہوتا ہے مرہم سے زخم ملائم رہتا ہے اور
 ہو کر روکے رہتا ہے جب زخم کی آلائش پاک ہوتی ہے اپنے جسم کی قوت
 بہر جاتا ہے۔ اسی طرح جبل محسوسات کے تصورات سے پاک ہو جاتا ہے
 جلوہ اوس بار کا نظر آتا ہے ۱۔ ادبنا طلبیدیم ویدیدیم عیان نہ اندگم شد
 ان را کہ بعقبی طلبید ۲۔ آتما کی بیشتر شکل میں اور ہر شکل سے سب کو اپنی طرف
 نہ کرتی ہے۔ جو کوئی اوسکو جو آفتاب کے قرص میں ہے اور اوسکو جو دل
 حجرے میں ہے ایک جانے پہراپنے کو آپ پہچانے وہ اپنے سوا آپ مشغول
 رہو اور اپنے تئیں آپ بوجا کر رہو اور اپنے تئیں آپ قربان کر رہو۔ دل کو آتما سے
 ملانا بھی دمار نا ہے اسکے سوائے اور کچھ نہیں ہے اور نہ کوئی اور ادوا پاشنا
 اور کرم اس پر واجب ہے۔ ۳۔ دل کے پاک کرنے کو بھیجہ ترکیب ہو۔ ۱۔ پیلالقمہ
 جب اوتھاوے کئے بعد سیر ہونے شکم کے جو میں قصد کہانیکا کروں یا کسی کا
 جوٹھا یعنی بجز روہ کہانے کا ارادہ کروں یا مشتبہ طعام کہانیکا قصد کروں
 یا کمروہ طعام کے کہانے کو خواہش کروں یا سہو سے ترکیب اس حرکت کا ہوا
 ہوں تو برکت سے نشن دیوتا کے کہ یہ موکل طعام کا ہے اور برکت سواگ کے اور
 بر ۲۔ سوشعاع آفتاب کے جوہ پاک ہو جاوے کہ مجھے اسکی حقیقت پر علم نہیں ہے
 اور جو کچھ میں کہتا ہوں یہ پاک ہو جاوے۔ ۳۔ تھورا پانی پئے۔ ۴۔ کہانا طعام
 کا شروع کرے ۵۔ پانچ لقمے اس نیت سے کہا دی کہ یہ پانچون پران اور پان
 اور بیان اور اور دان اور سان کو دیتا ہوں ۵۔ اس قدر کہانا کہا دی کہ
 ہو جاوے ۶۔ پانی پئے اور یہ کہ دو پہلے پران کے ہے۔ ۷۔ ہاتھ
 اور مونہ دھو دے۔ ۸۔ یہ دو بات کہے۔ ۹۔ ایران آتش عزیزی ہے
 ہضم کرنا طعام کا اس کا کام ہے اور یہی پرہم آتما ہے کہ پانچ قسم کی ہواں
 منب کی لذت لیتا ہے اب میں اس غذا سے آسودہ ہوا تمام

اور محیط عالم اور اطراف کا اور پانے والا ہر قسم کی لذات کا۔ اور باہر
 خطاب فاعلی اور فعلی اور مفعولی سے منزہ ہے اور صاحب عالم اور
 آتما ہے۔ ۱۰ رو در نام ہے بمعنی فنا کر نیوالا عالم کا ۱۱ پر جابت نام ہے
 بمعنی صاحب عالم کا۔ ۱۲ پر ہا نام ہے پیدا کرنے والا عالم کا۔ ۱۳
 بش نام ہے پرورش کر نیوالا جہان کا ۱۴ ہرن گربہ نام ہے یعنی مجموعہ
 عناصر بسیط کا کہ آسمان بھی اسکو کہتے ہیں۔ ۱۵ ست نام ہے بمعنی عق
 ۱۶ پران نام ہے بمعنی نفس اور حرکت روح۔ ۱۷ ہنس نام ہے بمعنی جھوٹا
 ۱۸ نار این نام ہے بمعنی عین سرور ۱۹ ہوم نام ہے بمعنی خالق خلق کا۔ ۲۰
 ارک بمعنی سزاوارستائیں ۲۱ دما سب کار کہنے والا۔ ۲۲ دما بنا
 اور پکانے والا پیلونکا ۲۳ سمرایت بمعنی بادشاہ عالم کا ۲۴ اندر بادشاہ
 فرشتوں کا ۲۵ اند نام ایک مچھلی کا ہے کہ آجیات اس کے موندہ میں ہے
 ۲۶ ساسا اسکا نام ہے بمعنی حکم کرنے والا خلاصہ یہ ہے کہ آفتاب کی حرارت
 سے موجودات عالم کی حیات ہے۔ قرص آفتاب کا طلحائی رنگ ہے اور تہا ر شعلہ
 اسکی بمنزلہ تہا ر سوراخ کے ہیں اور ان سے نور اسی ذات لاتعین کا برآمد
 ہوتا ہے پس اسیکے جاننے کی خواہش کرو اور اوسے کو تلاش کرو۔ ۳۹ اور
 لاتعین کے پانے کی راہ یہ ہے۔ اسب جانہ ارون یعنی انسان کو خواہ
 مرد ہو یا عورت دوست ہو یا دشمن امیر ہو یا غریب شریف ہو یا زریں نزدیک
 ہو یا دور اور تمام حیوانات کو پرند ہو یا درند چرند ہو یا گزند ہو یا نہ جانے والے
 امان دواور کسیکو نہ ڈراؤ اور نہ شتاؤ اور کسی غرض سے اوکو تکلیف نہ دو
 اور اوکی جان اور آرام کو نہ کہو و بلکہ قصد بھی کرو سب باش در پے
 آزار ہر چہ خواہی کن کہ در شریعت مانع ازین گناہی نیست ۴۰ جنگل یعنی
 تنہای میں بیٹھ کے حواسون کو خواہش لذات محسوسات سے روکے جو یہ
 عمل کرے آتما کو خود بخود پایا جو سے ۴۱ گزشتہ از سر مطلب تمام شد مطلب

فضا بمعنی اعراف اور سکی گھر ہے۔ زمین بمعنی دوزخ اور کے پانویں آفتاب
اور سکی آنکھ ہے اور ظاہر ہے کہ تمام اعضا سے آنکھ کو فضیلت ہو کہ بغیر آنکھوں کے
کیجئے علم نہیں ہوتا ہے اور یقین اور راستی دیکھنے سے ہوتی ہے فقط سماعت
سے اور سبکی گواہی سے یقین غافل کو نہیں ہوتا ہے اسوجہ سے اسکو شرف ہو
اور تعظیم کے لائق ہے اور ایک وسیلے سے برسم کو بجاتا ہے۔ آفتاب ہو یا
شغل کرے کہ اور سکا نور آنکھوں میں نہا جاوے کیونکہ عقل کی قوت یعنی روشنی
آفتاب کی حرارت سے ہے آفتاب سو کہے کہ میری عقل کو رستای دے اور آنکھوں کو
روشنی دے جو آفتاب کے نور سے قریب ہو یعنی علم اور عقل پر کہتا ہو اور زمین
اور سکا رہنا ہو وہ مثل آنکھوں کی پٹی کے ہے۔ اور جسکی آنکھوں کو نور ہے یعنی
چشم جاتا ہے وہ عین آفتاب ہے اور دوسکا نام ہر کہ ہو بمعنی جلائیو والا گنا ہو گا
۱۔ ہر کہ تین حرف میں بند رگ۔ ہنہ کے معنی میں روشن کرنیوالا عالم
ر کے معنی میں آرام دینے والا عالم کا گ کے معنی میں تمام آرزو کا پورا کرنے والا
مراد یہ ہے کہ جب آفتاب روشن ہوتا ہے تاریکی غفلت کی کہ مثل موت کے ہے
جاتی رہتی ہے اور غفلت غفلت کی کہ مثل موت کو ہے دور ہوتی ہے اور تمام کام
عالم کے ہوتے ہیں۔ جب آفتاب نکلتا ہے اور عقل ہوتی ہے گویا زندگی دوبارہ
ہوتی ہے۔ ۲ آفتاب کا نام سونا ست ہو یعنی پیدا کرنے والا غذا کا۔ ۳ نام
اوت ہو یعنی جذب کرنے والا پانی اور رطوبت کا۔ ۴ نام پاؤں بمعنی پاک کرنے والا۔
۵ اب ہے یعنی سیر کرنے والا عالم کا۔ ۶ امرت ہو یعنی اسکو موت نہیں ہے
اور لازوال ہے اور وہ اپنے تئیں آپ حرکت دیتا ہو یہ بید کی مورتی ہے۔
۷ جتنا نام ہے یعنی دینے والا شعور اور تمیز کا۔ ۸ دیتا نام ہے یعنی منظور کرنے
والا درخیز ہونے والا۔ ۹ کناست نام ہے یعنی چلنے والا اور دیکھنے والا اور دینے
والا تمام فعلوں کا اور چلنے والا واقفوں کا اور دیکھنے والا فہم پرور کا اور
سننے والا آوازوں کا اور دیکھنے والا شکلوں کا اور دیکھنے والا محسوسات کا

ایک درخت فرض کرو اور اسکی جڑ اوپر کو تصور کرو اور تینوں صفات یعنی
ایجاد اور بقا اور فنا کو ریشے اوس بیج کے اور پانچون ست یعنی اکاس
اور ہوا اور آگ اور پانی اور مٹی کو پانچ ڈالیاں اوسکی۔ نام اوس درخت
کا است بمعنی چوٹھا یعنی کرو اور دیدہ دل سے دیکھو کہ جسکا نام قرار پایا
اور صورت ظاہر ہوئی وہ چوٹھا ہے کیونکہ صورت اور نام کو قائل لازم ہے
پس چاہے کہ نرگس روپ برہم کا در بیان نہرو۔ جو برہم کو بچائے وہی برہم ہے۔
۲۶۔ سید کی سرتی ہے کہ پرانا پرستیدہ اور یہی برہم کا جسم ہے۔ اور اسکی
تین حروف سے تین قسم کی صورت نمایان ہیں۔ مذکورہ موت۔ محنت۔
یعنی ان تینوں میں اوسکا جلوہ ہے۔ ۲۔ روشنی گ۔ روشنی پران روشنی
آفتاب یہ پرلو کے جسم نورانی ہیں۔ ۳۔ برہما شین ہمیش پر نوسب کا حساب
ہے اور یہ تینوں دیوتا اوس کے تینوں حرف ہیں۔ ۴۔ آتش عزیزی یعنی
چیترا گن۔ آتش ظاہری پیموشتر گن یہ ارکان جسم برہم کے ہیں۔
۵۔ رکہید حجیرید سامید یہ علم جسم برہم کا ہے۔ ۶۔ مرث لوک مدہ لو
مرگ لوک عالم ترین عالم فضا بہشت یہ عالم جسم برہم کے ہیں۔ ۷۔ بہت
پیش برتمان اضی مستقبل حال یہ تینوں زمان جسم برہم کے ہیں۔
۸۔ پران آگ آفتاب یہ چک جسم برہم کی ہے۔ ۹۔ پانی غذا چاند یہ سبزی اور
نازگی جسم برہم کی ہے۔ ۱۰۔ من حیت انکار قلب و ائمہ انانیت یہ سباب
آگاہی برہم کے ہیں۔ ۱۱۔ پران ایان بیان یہ اسباب حیات برہم کے ہیں۔
جو ایک مرتبہ پرلو کیے وہ تمام اسماء مذکورہ کی پوجا کرے گو یا سب کا دریاں ہوا
اور سب کو برہم سمجھ گیا۔ پس سمجھو کہ یہ اسم پر نو ذات مطلق ہے جسے اس رمز کو
سمجھا برہم کو بچانا۔ ۱۲۔ پیلے وجود عالم سے آفرید کار خاموش تھا جو لفظ سب سے
پیلے اوسکی زبان سے برآمد ہوا وہ پرلو یعنی دم ہے۔ یہ آسمان اور عالم فضا
اور زمین پیدا ہوئی انکو برہم کا بدن سمجھو۔ آسمان یعنی بہشت اور سکا سر ہے

اور آفتاب میں لایا جانے والا عالم کا ہے اور دیکھنے والا عالم کا ہے اور تمام عالم
 اس سے روشن ہے اور وہی دل کے متور اخین جو صورت پیدا کر کے ہے
 آفتاب اور وہی شکل لیتا ہے اور وہی آفتاب میں چلتا ہے۔ اور وہی
 آسمان پر نظر آتا ہے اور اسی کا نام کال ہے یعنی وقت جو نظیر نہیں آتا ہے
 اور عناصر کو کہتا ہے کہ چاند و ستارے اور مرکبات اور کی غذا میں ۳۶
 سیلابی و پورے میں جو دل بنو فری میں ہے آفتاب میں سطح ہے اور کہنا ہے
 جواب بہت اگلا میں یعنی محیط عناصر نیلو فری ہے اور چاروں سمت مثل مشرق
 مغرب اور چاروں گوشہ مثل گنتی اور بابو اور میں پہل کے ہے میں اس کی شکل
 میں پران اور آفتاب میں پران اور آفتاب سیر کرتے رہتے ہیں ان دونوں
 ایک سمجھ کے اوم کا شغل کرنا چاہئے ۲۲۔ برہم دو فرض کرو ایک نرگن یعنی
 اور بے نام اور بے نشان دوسرا نرگن یعنی با نام اور نشان اور مکان اور شکل
 اور صورت۔ جو صورت رکھتا ہے بے ثبات ہو اور فنا ہوگا اور جو صورت سے
 منزہ ہے فنا سے بھی منزہ ہے جو کہ پریشی سے منزہ ہے وہ برہم ہے اور وہ
 نور ہے اور وہی آفتاب ہے۔ برہم اور نور آفتاب ایک ہی ہیں اور ایک ہی
 کے تین نام ہوئے۔ پرتو کے تین حرف ہیں ا، و، م اور یہ برہم ہے جسے
 عالم کا نظام ان تین حروف سے ہے پران اور آفتاب اور آفتاب ہے۔
 چاہئے کہ ان سے مشغول ہووے اور سمجھے کہ یہ تین حروف ہیں و عین آتما
 ہو جاوے۔ ۳۳۔ جید کی سرتی ہے کہ آتما سے جو پرتو ہے وہ پرتو ہے اور
 پرتو کو آتما ہی پر بنا جاتا ہے پس ایف ہے کہ آفتاب اور پرتو کو ایک جاتے۔
 حرکت دینے والا عالم کا پریشی پر پرتو ہے اور وہ پرتو ہے اور اسکو غفلت
 اور سیری اور موت نہیں ہے۔ اس کے نام کے تین حروف ہر تینوں
 عالم موجود ہوئے ہیں پس تینوں عالم آتمین میں۔ اور وہی بنیاد پرتو
 پرانوں کی اور اجساموں کی ہے۔ ۳۴۔ یہ عالم صورت برہم کی ہے اسکو

ذات پاک جسکی تین صفت مذکور ہوئیں آٹھ قسم ہی ہوئی پانچ پران
آفتاب آفتاب جملہ کو اک ۱۱ اسی ذات کی گیارہ قسم ہیں دس جس
ایک عقل - ۱۲ جب عقل سے پران نے وصل کیا بارہ صورت ظاہر ہوئیں
۱۳ پھر وہی شمار اور بے حساب نوع سے ظاہر ہوا - ۱۴ سنسکرت
کی زبان میں ہوت کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں اس واسطے ہوت آتما نام ہوا
۱۵ مہا ہوت یعنی زیادہ سے زیادہ ظاہر اس واسطے نام ہوا کہ کل شی میں
محیط ہوا - ۱۶ وہ صاحب سب کا ہے اور سب میں بیہ کے سب کی سیر
کرتا ہے اور جان بھی وہ ہے اور جسم بھی وہ ہے اور جان اور آتما سب میں
ہی ایک ہے اور سب ہی نیا ہے - موالف اس نفع کو غور سے پڑھے وہ
کل عالم کے معقولات کے مطلب کو پاوے - ۳۱ آتما کی دو صورت ہیں -
ایک پران دوسرا آفتاب دونوں کی دوراہ ہیں ایک کا نام درونی
دوسری کا نام برونی رات اور دن دونو حرکت میں ہیں کبھی کوئی ساکن
نہیں ہے - آفتاب رات اور دن میں ایک حرکت کرتا ہے - پران رات
اور دن میں اکیس ہزار چھ سو مرتبہ حرکت کرتا ہے یعنی سانس لیتا ہے - آفتاب
آتما تمام عالم کا ہے پران آتما ہر ایک جسم کا ہے - جس طرح آفتاب سے تمام جہاں
روشنی پاتا ہے اسی طرح آتما سے ہر ایک کا جسم روشنی پاتا ہے - کچھ
دونوں ایک ہیں کیونکہ آفتاب کی ایک حرکت ۲۱۶۰۰ حرکت متفلس کی
ہوتی ہیں اور اس سے مقدار حیات نفس انسانی تمیز ہوتی ہے - ظاہر میں اور
بے علم حرکت آفتاب اور پران کو جدا جانتے ہیں جو گمانی ہیں اور گناہوں سے
پاک ہیں اور صاف دل ہیں اور حواسون کو لذات محسوسات سے روکتے ہیں
اور باہر سے بہتر کہہ سکتے ہیں اور دہین آتما کا تصور کرتے ہیں وہ اپنے پران
کی حرکت کو آفتاب کی حرکت جانتے ہیں - حواسون کے ضبط کرنے سے آفتاب
کی حرکت معلوم ہوتی - اسکی تعریف علم سرودہ یعنی پاس نفاس میں ہے - ۲ وہ سر

بیخدا تو ہے کر نیوالا ہر قسم سے افعال کا تو ہے صاحب عالم کا تو ہے پس تجھ کو
 سجدہ کرنا ہوں - ۲ ای جان عالم واسے کر نیوالے تمام فعلوں کے ذامی عمر
 عالم کی ذامی لذت لینے والے محسوسات عالم مکے ذامی ظاہر و ذامی باطن کے کہنے
 والے تمام عالم کے یہ سبچے جو نظر آتا ہے تیرا کہیل ہے اور تو بے نہایت ہے
 اور سراپا سرور ہے تجھ کو سجدہ ہے - ۱ ای پوشیدہ سے زیادہ پوشیدہ ذامی اثر
 وحم اور خیال سے بالاتر و ذامی ادراک معقولات سے برتر و ذامی محاصرہ محسوسات
 سے باہر تیرا نہ اول ہے نہ آخر نہ تیرا وار ہے نہ پار تجھے نمسکا ہے - ۳ سب سے
 پہلے وجود دیا کا ہوا ہے اور مایا میں صفت تم کی مقدم اور غالب تھی یعنی
 ذات تھی کہ اس کو کشف اور کردہ شدہ کچھ کہا نہیں جاتا ہے اور مظنہ حقائق
 کا ہے کہ وہ کشف اور کردہ شدہ ہے اور فاعل اور فعل اور مفعول ہے - ۴ پھر
 مایا نے جو پہلے سے زیادہ حرکت کی ریح کی صورت عیان ہوئی پس کشف عالم
 کی ہوئی - پھر زیادہ پہلے سے حرکت ہوئی است کی صورت نمود ہوئی اور
 پرورش عالم کی ہوئی - ۵ اجتماع تینوں صفات سے خلاصہ نکلا یعنی عطر اور
 عالم بنا - یہی حیو آتا ہے اور یہی جان حیاں ہے اور یہی بدن کو حرکت دینے
 والا ہے - پھر شکاپ پیدا ہوا اس سے قصد کرنے فعلوں کا ہوا - پھر ہیکار
 یعنی انانیت کا وجود ہوا کہ اسکے نسبت تینوں صفات کی اپنی طرف کو
 کرتا ہے - ۶ یہ سب حرکات حیو آتا کی مین سو اس کے دوسرا کوئی نہیں -
 ۷ خلاصہ در قطرہ اور عطر اور اشارہ ہرن گریہ سے ہے اور یہی تعین دل یعنی
 عقل کل ہے - ۸ ہو کل عالم پر جابت آگ اور پانی اور آفتاب ہوا اس قطرہ
 یعنی عطر سے - ۹ ہر ہا صفت ایسا جو بش صفت ابقا رو و صفت ابقا پیدائش
 سب کی اصل و حقی ایک ذات ہے ان تین صفت سے نظم عالم ہوا ہے - ۱۰
 جو جو ہوں کو ضبط کرے وہ جانے کہ ایک ذات ہی جو تعینات سے باہر ہے اور جو
 محسوسات سے دیکھتے تو تین دیتا ہا مین یعنی برہما اور رشن اور میتیں - ۱۰ آخری

آرمی موہ - ۳ جو کوئی تینوں ترکیب ہی عمل کرے وہ ہمیشہ سچا اور سچا ہوگا
 اور یہی مقصود کریم کا تھا اور پانچواں اور چوگ اور گیارہ کا ہے اور یہی طریق
 ہر مذہب کی شریعت اور طریقت اور معرفت اور حقیقت کا ہے۔ جو اس
 قول کے موافق فعل کرے وہ دیوتاؤں اور فرشتوں سے بلند مرتبہ پاوے
 بلکہ اونکا رہبر اور پیشوا اور شفیع ہوگا کیونکہ یہ لازوال در لائقین اور بے
 نہایت اعز و بچی ہوگا۔ ۲۹ سوال منجملہ ان میں سے کسی کو شرف ہے
 ۱۔ آگ ۲ ہوا ۳ پانی ۴ آفتاب ۵ زمانہ ۶ پیران ۷ غذا ۸ ہوا
 ۹ ہش ۱۰ رود اور کسکی پرستش نسب اور اولے ہے۔ جواب ان
 سب کو معہ عالم یعنی جگت کے کہ جگت تمام اجرام فلکی اور ارضی اجسام سے
 شامل ہے برہم کا بدن فرض کرو گے حق جان جہان ست و جہان جلم بدل
 توحید بہین ست و گرا بہمن ۱۱ گو کہ وہ بزرگ تر اور لازوال ہے اور ہم
 سب ناچیز اور زیر صدمہ زوال کے ہیں اور وہ بے جسم ہے اور ہم سب مجسم
 اور موصوف بصفات ہیں۔ اگر کوئی انہیں سے کسی کو برہم سے جدا جانا
 کے کہ یکا او پاشک ہو پس چسکا او پاشک ہو اور کسکی منزل میں پیونچے اور
 وہاں کی لذت پاوے جب نتیجہ اعمالوں کا تمام ہووے اگر معرفت حق وہاں
 پاوے تو اس کے ہمراہ برہم سے جا ملے۔ اگر معرفت حق حال ہو ورنہ ہر وہی
 راہ پیش آوے جو پہلے تھی اور تنزلات میں پڑے۔ پس لازم ہے کہ سب کو برہم
 سمجھ کے ذات فدا کرے اور بے نہایت کی پرستش کرے اور ان لغینات کو ناچیز
 سمجھے تب مرتبہ علی کو پیونچے اور ذات پاک سے وصل ہو جاوے۔
 گو دت سال کہ ہمیشہ بوجہ بیدگی رہتی ہے کہ برہم کی استیت اس عبارت میں کی
 برہا تو ہے ہشن تو ہے رودر تو ہے پر جایت تو ہے آگ روشن تو ہے
 برن تو ہے پیران تو ہے دیوتا تو ہے ہوا تو ہے اندر تو ہے مچھلی تو ہے
 غذا تو ہے جم تو ہے زمین تو ہے تمام عالم تو ہے اکاس تو ہے۔

بنیاد پر ہے۔ وہ جسم یعنی کئی نہایت اندر وہ میں پڑتا ہے اور بلندی کی پستی
 میں گزرتا ہے۔ کچھ فرض نہیں ہے کہ صورت سیاسیوں کی بنا و عوام کو
 ماسا نظر آویگا اختیار ہے جیسا چاہئے یا نہیں کہ لیکن افعال نیک کری اور
 بد فعلی کرے۔ فقیر صورت جو اور سیرت دنیا داروں کی رکھتا ہو اور زن یا زن
 یا زری محبت میں سرگردان ہو اور شہوت اور غضب اور چل اور ظلم کی موصو
 جو اور ہو اور ہوس اور جھل اور حسد اور تعصب اور بغض سے بہرہ ریا ہو
 اور شرابی و فریشتی بجا نہ لانا ہو تو وہ دنیا داروں سے بدتر ہے۔ فقیر سیرت
 جو اور ظاہر صورت دنیا داروں کی رکھتا ہو وہ پر جنس اور جہا پرش سے
 خوب غور سے سمجھو کہ بغیر خدا اور تقویٰ ال صاف دل صاف
 صاف نہیں ہوتا۔ جو گن اور تنوگن میں بہہ رہتا ہے۔ اور خوب دل صاف
 ہو جاتا ہے اور خود ستو گن اثر کرتا ہے۔ یعنی تینوں کہ وہ راستی اور روشنی حاصل
 ہوئی گزرتا کا نیچا ہے والا ہو اور جب طاقت چاہئے آتما کی ہوئی اور دنیا کو
 پہچانے آتما ہو گیا اور جب آتما ہو گیا پھر آتما سے جدا نہیں ہو سکتا۔
 جو بید کو پڑے اور عالم کو سمجھے وہ حق الیقین سمجھے کہ پریش کوئی ہے اور
 لا تعین ہے اور ادراک محسوسات کی برتری ہے اور وہی لائق پرستش کے ہے
 اور اس کے سوا کوئی مستحق عبادہ کا نہیں ہے۔ جو ریاضت یعنی نیک افعالی کر
 اور دکان لذات محسوسات کی برتری کے وہ جانے کہ کہاں حاصل کرنے کی راہ جس سے
 ہے جو پر تو سے شغل کری اور تمام عالم کو برداشت کرے وہ کیا کہ ہوئے۔ ۱۔
 تین طرح سے پہچانا جاتا ہے۔ ۱۔ تحصیل حکمت نظری یعنی بید اور معقول اور منقول
 وغیرہ یعنی آتما سے موجودات کی۔ ۲۔ حکمت عملی یعنی تہذیب اخلاق اور
 ریاضت اور نیک افعالی کہ سوا رحمت کسی شخص کو آزار نہ دے اور محسوسات
 کی لذات میں مبتلا نہ ہووے۔ ۳۔ عشق الہی کہ سوائے محبت خدا کچھ دلچسپ ہووے
 سے دروہ اور دین ہو اجت و کھون اور توفیق کا نکر یا تیرا کری ہووے

جسطح شرابی شراب کے نشہ میں مہوش ہو جاتا ہے اور دینی دنیا سے بے خبر
 اور سطوح بہ حیوانی لذات محسوسات کی خواہش کے نشہ سے متوالا ہو رہتا ہے
 جس طرح کوئی دشمن کے خوف سے کہ مبادا گرفتار کرے اور مار ڈالے ہمیشہ ہانک رہتا ہے
 اور سرگردان رہتا ہے یہ محسوسات کے وسوسوں سے پریشان رہتا ہے جس طرح
 سانپ کا ڈسا مہوش ہو جاتا ہے یہ لذات دنیا کا پہنسا ہے مہوش ہو جاتا ہے
 جس طرح ظلمات میں جو جا پہنستا ہے کچھ نہیں دیکھتا یہ جہالت سے کچھ نہیں جانتا
 جس طرح بازیگر کی حرکات کی کچھ اصل نہیں ہے اسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت
 نہیں ہے جس طرح کیلہ کا درخت بے مغز ہے اور پیانہ کا اسی طرح یہ عالم محض بے
 معنی ہے اور ہر وقت نئی صورت پکڑتا ہے جس طرح دیوار پر کسی حسین نازنین کی
 شبیہ دیکھنے سے کچھ لذت نہیں ملتی اسی طرح خواہش ناقص سے کچھ نفع
 نہیں ہوتا ہے جو کچھ نظر آتا ہے اور سموع ہوتا ہے اور ذائقہ سے مزہ ملتا ہے
 اور خوشبو سونگھی جاتی ہے اور ساس کرتا ہے اور سکو آدمی عمدہ نعمت سمجھتا ہے
 لیکن اس سولت پائیدار حاصل نہیں ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ ہوت آتما محسوسات
 کے اشغال کے باعث سے اصلی لذت سے دور رہتی ہے آدمی کو لازم اور فرض
 ہے کہ پہلے بید اور نشا ستر اور حکمت نظری اور عملی اور معقول اور منقول تمام عالم
 کو گڑھے پر مٹے اور مراد اور اشارہ اوس کے سمجھے پھر اپنی عقل سے اور مقابلہ
 اقوال مختلف سے عمدہ مطلب کو حاصل کرے پھر ادب پر عمل کرے۔ جو ایسا کرتا ہے
 وہ علم اور عمل اور راستی اور خوش خلقی سے خود بخود منزل مقصود کو پہنچتا ہے
 جو علم حاصل کرے اور موافق اوس کے عمل نہ کرے اور جو ممنوع ہو وہ فعل کرے
 وہ ایسا بوقوف ہے کہ ڈوبنے کو دیکھے اور اوسکا ماتہ نہ پکڑے اور سمجھے کہ میرے
 دیکھنے سے ڈوبتا نکل آوے گا کیونکہ کیسی دیکھنے سے ڈوبتا پھر نہیں ہوتا ہے
 جو بموجب علم اور عقل کے عمل کرتا ہے وہ بہشت یعنی بے نہایت سرور کو پاتا ہے
 اور بہشتی سے بلندی کو جانتا ہے جو برعکس اس کے کرتا ہے اور جہل اور نادانی میں

میں اور دوستی کرنا عوام سے ۲ حرص کرنا ۳ آزار دینا کسیکو اور بد خواہی کرنا
 اور نفاق رکھنا اور غیبت کرنا اور حسد کرنا۔ ۵ سب سے یکساں سلوک نہ کرنا
 اور تعصب کرنا۔ ۶ بھیر اور متبرد رہنا ۷ خواہش کے مغلوب رہنا ۸ جہد
 اور سعی آل کی فراہمی میں کرنا ۹ مطلب براری کو خوشامد کرنا ۱۰ خوش ہونا
 جب حسب مرضی وقوع میں آوے اور مول ہونا جب خلاف مرضی ظاہر ہو
 ۱۱ تکبر اور انانیت جو بات کرنا۔ ۱۲ عکس جمع کرنا واسطے نفع کے اور فراہم کرنا اسباب
 فانی کا۔ ہوت آتما عین واحد ہے مگر بسبب صفات مذکورہ کثیر نظر آتی ہے۔
 مولف :- پیدائش تمام عالم کی بصورت واحد ہے کہ سب نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں
 شریف قوم میں یارہیل استخوان اور چرم وغیرہ سب کے برابر ہیں افعال کے سبب سے
 پریم گیانی اور شستہ داری اور یو پاری اور سو در اور چور اور خاسد اور ظالم
 اور جاہل یعنی بصفتا متعدد نظر آتے ہیں بلکہ ایک ہی شخص زبان مختلف غریب
 اور امیر اور نیک اور بد اور چور اور ساہوکار ہوتا ہے اور بعضے عالم اور عاقل اور
 عامل اور بادشاہ اور بالدار اور جیل کھاتے ہیں اور بعضے جاہل اور ظالم اور شتم پرست
 اور متعصب مشہور ہوتے ہیں حالانکہ وہ شخص ایک ہی تھا ہے متعدد منقسمین جاتا ہے۔
 ۲۶۔ سوال اسے پر جاہل ہوتی کہ اپنے ہمارا گیان کیا اب وہ ہدایت کرو
 کر رہا راستے اور فرماؤ کہ جو آتما کس قدر گریب سے پریم آتما ہوتی ہے۔ یہ ثابت
 نے جواب دیا کہ امر کبیشتر وہی ہے نیک افعال ہو کہ تمہارا نطفہ کہنی تلے نہیں گرا
 تمکو معلوم ہو کہ ہدی کی سرتی کے نتیجہ فعلونیکا متلاہرون دریا کے ہے جس طرح لہر و ٹکا
 روکنا نامکن ہے انکار و کنا بھی امکان کبیشتر ہے ہر ہے جس طرح سمندر اپنی حد سے
 ہر لکل نہیں بکتا ہے آدمی بھی اپنی عمر متعینہ یعنی طبعی کو جو سو پر سکی ہے زیادہ
 نہیں کر سکتا ہے۔ نتیجہ افعال کا مثل رسی کے پٹا ہے اور جس طرح لنگر کا او سکے
 یا نو کام سے جاتے رہے حرکت کرنے سے عاجز رہتا ہے یہ بھی لنگے ہر نہیں ہو سکتا
 اور مجبور رسی میں بند رہتا ہے۔ اگر کوئی ملک الموت سوڑے ضرور مرے گا

موجود ہوتی ہے اور جسطرح وہ برتن اور کھلونے شکست ہوتے ہیں یہ معدوم ہوتے ہیں۔ جلانے والا اس چرخ کا وہ ہے جسطرح سے لوہا آگ میں تپا ہوا چوٹ سے ٹکڑہ ٹکڑہ ہو جاتا ہے اور اوسکی ہمراہ چکاری متعدد نظر آتی ہیں اوسی طرح یہ آتما جُدی جُدی دکھلائی دیتی ہے حقیقت میں واحد ہے نہ زرد آئینہ یک روئے مقابل ہے اگرچہ صد نمائید یک یک روئے جو یکدہ نیست آید نمودار ہے درخت و برگ و بار و مغز تا پوست ہے غلط نبود اگر گوی کہ مجموع ہمان یکدہ اصل یعنی خود اوست ہے آتما سب جگ میں بیا یک ہے اور اپنی صفت بدن کو دیتی ہے اور بدن کی صفت آپ قبول کرتی ہے۔ اجسام کثرت میں مگر آتما واحد ہے سب طرح آمیزش بہت آتما کی بہت آتما میں نظر آتی ہے۔ ۴۵ پیدا ایش اجسام کی زوادہ اور مرد اور زن کے اتصال سے ہوتی ہے اور جب تک روح غالب میں تصرف نہیں کرتی جسم کو تمیز نہیں ہوتی ہے اور کثیف رہتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس اہ سے بدن کی کثافت خارج ہوتی ہے اس کا وجود ہوتا ہے۔ اس بدن کو مانند حجرہ کی فرض کرو کہ مرد کی منی سے استخوان بمنزلہ پتھر کے بنے ہیں اور خون حیض عورت سے گوشت مثل گاری کے جسطرح کہ مکان میں سفیدی کیجاتی ہے چڑھ لگا یا گیا ہے۔ طعام اور شراب کی کثافت سے بلغم اور صفرا اور چربی اور مغز بنا ہے۔ جسطرح دوارت گہر میں جمع کرتے ہیں یہہ چیزیں بدن میں جمع ہوتی ہیں۔ غضب یعنی تموگن کے آثار بموجب سُرتی پیدا کئے ہیں۔ ۱ نادانی یعنی اودیہ۔ ۲ خوف یعنی بے۔ ۳ غم اور ماتم یعنی شوک۔ ۴ خفا اور کاپلی ۵ ضعف اور ناتوانی اور پیری ۶ بہو کہ اور پیاس ۷ بخل ۸ غصہ ہونا ۹ بے ایمانی اور حق ناستناسی ۱۰ بے ہری ۱۱ بیوقوفی اور بے شرمی ۱۲ بیدین رہنا ۱۳ تکبر کرنا اور عجب کرنا اور غرور و رجوگی کے آثار بموجب سُرتی پیدا کئے ہیں۔ ۱ آرزو و محال اور مال ۲ مودہ یعنی گرویدہ ہونا کسی چیز پر اور گرفتار رہنا الفت زنی اور فرزند

و انما فی حاصل ہوتی ہے اور اسکا نام پرکرت جو بمعنی عدالت - جب مغلوب
 راج اور تم کی ہوتی ہے اپنے صاحب کو ہوتی ہے اور اپنے کو بھی ہونے لاتی ہے
 اور لذات محسوسات میں رہتی ہے۔ ان اسباب سے منطق اور مفید نظر آتی
 اور ساکن اور متحرک اور سرد اور گرم اور شریف اور رزق اور عیان اور نہا
 سمجھتی ہے۔ جس طرح پر لذت اور طبع دانہ سے اپنے تین جالی میں پیوستے
 ہیں اور سطح وہ اپنے کئے ہوئے عالم میں آپ پیوستا رہتا ہے اور نیک و
 بد افعالوں کا نتیجہ پاتا ہے اور کبھی احتیاج اور رنج پاتا ہے اور اپنے وہم سے
 بہشت اور دوزخ بناتا ہے۔ ۲۲ سوال: کہ کوئی آتما جو اسکا کرتا ہے
 جواب: ہیکہ کی سرتی ہے جو کہ سب کا پیدا کرنے والا ہے وہ بہت آتما سے کام
 آتا ہے اور بہت آتما سبب ہوتی ہے درحقیقت فاعل جیو آتما ہے۔ لویا
 جب آگ میں رکھا جاتا ہے آگ ہو جاتا ہے جب کشتی سے ریزہ ریزہ ہو
 اور آتما ہے اویسکے ہمراہ آگ بھی اور تپتی ہے اور عام سمجھتے ہیں کہ آگ اور تپتی
 ہے لیکن آگ وہ شئی نہیں ہے جو قسمت پذیر ہو وہ جو ٹکڑے ہو کر اور تپتا
 حقیقت میں وہ لویا ہے پس بہت آتما جو متعدد نظر آتی ہے مثل لویا ہے کہ
 فرض کرو اور تینوں صفت یعنی راج اور ست اور تم کو وہ آتما سمجھو جسے لویا مکر
 ہوتا ہے۔ ۲۳ سبب بنائش بہت آتما کی کثرت سے تینوں صفات میں
 ایجاد بقا فنا۔ ۲۴ مخلوق چار قسم کے ہیں۔ ۱۔ اشیاء یعنی جنکی پیدا ایش
 بیضہ سے ہوتی ہے۔ ۲۔ حیج یعنی جنکی پیدا ایش بچہ دان سے ہوتی ہے۔
 ۳۔ نوع انسان۔ ۴۔ نباتات یعنی روئیدگی۔ آسمان کے سات طبق یعنی سات
 مرتبے بندی کے جن۔ زمین کے سات طبق یعنی سات مرتبے پستی کے جن
 جو راسی الاکھہ قسم کی موجودات ہے اور اسکو جو راسی الاکھہ چون کہتے ہیں۔ جس
 طرح سے کہنا چرخ کو پہرے کے طرح طرح کے چوٹے اور پیرے کہلاتے اور برتن اپنی
 مرضی کے موافق بناتا ہے اور سطح اور سکی تینوں صفات کی گردش جو موجودات

بدن حرکت سے باز رہتا ہے اس واسطے اسکو حرکت دینے والا قرار دیا اور ظاہر ہے کہ جیو آتما ایک ہی۔ کان سے اور قسم کا کام لیتا ہو اور آنکھ سے اور قسم کا۔ ۱۹ آتما فی الحقیقت محیط عالم کی ہے مگر اعمال کے نتائج سے خواہ نیک ہوں یا بد اجسام میں مقید ہو اور جُدا جُدا ہر جسم میں نظر آتی ہے ورنہ وہ لطیف اور واحد ہے حتیٰ کہ دیکھی نہیں جاتی اور گرفت میں نہیں آتی اور کوئی مثل اس کے نہیں جسے تشبیہ و بیجاوے جو کچھ ہے وہی ہے اور عین باطن ہے ۲۰ لڑکپن اور جوانی اور پیری اور موت اور حیات اور مقامات ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور لاموت کو اس سے نسبت دینی نہ چاہئے کیونکہ وہ کوئی کام کرنے والا نہیں ہے گو کہ فاعل ہر فعل کا وہی معلوم ہوتا ہے۔ یہہ آتما قدیم اور پاک اور بے حرکت اور بے ارادہ ہے اور لاثانی ہے۔ یہہ مثل تماشہ بین کے سبب علیحدہ رکھے تماشہ دیکھتی ہے اور خود بخود ہے آتما تے ناروپو دتین صفات یعنی ست اور ریح اور تم سے ایک چادر بنی اور اوسمیں اپنے تئیں چھپایا ہے اور محل مطلب یہہ ہے کہ یہہ عالم تین صفت یعنی شہوت اور غضب اور تمیز سے بنا ہے اور یہی حجاب اس آتما کے دیکھنے کو ہے۔ ۲۱ سوال کہ بیشرو پر جا پت سے تمہارے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آتما سب سے منزہ ہے ہر چیز سے نیک اور بد کا پاتا ہے اور تعینات بدن کی قید میں ہے اور نیک اور بد راہ کو دکھلاتا ہے اور سردی گرمی سے تغیر حالت کرتا ہے اور حرکات متضادہ کیا کرتا ہے وہ کون ہے۔ جواب پر جا پت کا پانچ عنصر لطیف کو بہوت کہتے ہیں اور روح انسانی پانچ عنصر کثیف کو بھی بہوت کہتے ہیں اور روح حیوانی۔ ان س کی فراہمی سے بدن موسوم ہوتا ہے اور اوسکا نام بہوت آتما ہے کہ مجموعہ عناصر لطیف اور کثیف کو بہوت آتما کہتے ہیں۔ آتما اگرچہ بہوت آتما میں ہے مگر مثل قطرہ پانی کے کنول کے پتہ پر ہے گو کہ پتہ کے اوپر ہے مگر علیحدہ ہے وہ آتما بہوت آتما سے کچھ اخلاط نہیں رکھتی ہے اور حجب اعتدال تینوں صفت سے پانی ہے

۴۶

۴۔ وہ دوازہ صفت ہیں ہوتی ہیں

۱۔ دل ۲۔ پران ۳۔ روشنی ۴۔ خواہش رستی ۵۔ جیو اتما۔ یہ باوجود اس کے کہ پنجم مرتبہ میں ہے ولین ممکن ہوئی۔ اتما باوجود کہ پانچ قسم کی ہوی مگر سبھی اسی کہ ہنوز لذت محسوسات حاصل نہیں ہوی پس خواستگار لذات ظاہری کی ہوی پیراس نے پانچ موقع میں سوراخ کئے یعنی پانچوں خواہش ظاہری تباہے مثل چشم اور گوش پیراس نے پانچ کرن ادن سوراخوں سے باہر نکالے۔ ا قوت بصر اور سکروپ کہتے ہیں کیونکہ شکل اور صورت اس قوت سے نظر آتی ہے۔ ۲۔ سمع اسکو شہد بولتے ہیں ۳۔ ذائقہ اسکو رس کہتے ہیں ۴۔ لمس اسکو سپرس بولتے ہیں ۵۔ شامہ اسکو گندہ کہتے ہیں۔ پران سے لذات محسوسات کی حاصل ہوتے ہیں ۶۔ شامہ اسکو گندہ کہتے ہیں۔ پران سے لذات محسوسات کی حاصل ہوتے ہیں ۷۔ شامہ اسکو گندہ کہتے ہیں۔ پران سے لذات محسوسات کی حاصل ہوتے ہیں ۸۔ پانچوں کرم اندری یعنی انیطق جو رتہ اور کبھی میں جوتے رہتے ہیں۔ ۹۔ پانچوں کرم اندری یعنی انیطق جو رتہ اور کبھی میں جوتے رہتے ہیں۔ ۱۰۔ پانچوں کرم اندری یعنی انیطق جو رتہ اور کبھی میں جوتے رہتے ہیں۔ ۱۱۔ پانچوں کرم اندری یعنی انیطق جو رتہ اور کبھی میں جوتے رہتے ہیں۔ ۱۲۔ پانچوں کرم اندری یعنی انیطق جو رتہ اور کبھی میں جوتے رہتے ہیں۔

اور بدن بغیر اوسکے حرکت ناممکن ہے۔ رکھیشرون نے اعتراض کیا کہ آتما جب حرکت نہیں کرتی اور خواہش نہیں رکھتی دوسرے کو کس طرح حرکت دیتی ہے اور کہ سو اطر متحرک کرتی ہے۔ پر جاہت نے جواب دیا کہ یہ آتما جو حرکت دیتی ہے اسکی حقیقت اور لطافت ترک کرنے خواہش خواہشوں اور والی بدن کی ہے۔ چھوڑنے لگا است محسوسات سے تمیز ہوتی ہے۔ بغیر اوس کے معیار م کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ ہاتھ سے کپڑی اور آنکھوں سے دیکھی نہیں جاتی ہے۔ آتما کا نام پریش ہے یعنی سب شئی میں پھری ہے اور خواہشوں کو اوسکا پانا غیر ممکن ہے۔ آتما پہلے عقل میں سمائی تھا جو آتما کہلائی پر بدن میں سمائی تب سیر عالم کی کرنے لگی پھر آتما حالت شکایت میں جاتی ہے تب وہی آتما ہو جاتی ہے جب حالت شکایت کو چھوڑ جاگرت میں آتی ہے عقل سے سیر عالم کی کرتی ہے۔

یہ جو آتما عیدج تھا ہے اور عقل اور علم ہے اسکا نام حرکت دینا ہی جو بدن سے عقل کے موافق سیر عالم کی کرتی ہے۔ ہر ایک بدن میں بھی حرکت کرتی ہے اور بھی دیکھتی اور سمجھتی اور سب فعل کرتی ہے۔ سو ہیو آتما کے کوئی نہیں ہے جسکو خواہش اور غرور اور انہی پر ہووے اور بدن میں تصرف کر سکے ہی پر جاہت ہے یعنی کرنے والا سب فعلوں کا اور جاننے والا سب حالتوں کا اور سب چیزوں کا اور اوسکا علم بدن کو نہیں ہے۔ ۱۶ اعتراض کیا کہ جب آتما منقسم نہیں ہوتی ہے پھر ہر ایک جسم سے جدا جدا فعل کیونکر کرتی ہے۔ جواب دیا کہ پہلے آتما ایک ہی اوسے سب جہان پیدا ہوا جب وہ تنہائی سے بے بدن ہوکا اوسنے گونا گون صورت پیدا کیں وہ اجسام مثل تیرے حرکت اور مثل درخت بے حس کے موجود ہوئی اس حالت کو دیکھ خود اوشین سمایا اور اونکو متحرک کیا۔ جب وہ سمایا ہوا ہو کے داخل ہوا لیکن ایک ہوا سے کام نہ چلا تب اوسنے ہوا کو پانچ قسم کا کیا۔ ۱ پران اس کی حرکت اور پرکھیرف کو ہے۔ ۲ زبان اسکی حرکت تلی کو ہے۔ ۳ سنان یہ کیلون غذا کو روگون کی رہا ہے

اس رمز کو اگیا نی نہیں سمجھتا ہے اسو اطر چوٹے بیم وز جان چہ سار تہا ہے
 اور گپانی سمجھتا ہے پس ہر ور حاصل کرتا ہے اور آرام پاتا ہے۔ ۱۲ رکبیشیر
 بہت خوش ہو کے کہا کہ اب تو آتما کی تعریف بھی بخوبی واقف ہوا اور جو تعمیل
 تجہ پر فرض تھی سب ادا ہوئی اور عقل تجھے خدا داد ہے۔ جسک تہا کو تو بلا اثر
 کرتا تھا وہ تو بھی ہے۔ جو فانی جبر تھی اور جسکا چوڑنا وہ جب تھا اور جسکو خدا
 جانتا تھا وہ تجھے جدا ہو گئیں۔ اب تجہ میں سوائے آتما کے اور کچھ باقی نہیں
 ۱۳ راجہ نے کہا کہ منور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجہ میں جو آتما ہے وہ کیا چیز ہے
 اور کیا اسکا رنگ ہے اور کیا اسکا قد ہے۔ رکبیشیر نے کہا کہ جو تیری جسم کی
 حفاظت کرتا ہے اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہے بدن کو دو کبہ ہوتا ہے
 اور اوہ کو کچھ پروا نہیں ہوتی ہے اور جو نادانی کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم
 رکھتا ہے وہی آتما ہے۔ ۱۴ میرے گرد کا
 کہ وہ عین سرور ہے جو اپنے بدن سے نکل نور اعظم میں لجاوے اور خروے
 کل ہو جاوے اور جطج سے صعود سے نزل کیا تھا نزل سے صعود کرے
 اور جو ہر ور تھا اسے سرور ہو جاوے پس بھی آتما ہے اور یہی برہم بدیا
 جو نام کی مختلف تعین ہے اور لاتعین ہے۔ اس مہر کے سمجھنے اور ذہن میں قائم
 ہونے کا نام برہم بدیا اور گیان ہے اور بھی خلاصہ توحید کا ہے۔ اور جب
 اور جپا ورتپ اور شیرتہ اور جگ اور اوپاشنا اور کرم کا ٹڈ سے نتیجہ ہے
 اگر یہ لوح دل پر نقش ہو جاوے گیان اور اوپاشنا اور کرم کا ٹڈ پانچ
 اور جو یہ نقش ہووے تینوں ہوں یا ہوں متساوی ہیں۔ ۱۵ اور جپا
 چند رکبیشیر دن سے کہا کہ جطج چکرہ غیر متحرک ہے یہ جسم بھی ساکن ہے سر
 کون ہے جو اسکو حرکت دیتا ہے اور کیا ہے جو نظر نہیں آتا ہے اور یہ
 سے مترو ہے اور بغیر پران کے زندہ ہے اور خود بخود ہے کوئی اور
 صاحب نہیں ہے اور اسکو فنا نہیں ہے اور یہ انہیں ہوا ہے اور مہیات

کہ میری جیت سی میرے سوال کا جواب دی اور جو اوپر لیش یعنی ہدایت کرتا ہوں
 وہ سنے سمجھے۔ ۱۰ اور اجاب جو تیری بدن میں باقی ہے وہی آتما
 ہے اور وحی تو ہے۔ یہ جگت جسکی نمود بے بود ہے اس مانندی کہ تاریکی
 میں رستی کو سانپ سمجھ کے ڈرے اور چاندنی رات میں چمکتی ریگ کو پانی
 جان کے پینے کو دوڑے۔ یہ نمود سب بے اعتبار ہے فقط آتما سچ ہے
 اور تاریکی اور اگیان مترادف ہیں اور چاندنی اور تیزی عقل مترادف ہیں
 عوام الناس میں سے جسکو کچھ علم اور عقل ہے اور جو جاہل مطلق ہیں سب کرم
 اور اوپاشنا اور جوگ اور تپ کے بندہ ہیں سے بند ہے میں اور جتنا جنم
 کا حساب حاصل مطلب کو بتاتے ہیں۔ تو ہوا غور کر کے سمجھ کہ جب وہ
 مفہوم ذہنی اور ہوا اور تو اور ہوتب اس کی تلاش کو فکر بھی ضرور ہو اور اسکی
 ملاقات کو تدبیر بھی لازم ہو اور جگ اور جوگ وغیرہ کرم اور اوپاشنا بھی
 واجب ہو۔ جب وہ اور تو ایک ہی اور دوئی کو او میں دخل بھی نہیں ہے
 اور تو جسم ہے اور وہ جان ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے
 اور وہ اصل ہے اور تو جسم ہے اور وہ مغز ہے اور تو پوست ہے پرتلاش
 کون کسکی کرے۔ دریا میں موج اوشتی ہیں اور جو حساب بنتے ہیں وہی دریا کو
 کیا تلاش کرتے ہیں اور دریا سے باہر کب ہوتے ہیں۔ جب یہ تیری سمجھ میں آئی
 پرتچھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا حرکت فصول ہے اور یہ شوق
 پریشان بے سود ہے۔ یہ رسومات جلا کے ڈرانے اور پیسلانے کو میں گیانی کو
 جتنا تھ گیاں ہے اور گیان سے سرور ہے اور وہی گت ہو۔ ۱۱ جب انہکار
 جاتا ہے وہی دور ہو جاوی کیونکہ جب کسی نے انہکار یعنی انانیت سے اپنے تئیں
 کچھ سمجھا اور غام یا خاص کو کچھ سمجھا تب تلاش کیا جب انانیت محو ہوئی کیما ہی خود
 بخود پیدا ہو گئی اور وہی جو فرض کی تھی جاتی رہی پراک ہی ہو گیا۔ اور اجا
 دریا اور موج اور حساب تو ہی ہے دوسرا کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہو گا۔

بہترین نعمت دنیا اور عقبی خیال کرتا تھا وہ سب حسب بیان رکہشیر کے ماحینہ
 جو میں اب میرے تصرف میں کیا ہے جو نذر کروں ویرتیک سوچ اور سچا کرتا
 رہا آخر عرض کیا کہ مجھے کوئی شی انہی نظر نہیں آتی اور جاودانی مفہوم نہیں ہوتی
 جو واسطے آپ کے دینے کے ظاہر کروں آپ جس چیز کو بہتر جانتے ہو وہ طلب
 کریں میں پیش کروں۔ رکہشیر نے کہا کہ اگر تو صاحب کسی نعمت کا ہوتا تو تجھ سے
 میں اس نعمت کو طلب کرتا جو سب سے عمدہ تو رکھتا اب معلوم ہوا کہ تو مفلس
 محض ہے اور کوئی شی عمدہ اپنے پاس نہیں رکھتا اس وجہ سے تجھ پر رحم آتا ہے
 پس تو سمجھا انتہ کرنا اپنا حجت مجھے دے مگر اس شرط سے کہ جب حجت کو مجھے
 بخش دے پھر اسے واپس کرنے کو ارادہ نہ کرے اور اس سے کسی خدمت کے
 سر انجام کو فرمائش نہ کرے کیونکہ آسہاں پر تیرا حق کچھ نہ رہے گا۔ ۸۔ راجہ نے مجھ کو
 اس کلام کے حجت کو دینا قبول کیا اور شککھاپ کر دیا۔ رکہشیر نے بعد تمام
 شرائط شککھاپ کے راجہ سے کچھ بات نہ کی اور ڈنڈ اور کٹڈل دہا کسی طرف کو
 چلا گیا۔ ۹۔ راجہ کو وہ ہم ہوا کہ رکہشیر نے کچھ ہدایت نہ کی اور اوہ اپنے گھر پہنچے
 کہ اسے کچھ پوچھوں پر سوچا کہ وہم اور حجت ایک ہے اور اوہ سب نے مجھ سے کچھ
 اپنے تصرف میں اختلاف شرائط شککھاپ کے ہے میں غلط ہوں۔ ۱۰۔ راجہ
 بارنوع بنوع سے واپس نہ رہا بلکہ اپنے حجت کو روکا اور یہ حالت راجہ
 کی ہو گئی کہ اگر کہنے کچھ کہلا یا تو کہا یا اور یا نی لا یا تو حیا از خودی خین کی فرمائش نہ کی
 بلکہ راجہ کے حجت میں کسی چیز کی خواہش بھی نہ ہوئی۔ چند روز کے بعد رکہشیر واپس
 آئے مگر راجہ نے کچھ اون کی طرف التفات کیا۔ رکہشیر نے کہا کہ اگر راجہ آفرین مجھے
 ادا دتی قبول اور بدیخ الاعتقاد ہو اور گناہ سو کا مل اور طالب لائق ہے اور
 اور بے نظیر اور لامانی اپنے وقت میں ہے اور اب لوہا بقی تعالیم کے ہوا جو کچھ میں
 بیان کروں تو سنیں۔ راجہ نے جواب دیا کہ کہنا اور کتنا صاحب حجت کے ارادہ
 ہوا ہے وہ مجھے سکودیر یا میں کس طرح کوئی حرکت کروں۔ رکہشیر نے کہا

مجاز نہیں ہے تم اس سے خدمت زمانہ لینے کا اختیار کہتے ہو اوسیلے
وہ تم سے مردانہ کام لے سکتی ہے کچھ تمہاری لوٹدی نہ خرید نہیں ہے۔ جیسے
اوسیدہ تمہارا حق ایک قسم کی خدمت لینے کا ہے تمہاری فرزند کا دوسرے
قسم کا حق اوسیدہ ہے کہ وہ اوسکے دودھ پلائے اور پرورش کرنے کو موع
اسیلے لوع بنوع کے حقوق بہت کے اوسیدہ ہیں۔ ۵ راجہ نے اس نصیحت کو
تسلیم کر کے کہا کہ میں اپنے جسم کو آپ کی نذر کروں۔ رکہیش نے جواب دیا کہ تم
بجٹا بھی تیرا حق نہیں ہے۔ اسیدہ جسم ہر تیرے باپ اور ماں کا ہے
اور اس واسطے ہے کہ اوسکے نام کو روشن کرے اور اوسکی روح کو تازہ کرے۔ ۲
جسم شوہر تیری جو روکا ہے اگر تو کسیا بختے پس اوسپر ظلم ہے اور سخت آواز
ہے وہ جو کسی حق تلفی کر کے دوسرے کی تفریح کو بختا ہے۔ ۳ تیرا جسم اولاد
کی پرورش اور تربیت کو ہے اگر تو اوسکا حق غیر کو دے اور وہی جہالت اور
بیچاری سے زندگی کریں اور عوام پر ستم روا رکھیں پس وہ ستم تیری نام رقم ہو
۴۔ یہ جسم کا فحل نظام مملکت ہوا ہے اور اوس علم اور ادب کا کیا گیا جو جس سے
عام اور خاص رعایا اطمینان سے سووین اور ظالم سکڑا اور دغا باز سے باز کا
نہ کہا وین۔ ۵ یہ جسم فنا ہونے والا ہے اور خون حیض اور نطفہ سے بنا ہے
اور مکر پیشاب کی راہ سے نکلا ہے میرے کسی صرف کا نہیں ہے اور تو اسکے
دینے کا مجاز بھی نہیں ہے۔ ۶ راجہ نے قول رکہیش کو تمام نصیحت سمجھ کے کہا
کہ میں اور چیت اور بدہ اور انکار کو آپ قبول کریں تو میں آپ کی نذر کروں۔
رکہیش نے کہا کہ سب سے مقدم دل ہے یعنی من اور یہ ایک جزو جسم کثیف کا ہے
اور جسکا یہ جزو ہے وہ کل فانی ہے من فانی چیز کو لیکے کیا کروں ایسے شیا کو
طالب جاہل شہوت پرست ہوتے ہیں مجھے وہ چیز دے جو رکہیشرون کے
لائق ہو۔ ۷ راجہ سخت حیران ہوا اور حیرت کے دریا میں غوطہ کھانے لگا کہ
جن چیزوں کو وہ اپنا سمجھتا تھا اور جس اسباب پر ناز و غرہ کرتا تھا اور جس کو

سب فانیوں گے۔ قطب بھی کسودن اپنی جگہ کو چھوڑے گا اور زمین اور
 آسمان بھی ایک روز زلزلہ جادوین گئے اب سمجھ سیری میں سحر گمان کے کوئی اسباب
 آرام اور رستگاری کا نہیں رہا ہے۔ افسوس کہ منور میں تاریکی میں اگیان کے
 پیراہنوں اور چہل مرکب اور چہل بسط سے نکل حیرت میں آیا ہوں آپ کرا کر کے
 مجھے راہ دکھلا دیں۔ ۱۔ رکبیشتر نے کہا کہ میں تجھے گمان بتاؤں جو سب سے
 بڑی نعمت ہے تو عرض میں کیا دیکھا۔ راجا نے کہا کہ تمام راج جو میرا چاہا
 کی نذر ہے۔ رکبیشتر نے کہا کہ اس سلطنت کو جو تو اپنی قرار دیتا ہے اس پر
 تجھے سو پشتر بہت تسلط ہو گئے اور اپنی قرار دیتے دیتے معدوم ہو گئے کسی
 نام اور نشان بھی کچھ کہیں باقی نہیں ہے جب یہ راج اونکا ہوا تیرا اسین
 حق ہے۔ ۲۔ علاوہ اسکے اس راج کے مستحق حسب رواج ملک کے تیری ہے
 اور پوتے میں تجھے اسکے بخشنے کا کیا اختیار ہے۔ ۳۔ راج حقیقت میں ایک
 خدمت ہو عام کی جو آئین سلطنت سے واقف ہو وہ مستحق اس عہدہ کا ہے
 اور وہی جو راج انس کو حرام سمجھتا ہو اور کو بغیر مصلحت رعایا کی سطح کی کو تو
 سکتا ہے۔ ۴۔ بہت ہمارا اس راج پر دانت بیٹے ہیں اور جو زور آور ہوتا ہے
 وہ راج کرتا ہے تیرا اسین کیا حق ہے اور جب راج تیرا نہیں ہے جو دولت اور
 لوازمات سلطنت میں دی تیرے نہیں ہیں۔ ۵۔ میں بگناہ مال تو مجھے کس طرح دے
 سکتا ہے۔ ۶۔ جو روپیہ اور اسباب سلطنت کا ہے وہ رعایا کی مصلحت کے
 بہات کے مصارف کو ہے اس واسطے نہیں ہے کہ تو اپنی مصلحت کی واسطے صرف کری
 ۷۔ روپیہ جب ایک ماہ میں دوسرے کے ماہ میں ملتا ہے اور وہ مال سے جو بیٹے اور مرتے
 جسکے ماہ میں پورا ہو تو اسکو اپنا کو نہ کہتا ہے ایسا وہ مال سے جو بیٹے اور مرتے
 ساتھ رہے۔ ۸۔ راجہ نے کہا کہ آپ جو فرمایا مجھے سیری جو روالبہ میری ملک
 ہے وہ آپ کی نذر ہے۔ رکبیشتر نے کہا کہ تیری جو رو قطع تیرے ہر ماہ شب خالی کو
 معہد ہے اور جو حق تیرا ہے اس پر وہی اسکا تجھ پر ہے تو اسکو کسی اور کو بخشنے کا

اور یہ جسم فنا ہونے والا ہے پس سلطنت اپنی جیسے کو سیر کی اور خود مد
دل ہو کے جنگل کو گیا اور ریاضت سخت میں مشغول ہوا یعنی آنکھوں کو سورج
کی طرف کر اور ہاتھوں کو اوپر اٹھا کے مدت تک کھڑا رہا۔ اس ریاضت سے
راجہ کا دل کہ ورت تعلقات سے بہت صاف ہوا تاہم کیا یہ یعنی معرفت حق
کی حامل نہ ہوئی۔ مگر صفائی قلب سے اس کے دل نے چاہا کہ کسی عارف سرِ حقیقت کو
دریافت کیا جائے۔ ماسکین نام ایک رکبشتر کہ اس وقت میں تمام عارفوں
زیادہ مشہور تھا اور فی الحقیقت اپنے گمان کے سبب مثل آتش بے دود مشہور
تھا اور ایسا اوسکا بیج تھا کہ کسیکو اوسے بات کرنے کی جرات نہ تھی یہ را جا
اوس کے پانچ پر جاگرا۔ رکبشتر نے راجہ کے دل کی صفائی معلوم کر کے پوچھا کہ تم
کیا چاہتے ہو۔ راجہ نے جواب دیا کہ اتنا کا گمان چاہتا ہوں کہ جسمانی اسباب
طالب نہیں ہوں کیونکہ میرے بدن پٹیوں سے بھرا ہے اور پوست اور نس اور
چربی اور گوشت اور نطفہ اور خون اور اشک اور چرک اور گوشت اور پیشاب
اور غایط اور صفراء اور سودا اور بلغم اور جملہ متعفن اور مکروہ اشیا سے بنا ہے
اور ناپائیدار بھی ہے۔ پس مجھکو فانی لذات کی خواہش نہیں ہے اور تلاش لذات
میں اور حرص اور حسد اور شہوت اور غضب اور طمع اور غفلت اور بہیم اور خا
اور غم اور تردد اور رنج و مجھوری و ستون اور آفات زمانہ کے انقلاب اور ہولنا
اور پیاس اور فکر پیری اور افسوس نا توانی اور خیال موت سے مدت تک مبتلا
رہا ہوں۔ اب لذات دنیا کی کیا تلاش کروں کہ ہزاروں آفات اس کے سبب
ظاہر ہوتی ہیں پھر بھی کچھ ناپائیدار ہے۔ طالبان دنیا مثل میجر اور گیس اور زراعت
اور لوم اور خار اور خس پیدا ہوتے اور مرتے ہیں۔ اور جو رہا ہے اور چار آج
عظیم الشان تھے اور لشکر اور خزانہ حد اور حساب سے زیادہ رکھتے تھے وہ
سب معدوم ہو گئے اور کیسی حسرت باقی رہی۔ گندہ رہا اور اسرا اور سر
اور گنج اور دریا اور پہاڑ اور ستارے اور جو کچھ نظر آتا ہے اور بیان میں سما ہے

کیونکہ سب لوگوں میں اوسکی روشنی سے روشنی ہے اور سب کو نام اور نشان
 اوس سے ہیں۔ اندر جو کہ بادشاہ تمام دیوتاؤں کا ہے اور ہرن گربہ جو عقل
 کل ہے اور ہرن جو موکل پانی کا ہے اوس ہی موجود ہوئے اور زندہ ہیں پس
 ایسی روشنی کو چھوڑ کے کس سے رجوع کروں۔ جو نام اور نشان رکھتا ہو اوس
 سے رجوع کرتا ہے اور اوس سے فیض پاتا ہے پس میں بھی اوس سے رجوع کرتا ہوں
 ۲۔ وہ ذات جو روشن ہو اور ہر طرح محیط ہے گو کہ سب سے منزہ ہے مگر شک
 مادر میں بھی مہی ہے اور جو ہوا یا ہو گا یا ہے وہی ہے۔ جس طرف جس کا دل چاہے
 جاوے کچھ ممانعت نہیں بلکہ اختیار ہے کیونکہ ہر طرف وہی ہے دوسرا کوئی
 نہیں ہے۔ اوس کا مونہ اور اوس کے کان اور اوسکی آنکھ ہر طرف کو میں بلکہ
 جس طرف کو خیال کرو وہی ہے۔ اوس کا اول اور آخر کوئی نہیں ہے گو کہ بصورت
 عالم کے کہ جس کا اول اور آخر ہے ظاہر ہوا ہے۔ ۴۔ اوسکی صفات سے تین صفت
 مقدم ہیں۔ ۱۔ رج جو گن یعنی ایجاد کرنے کی۔ ۲۔ ستو گن قائم رکھنے کی
 ۳۔ تم تو گن فنا کرنے کی۔ اور پانچون کرم اندری اور پانچون گیان اندری
 اور چارون انتہ کر اوسکی قدرت سے بنے ہیں۔ مہنہ جو آسمان سے برستا ہو
 اور ہوا جو تازگی دیتی ہے اور زمین جو پانی کو جذب کرتی ہے اور آفتاب اور
 ماہ جو روشنی دیتا ہے اور بہت اور دوزخ جو موسوم ہے یہ سب اوسکی
 قدرت کا تماشا ہے۔ رزق کا دینے والا اور ہر کام کا کرنے والا وہ ہے۔
 ہرن اوسکو چھوڑ کے رجوع کروں۔ ۵۔ وہ اول پانی میں پوشیدہ ہوا
 پھر آٹا ہوا اور آٹا سے حمل ہوا جب حرارت ہرن گربہ میں آئی تو شتون کا
 بن لطیف پیدا ہوا۔ پھر جاننے والا بن اسرار پوشیدہ بنے کہ عین علم اور دان
 ہیں اوس پانی پر نگاہ کی اوس سے پرجا پت پیدا ہوا اوس نے تمام عالم کو پیدا
 کیا۔ ایسی دانائی کو چھوڑ کے میں کس واسطہ تک گردن اور ہنگ کے بندہ میں
 ہنسوں۔ ۶۔ جسے بہت جانور ایک پتھر سے میں بند ہوئے ہیں ویسے عالم میں

اعلیٰ ہووے اور جسے اوس نے نہایت کا وصل ہووے کرنا چاہیے۔ ہر کل عالم
 کو برہم اور برہم کو خلیہ عالم تصور کیا اور سمجھا کہ جسے مانے اور مانے سے جو بنا جو
 وہ کپڑا کہلاتا ہے اوسی طرح کل عالم برہم ہے۔ جب یہ شیخ ہوا سمجھا کہ سورج اور
 آگ اور ہوا اور پانی اور جل اور گیسوں میں اور مطلق اور عقید اور برہمیت اور
 چہن چری اور گہری اور رنگت اور دن اور رات اور سال اور براہ اور برقی اور غدا
 مینہ اور خیر و اور کل اور نیک اور بیک و مہی برہم ہے اور برہم سے ظاہر
 مین برہم کو لہذا یا پست ظاہر یا باطن کہ یہ کہ نہیں کہے اور وہ کی طرح اہل عالم
 بیان میں نہیں آسکتا ہے اور نہ اندر اور نہ باہر جو ہم کو قوت خواستوں ظاہری
 اور باطنی اور دلیل اور علم سے یا آغیر ممکن ہے مگر غور اور بچار اپنے خود کو نظر
 ہے اور تعینات سے مشغول ہے اور اسکا کوئی نام اور نشان اور نشان نہیں
 اور جو رنگ اور بو اور نام اور نشان نہیں سب اوس کے مین۔ ۲۔ برہم کے
 ارادہ سے چلے ہر گریہ یعنی عقل کل ظاہر ہوا اور یہ سب عالم ہوا اور یہی
 سے آسمان اور زمین تخت الہی اور جو کچھ انکے اندر اور اوپر مین پیدا ہوئے
 حقیقہ ہے اوپر جو ایسی بات یا کہ جو پور دیوتا کے خوش کرنے کو جب کرے۔
 جسکو برہم کا گیان ہووے اور جسکے دل میں برہم کا پرکاش ہووے وہ خلیو کہے
 وہ دیوتا بن جاوے ہر مین کہے واسطے جب کروں۔ وہ پانوں والے اور
 چار پانوں والے اور پیڑ اور دریا اور درخت وغیرہ سب نشان اوسکی عظمت
 سکھ میں اور تمام عالم اوسکے بازو کی قوت سے قائم ہے۔ جو اوسکے بچاوتے
 شوق کرے اوسکو بہت قوت ہوتی ہے اور اوسکی معرفت کا شوق جسکو
 اوسکی حیات عمدہ ہے۔ اوسکے بچاوتے سے تمام عالم سخر ہوتا ہے
 اور سب دیوتا محکوم ہو جاتے ہر مین کہے واسطے جب کروں۔ جب
 نے سے چند لوک کو جانتا ہے مگر وہ لوک برہم لوک سوا اعلیٰ نہیں ہے بلکہ
 برہم لوک کی برابر کوئی نہیں ہے کہ وہ لوک سنا لوک کوئی دوستی سو ہر ہے

سرتی ہے کہ برہم کے خوف سے ہوا چلتی ہے اور آفتاب طلوع ہوتا ہے اور آگ روشنی کرتی ہے اور اندر اور موت سب اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ ۱۲۔ وہ عین سرور ہے کہ جو ان ہوا اور خوبصورت اور صحیح المزاج اور بید کا عالم اور صاحب قوت اور بادشاہ روئے زمین ہیں اسکو ایک سرور فرض کرو۔ ایسے سو سرور کے ہم وزن وہ سرور ہے کہ مرنے کے بعد نیک افعالی سے گندہرپ ہو جاؤ۔ ایسے سو سرور کی برابر وہ سرور ہے کہ بید کو باسید نتیجہ کے پڑا ہوا اور اس کے نتیجہ سے گندہرپ کی ذات میں مل جاؤ۔ ایسے سو سرور کی برابر ہے اگر عالم ارواح میں پہونچے ایسے سو سرور کی برابر ہے جو نیک افعالی سے اجان دیو کہلاوے۔ ایسے سو سرور کی برابر ہے اگر نیک افعالی سے کرم دیو کہلاوے۔ ایسے سو سرور کی برابر ہے جو اندر کا مرتبہ پاؤ سو اندر کے مرتبہ کی برابر ایک مرتبہ برہمیت کا ہر جو اور ون کو تعلیم کیا کرتا ہے۔ سو برہمیت کو مرتبہ کی برابر مرتبہ پر جا بت کے سرور کا ہے۔ سو بر جا بت کے مرتبہ کی برابر ایک مرتبہ برن گرہہ کا ہے۔ برن گرہہ کا مرتبہ اور اس کے سرور کا ایک ذرہ اس کے مرتبہ کا ہے جو تعلقات جسمانی اور لذات فانی کو چوڑ کے اپنے بدن کو اور تمام خلق کے بدن کو ایک جانے اور سب کے یران کو اپنا یران اور اپنے دل کے خزانے کو سب کے دل کا خزانہ سمجھے اور خوف ہی میں ہو جاؤ اور کوئی فعل نتیجہ کی امید نہ کرے۔ اوپ نکھد اسکا نام اسو اسطی ہے کہ یہ راز چھپانے کے لائق ہے مولف خلاصہ اس اوپ نکھد کا یہ ہے کہ بغیر علم کے ریاضت اور اوپا ستنا بھکارہ نہیں اور جو ریاضت یا امید نتیجہ کے کرتے ہیں وہی نادان ہیں۔ استغنا بغیر گیان کے نہیں ہوتی ہے اور بغیر استغنا کے آسودگی کہاں ہے۔

۹۔ سرب میدہ اوپ نکھد یہ سرائیکی میں نمبر ۱۔ اور حجر میدہ میں نمبر ۲ ہے۔

گیان کی فضیلت میں

۱۔ یر جا بت نے من میں سوچ کیا کہ جو گ اور تب وغیرہ ریاضت کی حد میں ہے اور برہم نے نہایت عمو۔ پس وہ شغل جو تمام قسم کی ریاضت اور عبادت۔

ایک نرند قرار دو۔ ۱۔ محبت اسکا سر ہے۔ ۲۔ وصل مطلوب ہے دایان ہاتھ ہے
 ۳۔ یاد اور تصور محبوب بایان ہاتھ ہے۔ ۴۔ سیرت اور سبکی دیم ہے اور بھی
 جابر قیام ہے۔ بیدکی سرتی ہے کہ جو اس مستی کو نیت سمجھے وہ ہستی ظاہری سے
 نیست ہو جاوے اور جو اسکی ضد پر سمجھو ضد پر نتیجہ پاوے، سب دشمن
 اس راہ کو سب سے فوق دیتے رہے ہیں۔ ۵۔ جس دان نے پر مشیر کو نہیں بچا ناو
 لذات فانی کو نہیں چھوڑا وہ عالم پاک کو جسکا نام لاہوت ہے نہیں پہنچا کہ
 اوس مقام میں پہنچنے کو علم شرط ہے۔ ۶۔ برہم واحد تہا جب اوس نے ارادہ کیا کہ
 کثرت ہو پس اپنے سے آپ مشغول ہوا پر بھیہ عالم ظاہر ہوا یعنی وحدت ہو کثرت
 ہوئی اور خود درون عالم کے ہوا اور بصورت عالم کے بھی ہوا اور مطلق سے مقید ہوا
 پھر ہر ایک صفت نیک اور بد اور این آن کا اوپر اطلاق ہوا پس مکان بھی وہ
 اور لامکان بھی وہ ہے اور لطیف اور کثیف بھی وہ ہے اور بہت اور دروغ
 بھی وہ ہے۔ جب یہ بیض ہوا اجتماع متبدل اوس میں ہوئی اس وجہ سے فرض ہوا
 کہ سب کو فنی سمجھے۔ بیدکی سرتی ہے کہ پہلے پیدائش اس عالم سے نام اور صورت
 اور مکان کیجیہ بھی نہ تھا جب وہ نام اور صورت اور مکان میں آیا نستی سے بصورت
 ہستی یا لگا اور اوسکی ملکیت اس غفلت میں چھپ گئی نسیم و نوح بن اور اسی لعل
 سے اوسکو شکست کہتے ہیں کہ اپنے کو آپ ظاہر کیا اور سب سے منتر بھی رہا۔
 ۱۔ جو عارف اس لذت کو پہچانے کہ عین برہم ہے کمال سیرت کو پاوے اور پر
 پایو اور اپان یا نو کو حرکت نہ دے پس تمام سیر و پرا جاوے اور جب گئی گیان
 سے اس مرتبہ میں پہنچتا ہے کہ محض بخوف ہو جاتا ہے اور ہمیشہ ایک حالت پر رہتا
 جسکی بیان نہیں ہو سکتا۔ ۱۱۔ جو چو آتا کو آتا سے جدا جاتا ہے وہ ہمیشہ خوف
 لگے کہ پائین غوطہ کھاتا ہے اور برہم سے ڈرتا ہے اور غصہ ظاہر ہے رنج و اوج
 عنودیت ہے سبب خوف ہی مولف۔ عاشقی اور معشوقی سے مالکی اور ملوک
 جاتی ہے اور جہاں مالکی اور ملوک کی ہوئی ہے عاشقی اور معشوقی بیاگتی ہے۔ بیدکی
 مردانے

کہ غذا سے سب جاندار پیدا ہوئے اور زندہ رہتے ہیں جو کوئی اسکو برسم جا
وہ تمام نعمت پاوی۔ ۳ پران مے کوش کی تعریف۔ ۱ پران با یو کو سر او س
پرندہ کا فرض کرو۔ ۲ بیان با یو کو دایان ہتہ۔ ۳ او ان با یو کو با یان ہتہ
۴ سمان با یو سے تمام جسم پر ہے۔ ۵ اپان با یو دم ہے اور یہ مقام قیام
اوس پرند کا ہے۔ بید کی سُر تتی ہے کہ پران خلاصہ غذا کا ہے اور تمام فرشتے
اور حیوان ناطق اور مطلق اسکے سبب متحرک ہیں اور پران اور حیات مترادف
ہے اور اسی سے عمر طبعی پاتا ہے اور حیات معلوم ہوتی ہے۔ ۶ منوئے کوش کی
تعریف۔ در میان دل اور پران کے جوہر او سکو ایک پرند فرض کرو۔ ۱ حجر بید
بید او سکا سحر۔ ۲ رگ میدیہ او سکا دایان بازو ہے۔ ۳ شام بید
بید او سکا با یان بازو ہے۔ عمل کرنا بموجب احکام بید کے او سکی جان ہے۔
۴ اہترن بید او سکی دم ہے۔ برسم وہ ہے جہاں گویائی کو رسائی کی مجال
نہیں ہے۔ جو یہ سمجھو وہ عین ہرور ہو جاوے اور کسی طرح سے رنج نہاوے
اور بھی بید کی سُر تتی ہے۔ ۵ بگیان مے کوش کی تعریف۔ دل اور دل کا خزانہ
ایک ہی ہے اور آتما خزانہ پران کا ہے اور عین پران ہے اور اسکے در میان
خزانہ بگیان کا ہے اور وہ عین بگیان ہے اور دل میں ہر اہو بگیان کو بھی ایک
پرند قرار دو۔ ۱- اعتقاد او سکا سر ہے۔ ۲ نتیجہ اعمال نیک او سکا دایان
بازو ہے۔ ۳ رستی او سکا با یان بازو ہے۔ ۴ استغراق اور محویت ذات
پاک میں او سکی جان ہے۔ ۵ عقل کل او سکی دم ہے اور عقل سے سب کام درست
ہوتے ہیں۔ بید کی سُر تتی ہے کہ جسکو علم ہو وہ محتاج جگ وغیرہ اعمال کا نہیں
رہتا ہے پس چاہئے کہ علم کو مکمل کرے کہ دیوتا سب اسکی طفیل برسم سے لین ہوئی ہیں
کیونکہ جو عالم ہوا اسے حرکت نالائق نہیں ہوتی ہے اور آرزو اور خواہش
اوسے جاتی رہتی ہے پس گناہوں سے بری ہونا ہے۔ ۶ آتمہی کوش کی
تعریف۔ جب لذات محسوسات کو ناچیز سمجھے اس مرتبہ میں پہنچو اسکو بھی

۸۔ آئندہ کی اوبہ نگینہ سرالکھبر میں نمبر ۱۳ اور حجر بید میں نمبر ۱ ہے۔

پانچون کوش یعنی خزانوں کی تعریف میں

۱۔ آدمی کو چاہئے کہ پہلے اس عبارت سے متاجات کرے اور دماغ لگے۔ ۱۔ اسی مشنری
یعنی محبت کے دیوتا۔ ۱۔ اے برکت یعنی پانی کے دیوتا۔ ۱۔ دے ارجا وری کو دیوتا
۱۔ اندر دیوتاؤں کے بادشاہ وادی برہمیت عارفوں کا دستار دے رہا
پیدا کر کے دماغ خلق کے دماغ بن پائے والے عالم کے تکیوں کا ہے اور جو
کچھ میں بیان کرتا ہوں اوس کا پہل پہل مجھے اور میرے گرد اور شیخ اور پڑھنے
اور دیکھنے اور سوچنے والوں کو سمجھو۔ یعنی برہم چکر گن ہوا اور گیان سے مکنت
اور اتفاق اور ودی دل سے دور ہو کیونکہ جو برہم کو جانتا ہے وہ برہم ہو جاتا
۱۔ کوئی استہان اور کوئی سے اور کوئی دیا اور کوئی دل برہم سے خالی نہیں ہے
کہ سب میں برہم پایا کہ ہے۔ جسکو چھ گناں ہو دے اور محسوسات کی لطوٹات
سے پاک ہو جائے وہ برہم ہے۔ ۲۔ ان ہی کوش کی تعریف میں۔ ۱۔ ہوت
اکاس برہم سے ظاہر ہوا۔ ۲۔ یون اکاس سے ظاہر ہوئی ۳۔ اگن یون سے پیدا
ہوئی ۴۔ جل اگن سے پیدا ہوا۔ ۵۔ مٹی جل سے پیدا ہوئی۔ ۱۔ اجادات برہم کا
سے پیدا ہوئے۔ ۶۔ نباتات اجادات سے اوگیں۔ ۷۔ غذا یعنی غلہ وغیرہ
نباتات سے ہے۔ ۸۔ حیوان مطلق اور ناطق غذا سے تولد ہوئے حیوان کو
ایک پرندہ تصور کرید اور تمام اجسام اور اجسام کو اوس کا جسم مثل سر اور ہاتھ
اور زبان اور دم۔ ۱۔ اور تمام حیاں کے قلوب کو اوس کا گوشت۔ پس سب کے
دلوں میں جو جان ہے وہی پرندہ ہے۔ سب سے ناف تک اوس کی دم ہے
اسی وجہ سے زمین پر رہتے ہیں اور غذا سے پیدا ہوتے ہیں اور زندگی کرتے ہیں
اور فنا بھی اوس میں ہوتے ہیں۔ یہ غذا سب کی دوا ہے پس جو غذا کی تعظیم
کرے اور اسکو مشرف جانے وہ شرف پاوے۔ کیونکہ بدن غذا کا مخزن ہے
اور بدن کے اندر بران ہیں اور پران ہیں سب بدن پہرا ہے۔ بید کی سرتی ہے

مجموعی کا نام ویراٹ ہے یہ اوس پریش کاروپ ہے۔ ۷ ساگری اوس جنگ کی
یہ ہے فصل بہار کو بجائے گہی کے اور فصل تابستان کو بجایو لکڑی کے اور فصل
رستان کو بجایو اوس چیز کے جو ہوم کرتے ہیں تصور کرو۔ سات سمندر عبارت
اون سات لکڑوں سے ہے جسے آتشکدہ کا علقہ بتاتے ہیں۔ ۸ اور بید کی رہیا بجائے
اوس چیز کے ہے جسے چیزوں کو ہوم کرتے ہیں۔ ۹ بیشتر دیوتا تصور سے
اسطرح کا جنگ کر کے سرور حاصل کرتے تھے اور وہ سرور انکو حاصل ہوتا تھا
جس میں مطلق غم نہ تھا۔ ۱۰ ہرن گریہ مجموعہ کل عالم کا ہے اسے عنا صریدہ ہو
جب یہ بھی معدوم ہو جاتا ہے اسکا خلا معہ اوس میں ملجاتا ہے جو آفتاب میں
نظر آتا ہے یعنی نور ذات میں۔ جو اس منہ کو سمجھے وہ جہالت کے دریا سے
پار ہو جاوے اور معرفت الہی حاصل کرے۔ ۱۰ پر جاپت مجموعہ عنا صر کشف سے عبارت
ہے جیسے ہرن گریہ مجموعہ عنا صر لطیف سے جو اسکو نبہ سمجھتے ہیں یا منجسم
کرتے ہیں غلطی پر ہیں اور تمام عالم درمیان میں پر جاپت کے اور پر جاپت دریا
ہرن گریہ کے اور ہرن گریہ درمیان اوس پریش کے ہے۔ اس کی
حقیقت کو عارف خوب سمجھتے ہیں اور جو سمجھے وہ سمجھے کہ ہرن گریہ میں ہون اؤ
جسے تمام عالم ہے میں ہوں۔ ۱۱ جو کچھ مرقوم اور موسوم ہے ایک ذرہ اوس
نور لا بہتہا کا ہے اوسکو بار بار منسکار ہے۔ جو ایسا سمجھے اور اس پر عمل کرے تمام
دیوتا اوسکی فرمانبرداری کریں اور نعمت دارین اوسکو میسر ہووے۔ ۱۲ تمام
موجودات سے آفتاب اشرف ہے چاہے کہ اپنے تئیں سب میں اور سیکو اپنے
عین سمجھے۔ رات اور دن نیز نہ پہلو اوس کے ہیں اور زمین اور آسمان اوسکا
لہلا موہنہ مولف ہے اود دل میں ہے دل میں بدست اوہ چون
آئینہ بدست من و من در آئینہ ہے افسوس ہے کہ حقیقت ایسے رسوز کی علم اور
صحبت عالموں سے معلوم ہوتی ہے اس زمانہ میں عام کی توجہ حبطرف ہے
وہ گیان اور ادراک و پاشنا اور کرم کا ٹنڈ یعنی تثنیو طریق سے خارج ہے

راہ کرنا ہے پہلے ہرن گریہ کو میدا کرتا ہے اور ہرن گریہ سے تمام ساکن اور
 متحرک موجود ہوتے ہیں اور ویراٹ روپ نظر آتا ہے بمعنی ہیئت مجموعی کل
 عالم کے۔ ہرن گریہ یعنی سیولا خاصہ لطیف سو یا سچون عنصر لطیف اور
 اویسے سیولا خاصہ کرکٹ یعنی پر جابت اور اوسے سے بمعنی آدم اور ست رو
 بمعنی خوا اور اوس سے تمام ہستیا اور جنگیم یعنی ساکن اور متحرک پیدا ہوتے ہیں
 جب اور جہان کے ایک ہی معنی ہیں وہ پریش عین جب ہر سب چیز جب میں
 ہوم کی جاتی ہیں اور اوس میں محو ہو جاتی ہیں۔ اوسط طرح تمام جاندار صحرائی اور
 آبی جنگے تلے اور اوپر دانت ہیں مثل گھوڑے اور اوپر دانت نہیں ہیں مثل
 بیل پیدا ہوتے ہیں اور اوس میں محو ہو جاتے ہیں۔ ۶۔ عالم اور عامل بید
 اور شاستر اور اوس کے مطلب معنی کے اوس پریش کو بصورت جب یعنی کل عالم
 ویراٹ روپ قرار دیتے ہیں اور تمام موجودات کو اوس کے اعضا اس مانند
 سمجھتے ہیں مثلاً گیانی اور کیل اور نڈت جو چاروں بید اور چوں شاستر کو
 جانتے ہیں اور عمل بموجب احکام بید اور شاستر کے کرتے ہیں اور سوا سے نیک
 افعالی بدی کی طرف رجوع نہیں کرتے اور کشف اور اشراق رکھتے ہیں اور جہان
 اور کرکھیشتر زندگی کرتے ہیں یہ ہر بمنزلہ سر کے ہیں۔ بادشاہ اور وزیر اور منجم اور
 طبیب جنسے حفاظت اور انتظام مملکت ہوتا ہے وہی بمنزلہ بازو کے ہیں۔
 سوداگر اور زراعت کار اور صنایع بمنزلہ شکم کے ہیں۔ ہر قسم کے مزدور اور خدا
 اور جہاں جنگوئے علم ہے اور نہ عقل کہ بلیوں اور گدھوں کی طرح بوجہ اوٹھاتے ہیں
 اور چیل اور بلی کی طرح بیگانہ مال چیتے ہیں اور کئے کی طرح در بدر پھرتے ہیں بمنزلہ
 پاؤں کے ہیں۔ حیوانات مثل ستخوان اور گوشت اور پوست کے۔ نباتات بمنزلہ
 بال اور ناخن کے۔ چاند اوس پریش کا دل ہے آفتاب انکھ ہے۔ ہوا ایران ہے۔
 آگ گویائی ہے۔ عالم فضا ناف ہے۔ جگمگاہ یعنی نیش اوس سے زمین پاؤں کا
 تلو۔ جہاں یعنی مشرق اور مغرب وغیرہ اوس کے کان ہیں۔ کل عالم کی ہیئت

دل سے دعا مانگے کہ پریم گیان نصیب ہو ورنہ ۲۱۔ جب آفتاب اوترائے
پورا وقت میں جو مرے وہ آفتاب کے لوگ میں ہوئے۔ جب آفتاب دکھائی
ہو اور وقت جو مرے وہ چند لوگ کو جاوے۔ لیکن جو برہم سے لین ہوتا ہے
وہ گیان سے چر ہو جاتا ہے وہ کہی مرے اور کہیں مرے عالم لاہوت میں
ہو چکا ہے مولف تین نفس سے انسان بنا ہوا ایک نباتی اس کا مقام
بکر میں ہے دوسرا حیوانی اس کا مقام دل میں ہے تیسرا انسانی اس کا مقام مانع
میں ہے انکے تین یونان میں برہما اور بشن اور مہیش اور تہذیب اخلاق کی بھی تین
ترکیب میں گیان اور اوپاشنا اور کرم کا۔ ان سب کی تہذیب ایک راستی
سے ہوتی ہے اور راستی علم اور عمل سے پس چاہئے کہ وہ کوشش کرے کہ سچائی نصیب ہو

۱۔ پرکھ سوکت ادپ لکھدیہ شکر گریہ میں پریم اور جگر میں شیر اے

توحید کے بیان میں

۱۔ ایک پرش ہے جسکے بہت سر اور بہت آنکھ اور کان اور ناک اور موتہ اور زبان
اور ماتہ اور پانہ اور ہر ایک عضو اور جو ہر ظاہر اور باطنی بہت ہیں اور تمام عالم
میں بھی محیط ہے۔ اور تمام حیوان اور انسان اور سب آنکھوں سے دیکھتے اور اوس کے
کانوں سے سنتے ہیں وہ پرش جسکی یہ تعریف چہر ایک کے دل میں مقیم ہے۔ وہ
زمانہ ماضی میں تھا اور حال میں ہے اور استقبال میں بھی ہوگا۔ اور وہ صاحب ہر ایک کا
اور تمام عالم اوسکی کتاب کا ایک حرف ہی۔ تینوں بید یعنی رنگ بید اور چر بید اور
شام بید اور تینوں گن یعنی ست اور بچ اور تم کہ ان سے وجود اور بقا اور فنا
اوسکے نام یعنی اوم کے تین حرف ہیں اور اوس سے پیدا ہوئے اور اوس سے
قائم ہیں اور اوس میں فنا ہونگے۔ ۲۔ جب وہ پرش تلے کو سانس چھوڑتا ہو تمام
عالم موجود ہو جاتے ہیں جب وہ دم کو روکتا ہے عالم سرسبز اور تروتازہ ہونے
میں جب وہ دم اوپر کی طرف کھینچتا ہے اور اندر کرتا ہے پرلے یعنی قیامت کہہ
ہوتی ہے اور وہ اپنی لطافت میں آزاد ہوتا ہے۔ ۳۔ جب وہ عالم کے پیدا کر نیکا

اسوجہ سے اپنی حقیقت سے غافل ہو رہا ہے اور محسوسات کی لذت میں مبتلا ہے۔
 ۱۲۔ بہت اولاد ہونے اور بہت دولت ہونے اور بہت خور و کرنے اور بار بار
 جاک کرنے اور بہت وقت تن کرنے سے برہم سپر نہیں ہوتا ہے۔ مگر جو لذات
 محسوسات کو ترک کر دے برہم کو پاوے تاکہ برہم ہو جائے۔ ۱۳۔ انہی بہت
 خلافتہ چاروں بینہ کی ہرین جو بموجب الگو عمل کرتے اوس کا دل کہ وقت شویافت
 ہو جاوے اور جب کہ ورت جاتی رہے گناہوں سے بڑی ہو جاوے۔ ۱۴۔ تمام عالم
 جو ظاہر اور باطن ہے برہم ہے اور برہم اسکے محیط ہے اور سرور اور اندوہ بھی اور
 پیدا ہوتا ہے۔ ۱۵۔ ایک رکشیتہ نے پر جاپت سے پوچھا کہ عارف کامل کسکو سمجھنا چاہتا
 ہے۔ پر جاپت نے جواب دیا کہ جو راست باز ہو کہ اوسکی زبان کو تاثیر ہوتی ہے اور
 اوسکا سب سے اعلیٰ درجہ ہوتا ہے اور مخالفان پر فتح پا آتے ہیں۔ پس جو اس صفت سے
 موصوف ہو وہی عارف ہے۔ ۱۶۔ حواس باطنی کے ضبط سے کت یعنی سرور دائمی اور
 حواس ظاہری کے روکنے سے بہت ملتا ہے اور سخاوت عین جگہ اور راست بازی
 سے کوئی چیز سپر نہیں ہے۔ ۱۷۔ برہما اور ہرن گر جہ اور پر جاپت اور سوہج
 ایک ہی ہیں کسکو کہ آفتاب سے بارش ہوتی ہے اور بارش سے نباتات اُگتی ہے اور
 وہ غذا ہوتی ہے اور غذا سے پران قائم رہتے ہیں اور طاقت و سطر یا صفت
 اور عبادت کے ہوتی ہے اور اعتقاد درست رہتا ہے اور عقل ہر جامہ میں ہے اور آرام
 سے شغل معقولات کا ہوتا ہے اور اوس سے علم یقین پر عین یقین پر حق یقین
 ہوتا ہے اور اس سے کت ہوتی ہے۔ ۱۸۔ جو خاص اور عام کو غذا دیتا ہے وہ
 نعمت دیتا ہے۔ ۱۹۔ جو پریش جو چو آتا ہے اوس کے پانچ خزانے ہیں۔ ۱۔ پران
 مٹی کو ش یعنی غلہ۔ ۲۔ پران مٹی کو ش یعنی روح۔ ۳۔ منوٹی کو ش یعنی قلب
 ۴۔ گیان مٹی کو ش یعنی عقل۔ ۵۔ آتد مٹی کو ش یعنی سرور۔ سب میں وہ بیہ
 پر ایک کو اپنی طرف کھینچتا ہے پس کل عالم وہی ہے دوسرا کوئی نہیں ہے۔ ۲۰۔
 سیناسی یعنی مین ترک ماسواہ ایزد کے اور بیہ سب برا مرتبہ ہے۔ پس چاہی

پانی سے بنا اور پہلے سب موجودات سے موسوم ہوا۔ ۲ ہرن گرنہ سے
 آفتاب پیدا ہوا آفتاب میں جو روشنی ہے اسکو جو بچانے وہ جہالت کے دریا
 پار ہووے یہ بید کی سرتی ہے۔ ۳ باعتبار تعینات کے پر جایت دس درجہ میں
 ہے اور یہی اشکال مختلف کا سبب ہے اور تمام اس سے بنے ہیں۔ جو سمجھ کر مین و مین
 ہون جزویت سے خارج ہو مرتبہ کلیت میں داخل ہووی۔ ۴ آفتاب تمام
 ستاروں اور سب دیوتاؤں کا بنانے والا ہے لیکن اس نور کا ذرہ ہے۔
 جو اس مطلب کو سمجھے وہ تینوں عالم کو تسخیر کری۔ ۵ اندر بادشاہ دیوتاؤں کا
 اور برن بادشاہ پانی کا لیکن اس دریا کے پانی سے بنے ہیں اور اس کے پانی سے
 بنے ہیں۔ ۶ جو کچھ اطراف اور وسط عالم میں ہے وہی ہے اور سب کی طرف کو وہ
 دیکھتا ہے اور سب کی طرف اس کا موندہ ہے اور ماتہ میں۔ پرند جو ہوا پر اڑتے ہیں
 یہ اس کے بازو کی قوت ہے۔ ۷ سچ بولنا اور علم حاصل کرنا اور نیک فعل کرنا اور حواس
 ظاہری اور باطنی اور قوا و افعالی کو محسوسات کی لذات سے روکنا اور خاص اور
 عام سے محبت اور مروت اور سخاوت اور شجاعت سے مدد کرنا اور تمام عالم کو
 کیسا جاننا اور وہ حرکت نہ کرنا جسے کسیک مال ہو یہی عبادت ہے اور یہی ریاضت
 اور اس کا سب سے بڑا مرتبہ ہے۔ جس طرح شگوفہ کی بوڈو سے معلوم ہوتی ہے۔
 اویسی طرح دور سے سچ اور جھوٹ بولنے کی حقیقت تمیز ہوتی ہے۔ اور جس طرح
 تلوار کی دھار پر پانوں پر تے اور چاہ میں گرتے سوچ اور بچار چاہئے اویسی طرح
 جھوٹ بولنے سے لحاظ کرنا چاہئے۔ جس طرح تلوار کی دھار پر پانوں پر تے سے زخم ہوتا ہے
 اور کونین میں گرنے سے چوٹ لگتی ہے اویسی طرح جھوٹ بولنے سے شقاوت
 دار میں عاید ہوتی ہے۔ ۸ دیوتاؤں میں برہما اور کوکب میں آفتاب اور حیوانا
 میں شیر اور پرندوں میں عقاب اور انسانوں میں عالم با عمل بزرگ ہے اور وہ
 سب سے بزرگ ہے۔ ۹ نیچے رنگ راج کا اور سفید ست کا اور سیاہ تم کا
 ۱۰ حیوانا کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے از خود موجود ہے لیکن اسکو بایا انوار الف

میں ہوں متولف جیسے تخم سے درخت اور درخت سے پھول اور پھول سے پھل
اور پھل سے تخم ہوتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ پہلے تخم ہے یا پھل اور اسی طرح گیان
اور ادراپا شتا اور کرم ہیں اور ایک دوسرے کے محتاج حاصل طلب نہیں ہو جاتا ہے۔
۱۔ مہاتارائن آپ نگہد یہ سرگرمین نمبر ۱۲ اور جبر بدین نمبر ۱۲

وحدت اور کثرت کے بیان میں

۱۔ اسبہ اوس بانی کا نام ہے جو ناپیدا کنار ہے اور درمیان میں تمام عالموں کے
حق اور لامکان سے بھی اونچا ہے اور جو بڑا کچھ بڑا فرض کر دیا ہے اور کچھ اور
آپ اپنی آپ ظاہر ہوا اور قائم بالذات ہے اور تمام نور ہے اور سب جائدادوں کا
صاحب ہے اور سب کے گھٹ میں چھپا ہوا اور تمام سنسار اوسے پر گھٹ ہوا ہے اور
اوسے میں لین ہو جاتا ہے اور سب دیوتاؤں کو اوس نے پیرای دی ہے اور تمام
ستاری اوسے روشن ہیں اور جادات اور نباتات اور حیوانات اور انسان اور
عناصر کثیف اور لطیف اور جو کچھ نام اور صورت اور شکل اور رنگ غرض ہوا انہیں
میں آتا ہے اوس سے ہی اور نتیجہ اعمال اور افعال کا بھی وہ ہے جسے صانع تمام صنوعات
کا ہے اور ہر گزیر اور ہر جاہت اور پایا اور برہم اور پویش اور پرکرت اور رگ
اور آفتاب اور چاند اور ستارے تمام موجودات کا وحی ہے اور اوسے جن اور
پل اور گہری اور گہنہ اور دن اور رات اور صبح اور شام اور پچھرا اور زائید النور اور
ناقص النور اور مہینے اور برس اور قرن اور فصل اور ابر اور برق اور علم اور ادب
اور دنیا اور آخرت اور شرک اور شرک اور اعواف اور کشف اور کرامات جو کچھ ہے
سب وہ صاحب ہے، اور اوس کا صاحب یا صانع کوئی نہیں ہے اور اوس کی کوئی صورت
اور کوئی نام اور کوئی مکان نہیں ہے۔ حیران ہوں کہ سطح اوس کی نشانہ ہی کروں
اور کہ سطح تنکو دکھاؤں۔ وہ ان آنکھوں سے نظر نہیں آتا ہے اور عقل سلیم اور ذہن
رسانہ سے پہچانا جاتا ہے۔ ۲۔ نام اسکا امنت ہے یعنی سب سے پہلے ہر گزیر جسکو
مجموعہ عناصر لطیف اور سبب کہتے ہیں اور عقل کل اور جبر کل نام رکھتے ہیں وہ اس

در انجمن فرق و نہان خانہ جمع + واللہ ہمہ اوست شمع بالہ ہمہ اوست +
 اور جو محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور متعینات کی الفت تکرار اور اونکو
 فانی تصور کرے اور سکون خوف و فرخ ہے اور نہ شوق بہشت اور اوسکی جان اور
 جسم کو آفات و فرخ مکہ زکریا اور لذات بہشت مسرت ہی نہیں کیونکہ جو ایسا
 گیانی ہے وہ جاودانی ہو جاتا ہے اوس کو فانی اسباب کب اپنا اثر کر کے متغیر کرے
 ۱۶ ایک قسم کے گیانی ہونے ہیں جو نرگن کی دھارنا دہرتے ہیں اور باطن پرستی کرتے
 ہیں۔ دوسری قسم کے دعو ہیں جو سرگن کی اوپاشنا کرتے ہیں اور بہشت اور فرخ
 کی بیم ورجا میں رہتے ہیں۔ یہ دونوں ظلمات میں ٹنگے ہیں واجب یہ ہے کہ قوت
 اور اکسوس حق البقیہ حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پیر گیان کو پیر فنا کو بھی فنا کرے
 اور نرگن اور سرگن اور وحدت اور کثرت اور حیو اور ایثار سب کو ایکذات سمجھے اور
 قال اور قبل سے منتر ہو جاوے۔ ۱۷ جو نیک افحالی مابعد حصول نتیجہ کے کرتے ہیں
 اونے دعو شریف ہیں جو نیک افحالی کرتے ہیں اور مابعد عوض پانے کی نہیں کہتے
 اور رکت کی تمنا کرتے ہیں اور سب شریف وے ہیں جو تمنا کو فنا کرتے ہیں ۱۸
 ہمیں عشق زکوین صلح کل کر دم + کہ عشق سوخت رگ و ریشہ تننا راہ ۱۹۔
 جو رکت اور رستگاری کی آرزو کرتے ہیں جب مرتے ہیں ان کے اعضا و جسمانی
 مجموعہ عناصر کشف یعنی بر جابت میں محو ہو جاتے ہیں یعنی پانی اور رطوبت جسم کی
 پانی میں اور حرارت آگ میں اور ہوا ہوا میں اور خاک خاک میں اور خلا خلا میں۔
 اور جو اس ظاہری اور کرم اندری اور انتہہ کرن اور پران ہرن گر بہہ یعنی مجموعہ عناصر
 لطیفہ میں لمحات ہیں یہی رکت ہو۔ جو ایسے گیانی ہیں مرتے وقت اپنے اعمال کو
 اشارہ کہتے ہیں کہ ہم تم سے کچھ محتاج مدد کے نہیں ہیں اور یہ پیشتر سے کہتے ہیں
 کہ ہمارا فعال کی نیکی اور بدی پر نگاہ نہ کر اور رکت کو عطا کر۔ پھر کہتے ہیں کہ جو نور آفتاب
 میں ہے اور جو عین نور ہے اور چدا کا میں ہے اور ذات مطلق ہے اور آتما اور برہم
 اور ہزاروں نام اور نشان اور اشارہ سے مبدل ہے اور تعینات سے منتر ہے وہ

سرلوکی کا جانے۔ ظاہر کرم کا ندی و بحرین جو اپنے افعالوں کے عوض
 سرگ کو جاتے ہیں۔ اور اوپاشک وی ہیں جو سرگن روپ کو تعلیم کرتے ہیں
 اور سرگ لوک کی خوشنکشی کہتے ہیں اور جوگی تصور خاص اور لطیف کا کرتے ہیں
 اور درجہ بدرجہ تصور کو تبدیل کرتے ہیں اور اوگون سے بری ہوتے اور ہم سے
 لین ہونے کو جوگ کی ترکیب کہتے ہیں اور گیانی دے لوک میں جو کسی پابند
 نہیں رہتے ہیں۔ جو نفسانیت کو دور کرے اور تعصب کو چھوڑ دے وہ صحیح
 یکتائے کو گیان اور اوپاشنا اور جوگ اور کرم کا پیشل اربعہ عناصر ہیں
 تمام شی موجود اور موسوم ہیں۔ ان چاروں کے اعتدال سے سعادت ہوتی ہے اور
 افراط اور تغریط سے شقاوت جو بغیر گیان کے کرم کا ڈھی اور اوپاشک اور جوگی
 ہیں اوتے دن اور رات کا یا کوکشت دیتے ہیں اور بہشت کی امید اور دوزخ کے
 خوف ہولادت دنیا کو تلخ کر دیتے ہیں اور بھان جنم کا حساب کیا کرتے ہیں اور بدھین
 طبعی۔ جو گیان کے ساتھ کرم اور جوگ اور اوپاشنا کرتے ہیں دے فانی لذات اور
 کل محسوسات کو اسباب اور دیا جانتے ہیں اور جب تک ہیں دنیا میں زندہ رہتے ہیں
 بیون گت کے درجے میں رہتے ہیں اور جب قابل غصہ ہی ہو مفارقت کرتے
 ہیں برہم گت پاتے ہیں دے دوزخ پر راہبشت مرہیکان راہ۔ جانان را
 و جان نا جانان را۔ اگیانی اوس چیز کو جو نام نشان اور رنگاں اور پورکتا ہے
 فانی سمجھتا ہے اور جسکو فانی جانتا ہے اوسکو پارہین کرتا ہے اور اوس میں
 اور چرا کو جو جاودان ہے پریشی میں موجود دیکھتا ہے جسکو عوام جاسا اور
 در بدر تلاش کرتے ہیں وہ ملین پاتا ہے اور لذت بے نہایت حاصل کرتا ہے
 اور جو سرگن کے پونجے والے ہیں اور سیکھنے کی امید رکھتے ہیں اور دوزخ سے
 درتے ہیں اوکو نادان سمجھتا ہے اور لوگوں کے حال پر افسوس کرتا ہے کہ چھ
 بے نہایت تارکی میں رہتے ہیں۔ گیان کا لازمہ یہ ہے کہ رنگ اور سرگن اور
 ظاہر اور باطن کو ایک ہی سمجھے اور دنیا اور ادیا کو ایک ہی پہیلی کا شہ قرار دے

بزرگ ہوا اور بلند و ن سے بلند ہوا اور خود وہ بہشت ہو گیا۔ عالم کے مردم
 جہل اور نادانی سے واپس ات چلاات کی رستی سے بند ہے ہیں جب آتما کو پہچانے
 وہ رسی آپ سے آپ ٹوٹ جاوے۔ ۱۱ جو احمق جگ اور دان اور پرن کے
 نتائج کی امید رکھتے ہیں وہ اگیان یعنی مایا کے ہندی میں پھنسے ہیں اور تاریکی
 میں ٹھکے اور ٹھوکر کھاتے پرتے ہیں اور دنیا اور عقبی کو کہتے ہیں۔ ۱۲ جو عمل
 نیک نہ کرے اور بات عارفوں کی مانڈتاوے اور دل کو پاک نہ کرے اور صورت
 پارسائوں کی بناوے وہ نقال اور نابکار ہے اور اوس سے زیادہ کوئی احمق
 نہیں ہے کیونکہ ان سے دوسری فضیلت رکھتے ہیں جو اگلے جنم میں بدلہ ملنے کو
 پروسا کرتے ہیں۔ ۱۳ دان اور پرن وہ ہے جو کسی عاجزی پر رحم کرے
 دوسرے کا اگلے جنم یا بیکنہ میں بدلہ پانا پروسا ہے وہ پو پار ہے۔ دام پر سیاہ
 در نہ بھیاتے ہیں پرند اوسکو مہمان نواز سمجھ کے کہنا صواب سمجھتے ہیں آخر اپنی
 گرفتاری کے بعد پرتے ہیں۔ ۱۴ جو کہتے ہیں کہ کرم کا نڈ اور اوپاشنا اور
 جوگ کا طریق جدا ہے اور نتیجہ بھی اسکا اور ہے اور گیان علیحدہ ہے اور اسکا نتیجہ
 بھی جدا ہے۔ دوسری حروف اشنا میں معنی فہم نہیں ہیں حقیقت میں گیان اور
 اوپاشنا اور کرم کا نڈ کا نتیجہ ایک ہی ہے اور ایک دوسرے کے وابستہ۔
 گیان کے معنی ہیں جانا حقیقت کا جو حقیقت کسی کرم کا نہ جانے اور جسکی اوپاشنا
 کرواوسکی تعریف ہو واقعہ ہے اوس سے نہ کرم کا نڈ بدستہ ہو سکتا ہے اوپاشنا
 کرم کا نڈ کے معنی ہیں نیک افعالی اگر کسی کو علم حصول ہو اور عمل ہو وہین اور روح
 فانی اشیا میں رہے اور جاودانی میں ہو فقط گیان سے کچھ نتیجہ ہو اور نہ اوپاشنا
 ہے اور نہ کرم ہے۔ اوپاشنا کے معنی ہیں محبت صادق کہ دوسری درمیان سے
 جاتی رہے جب تک یہ نہ ہو کرم کا نڈ اور اوپاشنا اور گیان ناقص ہے کامل
 نہیں ہے۔ پس چاہی کہ ان تینوں کو مثل تینوں دیوتاؤں کے کہ برہما اور وشنو
 ہمیشہ ہیں اور میدون کے کہ کہہ سید اور رچر بید اور شام میں ہیں یہ والا سنا

سجائوت اور شجاعت اور جگ اور پاستنا اور گریہ اور کرم بامید کسی
 نتیجہ کے کرتا ہے یا انجام دیتا ہے اور عوص اس جان یا اوس جان میں
 جاتا ہے وہ اس کو کوک کو جاتا ہے اور ظلمت کی رسی سے لٹکایا جاتا ہے اور
 اپنا آرام اور مال نفقت کو دیتا ہے گویا مجرم مجرم قتل نفس خود ہوتا ہے۔ اور
 مستحقون کا حق جو غیر مستحقون کو دیتا ہے اور نیک افعالی کا وقت بد افعالی
 میں صرف کرتا ہے یہ گناہ اوپر ہاید ہوتا ہے۔ اور وجہ ظاہر ہے کہ حیات
 و سطر اور اک معقولات کے ہوی ہے اور مادہ و یک کر کے جسے آتما کو ہیں پہچانا اور
 شکر نعمت الہی کا نہیں کیا اور مذمت دنیا کے لوگوں کی بنین کی اور جو ٹھے جیم
 رہا میں جہل اور نادانی سے رہا دوسرے اور دن پر ظلم کیا اور اپنے اور پر اظلام
 اگرچہ ہوشیار نادانوں کو سب زبائع شایع کی دکھاتی ہیں مگر ثبوت نہیں رکھتے۔
 ۱۰ آتما لائمانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شی میں محیط لیکن بغیر
 سوج اور سچا آسانی سے اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی سے اور حواس ظاہری
 اور باطنی اس کو نہیں پکڑ سکتے ہیں کیونکہ جس کو حواس ایک گہری میں پکڑ کر تے ہیں
 وہ ایک پل میں قطع کرتی ہے۔ ۱۰ برن گریہ جو تمام اعمال کا سبب ہے اور دینے
 والا نتیجہ افعالوں کا ہے وہ بھی اسی آتما سے موجود ہوا ہے اور اوس میں اور
 کے قریب ہے اور کل شی کے اندر اور باہر محیط ہے اور کسی سے متغیر نہیں ہے۔
 اس وجہ سے اس کو نہ کسی سے محبت ہو اور نہ نفرت۔ اگر وہ شخص ہو دین تو ایک دوسرے
 سے محبت یا نفرت کرے۔ جو ایک ہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور الفت کس سے رکھے
 چونکہ یہ ایک ہی ہے اس میں الفت اور نفرت کو مداخلت نہیں ہے۔ جو کوئی
 آتما کا گیانی ہو رہے وہ کل عالم میں اپنے تئیں محیط سمجھے اور برہما اور بشن اور
 ہمیش اور عذاب اور ثواب اور ہیبت اور وزیر سب کو اپنا ہی جسم تصور کرے اور
 ظاہر ہے کہ جو آتما ہو گیا اور منہرہ اور بے زوال ہو گیا اور صفات ایجاد اور ابقاء
 فنا سے پاک ہو گیا اور اعمال کی قیود سے آزاد ہو گیا اور سہلان ہوا اور بزرگوں کا

یا ملکہ جدا ہو جاوی جائے واسلے کو ہر عالمین غم اور حسد اور حسرت اور شک
 اور تردد و دوسے آرام اور اطمینان ہرگز نصیب نہ ہووے۔ ۶۔ دانشمند کو چاہیے
 کہ اسکی حقیقت کو دلائل سے ثابت کرے اور جب اسکی ناپائیداری متیقن ہو جاوے
 اور ہر طرح ثابت ہو کہ یہ بجز نام اور صورت کے بے اصل ہے اسکو چھوڑ دے۔
 جسکو اسکی حقیقت ظاہر ہوگی اسکو بھیجہ بھی واضح ہوگا کہ جو کچھ ہے آتما ہر اور
 سوائے آتما کے کوئی اور جاودان نہیں ہے اور نہ موجود ہے۔ ۷۔ انسان کی
 عمر طبعی سو برس کی ہو اگر عمر طبعی ہی نصیب ہو تو دنیا کی لذات کی طرف میل نہ کرے
 اور نیک اعمالی کو بچھوڑے اور خلق خدا سے نیک سلوک کرے اور جو اس ظاہری اور
 قوایٰ انفعالی کو حکمت نظری اور عملی کی طرف لگاؤ رہے اور تن اور من اور دین
 اور زن اور زمین اور زر سے آتما کی دانا کرے اور جاگ اور تپ اور دان اور
 پن جو کچھ کرے آتما کی واسطے کرے کہ آتما کے پرسن ہو ایسے سب دیوتا قابو میں ہو جائے
 میں اور کسی نیک فعالی کا نتیجہ اس عالم میں اس عالم میں جسکے آنیکا گمان ہے خواہش
 نکسے ہی گیان ہے اور بھی دیان اور سوچ اور بچار ہے اور اسی سے دیہت
 اور بدیہت بنتی ہے اور یہی سب سے عمدہ راہ ہے۔ ۸۔ جو کوئی نیک فعالی
 بغیر طمع عوض کے کرے گا اسکو بھی نقصان نہ ہوگا اور جب ہوگا نفع ملیگا کیونکہ
 نقصان اسوقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نیا و جو جب کو نفع کی
 غرض ہی نہیں اسکو نقصان کی آفت بھی نہیں ہے پس جو اتفاق سے یا خدا کی
 مرضی سے اسکو نتیجہ ملے وہ نفع میں محسوب ہوگا اور اسی سمجھ سے بکٹ ہوتی ہے
 اور ایسی سمجھ والے کو بد فعلی سے جو سہوا اور خطا ہو جاوے ضرر بھی نہیں ہوتا ہے
 کیونکہ ضرر وہ ہے جس سے غم اور افسوس ہو ایسے گمراہ کو خوشی اور اندوہ کچھ نہیں
 ہوتا ہے اور تحسین اور آفرین کچھ کم اور بیش نہیں کرتی ہے پس جو بیش آویگا مثل
 عمر گذران کے گذر جاویگا اور اسکی حالت میں تغیر نہ ہوگا۔ ۹۔ جو کوئی ریاضت اور
 عبادت اور دان اور دین اور تیرتہ اور برت اور تعظیم اور تواضع اور تعلیم اور

ودیا کے سے ہیں آسمانے جو کہ حق ہے آسمان مقام کیا اس سبب یہی آسمان
 مشتبہ ہو گیا اور نام اور صورت راہت بنا ہو گیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ دونوں
 مشتبہ ہو گئے ہیں لیکن آسمان فصیلت سے بظرف رزلیت ۴۔ لکھی۔ ۳
 صاحب علم اور عقل کو یہ ہے کہ حق اور باطل میں تمیز کرے اور غیرت کو یقین
 سے بدے اور جو جھوٹ ہے اور سچ کی صورت پر نظر آتا ہے بالکل اسکی کچھ
 حقیقت ہی نہیں ہے اور جو دیکھی نہیں ہوا ہے فقط اپنے ہی تصور سے
 اپنا دل اوس کی رشی سے بندھا جو اوسکی لوازمات کی خواہش چھوڑ دے اور دل
 کو اسکی طرف جانے نہ دے پر حق کی طرف متوجہ کرے اور دل کو آزاد کرے
 رکھے کہ کسی چیز سے دل بستگی نہ ہو پر سب لذت نیک وضعی سے حاصل کرے
 مگر کسی فانی سے پر مائل نہ ہو سکے۔ ۵۔ لذات اور ذوق دنیا اور محسوسات
 سب باطل رہت بنا ہیں اور قلب سب عالم کے اسکی طرف متوجہ ہیں خوب سمجھو
 یہ دنیا نہ کسی کی ہوئی اور نہ ہے اور نہ ہوگی اور اس کی لذات سے کوئی سیر بھی
 نہیں ہوتا ہے اور اس کی عادت اور رسم یہ ہے کہ اس سے کوئی خوش نہ ہو
 رہتا ہے۔ اور ما درینہ ہے کہ جسکو کچھ دنیا کی لذت ملتی ہے وہ زیادہ حلیہ
 ہوتا ہے اور حرص سے غم ہوتا ہے اور غم سے تکلیف پاتا ہے۔ اور جسکو
 لذت کم حاصل ہوتی ہے وہ صبر سے مہربان ہے اور بیکرازی سے نہ پاتا ہے
 اس دنیا کی عادت جلی ہے کہ یک کے ملائے ایک کی بغل سے نکلتی ہے اور دوسرے
 کی بغل کو گراتی ہے۔ جلی بغل میں جا بیٹھتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ مجھ سے
 رفاقت کر گئی اور میرے ہمراہ تھی ہوگی مگر یہ گھڑی یا بل میں اسکو نہ رکھلا
 بگا تیرے سے آنکھ لڑاتی ہے اور اسکا شعار بیوفا می ہے اور وہ عورت
 جسکا اعتبار کرنا نہ چاہئے جو کوئی اسکو ہر اردو سے پاؤ تو بھی ناقص اور
 باتہ میں آوے اور ہنوز اسکے ناز اور غمزہ سے سیر نہ ہو سکے کہ یہ شیل سیما
 کا فور کی اور جادوی جو اسکو حسین سمجھو اور اسے دلوں کا ویرانہ اور اسکو ہم

۱۱۔ جو کوئی مثل ہر گ کو ریاضت کرے یعنی جو اس کو تحقیقات معقولات میں لگا دے اور حرکات جہلا سے انکا وقت ضائع نہ کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ کی تلاش کرنا رہے اور جس کو فانی سمجھے اس کو چھوڑنا جاوے وہ کمال کو حکمت نظری اور عملی کو پایا دے اور نعمتیں تر کو کی کی نیک راہ سے خود بخود پایا دے۔ اسی کا نام برہم ہے یا اور علم الہی اور توحید اور حکمت نظری اور حکمت عملی اور کشف و اشراق اور وہ ہے مولف ظاہر ہے کہ جس نے معشوق کی صورت دیکھی نہ ہو وہ عاشق صادق کیونکر ہووے اور اس کے سینہ میں کسکی صورت جلوہ دیوے اسوہ مطہرہ اور اس کے پہلے معشوق کی صورت جیسی کہ ہر اچھی طرح دیکھ لے اور ظاہر ہے کہ جب بے نظیر جمیل کو دیکھے عشق ہووے اور حب عشق کامل ہووے معشوق سے عاشق کا وصل ہووے جو فصل درمیان میں عاشق اور عشق اور معشوق کے درمیان حروف اور اعراب عشق کے پیچ ہی فنا ہو جاوے اور وہ رہے جو بیان باہر ہے۔ ۱۲۔ عالم اور عامل اس راہ کو چاہے کہ جس غذا اور لباس اور شراب اور حرکت اور عادت سے کسی شقیں کو رنج اور کدورت اور طلال و نقصان پہونچو وہ نہ کرے اور خیر و اور کل میں ایک ہی نفس کو نفس انسانی اور حیوانی وغیرہ سمجھے۔ ۱۳۔ اس نوع کی ریاضت کر نبولے کو چاہئے کہ ہر فعل میں حقائق اعتدال کی کرے اور افراط اور تفريط کو استعمال میں نہ لاوے۔ ۱۴۔ کھانے کو انداز سے کھاوے نہ اتنا زیادہ کھاوے کہ اگلنے لگے اور نہ اتنا کم کہ ناقوانی سے گر کر پڑے اور غذا کی مذمت کرنا نہ چاہئے کیونکہ پیران غذا سے زندہ رہتا ہیں اگر غذا نہ ملے پیران جاتے رہیں اور حب پیران نہ میں جسم کسی کام کا نہیں رہے اور سو وقت اس ظاہری اور باطنی سے بھی کچھ فعل ہو سکے اور قوا ہی انھالی بھی اپنے فعل سے عاجز رہیں پھر میں کام کے میرا انجام کو یہ مہمان مخلوق ہووے اور اسکے میرا انجام ہی عاجز ہووے اور حب خداست معینہ کے میرا انجام ہی قاصد کامل ہووے شرف انسانی است نہ ہووے اس معنی سے حکما اور عقلاً کہتے ہیں

۱۶۶
لیکن سچہ بھی ایک مخلوق نہیں ہے اسے جو خالق کل کائنات ہے تو درجہ کم کی جوا
صفت ہو وہ ہی سامین نہیں ہے۔ اور پھر فطرت کی کیفیت سمجھو کہ متوجہ ہوا
اور انسانان شہر ہی نکات فکر کیا نہیں معلوم کیا کہ اگر حیدر سکوا فراع اور اقسام
معلوم اور دستہ سوار شرف ہو اور نقش طاقہ جسکے تیر تیرت ہو اور یقین حیوانی
اور نباتی بھی اسکے ہمراہ ہیں اور علم اور عمل سب اس کے ہوتے ہو اور لوازمات عیود
اور درویشی کو یہ بھی شہر انجام کرتا ہے پھر شوری علت ہو فطرت معدوم ہوتی ہے
اور اسکی خوش چائی رہتی ہے پس پھر یہ سمجھیں ہے کیا ہوا کہ غذا اور پران
رستہ والے سنت ہو یا صبر ہیں۔ اور جب ہر گز بار بار ریاضت کران جیو
چیترون اوتن تلماشیں کہ بطنیت کو ناپا یا تب ریاضت چکا کہ میں مصروف ہوا۔
اور کشتنک اور شرف کو کام میں لایا تب ظاہر ہوا کہ جو کہ محسوسات میں آیا
یا کیا ہے اور نفسی اور اخلاقیات میں سماتا ہے اور قدوت خود قدم کہلا تا ہے
اور تائید اور استقلال کہتا ہے وہ سب موضوع اور موضوع ہے اور جو موضوع
ہے اور سکو فہم بھی ہوا ہے وہ جو شہر جب ہو ہے اور سب کچھ ہے
وہ احاطہ زبان و بیان میں محیط نہیں ہوا بلکہ اور ریاضت اور عبادت اور
دان اور بین سے قابو نہیں ہوتا ہے۔ اور جب ہر گز کی حیرت و لغج ہوئی
یقین ہو کہ جو محسوس ہے اور ضمیر سے نشان دیا گیا ہے خواہ وہ فطرت
اور در علم اور در فہم ہے خواہ عبادت اور عبادت اور عیود ہے خواہ عاشق
اور عشق اور عشق ہے خواہ کچھ حرف و در اندازہ بر فعل ہے وہ سب عشق
عقلی اور حواسی ہے اور یہ تیر تیر بعد مہوت کے اور وہ یہ سمجھیں ہے اور جو
سب سے ستر ہے وہ یہ سمجھیں ہے خواہ عبادت ہے خواہ اور فہم یقین
اس پر ہوا کہ ان خوش خواہ اور دہشتے منور میں آپ ہی محبوب ہو گیا غرضیکہ عین
سرو ہو گیا کیونکہ آپ نے یعنی خودی سے واقف ہو گیا کیونکہ یہی ہر خواہ اور
بجی انتہا و نظر اور امکان بشرب اور میل فہم تھا اس سے برتر ہے

۲ ہرگز نے بہت دیر تک فکر کر کے سمجھا گو کہ کچھ شک نہیں کہ غذا سے تمام جاندار زندہ ہوئے اور قائم رہتے ہیں اسی میں فنا ہو جاتے ہیں لیکن یہ مصالح نہیں ہیں اور مصنوعی شے ہے۔ برہم کہ تمام صفات سے منزہ ہے اور مصالح تمام مصنوعات کا ہے وہ یہ نہیں ہے اس سے افضل ہے۔ ۳ ہر ہرگز نے پران کی باہت میں فکر کیا اور سمجھا کہ پران غذا سے زندہ رہتے ہیں اور غذا سے پیدا ہوتے ہیں اور اس میں تمام ہوتے ہیں اگرچہ پران کے سبب تمام جاندار حرکت کرتے ہیں اور نباتات نشوونما رکھتے ہیں پس یہ سب سے اشرف ہے مگر بھیجی قائم بالذات نہیں ہے بلکہ قائم بالغیر ہے اس وجہ سے اس پر برہم کا اطلاق نہیں ہو سکتا ہے۔ ۴ ہر بنیادی کی فضیلت کے ادراک میں غور کیا اور بہت تامل سے سمجھا کہ بنیادی سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کی مدد سے تحت الثریٰ و فلک الافلاک تک نظر آتا ہے اور شش جہت عالم میں انسان سیر کرتا ہے۔ اور ماضی اور مستقبل اور حال کے واقعات سے علم پاتا ہے اور حکمت نظری اور عملی پر قادر ہوتا ہے اور تباہی گیان اور ادب و سنا اور کرم کو سمجھتا ہے لیکن بھیجی جو ہر نہیں بلکہ عرض ہے پس کو برہم سمجھنا برہم ہے اور عقل سے دور ہے۔ ۵۔ پھر ششوائی کی عظمت میں غور کیا اور ہر طرف فکر کو دوڑا کہ دوڑا دوڑا اور تزدیک کا حال اس کے سبب ہو سنا جاتا ہے اور عالم اور جاہلی کا بیان اس کے وسیلہ سے تمیز ہوتا ہے اور شش جہت عالم کا یہ دیوتا ہے اور جیسی فضیلت آنکہ کو ہے ویسی اس کو بھی ہے مگر یہ ہی برہم نہیں ہے اور فنا شدنی ہے اور تجلہ تعینات کے ہے اور ایک حسن منجملہ خواہ سون کے ہے۔ ۶۔ ہر دو کی حقیقت کو سمجھنے کو بہت زیادہ ریاضت کر کے غور کیا تب علم ہوا کہ درحقیقت فنا اس کی صحت اور سلامتی کو موضوع ہوتی ہے اور پران اس کے مہات کے سرانجام کو اس میں مقیم ہیں اور مبنائی اور ششوائی وغیرہ خواہ ظاہری اور باطنی سب اس کے فرمانبردار ہیں اور اس کے خد سے گذر اور اس وکارد سے زیادہ قوت ہے کہ معدوم کو موجود اور موجود کو معدوم کر دے

اسہن آجاتی ہے عین سرور ہو جاتا ہے اور ایسا پہر کے لباس ہو جاتا ہے کہ چاروں
 طرف ڈھلک ڈھلک چلنے لگتا ہے۔ ۱۲۔ جو کوئی چاہے کہ بہشت کی آرام حاصل
 کرے اور اعراف کی سیر کرے آمد و فرخ کی آفات اور زکریات کو محفوظ رہے اور
 جمادات اور نباتات اور حیوانات اطلق اور مطلق پر حکومت کرے اور فضیلت پاوے
 اور زمینوں عالم کو تسخیر کرے اور دیوتا اور ملائکہ سے بزرگی پاوے اور دشمنوں کو
 دفع کرے اور بدستمنوں کی مدد کرے اور صانع ضیعت کو وصل کرے وہ خواہ اس
 طاہری اور باطنی اور قواسی افعالی کو قابو کرے اور لوگو محسوسات کی طرف
 جانے سے روکے پھر مراد حاصل ہے۔ ۱۳۔ یہ ترکیب اور سب ترکیبوں سے
 نہایت آسان ہے۔ اور ہمیشہ کی برت رکھنے اور ہر وقت تیرتہ کی فکر میں رہنے
 اور بار بار غسل کرنے اور نوح بنوح کی ریاضت کرنے اور چپ اور تپ اور دہپا
 کرنے اور متعدد کی اوپا مشنا کرے اور دہرا دہرے اور لوازمات ملک وغیرہ
 کے ہمایا کرنے سے پہلے ہے۔ اسکو تہویری اور اد علم اور عقل کی مطلوب ہے اور ہی
 چیر کی ضرورت نہیں ہے مولف یہی خلاصہ چاروں پید کا ہے اور تمام چاروں
 کے معقول اور منقول کا *۔

۴۔ ہر گہلی اوپا نگہد یہ تیرا کہ برتن نمبر ۱۳ اور حجر بدین نمبر ۱۴

آخرت کے اسباب اور برہم کی تعریف میں

۱۔ ہر گ نام ایک رکبہ تیرا دوسرے اپنے باپ برہم سے کہا کہ سب سے چوڑا ہے
 وہ مجھے بتا۔ باپ نے جواب دیا کہ سب سے بڑا برہم ہے کہ اس سے تمام موجودات
 ظاہر و باطنی اور سی سے قائم ہیں اور آخر اسی میں محو ہو جاوے گی۔ اور وہ چہ
 چیر کی اجتماع سے پایا جاتا ہے اور جو تیرا ہے کلام اور خیال ہے وہی برہم ہے
 ۲۔ غذا۔ ۳۔ بران۔ ۴۔ بنیائی۔ ۵۔ ستواہی۔ ۶۔ دل۔ ۷۔ گویا۔ ۸۔ اور ان کے پائے
 اور ان کے فراہم کر فکوریانیت جزو اعظم ہے میں تجھے چاہئے کہ اپنے دل کو
 اسکی حقیقت کے سمجھنے میں لگا اور نہ تین اس کے حاصل کرنے کو بصر و شہ

اسی دل کے خوش کرنے کو ظاہر ہوئے ہیں جو کہ لذات بہشت کو روچک اور
 مکروہات و فواحش کو بہانک ہیں۔ ۷۔ اسی دل سے وہ حرکتیں ہوتی ہیں جو جہنم کو
 نشان کشان لگاتی ہیں اور نعمائے دنیا و عقبی سے محروم رکھتی ہیں۔ اور
 اسی دل سے وہ کام ہوتے ہیں جس سے سچا بادشاہ کو نین کا سو جاتا ہے۔ ۸۔
 صاحبان علم اور عقل اور کشف اور کرامات کے دل کو چراغ جسم کا اور آفتاب
 چشم کا قرار دیتے ہیں اور تاکید سے کہتے ہیں کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ
 اور لذات محسوسات کو فانی سمجھے پھر یہ وحی ہے جو کہ سب کے اعلیٰ موسوم ہے
 اور سب کا مصلح مفہوم ہے اور کل موجودات میں محیط ہے۔ اور جو ہر بسیط
 اور لائقین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک نہیں ہے اور شہادتی
 کلام اور مقام و نشان حق اور شیعنے والا بہشت کا نیک کارون کو اور دوائے
 والا و فرخ میں ستمگارون اور بدکارون کو ہے۔ ۹۔ جو نام اور شکل اور رنگ اور
 اور مزہ اور نشان رکھتا ہے اور لفظ اور لغت اور حرف اور ضمیر میں آتا ہے
 اور بہت اور بیہوش اور برستان کی قید میں بند رہا جو وہ سب فنا ہونے والا ہے
 اور ذیل میں محسوسات کو آتا ہے اور ہر طرح ثابت ہے کہ جو داخل محسوسات میں ہے
 وہ فانی ہے۔ ۱۰۔ یہ دل اس جگہ کا کہ یہ والا ہے جس کا نام ست ہوتا ہے۔
 اس کے رگ بیدار و جبرید اور شام بیدار و شل و دہری کے ہیں جو بیہوش کو پیراتی ہیں
 اور تمام جو اس اندرون کے بجا میٹانے اور بانے جولاہہ کے ہیں۔ یہ دل
 رہتہ بان تینوں عالم کا ہے اور اسکے ماتھے میں شی اور گہرون کی ہے جس کا نام
 جو اس ہے۔ یہ بسم رہتہ ہے اور جو اسون کے گہورے اسکو کہتے ہیں۔ پس یہ دل
 اس رہتہ کو ان گہورون سے جس طرف کو جاتا ہے لکھا ہے۔ ۱۱۔ سمندر نہایت
 عمیق اور عریض اور طویل ہے وہ بھی پانی سے بہر جاتا ہے پہلے بالانکہ نہایت چھو
 ہے اگر کہنی اور کیس طرح برہن ہوتا ہے جب تک اس میں خواہش لذت محسوسات
 کی رہتی ہے جب شہوت لذات محسوسات اسے نکلی جاتی ہے اور علم اور عقل کی روشنی

عیش اور طرب کے ہنسنا اور خوش ہونا ہے اور کبھی یہ اپنے تئیں صاحب تمام نعمتوں اور شرف سب فضیلتوں ظاہری اور باطنی کا سمجھتا ہے اور نہایت تجتر و کہتا ہے کہ میری برابر کوئی نہیں ہے بلکہ ہوا بھی نہیں۔ اور کبھی اپنے تئیں حد سے زیادہ نایحیر اور حقیر سے حقیر تصور کرتا ہے۔ کبھی اون فعلوں کے کرنے کو متوجہ ہوتا ہے جس سے نفع خاص اور عام کو پہنچتا ہے اور ضررت کیلئے نہیں ہوتی اور اسکے بہات دنیا اور عقبی کو مفید ہوتا ہے۔ کبھی ایسی فکر کرتا ہے جس سے تمام جہان عیش اور آرام کو بربادی ہو اور اسکی دنیا اور عقبی دونو خراب ہو جاوین۔ کبھی اون چیزوں کو نہیں دیکھتا ہے جو آنکھ کے رو برو درہری ہیں۔ کبھی اون چیزوں کو دیکھتا ہے جنکا کبھی وجود ہی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ ایسے وجوہات سے قبائل میں آتا ہے کہ اسکو بڑی قدرت ہو اور یہ کورا عظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ اسکو علم اور عقل اور شوق عمل نیک کا ہو اور صحبت عالموں اور عاقلوں اور ترک افکاروں کی میسر ہو۔ اگر سب سامان علم اور عمل کا ہم ہو جاوے تو ممکن ہے کہ حالت جاگرت میں سیر عالم قدسی کی کرے اور منتہای مراتب تک پہنچے۔ ۲۔ بچہ دل حالت سہن یعنی خواب میں ہزاروں کوسن ورجو واقع ہوتا ہے وہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اور جبکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے اسکو بہت مدت پہلے دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اور غیب کی آواز سنتا ہے اور لوح محفوظ کے نقش اور نگار دیکھتا ہے۔ اور عجیب و غریب صورت مکروہ اور مرغوب از خود بالذات اور بے پردوں کے اُڑتا ہے اور بغیر علم شنوری میرتا ہے۔ حال آنکہ اسے جسم اور مکان کو نہیں چھوڑتا ہزاروں کوسن جاتا ہے اور ہر قسم کے فعل کرتا ہے اور ہر عضو اور جس سے اسکا کام لیتا ہے۔ اور بطرح حالت جاگرت میں ہر کام کو کرتا ہے مجتہد حالت خواب یعنی ملکوت میں کرتا ہے۔ اور باوجود نہ حاضر ہو دوست اور دشمن کے خود بخود مسرور اور غموم ہوتا ہے اور لڑتا ہے اور جھگڑتا ہے اور ہلگتا ہے اور مرنا ہے اور مارتا ہے اور جائز اور ناجائز فعل کرتا ہے

رسانی کا ارادہ کرنا۔ ہم نیک نامی کی خواہش ہونا اور نیک افعالی کی طرف رجوع
 کرنا۔ ہم نیک افعالی کو بہتر جانتا اور بد افعالی کو معیوب سمجھنا۔ وہ دولت کو
 باعث انتظام مہیات دنیا کا جاننا اور بطور واجبی حاصل کرنا اور راہ نیک میں
 صرف کرنا۔ آزادی کا ولین قرار پانا اور ناپایداری دنیا کا ذہن نشین ہوجانا
 مولف۔ بغیر علم کے عالموں کی زبانی سننے سے اور بغیر جاننے معذور مدعا کے
 فقط الفاظ کے پڑھنے سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا ہے اور بغیر علم کے ہم اور جاہل
 دل پر نہیں جاتا ہے اور کیا ہی زود فہم اور تیز ہوش ہو مگر بغیر علم کے کسی م
 لائق نہ ہوگا جیسے کہ پیر اور لعل جب کہاں سے نکلتا ہے جو اس کا جوہر ذاتی ہے
 اوس میں رہتا ہے مگر جب تک سان پر رکھا نہیں جاتا مثل نکلنا اور تیز ناقص کے
 بیچکارہ ہوتا ہے جیسا ہے اوسکی سمجھ پر جو اپنے دوستوں اور عزیزوں او
 رفیقوں کو جہالت سے نہ نکالے اور سخت ناقص ہے جو جاہل کو جاہل لپیٹے
 چل کر جب کو جنگل میں گمراہی۔ دنیا اور عقلی میں کوئی یار اور آشتنا اور گرو اور چلا
 کسی کے رنج اور راحت کو تقسیم کر نہیں لیتا ہے اور دلیل ظاہر ہے کہ جب کسی کو چوٹ
 لگتی ہے اوسکے درد کو کوئی بانٹ نہیں لیتا دو ٹوٹا تک تینوں عالم میں دستگیر اور
 شفیع یہ علم ہے اور تینوں عالم کا دشمن چل سخت نادان ہے وہ جو دوستوں سے
 نفرت اور دشمنوں سے الفت کرے اور مستحق کا حق غیر مستحق کو بخشے اور اپنے آستین میں

۳۔ تیسو شکلیاں دیکھو یہ ستر اکبر بن نمبر ۱۲۲۔ اور مجر بنیدین نمبر ۱۱۔

دلی تعریف میں

۱۔ بہر دل حالت بیداری یعنی جاگرت میں اون مقاموں کی سیر کرتا ہے جہاں
 انجمنوں کو رسانی نہیں ہے اور نہ قانون کو پہنچ اور نہ کسی جس محسوس کرنیوالی کو
 دربان جانے کی امکان۔ اور باوجود اسکے کہ کوئی شئی مکر وہ اور نامرغوب اس کے
 رویہ و نہ ہووے اور کوئی اسکے کی طرح نہ سناوے آپ سے غم اور اندوہ میں
 مبتلا ہو سکے رو اور ہند کی سائنس لیتے لگتا ہے۔ اور کبھی باوصف نہ مہیا ہو سامان

پوشیدہ کی گنجیل کو زوال شدنی ہے علم کو زوال کبھی ہونے والا نہیں ہے۔
 ۳۲ کیل یعنی گیانی بمعنی حکیم وہ ہے کہ اس لائقین کو سبب پیدائش اس عالم کا جانے
 ۳۸ اعتدال تینوں صفت سے کہ کوئی افراط اور تفریط میں نہ ہو بہت کی صورت
 عیان ہے۔ ۲۹ حیو آتما کی تین راہ ہیں۔ حیو آتما انگشت کی برابر دلیں مقیم ہے
 اور آفتاب کی مانند روشن ہے مگر قید میں انانیت اور خواہش اور غضب کے ہے۔
 بعضے دلیں میں خلقی اور طبعی روشنی کم ہے جب انکو علم ہوتا ہے وہی روشنی بسیط
 ہو جاتی ہے۔ حیو آتما صفت مرد اور عورت اور محنت کی رکھتا ہے اور جیسے جسم
 میں تصرف کرتی ہے ویسی ہی عادت قبول کرتی ہے۔ حیو آتما محسوسات سے تعلق بد
 کا کیا کرتا ہے اور غذا سے نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ سے بدن بنتا ہے اور بعد مرنے
 کے جیسے عمل کے ہوتے ہیں واسطی پانے نتیجہ کے ویسا مقام او سکونتا ہے ۲ بعضے
 نادان داناہی کا دعویٰ کر کے کہتے ہیں کہ عالم خود بخود پیدا ہوا ہے۔ ۳ بعضے
 کہتے ہیں کہ اتفاق سے یعنی اچانک پیدا ہوا ہے۔ یہ دونوں غلط فہم ہیں جب
 دل کو ثبوتات سے صفائی ہوتی ہے تب حقیقت اسکی کہلتی ہے۔ ۴۰ دل کی صفائی
 کو ایک گرو کرنا چاہئے۔ دوم گرو پر اعتقاد اور بیدار و شناسا ستیر یقین اور برہم
 کی تصدیق۔ تیسری دلیل اور پران کے ساتھ گرو سے راہ راست کو لینا۔
 چوتھے تحقیقات میں راہ حق کے مستغرق اور مصروف رہنا۔ پانچویں کسی پر
 نکرنا اور سرد اور گرم زمانہ کو یکساں سمجھنا اور سہنا۔ ۱۱ جس نے کشف و لطیف
 اور نیک اور بد کو اعتدال تینوں صفت کا سمجھا وہ اعمال نیک اور بد کی
 فیود سے متبرک ہو گیا اور جاگرت یعنی ناسوت اور سپین ملکوت اور شکہیت یعنی
 جبروت کے مقامات سے بلند ہو گیا اور کثرت سے وحدت میں جا پہنچا اور قسمت پذیر
 نہ مرغز اوہم مقام میں پہنچا جسکا نام تریا یعنی لاہوت ہے۔ ۲۲ توفیق دینے والا
 ثواب کے اور محفوظ رکھنے والے غدا ہے سو یہ ہیں۔ خدا کو صالح اور مالک اور قادر
 اور صاحب عالم اور عالمیان کا جاننا۔ ۲۳ عمل نیک کا شوق ہونا اور علوم کو رست

فرض کرو اور ایک کا نام پرند اور دوسرے کا نام سایہ رکھو جس کا نام عکس ہے
وہ اعمال کا نتیجہ پاتا ہے یعنی اوس درخت کے پھل کھاتا ہے۔ جس کا نام
پرند ہے وہ کچھ حرکت نہیں کرتا ہی فقط تماشا دیکھتا رہتا ہے۔ عکس نتیجہ
اعمال کا لیتا ہے اور میوے درخت کے کھانا رہتا ہے اور اپنے صاحب سے
غافل رہتا ہی اور نادانی سے انواع اور اقسام کے توہمات اور بیم اور جا اور تردد
رکھتا ہے۔ جب وہ نادانی سے باہر ہووے اور اپنے صاحب کو پہچانے معلوم
کرے کہ میں حیوان تھا ہوں تب پریم آتما ہو جاوے۔ عکس پران ہے اگر اس کو
علم ہو کہ میں پران ہوں تمام قیود سے باہر ہو جاوے کہ مایا کے سبب سے آتما خود
مظاہر کی قیود میں مبتلا ہو رہا ہے۔ ۳۳ مایا اجتماع تین صفت سر مراد ہے
یعنی ست اور ریح اور تم سے جس کو شہوت اور تمیز اور غضب کہتے ہیں اور صاحب
الکاوہ لانا مانی اور بے نظیر ہے جسے بروز پیدا ئش سب ظاہر ہوتی ہیں اور
بروز قیامت سب اوس میں محو ہو جاتے ہیں۔ اور ہر نگرہ اور رات اور دن
وہی ہے اور دو پانود والا اور چار پانود والا ہی وہی ہے۔ جس کو ایسا علم ہووے
وہ کسکے واسطے جگ کرے کیونکہ جو جگ کا نتیجہ دینے والا ہے اوسے ایسی سمجھ والا
اعلیٰ اور اکبر ہے کہ اس سمجھ کے سبب نور لانا مانی سے امدیت ہوتی ہے۔ ۳۴
حسے اوس نور کو پہچانا وہ تمام قیود سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات
کا خیال دل سے جاتا نہ ہے وہ نور دلیں نہیں سنا تہے۔ اور عقل کل کو حرکت
دینے والا بھی وہ ہے۔ ۳۵ میں نادانی کی آفات سے ڈر کے اوس سے بڑا
مانگتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ مجھے اور میرے عیالی اور اطفال اور دوستوں
اور رفیقوں کو نادانی کے کمزورات سے پاک کر موقوف۔ میں اپنے دشمنوں کے
واسطے یہی مانگتا ہوں کہ جب اونسے نادانی جاتی رہے خالق کے دوست ہو
جائیں اور جب عام سے یکساں سلوک کریں پھر کسیکے دشمن کیوں کہلا دیں
۳۶ عارف اور جاہل کے حیوانیت سے وہ منزہ ہے اور انہیں کے حیوانیت میں

حالتوں جاگرت اور سٹین اور شکہیت اور تریامین اس شہر کی سیر کرتا ہے
 یا آنکہ ہر وقت شہر کی سیر کیا کرتا ہے شہر سے جدا ہے اور شہر کا حاکم ہے۔
 جیو آتما نہ آنکہ ہے اور نہ کان اور نہ ماتہ ہے اور نہ پا نو اور نہ کوئی عضو مگر
 سب کے افعال کی طاقت رکھتا ہے اور وہی سبکی اصل اور سب کی طاقت ہے
 اور تمام عقلا اور علما اول روز سے اسی کی تعریف اور توصیف اور تصدیق
 کرتے رہے ہیں۔ اور اسیکے علم سے ہر قسم کا غم اور ہر نوع کا ملال اور خوف جاتا
 رہتا ہے۔ ۲۹۔ وہ پُرش نہ پیر ہے اور نہ جوان اور نہ اوسکا اول ہے اور نہ آخر
 اور نہ کوئی اوسکا شریک ہے نہ سپہیم باوجود اس صفت کے اشکال گونا گوں سے
 ظاہر ہو رہا ہے اور آگ اور آفتاب اور چاند اور ہوا اور پانی اور ثوابت اور
 سیارہ اور عرش اور کرسی اور لامکان اور ہرن گربہ اور پر جاپ
 وہی ہے دوسرا کوئی نہیں ہے۔ یعنی ہرن گربہ اور پر جاپ وغیرہ اسماء
 صفاتی ہیں کوئی شئی مجسم علیحدہ نہیں ہے ۳۰ عورت اور مرد اور سخت
 اور ہٹا اور پیٹھی اور پیر اور جوان اور نابالغ اور انسان اور حیوان اور فرشتہ
 اور درندہ اور پرندہ اور چرند اور حشرات الارض اور رنگ سیاہ اور سبز اور سرخ
 اور سفید اور زرد اور صندلی اور چرم اور جسم اور آنکہ اور کان اور براہ و برق اور
 تمام فصول مثل ربیع اور خریف اور بہار اور خزان کہ چہ ہیں اور تمام دریا اور تمام
 پہاڑ اور تمام عالم تعرض کہ جو بیان میں آوے اور محسوسات سے باہر رہے تو وہ
 اور نامائیری خواہش کا نام ہے اور وہ بھی ازلی ہے اور لائانی ہے اور
 بینوں رنگ سرخ اور سفید اور سیاہ کہ یہ اشارہ برج اور ست اور ثمن سے
 ہے سبب وجود موجودات کے ہیں۔ ۳۱ عارفونکے جیو آتما اس کی لذات
 بواجبی حاصل کرتے ہیں پھر اسکو چوڑ کے پر م آتما ہو جاتے ہیں۔ ۳۲ جب کوئی
 پرندہ اور تہا ہے اوسکا سایہ پڑتا ہے پس دو نظر آتے ہیں آنکو وہ دو صورت
 فرض کرو۔ اور بدن کو ایک سخت۔ پھر ایک درخت پر دو لون پرندوں کو پہا

اور صاحب عالم اور عالمیان کا ہے اور زمان تلاش کا یعنی ہوت اور
 اور ہمیشہ اور برہمان کا مالک ہے نہ ہر کچھ دیان تعین کا +
 لا تعین ہی اک تعین ہے + ۲۳ تمام عالم کا مبداء اور تمام موجودات کے مقدم
 ہر گریہ ہے اور وہی حقیقت کو کہلاتا ہے اور ہی عقل کل اور خیریل
 کہلاتا ہے - اسے مدچاہہ کہراہ حقیقت کی ہے اور دروازہ معرفت کا
 ۲۴ سنت اس نے اپنے شاگردوں کو سمجھایا ہے جو نور مثل آفتاب کا
 شخیل ہے اور وہ ظلمت جو مثل شب و یچور مظنون ہے اور عقل اور حکمت
 اور چل اور نامعقول اور مقول ہے اور جبکہ نفی اور اثبات پر بحث ہو وہ
 نہیں ہے ان سے برتر اور ان سے مترہ ہے جو اس مضمون کو سمجھے وہ آ
 قوسیات اور تعینات سے مشرہ ہو جاوے اور اس سے وصل اس سے اعلیٰ راہ
 حقیقت کی سمجھیں نہیں آتی ہے - ۲۵ ہر گریہ سولے کوی متعین نہیں ہے
 اور جو اسے برتر ہے وہ لا تعین اور بے نام و نشان ہے اور وہی عالم کا
 خالق ہے اور لازوال ہے - ۲۶ دل کے حجرے میں جو مقیم ہے وہی آئند
 ہو گیا ہے - سینہ میں جگہ مختصر ہے اس جگہ سے اس کے جسم کو ایک انگشت
 قرار دیتے ہیں اور حقیقت میں وہ انداز حساب سے زیادہ ہے اور تعینات سے
 مشرہ - ہر ایک کے ولین جب قدر وسعت یعنی فضا ہے اور سیدر عقل کی رہی
 ہے - اور جب قدر روشنی ہے اور سیدر علم ہے اور سیدر مدعا فہمی ہے اور
 جب قدر مدعا فہمی ہے اور سیدر نیک افعالی ہے - ۲۷ اوس پریش کے بہت
 سہرین اور بہت آنکھ ظاہری اور باطنی اور وہ جلیہ عناصر کا محیط ہے اور ذات
 سے دل انگشت کی بلندی پر بل ہے اوس میں مقیم ہے - ۲۸ یا یعنی خواہش فانی
 کے سبب نظر نہیں آتا ہے اور باوجود وحدت کے کثرت سے نظر آتا ہے -
 وہ ایسا ہی کہ مایا سے جدا ہے اور مایا سے ملا ہے - ۲۹ بدن ایک شہر ہے اور
 اوس شہر کے نو دروازہ ہیں - حیوات کا اس کا ایک نام نہیں ہے چاروں

۱۔ دماغ کی بیہ راہ ہے۔ اول کو زمین کے تصور میں لگا دے اور خیال
 کرے کہ میں گرہ خاک ہوں۔ ۲۔ گرہ آب کا تصور کرے۔ ۳۔ گرہ ہوا کا۔
 ۴۔ گرہ نار کا۔ ۵۔ اکاس کا۔ جب پنج تہ کا تصور اختیار میں مکمل ہو جاوے تو یقین
 کرے کہ آفات بیماری وغیرہ سے امن میں آیا۔ اور جب بیہ قدرت ہوگی سبکی
 اور لطافت اور تندرستی از خود ہوگی اور اس کے چہرہ پر حد سے زیادہ روشنی
 اور درخشانی نمایان ہوگی اور اس کا دل ایسا مستقیم ہو جائیگا کہ کسی طرف
 کو نہ ہیکے گا اور آواز خوش ہو جاوے گی اور اس کے بدن سے مطلق بد بو نہ آوے گی
 اور بول اور براز بھی کم کریگا پہلے اول منزل سالک کی ہے۔ ۲۱۔ ہر کوئی غور کرنے
 سے سمجھ سکتا ہو کہ جو کوی جو اہر شفاف اور بجلی مثل الماس و ریاقوت اور زبرد
 اور نیلم اور لہسنیہ اور فیروزہ کے ہو یا آبدار موتی یا بلور یا آئینہ یا اور کوئی شی
 جلا دار اور وہ کیچڑ میں گر پڑے اور کثافت سے آلودہ ہو جاوے اور اس کی لطافت
 اور اس کا حسن محبوب ہو جاوے جب پانی سے دھویا جاوے اور کدورت اور سکھ
 ہو جاوے اور اس کا جیسا کہ جو ہر ذاتی ہے پھر نمایان ہو جاوے اور اس کی روشنی
 چمکنے لگے۔ اسی طرح جیو آتما کی حقیقت کو سمجھو کہ بیہ نور ہے نہایت ہی لیکن تجل
 محسوسات اور تمنائے لذات سے مکر نظر آتا ہے اور گرہ بین عناصر کے پڑتا ہے
 اور ہیکہ نام اور دیا اور مایا اور جہل اور نادانی اور گمیاں ہے۔ جب جیو آتما کو عقل
 یعنی گمیاں ہو دے اور ریاضت اور نیک افحالی کے پانی سے دھویا جاوے
 اور محسوسات اور لذات کی آلائش اسکے دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی پرہیز
 اور آتما اور نور ذات ہو رہے ہمارا ظہور پست و بلند نہ آپ ہی اٹھیں اور
 سما میں ہم نہ اس سے زیادہ کوئی منزل اور مقام اور اس سے اعلیٰ کوئی علم اور
 گمیاں نہیں ہے یہی انتہائی مراتب ہیں اور اسی کو حاصل کرنا چاہئے۔ ۲۲۔ جو کوئی
 بیہ سمجھ پیدا کرے وہ تمام عالم کی نیکی اور برائی سے پاک ہو جاوے اور وہ
 محیط عالم کا ہو جاوے جیسا کہ تہا وہ یگانہ ہے اور دوسری سے دور ہے

قوت مجھے حاصل ہو کہ تواضع اور تعریف تمہاری کر سکوں۔ ۱۸۔ سنک غیرہ
 رکھیں ہرن گریہ سے اوت نیت ہوئے اور اوس مقام میں پہنچ کر آگ
 ومان سو روشن ہے اور ہوا ومان۔ سیر کرتی ہے۔ اور چاند ومان سے کم
 اور بیشن جوتا ہے اور دل اوس نور سے پیدا ہوا ہے اور شہرت اور غضب اور
 شہر ومان اعتدال پرین یعنی اعتدال حقیقی ومان ہے اور وہ مرتبہ آفتاب کا ہے
 ۱۹۔ برہم سے مشغول ہونے کی سیر راہ ہے۔ ۱۔ چار زانو ہو کے بیٹھے ۲۔ سر اور
 گردن کو بلند رکھے۔ ۳۔ کسی عضو کو ہٹنے نہ دے۔ ۴۔ دل اور حواسین کو کسی طرف
 محسوسات کے جانے نہ دے اور دل سے حواسین کو ملا دے۔ ۵۔ دل کی سوا
 برہم کو دیکھے۔ جو جو تو ہمت اور خطرات اور خوف دلیں ہوں سکو
 دور کرے اور جانے کہ برہم میرا محافظ ہے۔ ۶۔ دوسری آہ۔ ہو اکور رو کے
 یعنی جس دم کری۔ ۲۔ اکل اور شرب اور خواب انداز سے کری اور اقراط اور تقریط
 کرے۔ ۳۔ جب ضبط کر آدم کا دشوار معلوم ہوا ہستہ آہستہ نیتے تاکہ کے سے
 ہو اکو خارج ہونے دے لگو کشش کری کہ ہوا موہنے سے نکلنے پادے۔ ۴۔ دم کے
 پڑانے اور روکنے اور دمارنے کیوقت جو شمار ہے اور اوسوقت سید آواز
 کج ہو جاوے۔ ۵۔ جس مقام میں بیٹھ کے بہ عمل کرے وہ اور بخی اور بخی جگہ نہ ہو
 ہوا رہے اور ومان گرمی ہو اور خشیت الارض اور حیوانات سے خوف نہ ہو اور
 گذر گاہ عام کی نہ ہو اور ایسی جگہ ہو کہ ومان غیر کی آواز سمجھ نہ ہو اور زخوب اور
 دلچسپ جگہ ہو تاکہ غافل کو کسی طرح تکلیف نہ ہو اور ایسی جگہ ہو کہ تند با ومان
 دخل نہ ہو غرض کہ شغل سے پہلے یہ بند و بست کر لے۔ ۶۔ علامت ظاہر ہونے
 روشنی برہم کی سالک دل پر یہ ہیں۔ ۱۔ کہی تا کی نظر آوے۔ ۲۔ کہی شل گس
 ۳۔ کہی شل روشنی آفتاب کے دکھائی دیتی ہے۔ ۴۔
 کہی شل جلی کے آنکھ کے آگے چل جاتی ہے۔ ۵۔ کہی شل شب نام موسم گرما کو دکھائی
 ۶۔ کہی شل ہوا چلنے والی کی۔ ۷۔ کہی سفیدی اور صفائی شل شعل کے۔ ۸۔ کہی عین نور

اور سمجھا کہ تمام جسم اور رجا اسی عالم میں ہیں اور جب جسم کی قید سے آزاد ہو گا فضا میں کل عالم کے ملیگا۔ ۱۳ اس بات کو قبول ہے کہ مینے اپنے گرو سے سنا ہے کہ جولڈت کی لینے والی ہے اور جولڈت کی دینے والی ہے مایا ہے اور برہم کے ملنے سے ہر حرکت ہوتی ہے۔ جیسے لکڑی میں آگ اور دھواں اور حرارت ہو مگر انکی صورت لکڑی میں نظر نہیں آتی ہے اسی طرح بدن میں اودیا اور برہم دونوں ہیں مگر برہم نظر نہیں آتا ہے۔ جب دو لکڑی باخود رگڑتی ہیں آگ ظاہر ہو جاتی ہے اسی طرح جب کوئی دلو پر نو سے محو کرے پھر ظاہر ہو جاوے ۱۴ جسطرح تیل تل میں ہے اور ریمول میں یو اور زمین میں گینچ اور دھری میں گھی اور لکڑی میں آگ اسی طرح جیو آتما میں آتما ہے۔ اور جسطرح تیل کو لہو کے بنانے اور یو عرق کے کینچنے اور گینچ زمین کے کھودنے اور گھی بلونے سے اور آگ لکڑی رگڑنے سے غرض کہ عقل اور حکمت سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح برہم سلوک سے ملتا ہے۔ ۱۵ ہر عاقل کے قول سے ظاہر ہے کہ ضبط کرنے سے حواسوں اور دل کے حرارت غریزی کل عالم کی قابو میں ہوتی ہے اور کرنیوالا اس عمل کا عالم فضا کی سیر کرتا ہے پس جو چاہے بہ مرتبہ حاصل کرے۔ اسکے عامل کو چاہے کہ قبل شروع کرنے اس عمل کے آفتاب سو بدو چاہے اور بیہ دعا پڑھے۔ آفتاب جو منور ہے اوسکی مدد سے مجھے قوت سلوک کی میسر ہوتا کہ برہما کے لوک میں پہنچ کے آزادی پاؤں اور میرے دلو حق الیقین اور احدیت بخیب ہو۔ اور آفتاب اجازت دیوے تاکہ دیوتاؤں کے نزدیک بہشت میں جانے کو راہ میں روشنی کر سکوں۔ اور وہ مقام میسر ہو جائے کہ آفتاب ایک دروازہ ہے۔ جو کوئی حواسوں کو روکے اور دل کو آفتاب سے لگا دے اوسکو آفتاب اپنے نور کی شعاع سے یعنی کرنوں سے اپنی طرف کینچ لے پھر برہم کوک کو پہنچا دے۔ اس امید سے آفتاب تعظیم اور تعریف کے مستوجب ہے۔ جب تک برہما کے لوک میں رسائی نہ ہو آگ اور آفتاب اور نور ذات کو ایک سمجھتا رہے اور کہے کہ

بھیکہ کو پس دریا کے گھاٹ پر بن۔ ۱۱۔ برہم جگہ نسبت لکھو۔ عیدائش اور حیات
 اور موت کا نام ہے اور حیوان تھا کہ اسی کو نہیں سمجھتے ہیں اور اس میں قیام کرنا اور
 مگر بھیکہ حیوان تھا برہم آتما سے بچاؤ سے تو لازوال ہو جاوے کیونکہ نسبت اور
 سے ظاہر ہے کہ برہم بزرگ ہے اور خود بخود موجود ہے۔ اور حیوان آتما اور مایا
 اور عالم برہم سے موجود ہوتا ہے۔ ہن اور اوسنی میں بہت کم ہن ہو جائے ہن
 ۱۲۔ یہ عالم فرد نوع کا ہے ایک ظاہر اور دوسرا پوشیدہ وہ دونوں کا صاحب
 اور دونوں کے منتزہ اور محال اور عالم کے کون ایسے صاحب ہی لا علم ہیں اور
 لذات محسوسات اور فانی کی قید میں پڑتے ہیں اور نادانی اسے کہتے ہیں کہ میں
 کہنا تا ہوں اور پتا ہوں غرض کہ اسے جو دین جہان الیسا ہو۔ اگر میرے اپنے صاحب
 کو جانے تو بالیقین کہے کہ میں برہم ہوں نہ تمام قیود و تعینات سے بچاؤ
 اور آزاد ہو کر ہے۔ ۱۳۔ برہم آتما اور حیوان آتما دونوں میں برہم آتما کو اصطلاح
 سے ہن و انسانی کل حیوان آتما کہتے ہیں و انسانی جزویات برہم آتما کی اختیار
 حیوان آتما کی ہے۔ مایا کے معنی ادا و الہی کے ہیں اور کل عالم جس سے صورت پیدا
 اور پڑی نہیں ہے گو کہ نسبت کو تھا شاید کہنا دہی ہے اور برہم آتما کے نہایت سے
 اور طرفہ بھیکہ ہے کہ تمام عالم کا وجود اس کی قدرت یعنی مایا سے ہو یا انہی وہ
 کرتا ہے بمعنی منتزہ افعال سے جو مایا اور برہم آتما اور حیوان آتما کی حقیقت جانتے
 وہ برہم ہو جاوے مایا مقید اور فانی ہے اور حیوان آتما مطلق اور لازوال ہے
 اور اس کو مقدر ہے کہ مایا کو فنا کرے کیونکہ مایا فانی ہے اور حیوان آتما جاودہانی
 ہے۔ ان کا صاحب ان دونوں کا جدا ہے خواہ میں مضمون کو سمجھنے کے اور
 اپنے دل کو اوس میں محو کرتے اور تعینات کو اور میان سے دور کر دے مایا کی
 قید سے رہا ہو جاوے۔ اور تمام قیود و تعینات سے اور آگے عالموں سے نجات پاتا
 اور خوف وغیرہ میں آزاد ہو کر ہے اور آگے عالموں سے نجات پاتا
 سمجھنے اور اس بات کو سمجھنا چاہنا اور وہ لوہا ہوتے تو اس سے آزاد ہے

۱۴ جہل یعنی اودیا ۱۵ تعلق ۱۶ مفلسی ۱۷ مہربانی یعنی دیا ۱۸ تحمل اور
 بردباری ۱۹ عدل ۲۰ لطافت و پاکیزگی ۲۱ خوشی اور شادی ۲۲ آسانی
 ۲۳ سخاوت ۲۴ استغنا - اشت سہی - ۲۵ آسمان ۲۶ جہان
 ۲۷ گلیان ۲۸ گرمان ۲۹ پراپت ۳۰ پراکم ۳۱ اشت ۳۲ بست
 ۳۳ تریخت یعنی بیخ بہوت ۳۴ اکاس ۳۵ ہوا ۳۶ آگ ۳۷ پانی ۳۸
 خاک ۳۹ عقل کل ۴۰ پرکرت یعنی اعتدال تینوں صفوں کا ہم نفس کل
 ام انانیت یعنی ہیکار ۴۱ برہما ۴۲ پرجاپت ۴۳ ہرن گرہہ ۴۴ تمام
 دیوتا ۴۵ دیوتا نغمہ خوان یعنی گندہرب ۴۶ دیوتا خزانہ کے ۴۷ سر
 یعنی شیطان اور بد افعال ۴۸ ارواح و شیطانوں کے - یہ سب شہوت یعنی
 خواہش کے جال سے بندھے ہیں ۴۹ تین راہ کل ہیں ۱۔ راہ سے عالم ذات کو
 جاتا ہے یعنی کت یا تا ہے ۲۔ راہ سے بہت کو جاتا ہے ۳۔ راہ سے دوزخ کو
 جاتا ہے - نتیجہ تینوں کا خوشی و غم ہے - ۴۔ برہما اور مایا مثل ایک درجے
 ہے اور مایا چون حس بمنزلہ چشموں کے اور مایا چون عنصر لطیف مثل گرد آب کے
 اور مایا چون پران مثل جاب کے اور مایا چون عنصر کثیف مثل مویوں کے اور انہما
 حشر ہو - ۵۔ پانچ حالت تمام جانداروں کو ہوتی ہیں اور یہ سہرا پانچ کا
 سبب ہے ۱۔ وہ جب مان کے پیٹ میں رہتا ہے - ۲۔ وہ جب مان کے پیٹ سے
 نکلتا ہے - ۳۔ حالت بیماری اور لاچارگی کی ہے ۴۔ حالت سیری اور مایوسی
 کی ہے - ۵۔ حالت مرگ کی ہے کہ یہ سب سے زیادہ باعث لال کی ہوتی ہے
 اسکو تیز روی اوس دریا کی فرض کرو - ۶۔ پچاس حرف ہیں کہ تمام نطق انسانی
 میں - اور تمام ولایتوں کی زبان سے جو بولت اور حرف اور ضمیر میں
 انہیں حرفوں سے بنے ہیں یہ مثل کو ان یعنی گہ شہ اوس را کے ہیں - ۱۰۔
 پانچ قسم کی اودیا یعنی جہل ہے - ۱۔ غضب ناجائز ۲۔ محبت ناجائز -
 ۳۔ خبیات کی طرف میلان - ۴۔ کلیات کی تلاش ۵۔ لاعلمی یعنی کو صبر نہ رہنا

ن طرح یعنی سچ اور حسم اور باب کہلا کر زیادہ تشریح فضول ہے کہ جو اسماء و صفات
 و در کے اس آپ نگہدین رقم میں دے اور ہی واجب الوجود کے ہیں اور ان کے
 رہنے اور نہ رہنے سے تمام کرم اور اوپا شنا اور گیان کا پھل ملتا ہے -
 ۲ سنت اس پر آپ نگہدین شراکت میں نمبر ۱۱ اور حجبہ میں نمبر ۱۲

تحقیقات میں راہ حق کے

۱ ایک گروہ طالبان الہی نے ہر طرف فکر کو دوڑا تا کہ معلوم ہو کہ مادہ پیدا
 عالم کا کیا ہے اور تمام جائزہ کن چیز سے زندہ ہیں اور کس طرح سے موجود ہو کر
 اور قائم رہتے ہیں اور کس سبب سے حرکت ادا دی رہتے ہیں اور سرور کس چیز سے
 ہوتا ہے اور سبب ملال کا کیا ہے - ۲ پر خیال کیا کہ پیدائش عالم کی بصورت
 مختلف متخیل ہے - بعضے کہتے ہیں پھر عالم خود بخود پیدا ہوا ہے اور قائم
 رہتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے کوئی صانع اس صنعت کا نہیں ہے - ۲ بعضے
 کہتے ہیں کہ سبب پیدائش موجودات ان کے کرم یعنی افعال ہیں کہ جیسے فعل
 جسے ہوتے ہیں ویسی صورت اس کی ہوتی ہے - ۳ بعضے کہتے ہیں کہ زمانہ مادہ
 پیدائش اس عالم کا ہے اور اسی سے قائم رہتا ہے اور اسی میں مجموعہ ہوتا ہے
 ہم بعضے کہتے ہیں کہ پیدائش کرنے والا عالم کا ایک ہی گریہ اختیار اور سے پیدائش
 ہوتی ہے - ۴ بعضے کہتے ہیں کہ پیدائش عالم کی اعتدال سے تین صفت کے
 ہوئی ہے جسکو پر کرت کہتے ہیں - ۵ بعضے پیدائش عالم کی عناصر سے بتاتے ہیں
 کہ تمام موجودات میں عناصر کے جزو نظر آتے ہیں - ۶ بعضے کہتے ہیں کہ سبب
 پیدائش اس عالم کا ہرن گربہ ہے یعنی مجموعہ عناصر صریط اور لطیف کا -
 ۷ بعضے ان سبب اسباب کو مادہ اس عالم کا بتاتے ہیں - غور کرنا چاہئے
 تاکہ حق کی باطل سے تمیز ہو کہ ہماری نسبت میں یہ سب اسباب لذات و نیا کے
 ہیں پیدائش عالم کے نہیں ہیں کیونکہ جو آسمانیہ والا لذات کا ہے اور سرور
 اور ملال بھی اسکو ہوتا ہے پس یہ مادہ پیدائش کا نہیں ہو سکتا ہے اور قرین

ورگاؤ اور سب اور تمام لوازمات جنگ کو تمہارے دربار و پیش کر کے تم کو
 رہائش دی۔ تم مجھے سرور دیا کی عطا کرو اور اپنے سلاحت سے میرے دشمنوں کو
 نفع کرو۔ ۲۵ جو کہ یہ ہے وہ تم ہو میں مجھ پر مہربان رہو مولف
 ۱۔ وہ دشمن جن کی آفات سے حفاظت چاہتا ہے وہ دشمن میں حورن اور
 زمین اور زر کے سبب ہوتے ہیں آدمی کا دشمن اگیاں سے کہ اس کے سبب ہے
 دنیا اور عقبی سبکناں ہوتا ہے اور آتک اگیاں کو بٹوکتے ہیں۔ ۲۔ وہ
 جو مطلب اور معنی پیدا اور شائستہ سے ناواقف ہیں اپنے تین شیو کا ادب
 یا شن کا ادب یا شن کے چار باتہ ہیں اور درویشیو کو چکی تین آکھہ ہیں
 میں اور شن او کو چکی چار باتہ ہیں اور درویشیو کو چکی تین آکھہ ہیں
 جو رن اور اشارہ کو سمجھتے ہیں اور حامل کلام کو پاتے ہیں اور سب گن
 علم رکھتے ہیں سمجھتے ہیں کہ گن کے سبب اور سبب تینوں گن میں اور سب گن
 آتک کے ان تینوں گنوں کے ذیل میں ہیں۔ راج یا جو گن کے مرادی معنی
 فرید گار رہا ہے اور چار موہنہ سے مراد ہے کہ چار طرف محیط ہے یو مانی
 حکما اس صفت کو شہوت اور اسکی صفای کو صفت کہتے ہیں بہت یا سب گن کے
 مرادی معنی پروردگار شن ہی اور چار باتہ سے اشارہ ہے کہ دو باتہ والوں
 کا پرورش کرنے والا چار باتہ رکھتا ہے اور یو مانی حکما اس صفت کو شہوت اور
 صفای کو صفت کہتے ہیں۔ تم یا تم کو چکی مرادی معنی تمہارے دربارے اور
 آکھہ سے مراد ہے کہ تینوں عالم کا فنا کر دینا ہے اور شہوت اور غضب اور تینوں
 اعتدال دینے والا ہے یو مانی حکما اس صفت کو صفت اور اسکی صفای کو شہوت
 کہتے ہیں۔ اور شجاعت صفت اور صفت ہی ہوتی ہے اور چارم مرتبہ میں عدالت
 یعنی پرکرت ہی پس رہا اور شن اور پیش یعنی رو در اسے نام میں صفت میں
 یہ تینوں صفت ایزد الایزال کی ہیں۔ اگر کسی آدمی کو اسکی ان بچہ اور جو جسم
 اور دنیا باپ کے تو وہ آدمی وہی رہے گا جو تھا گو کہ تین کی زبان سے

اور عین ہستی اور ہستی کے دینے والے تم ہو۔ ۸۳۔ معبر خور اور کھان اور گز
 وار اور پار تم ہو۔ ۸۴۔ جہاز ہر قسم کے اور چلانے والے جہازوں کے اور
 اجورہ کرنے والے سب تم ہو۔ ۸۵۔ ریتی جو دریاں میں دریا کے ہوتی ہیں
 اور کف دریا اور عقی دریا کا اور تیر اور کنکر دریا کے اور سب متعلقات اور
 مثل سیپ اور سنگہ وغیرہ تم ہو۔ ۸۶۔ زمین شورار زکار اور ممکن الزمان
 تم ہو۔ ۸۷۔ گواہ اور واقف افعال نیک اور بد کے ہو۔ ۸۸۔ محل اور گھر اور
 کے اور دیوتاؤں کے اور گھوٹلہ پرندوں کے اور پٹھے حیوانات کے تم ہو۔ ۸۹۔
 باغ اور بوستان اور صاحب باغ اور بہار اور آبشار کے تم ہو۔ ۹۰۔ موسم بہار
 اور خزان اور پھول اور پھل تم ہو۔ ۹۱۔ گھانٹا ہر قسم کی اور تمام روئیدگی تم ہو۔
 ۹۲۔ تم وہ آگ ہو جو سمندر کو خشک کرتی ہے اور قیامت کی آگ ہو۔ ۹۳۔
 برگ اور شاخ تراور خشک تم ہو۔ ۹۴۔ اوٹھانیوالی ہنسنہ و سطل مارنے کے
 اور ڈرانے والے اور آزار کے دینے والے تم ہو۔ ۹۵۔ دل سب فرشتوں کے
 اور تفریق کرنے والے عمل نیک اور بد کو تم ہو۔ ۹۶۔ دل سب بیماریوں کے تم ہو۔ ۹۷۔
 تمام نیکی اور بدی تم ہو۔ ۹۸۔ بیت اور بلند تم ہو۔ ۹۹۔ گویا اور خاموش تم ہو۔
 ۱۰۰۔ جو کچھ گویا میں آوے اور نطق سے باہر ہے وہ تم ہو اور تمہاری صفات
 میں شکوہ بار بار نہ سکا رہے۔ ۱۰۱۔ راہ دکھلانے والے گراہوں کے وای صاحب
 آجیات کے وای منترہ سبز اور سرخ رنگوں سے وای بلند تر چونا اور چہرہ اسے
 تم کہ کیونہیں ڈراتے ہو نہ آزار دیتے ہو اب بھی کیسا آزار نہ دو اور ہمیشہ صحت
 اور تندرستی دیتے رہو اور دو ایسی مجھے بخشو جسے صحت حاصل ہو اور ہمیشہ تندرست
 رہوں۔ ۱۰۲۔ میری عقل کو اپنی طرف رجوع کرو کہ تم قادر بر فعل یہ ہو اور محافظ ہر چیز
 ۱۰۳۔ میری التماس ہے کہ تمام دیوانے اور چارپائی اور تیر دار اور بے پروا اور
 اور حیوان اور جنگلی اور شہری کو آسودہ اور تندرست رکھو کہ بیمار اور ناتوان
 نہ ہو ورنہ اور سب سے ممتاز کرو۔ ۱۰۴۔ تمام پیر اور جوان کو دریا کے اور گھاٹ

۱۳۔ تم ہو۔ اسے تمام جانداروں کے صاحب ہوا اور مرگ کے بچاؤ میں اپنے بال کہنے
 والے اور زبانوں کے مسدود کرنے والے تم ہو۔ ۱۴۔ بہت آگاہ اور بہت کان کہنے والا
 ۱۵۔ سپارو کو کہاں میں مقیم بھی تم ہو۔ ۱۶۔ تمام عالم کے منتظم ہو یا اپنے
 کابل نہیں ہو۔ ۱۷۔ کو تازہ قدر و طویل القامت اور لاغر اندام اور فرہنگدار
 تم ہو۔ ۱۸۔ سپر اور جوان اور طفل خواہ و سرانگ کی عادت رکھتے ہو۔ ۱۹۔
 اصلیت کی اور سب سے پیشتر ہو۔ ۲۰۔ تیز و اور استہ جتنے والے ہو۔ ۲۱۔
 پرکام کو حاکم کے خواہ و توقف سے بھی تمہیں کہتے ہو۔ ۲۲۔ دریا اور موج اور
 ندی اور نالہ اور دریا کے چریز کو تم ہو۔ ۲۳۔ عمر میں زیادہ و مرگ تم ہو۔ ۲۴۔ اول
 اور اوسط اور آخر کو۔ ۲۵۔ شک و از سے بڑھ بھی ہو۔ ۲۶۔ اور پستی میں بھی ہو۔
 اور زمین بھی ہو۔ ۲۷۔ جو چاہتے ہو اس کے پیدا کرنے کی قدرت رکھتے ہو۔ ۲۸۔
 سیاحت کرنے والے اور حفاظت کرنے والے ملکوں کے ہو۔ ۲۹۔ زمین و آسمان اور
 زمین اور علیہ بھی تم ہو۔ ۳۰۔ سرد اور استائش اور متنازع و ترنگ ہو۔ ۳۱۔ صحران
 اور سندھ نشین اور سبزہ پر بیٹھنے والے ہو۔ ۳۲۔ آواز اور صدا بھی تم ہو۔ ۳۳۔
 اسیر و اسیر ہو اور جلد مرنے والے ہو۔ ۳۴۔ شجاع اور ایک کو دو کرنے والے
 اور زہرہ کے پہننے والے ہو۔ ۳۵۔ عین نور ہو۔ ۳۶۔ مشہور اور صاحب مشہوروں کے
 ۳۷۔ صاحب نقارہ اور نشان کے ہو۔ ۳۸۔ آباد یعنی آواز مطلق ہو۔ ۳۹۔ جاف
 اور شمع ہو۔ ۴۰۔ پیغام اور پیغامبر بھی تم ہو۔ ۴۱۔ تمام سلاجات ہو۔ ۴۲۔
 چشمہ اور چاہ اور حیرت بھی تم ہو۔ ۴۳۔ پالی اور ہر تم ہو۔ ۴۴۔ آگہ اور کوثر ہو۔
 ۴۵۔ روشن کا پانی اور آتش یعنی شبنم تم ہو۔ ۴۶۔ ایران اور ویران کہنے والے
 اور آباد اور آباد کرنے والے تم ہو۔ ۴۷۔ سقید اور سیاہ اور سبز اور زرد اور
 اور صندلی اور سب رنگ تم ہو۔ ۴۸۔ رنج اور راجت اور ان کے دینے والی تم ہو۔
 ۴۹۔ حبیب ہو اور صورت حبیب رکھتے ہو۔ ۵۰۔ میثوا یا ورنے کے ہو۔ ۵۱۔ قابل
 اور مقبول اور موط ہو۔ ۵۲۔ بازار و تارنے والے و دو تون کے ہو۔ ۵۳۔ عین علم

بالذات ہوں۔ مولف رگب بید کی تینوں اوپ بکھڑا تمام ہوشین اپنے
 سب کا خلاصہ فقیر نے یہ سمجھا ہے۔ ۱۔ سوائے آسمان کے اور کو
 پریم آتما سمجھنا نہ چاہئے۔ ۲۔ عقل اور علم کے سوا کوئی رہبر اور دستگیر
 اور شفیق اور دور کرنے والا حیرت اور حسرت اور بیم ورجا کا نہیں ہے۔ ۳۔
 عیش اور آرام روح اور جسم کو بغیر نیک فعلی میسر ہونا محال ہے اور نیک
 افعالی وہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت نہ ہو۔

۲۔ حجر بید اس بید کے متعلق بارہ اوپ بکھڑا ہوں

۱۔ ست رووری اوپ بکھڑا

چھ ستر اکبرین نمبر ۱۹۔ اور حجر بیدین نمبر ۱۰ اور اس میں جو نام
 روور کے ہیں یعنی صفت نمونگی کی

۱۔ پر جا بیت نے کہا امرو روور نکو اور تمہارے جلال اور غضب اور تمہارے
 اون تیرون کو جو سب کو فنا کرتے ہیں اور تمہاری اوس کمان کو جس سے تیر
 لگاتے ہو اور تمہارے اوس تر گش کو جس میں تیر رکھتے ہو اور تمہاری بازو کو
 جس سے تیر کھینچتے ہو منسکار ہے تم اپنے تیر اور کمان اور بازو سے مجھ کو تلفر دو
 ۲۔ تم میں دو صفت ہیں ایک جمالی و دوسری جلالی۔ جمالی صفت دور
 کر نیوالی گناہوں کی ہے اور جلالی صفت سو غم کو دور کرو اور سرور بخشو
 ۳۔ تم نگاہ رکھنے والے پہاڑوں کے اور پیچھے والے ابرا اور باران کے ہو میری
 مدد کرو۔ ۴۔ اپنے غضب سے محفوظ رکھو اور درد کو میرے دور کرو
 اور سرت عطا کرو اور ہر طرح سے حفظ اور امان میں رکھو اور بے زوال کر دو
 ۵۔ بیماری اور ناتوانی اور شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم کو مجھ سے دور کرو
 ۶۔ میری جو اس ظاہری اور باطنی جو صفات ملکی کو جیوڑ کے حرکات شیطانی
 کی طرف مائل ہیں انکو نیکی کی طرف لگا دو۔ ۷۔ آفتاب جو ہزاروں شعاع
 تمام عالم کی ظلمت کو دور کرتا ہے وہ تمہاری عظمت کا نمونہ ہے۔

جزیرہ خوبصورت سائیں کی ہے اور سیارکین رہتا ہے اور شیطان ملقب ہے
 اور سب کو ڈراتا اور پکارتا ہے اور سب کو مارنے والا میں ۴۔ سچے چاہے کرے
 جاننے کا جیسا کہ حق ہے ویسا مجھے پہچان کر میں لاشائی اور یگانہ ہوں - ۵۔ نایکے
 سبب سے یا شکل مختلف نمایاں ہوا ہوں - ۶۔ کوئی میری حقیقت نہیں جانتا ہے
 دل میں سما کر چاہتا ہوں کرتا ہوں - ۷۔ کوئی میری حقیقت نہیں جانتا ہے
 میں میں ہوں اور آسمان چہ ہوں اور سب پرورش عوام کا ہوں - جب اور
 عمل جب کا موجود ہیں ہوں - اور باب تمام عالم کا میں ہوں اور جو قطرہ
 کا اگر تار ہے وہ بھی میں ہوں - بنیاد اور بید کا جاننے والا اور وہ آگ جو سمندر
 میں ہے میں ہوں - آفتاب جو بارہ جہتیں سپر کرتا ہے اور چاند بھی میں
 - جو کچھ دیا اور شعیب اور نطق اور قصور اور یقین میں آتا ہے یا اس سے
 منہ ہے میں ہوں - ۸۔ مجھے اپنے دل کے حجرہ میں تلاش کر پھر تو جی خوف
 ہو جاویگا - میں پانچ اور دس اور ہر قسم کی صورت دکھاتا ہوں جب میری
 حقیقت کو سمجھتا ہے مجھنا ہو جاتا ہے - ۹۔ جو چھوٹے جانتا ہے اور چھوٹے
 ہوتے ہو اور بد فعلی کرتا ہے گو کہ وہ ہزار جگہ اور تمام عمر پ کرے اور کہنا
 اور پنا اور سونا سب چھوڑ دے اور وہاں میں بھی کرتا ہے وہ میرے نزدیک
 آئے نہیں پاتا ہے - ۱۰۔ میں سب کو گھبراہٹ میں لے کر آتا ہوں کہتا ہے
 آج تو نے جو ریاضت کی اور غرض مجھے کہی اس سبب سے میں سچے ہو گیا ہوں
 اب جو میں ہوں وہی تو ہے - ۱۱۔ میں کچھ نہ بگاڑتا ہوں گویا - ۱۲۔ پیدا کرنے والا
 سچے جدا تھا اب تو گیا نئی ہو گیا میں مجھنا ہو گیا - ۱۳۔ پیدا کرنے والا تھا
 عالم کا میں ہوں اور یا لے والے اور فنا کرنے والے تاجہ عارف کے میرے
 کن میں - تنبیہ ہر - ہر تاجہ کے چاروں طرف میں اپنے حیرت طلب سچے ہو گیا
 چاروں طرف کو سے پس چاہئے کہ منور ہے میری اور کسی طرف کو دیا
 سب فانی ہیں اور میں جاوے والی ہوں اور سب ہمارے بغیر ہیں اور میں

اور وہی اندر اور پر جاپت اور سب دیوتا ہے اور پانچون تہ بھی وہی ہے
 اور تھم اور نطفہ بھی وہی ہے۔ اور جو تھم سے اور اندھ سے اور چیر سے برآمد ہوتا ہے
 اور انسان اور حیوان اور چرند اور پرند اور درند غرض کہ جو موم موم اور جسم ہوا وہی
 ہے۔ کیونکہ سب اس سے ہوتے ہیں اور اوس ہی میں رہتے ہیں اور اوس ہی میں مجھ ہو
 جاتے ہیں۔ اور وہ جیتن ہے اور متحرک کرتے والا تمام عالم کا۔ تھم جو اس میں مرکب
 سمجھے اور لذات قانی کو نا چیز سمجھے وہ رستہ گار ہووے۔ ایشیہ سے پراگھنا کر
 کہ قول اور فعل کیاں ہو جاوین اور بید کے احکام فراموش ہووین اور راستی
 غیب ہووے مولف ایک آتما کی پوجا سے سب دیوتاؤں کی پوجا ہو جاتی ہے
 ایک دیوتا کی پوجا سے ایک قسم کی نعمت حاصل ہوتی ہے آتما کی پوجا سے ترلوکا
 کی نعمت بھی نا چیز معلوم ہوتی ہے اکل علال اور صدق مقال سب افعاؤں سے
 افضل ہے اور اس سے کل سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ جو سب میں آتما کو مہیا پاک
 جانتا ہے وہ کسی کو آزار نہیں دیتا اور جو کسی کو آزار نہیں دیتا وہ کہیں اور کہیں
 ستایا نہیں جاتا ہے۔ علم اور عقل سب سے اعلیٰ ہے کیونکہ بغیر اسکے نیک اور بد
 اور چھوٹے اور بڑے اور چھوٹے اوسے کی تیز نہیں ہوتی۔

ختم ماسکل آپ نامد یہ سہرا کرین تہرہ م اور گ میدن تہرہ م

توحید کے بیان میں

۱۔ جد نامہ نام ایک رکشیر کو اندر نہشت میں اوشا کے ایگیا تب کہنے نے اندر سے پوچھا
 کہ تو کون ہے۔ اندر نے جواب دیا کہ تو ریاضت اور جگ دیوتاؤں کے فوش
 کر نیو گیا کرتا تھا وہ تو کچھ خیر بھی نہیں ہیں اگر انہیں کچھ بھی سام تہہ ہوتی تو
 تجھ کو میرے چنگل سے چوڑا لیتے ۲ جو نتیجہ کسی فعل کا دیتا ہے وہ میں ہوں
 اور جگ اور نتیجہ جگ کا بھی میں ہوں۔ اور وہ دودہ جو جگ کے عمل کو پو تر
 کرتا ہے میں ہوں۔ وہ آگ جو جگ کی ساگری کو جلاتی ہے میں ہوں۔ گواہ
 تمام عالم کے فعلوں کا میں ہوں۔ تمام عالم میں ہوں اور تمام عالم سے جدا میں

ناف میں سما یا۔ دیوتا نطفہ کا پانی ہو کی آلتہ تناسل میں سما یا۔ ۲۶ پیر ہو کر
 اور پیاس لے کہا کہ مارے وسطے جو کچھ سچو میز کرنا چاہی کر دیتا ہے اور کو دیوتاؤں کے
 شریک کر دیا کیونکہ یہ کہہ اور پیاس کی خاطر دیوتاؤں کے دل جگ کو اختیار کر
 میں اگر یہ کہہ اور پیاس نہ تو جگ کو کون کرے۔ ۲۷ یہ آتما کا ارادہ ہوا کہ
 تمام عالم کیو سطر خوراک پیدا کرے۔ پھر و خیال کے پانی سے مثل اوسکی لہر کے
 غذا کی صورت پیدا ہوئی۔ غذا نے جانا کہ سب مجھے کہا دین گے پس جانی
 پیر دے جنہیں جو اس اخل ہوئے تھے غذا کے بیچے و پیر دے مار کر نہ کے
 مراد یہ ہے کہ اگر کوئی جنس اپنی قوت جو غذا کو پکڑ سکا تو میر سو جاتی حالانکہ کئی
 میر نہیں ہوتا ہے۔ اگر کوئی زبان سے غذا کا نام لے تو وہ میر نہ ہو گا۔
 حلو اخلو اگر کوئی صد سال یا زلفتن حلو انشو و شیرین کام + اگر کوئی ناک
 سے سو گئے تو بھی میر نہ ہو گا + اگر کوئی آنکھ سے دیکے تو بھی میٹ نہ میریگا۔
 اگر کوئی ہاتھوں سے کھو تو بھی میر نہ ہو گا + اگر دلیہن غذا کا تصور کرے تو بھی میر نہ ہو گا
 آلتہ تناسل کی لذت سے بھی کوئی میر نہیں ہوتا۔ پیران اپان باو ہو کے منہ
 میں اخل ہو کر اپنا والا اور پیرنے والا اور جذب کرنے والا اور نکلنے والا اور مضم
 کرنے والا اور اعضا کو قسمت کرنے والا پیران ہے۔ دلیل ظاہر ہے کہ پیران سو بدن زندہ
 اور متحرک ہو اور پیران غذا سے زندہ ہے اور پیران سب حواسون سوا فضل ہے
 ۲۸ پیر آتما نے خیال کیا کہ اگرچہ میر جسم میں پیدا کیا گیا ہے میر نے اس کام کا قیام بحال
 ہے پس کسی راہ سو جسم میں داخل ہونا چاہیے۔ پیر غم کر گیا کہ پیران پانوں کی راہ سے
 داخل ہوئے ہیں اور جو اس اپنے اپنے راہوں سے بجلائے افضل راہ چاہیے
 پس میرین جہان کر دین کے کہویری میں یونہی شگاف کیا اور اس راہ سے
 دخل کیا۔ اس مقام کا نام ام الداغ ہے اور در مدت چوتھے چل ہوا اور مانڈن
 بھی اس کو کہتے ہیں بمعنی سرور۔ ۲۹ تمام راہیں جو حواسون کے متعلق ہیں راہ
 میں داغ کی راہ عالی ہے و چہ یہ ہے کہ آتما بادشاہ ہے وہ اس راہ سے

ظاہر ہوئی۔ ۵۔ پیر دو شگاف اور سوئی اور سے دیو دیوتاؤں ناک کے پھٹنے
 کیا ہے اور سے تنفس ہوا اور ہوا اور ہوا کا دیوتا پیدا ہوا۔ ۶۔ پیر دو سوراج
 انکے کے پیدا ہوئے اور سے مینائی اور مینائی سے اظہاب یعنی جو مینائی کا
 دیوتا ہے پیدا ہوا۔ ۷۔ پیر دو سوراج کان کے ظاہر ہوئے اور اور سے
 اور اطراف پیدا ہوئے کہ سے کان کے دیوتا ہیں۔ ۸۔ پیر حرم اور سے
 قوت لایا سے پیدا ہوئی۔ ۹۔ پیر ال پیدا ہوئی اور سے نباتات ظاہر ہوئی۔ ۱۰۔
 پیر مینہ اور سے دل اور اور سے اسکا ہوکل چاہتا پیدا ہوا۔ ۱۱۔ پیر ناف
 اس کے گرد ویران اور اریان باہم بند ہے۔ ۱۲۔ پیر محل غایطہ کار اس کا
 دیوتا موت ہے۔ ۱۳۔ پیر کہ تسلسل پیر سب تولید اور تسلسل کا ہوا۔ ۱۴۔
 پیر اور سے لطفہ پیدا ہوا اسکا ہوکل پانی ہے۔ یہی دیوتا عالم کے گہاں ہیں
 اور ان سے عالم قائم ہے اور یہی عالم کی قید میں رہتے ہیں اور یہی دریا عمیق ہے
 ۱۵۔ یہ سب دیوتا ہو کہ اور میناس سے عاجز ہے اسلئے ان دیوتاؤں نے
 اتنا سے کہا کہ ہمارے کہا ہے اور سے کہہ کر ویا کہ ہم کہا دین اور مینوں
 پھر گاہی کی صورت پیدا ہوئی کہ اس سے کہا ہے اور سے کا نفع بہت سے پیدا ہوا
 اور اتنا سے کہا کہ انہیں حلول کر کے کہا و اور مینوں۔ دیوتاؤں نے کہا کہ اگر چہ گاہی
 سے کہا ہے اور سے بہت فائدہ ہے اور گہر سے سو سواری کے گہر سے و سطر
 انسان کے مین ہمارے لاتی نہیں مین ہمارے و سطر اور گہر سے گہر سے و سطر
 انسان کی پیدا ہوئی اور دیوتاؤں نے اسکو پسند کیا اور کہا یہ اچھی جاگہ ہے
 اس چھ صورت جب کے عمل کرنے والوں کی ہوئی۔ جب دیوتاؤں کی غذا و سطر
 آسمانی مری ہوئی کہ سب دیوتا اسے اپنے مقام پر حاضر ہوں۔ پیر دیوتا آگ کا
 لطفہ ہونے کے لئے مین سما یا۔ دیوتا ہوا کاران ہونے کے ناک مین سما یا۔ دیوتا مینائی
 آفتاب ہے وہ کہ مین سما یا۔ دیوتا مینائی کا جہات ہی و کان مین سما یا۔
 دیوتا اسکل نباتات جو بال ہونے کے مساوات مین سما یا۔ دیوتا مینائی کا انان یا دیوتا

مگر ایک سے دوسرے مین اور دوسرے سے تیسرے مین روشنی زیادہ ہے
 نباتات کو قوت نشوونما کی ہے اور حیوانات کو عقل کہانے اور پیے اور چلنے اور
 پیرنے کی ہے۔ انسان کو وہ قدرت ہو کہ حق الیقین حاصل کرے۔ اور اعتدال
 حقیقی کو پیدا کرے۔ حیوانات کی جتنی عقل ہے اس سے دوسری عالم جاتے ہیں
 انسان اپنی درناہی سے تمام عالموں سے بلند مقام میں پہنچتا ہے۔ مگر حلال
 اور بے عقل اس مقام کو نہیں جانتے۔ ۳۳ پانچ چیزیں جسم مرکب
 ہوا ہے۔ ۱ حرارت یہ آگ ہے۔ ۲ خون اور بلغم اور لطفہ یہ پانی ہے۔
 ۳۔ تمام جسم بھری ہے۔ ۴ پانچون پران یہ ہوا ہے۔ ۵ مینقہ یعنی خوف
 اور غلا یہ لکا ہے۔ اور تمام دیوتا یعنی قوت حواس میاں اور شنوائی اور
 گویائی اور نطق اور لمس پران جسم کو چھوڑتا ہے پران کے ہمراہ جاتے ہیں
 اور پران اور ہوا ایک ہو جاتے ہیں۔ ۲۴ جگ کا کرنا ایک عادت جسمانی ہے
 اور دست گاہ نطق اور دل کی یعنی چوڑی میں سما یا زبان پر لایا اور جو زبان
 پر عمل میں لایا۔ جگ کے پانچ نوع ہیں۔ ۱ اکثرت ۲ درس اس و رپورن
 اس ۳ جیتر اس ۴ بشی ۵ ہون۔ سب جگ ان پانچون جگ میں ہیں
 اور پانچون ہون سب سے افضل ہے ۳۴ میدائش عالم کا بیان ہے۔
 اس سے پہلے ایک آتما ہی اور کچھ نہ تھا اس کی خواہش ہو عالم پیدا ہوا اور تمام
 موجودات سے پہلے جاد پر پیدا ہوئیں۔ ۱ ایت یعنی سرگ لوک و بہشت۔
 ۲ ریچھہ یعنی انتر جہ لوک یعنی عالم فضا اور اعرف ۳ مرت یعنی زمین و جہان
 مرنے والے رہتے ہیں اور مرت اس کے مشہور ہے ۴ آپ یعنی پانی جو زمین کے
 طبقات میں ہے اور پانی لوک بھی اسکو اشارہ کرتے ہیں ۵ پیر لوکیاں یعنی
 نگاہان پیدا ہوئے تاکہ انظام کریں۔ ۶ پیر پانی سے ایک شکل پیدا ہوئی
 جسکے حواس کچھ نہ تھے۔ ۷ پیر اندے کی مانند وہ شکل ٹوٹی اور اس سے مومنہ
 پیدا ہوا اور اس سے گویائی یعنی نطق ہوئی اور اس سے دیوتا نطق کا یعنی آگ

اور سب جہات بھی پران ہیں۔ غذا پران کی بید کی سترتی جو بر وزن پر مشتمل
 ہیں ہے اور اسی کو آجیات کہتے ہیں۔ نتیجہ پڑھنے ان ہزار سترتی کا اندازہ
 یہ دیا کہ فرمایا پڑھنے کے ۳۶ حرف ہیں جو انکو ہزار مرتبہ قراوت کری تو ۳۶ مرتبہ
 شمار میں ہو دیں۔ آدمی کی سو برس کی عمر کے ۳۶ ہزار دن ہوتے ہیں۔ لگاتار
 یعنی اعراب حروف کو بجائے رات اور دن کے ہیں۔ فی سوا متر نے اس کلام کے مطلب
 سمجھنے سے سو برس کی عمر جو طبعی ہے پائی۔ جو کوئی اس کے مائل کلام کو سمجھے اور اس پر
 عمل کرے وہ عمر طبعی پاوی ۱۰۰ اتنا اگتہ ہے کیونکہ سب ادسے موجود ہوئے
 ہیں۔ اتنا پانچ ہیں زمین ۲ پانی ۳ ہوا ۴ آگ ۵ آسمان اور پران بھی
 پانچ ہیں اور سب ان سے موجود ہوئے ہیں اور انہیں محو ہون گے۔ جو اس
 مرتبہ واقف ہووے وہ ہسترون پر فضیلت پاوی۔ ۳۱۔ پانی اور زمین
 خوراک ہیں کیونکہ خوراک انکے وسیلہ سے پیدا ہوتی ہے آگ اور ہوا خوردہ ہیں
 کیونکہ انہیں نشوونما ہوتا ہے۔ آسمان ان کا محل ہے کیونکہ خوراک اور خوردہ
 اسکے اندر رہتے ہیں۔ زمین اور پانی خوراک ہوا خوردہ بھی ہے کیونکہ اس سے
 نباتات پیدا ہوتی ہے جو خوردہ ہیں۔ غرض کہ نباتات کو حیوان کہاتے ہیں
 اور اوپر نہیں ہیں دی خوراک نہیں۔ جن حیوانات کے تکیے کے درخت ہیں
 خوردہ ہیں۔ خوراک سو خوردہ کو شرف دی جو نباتات اور حیوانات مطلق اور
 مطلق اور خوراک اور خوردہ کو کیساں جانے اور آتما کو سب میں بیا پاک سمجھے
 وہ سب میں روشن اور نامور ہووے ۳۲۔ نباتات میں جو رطوبت ہے وہ
 آتما ہے اور یہ نفس نباتی کہلاتا ہے۔ جائدار دن میں دل جو سب حرکت اراور
 کا ہے آتما ہے۔ انہیں رطوبت بھی ہے اور دل زیادہ ہے اسوجہ سے انہیں آتما کی رو
 زیادہ عیان ہے۔ انسان میں عقل معنی گیان زیادہ ہوا اور وہ نفس مطلقہ موسوم
 ہوا یعنی رطوبت علامت نفس انسانی تینوں اسپن جو ہیں۔ تینوں میں آتما
 ۴ نباتی اور دل علامت نفس چھ اسپن ہیں۔

اور تمام شجر اور سالک پران ہیں اور آفتاب بھی پران ہے

خاک خوراک ہیں اور حیوانات پیدا ہوئے

عرصہ میں حواسون کو اونکی جگہ پر قائم رکھتا ہے حاصل کلام کا یہ ہے کہ آدمی
 کی عمر سو برس کی مقرر ہے۔ جب قوت حواسون کی زایل ہوتی ہے پران بھٹیسم
 سے جدا ہو جاتا ہے اس واسطے اسکا نام ستیج ہے بمعنی پڑھنے والا بید کی رجا کا
 ۲۔ نام پران کا مادہم ہے کہ سب کو نگاہ رکھتا ہے۔ ۳۔ نام کرلس کہ سب
 حواسون کو ضبط کرتا ہے ۴۔ نام بدہ کہ انداز کرنے والا نطفہ کا ہے۔ ۵۔
 نام لبو اتھر یعنی دوست رکھنے والا عالم کا۔ ۶۔ نام کرولسد یعنی دو صفت کا
 جمع کرنیوالا۔ ۷۔ نام پران یعنی سردار عظیم۔ ۸۔ نام باسدیو یعنی گناہوں سے باز رکھنے
 والا۔ ۹۔ نام اتھر یعنی نگاہ رکھنے والا جانداروں سے ۱۰۔ نام ہود و اوج
 اس وجہ سے کہ سب دیوتا اس کو بزرگ جانتے ہیں ۱۱۔ لبو پت یعنی پناہ
 سب کی ہے ۱۲۔ نام پرکاش یعنی سب سے اول ہے ۱۳۔ نام مادانی یعنی
 پاک کرنے والا۔ ۱۴۔ چودر سوکپ اور مہا سوکپ نام جو کیونکہ نیک اور
 بد اور شریف اور رزلی یعنی جانداروں میں سماتا ہے ۱۵۔ نام ت بمعنی بزرگ
 ہے ۱۶۔ نام اردہرج یعنی چوٹا بھی ہے اور بڑا بھی ۱۷۔ نام پدم یعنی پانوں کا
 روان کرنیوالا ۱۸۔ نام اچھر بھی پران کا ہو کہ بہرہ نتجہ دینے والا اعمالوں کا
 ہے اور اسکو نتیجہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔ چونکہ یہ سب نام اور سب بید
 اور سرتی اور ہر قسم کی آؤڑا سہین ہیں اور اس سے ہوئی میں اس واسطے اسکا نام
 پران ہوا ہے۔ ۱۹۔ لبو اتھر نے ایک وقت مہارت جگ کیا تب اندر بھی پران
 آئے لبو اتھر نے ہزار سرتی بید کی جو وزن پر پڑنے کے تھین پڑیں اور اندر
 کہا کہ یہ پران کی غذا ہے۔ اسکی پڑھنے سے اندر سے دوستی ہوئی پھر اندر نے
 خوش ہو کر کہا کہ تم اب میری مرتبہ میں پہنچے جاؤ گے کہ مکر پڑ ہو۔ لبو اتھر نے
 مکر و ن سرتی کو پڑ بابت نرا اندر کے مقام میں پہنچا پھر اندر نے کہا کہ مکر پڑ ہو
 پھر لبو اتھر نے تعیل مکمل اندر کی کی پھر اندر نے کہا کہ مانگ جو چاہتا ہو۔ لبو اتھر نے
 کہا تمہاری معرفت جانتا ہوں اندر نے کہا کہ میں پران ہوں اور تو بھی پران ہے

پران کی بھی دو فرزند قرار دو ایک اطراف اور چہات عالم کو اوس سے آو
 سنی جاتی ہے دوسرے سال اور ماہ جس سے تین وقت گہری اور پل اور روز
 اور مہینہ اور برس کی ہوتی ہے۔ پران کے قلب سے بھی دو بیٹے فرض کر دیا ایک پانی
 جس سے بدن پاک ہوتا ہے اور نشو و نما پاتا ہے اور اعتقاد درست رہتا ہے۔
 دوسرا بدن جو پانی کا دیوتا ہے اور سب تولید اور تناسل کا ہے۔ پانی سب سے
 جمع کرتا ہے پس اسکی قوت باعث اجتماع ہے۔ ۲۳ پران تمام عناصر کا پانی ہے
 اور جو بیٹا ہے وحی باب ہے اور جو جسم کے اندر ہے وحی آفاق میں ہے پس وہ
 نہیں ہیں ایک ہی ہے اور تحقیق کا قول ہے کہ حواس اور حواسون کے دیوتا ایک
 ہی ہیں انکو جدا جاننا نہ چاہی۔ ۲۵ سمجھو کہ میں پران ہوں اور سب مجھ سے
 پیدا ہوئے ہیں اور پرورش پاتے ہیں اور پران کو پہاڑ اور قوت مینائی اور شنوائی
 اور گویائی اور دل وغیرہ کو پہاڑ کے متعلقات تصور کرو۔ اسی پران کو معہ اسکے
 حواسون کے برہم کہتے ہیں۔ پران کو پہاڑ اس سب سے کہا کہ جس طرح پہاڑ میں کان
 خواہرت کی ہے اس میں کان حواسون کی ہے۔ پران کو اسوجھی کہتے ہیں وجہ یہ ہے
 کہ یہ حرکت دینے والا سب چیزوں کا ہے۔ ۲۶ پران دولت اور نعمت ہے
 اور بے دولتی بھی ہے۔ دیوتا اس سے ہر ملک فتح پاتے ہیں اور اسکی قدر بوجہ
 سمجھتے ہیں۔ اسر بھی اسکو بزرگ اور غنیمت جانتے ہیں مگر نہ سمیت پاتے ہیں
 جو پران کو نعمت عظمیٰ سمجھے وہ دیوتا ہو جاوے کہ یہی پران مرگ ہے اور یہی امر
 اور بھی صاحب ہے۔ جب پران تلے کو حرکت کرتا ہے اس کا نام اپان ہوتا ہے اور جب
 وہ پرکھ جاتا ہے پران کہلاتا ہے اسی طرح حرکت سوسان اور اودان وغیرہ
 کہلاتے ہیں۔ ۲۷ پران کے ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس رہتے ہیں اور چہان ہر چہاں
 عالم بہشت اور عالم پائین یا دفرخ ہوئے جاتی ہیں بالنگہ پران ان سے
 ہے کہ بدن اور حواس فانی ہیں اور پران جاودانی۔ ۲۸ یہ پران مہورت
 م ہو کے پوش کہلاتا ہے اور سو برس تک بدن میں قیام کرتا ہے اور اس

اور باطنی پر غالب ہو و رستی موسوم ہو اور رستی کے تین حواس حرف ہیں
 س ت ی میں پران ہے ت غذا ہے ی آفتاب ہے۔ تریو پر
 اوسکو کہتے ہیں جو ان تینوں کو اکٹھا کرے۔ جیسے آنکھ میں سیاہی اور سفید
 اور پوتلی اکٹھی ہیں۔ جو رستی کی حقیقت کو سمجھے اور چوتھہ نہ بولے اوسکی
 زبان سے ایک سہوا چوتھہ بات بھی نکلے اور سچ ہو جاوے۔ ۱۹ پران
 یہ نطق کی رستی سے تمام عالم کو بانڈ کرکھا ہے یعنی دنیا کی آدمی نام کی قید میں
 پھنسے رہتے ہیں اور نام کو مرتے ہیں یہ نام نطق سے پیدا ہوا ہے اور نطق سے ظاہر
 اور مشہور ہوتا ہے۔ ۲۰ تمام وزن منظم سنسکرت میں پیر تہی بنکر لہ پران
 ہے اور سب وزن مثل حواسون کے چونکہ حواسون میں پران پوشیدہ ہے
 اسواسطی نظم کو چند کہتے ہیں۔ ۲۱ ایک رکھیشیر عین الیقین سے فرما رہے ہیں
 کہ پران وہ ہے جو تمام حواسون کو بر جا رکھتا ہے اور سب کام کرم اندر رہی اور
 گیان اندری اور انتہہ کرن سے ایسا ہے اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے کہی سوچتا ہے
 ہے اور مختلف راہوں سے اطراف اور جوانب میں سیر کرتا ہے۔ ۲۲ تمام
 عالم میں پران محیط ہے جیسے ہوت اکاش اربعہ عناصر کو احاطہ کیے ہے یکم ہوتا
 اکاش پران کی قوت سے کھڑا ہے۔ اور جس طرح ہوت اکاش پران کی قوت سے
 قائم ہے تمام اجرام اور اجسام برہما سے جیوئی تک پران کے سبب ہوتا ہے
 پس تصور کرو کہ پران میں ہوں۔ ۲۳ پران کی گویائی کے دو بیٹے فرض کرو
 ایک زمین کو کہ نباتات اوس سے پیدا ہوتی ہے دوسری آگ جو پکانے والی غذا کی
 جس طرح باب بیٹوں سے خدمت طلب کرتا ہے اوسی طرح سے نطق اسی غذا کی
 ہے۔ پران کی قوت فرض کے دو بیٹے فرض کرو ایک اکاش چھین تمام جانتا ہے
 حرکت کرتے ہیں دوسری ہوا جو خوش بولاتی ہے قوت مینائی پران کے ہی قوت
 فرض کرو ایک وہ عالم جس سے بارش ہوتی ہے اور بہت موسوم ہے کہ عالم آبی
 سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا آفتاب کہ اس تمام شے کو ہلائی دیتی ہیں۔ قوت

کو جو مغدہ میں ہوتی ہے اور دل کو جو سینہ میں ہے برہم خیال کیا۔ ۵
 سینہ سے پران سرین گیا یعنی ام الذیاع میں تمام قوت گویائی اور شنوائی
 ذائقہ اور بینائی کہ نعمت الہی میں حاصل ہوئی۔ اس فکر کو جو سمجھے وہ تمام نعمت
 پاوی اور سب دیوتاؤں کو مسخر کرے۔ ۱۶ پران اور حواسون نے باخود بجا
 کی تاکہ جسکو سب میں بزرگی اور فضیلت ہو ظاہر ہو جاوے۔ تاکہ اپنے فضیلت
 دکھلانے کو جسم سے مفارقت کی اگرچہ جسم اندا ہو گیا مگر زندہ رہا اور حرکت کرنا
 رہا۔ اس طرح جب سماعت نے اور ہر ایک قوت لامسہ اور شامہ نے مفارقت
 کی زندگی میں ہرج نہ ہوا اور بغیر اونکے کام چلا رہا۔ جب پران یعنی روح نے
 قصد روانگی کا جسم سے کیا سب حیران اور پریشان اور مضطرب ہوئے اور سب
 سمجھا کہ ہم سب بغیر پران کے ہسچکارہ اور ناکارہ ہیں۔ اس سب سے کہ جسم اور
 حواس کو یقین ہوا کہ جو کچھ فضیلت ہی پران کو ہے کہ بغیر پران کے جسم ناکارہ ہے
 پس پران کا نام اکتبہ رکھا۔ ۱۷ بید کی سبقتی ہے کہ پران اور حواس ایک دیکر کے
 محتاج ہیں اس وجہ سے ایک ہی ہیں اور پران سے سب کو طاقت ہے اس واسطے
 اسکا نام پر بہات ہے بمعنی صبح صادق۔ جب شو کے وقت حواس پران سے
 بجاتے ہیں تب پران کا نام شاینگ ہوتا ہے بمعنی شام اور شاینگ کال۔
 پران کا نام اُنہ ہوتا ہے بمعنی دن۔ جب پران اپان ہو کے حواسون کو جیسا دیتا
 ہے نشا نام ہوتا ہے بمعنی رات۔ نطق کا دیوتا یعنی موکل گ ہی مینا کی کا دیوتا
 آفتاب ہے۔ سماعت کا دیوتا جہات میں یعنی سمت مشرق اور مغرب اور شمال
 و جنوب وغیرہ اور دل کا دیوتا چاند ہے۔ قوت دل اور نظر اور سمع اور نطق
 ان کے سب سے ہے اور مقام ان حواسوں کا سرزمین ہے۔ ۱۸ بالیقین جیسا
 ہے کہ سب دیوتا تمہاری جسم میں ہیں اور اکتبہ میں۔ ۱۹ جب پران ظاہر

اور پرورش غذا سے پاتے ہیں۔ آنکہہ سجائی آفتاب کے مین اور سرتی بید کی
 او سکی غذا ہے۔ ۹ غذا سے عبادت کرنے کو قوت ہوتی ہے اور عبادت سے
 او س عالم پر فتح ملتی ہے۔ اور غذا کو دینے سے اس عالم مجازی کے جاندار مطیع
 اور فرمانبردار ہوتے ہیں۔ ۱۰ تمام عالم غذا ہے اور کھانیوالا بھی غذا کھائی
 اور کھانیوالے عالم کے جانداروں کی ہے۔ ۱۱ زمین غذا بھی ہے اور کھانی والی
 غذا کی بھی ہے اور دلیل ظاہر ہے کہ سب چیز غذا کی زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور
 جگہ میں زمین کی پیداوار دیوتاؤں کی غذا ہوتی ہے پس زمین غذا ہوتی ہے۔
 بارش کے مینہ کو زمین کھاتی ہے اس وجہ سے زمین کھانیوالی غذا کی ہے۔ اس میں
 جو کوئی اچھی طرح سمجھے وہ کل عالم کو کھاوے اور خود غذا کل عالم کی ہو جاوے اور
 ایک دوسرے کو لازم اور ملزوم تصور کرے۔ ۱۲ کل عالم کی پیدائش جو شکل اور
 صورت رکھتی ہے اور سکی شروع پر جابت ہے یعنی نطفہ اور تخم اور پیدا اس کا پر جابت
 ہے۔ پر جابت سے دیوتا یعنی حواسوں کے موکل پیدا ہوئے۔ اون سے ابر اور
 باران او س سے نباتات او س سے غذا او س سے نطفہ جانداروں کا او س سے جسم
 جانداروں کا او س سے دل او س سے عقل او س سے گویائی تاکہ پہلے عقل سے سمجھے چھو
 زبان سے بات کرے پھر او میں عمل او سے وجود او میں شخص کا جو پریم آتما کا گیان
 یعنی علم رکھتا ہے ایسا عالم میں خدا ہے اور عین غذا ہے اور چاند ہے جو کہ نباتات کا
 دیوتا ہے جو عالم خدا کو عین خدا اور عین غذا اور عین قمر سمجھے وہ چندر کوک پہونچر اور
 دوسروں کے قلب اور ذہن میں مثل چاند کے روشن ہووے جیسے او س
 مفروض غیر محسوس سے پر جابت اور درجہ بدرجہ کثافت پاتے پاتے وجود انسانی ہوا
 او س ہی طرح علم اور عقل سے لطافت پاتے پاتے غیر محسوس ہو جاوے۔ ۱۳ برہم
 پران ہے اور عالم او س کا جسم اور جسم میں پران نے اسطر سے دخل کیا ہے۔ پہلے پانو
 کے انگوٹھ میں آیا اور پا کو کھلایا پھر ساق میں پھر شکم میں پھر سینہ میں غرض جہاں
 پہونچا ایک جہاں نام اسکا قرار پایا۔ ۱۴ اس کے راجہ کے شاگردوں نے حرارت غریب

جسے کہ زمین جو غذا ہے

۲ جو ہوا لعظیم تے ہن اور جس دم من مستغول رہتے ہن بہہ یون
مشہور ہن اگرچہ کہ یہ تمام عالم من پہل سکتے ہن مگر کہہ باد سے بلند پر
نے کو سامر تہ ہن رہتے۔ ۳ آتش پرست اور اگن ہو تری بہہ ہن
اور جگ کیا کرتے ہن ان کے کمال کا مرتبہ کہہ نار ہے اور جو چاند کو پوجتے
وہ بے علم ہے اور اُس کا علی خلاف علم کے ہے پس لٹو یعنی حیوان مطلق
گو کہ بصورت انسان کے ہو۔ ۵ اگتہ کے معنی ہن کہ سب چیزن اوہن
ظاہر ہوین۔ چونکہ سب چیزن ہن سے پیدا ہوتی ہن اس وجہ سے اسکا نام اگتہ
ہو اور اس سے بہت منفعت ہن۔ آفتاب سے بھی بہت نفع ہوتا ہے اس وجہ سے
اسکو بھی اگتہ کہتے ہن اور بید کی رچا میں بہت تعریف اسکی رقم ہے۔ زمین سے غذا
پیدا ہوتی ہے جس سے سب پرورش پاتے ہن اور نفع اوشاہتے ہن۔ اور آگ
یعنی عالم فصیا ظاہر کرنے والا تمام موجودات کا ہی اور اسکے اندر تمام پرند اور
ہن اور آفتاب اور ہوا وغیرہ سب سے بڑھ کر تے ہن اور براہین بہت اس کے
اند ہن جس سے رویدگی آگتی ہے اور عالم کے جانداروں کی غذا ہوتی ہے
اس وجہ سے بید کی رچا میں اسکی مہا بہت لکھی ہے گویا ہی بہت ہے۔ ۶ آہن پوتا
جگو عوام پرستش کرتے ہن ظاہری اور برقی ہن اور وہ جو ظاہر اور پیدا کرینو
سب آہن اور حقیقی ہے اندرون بدن کے جو اور اس سے پیدا آتش اولاد کی
ہوئی ہے۔ پس چاہی کہ آتما کو جو کہ اندر بدن کے جو ظاہر اور پیدا کرنے والا
جہان کا سمجھ کے پوجے۔ ۷ جسطرح زمین سے سب چیزن پیدا ہوتی ہن اسی طرح
زمین سے گوتہ آتش آفتاب کے برآمد ہوئی بید نطق سے روشن ہوئی ہیں ایش
غذا تصور کریا آہن اور غذا سے سب کی پرورش ہوتی ہے۔ ۸ دو نو سو راج
آگ کو سب غذا ہے جیسے آکاش یعنی عالم فصیا سب پیدا آتش عالم کا ہے۔ جیسے
قضا سے ہے ویسے بران۔ من ہے ذکر جس کر کے کرتے ہن

رتبہ اعلیٰ کو پاتا ہے مولف۔ سوائے ایک واجب الوجود دوسرا کوئی
 س لائق نہیں ہے جسکو دلمین جگہ دیا وے اور چاہلی سے زیادہ کوئی
 بنا ہ نہیں ہے کیونکہ تمام گناہ اسکی مصاحت سے پیدا ہوتے ہیں جو کوئی چاہلی سے
 کمال آوے پرگز مرتب بدافعالی کا نہ ہو وے اور بد فعلی نکرے خوف دوزخ سے
 یمن رہے اور جسکو گناہ یعنی علم اور عقل ہو وہی وہ معلوم کرے کہ جو جگہ اور تپ
 اور تیرتھ اور برت اور دان اور پناہ باسید پانے کسی نتیجہ کے کرتا ہے وہ دخل
 نیک افعالی کے نہیں ہے ایک قسم کا بیوپار ہے جس میں جو کہوں ظاہر ہے اور رفع
 سطون ہے نیک افعالی وہ ہے کہ زندگی اپنی آرام سے قطع کرے اور لذات
 دارین کو فانی سمجھے اور وہ حرکت کرے جس سے کسی جاندار کو تکلیف ہو وے اور جہان
 امکان ہو نیک اور بد اور امیر اور غریب کو جس قسم کی قوت رکھتا ہو یا جس چیز کا
 دوسرا محتاج ہو وے اور تمام افعال مثل نیا دارون کے کرے مگر کسی میں
 محو نہ ہو جاوے اور سمجھتا ہے کہ یہ دنیا گذشتی اور اسکی اسباب گذشتی ہیں
 جسکو بھی سمجھ ہو وے اور سمجھ کے موافق عمل کرے اور سکو جیون نکت پر اپت ہو وے
 اور جب قالب عنصری کو چوڑی بد یہ نکت پاوے فقیر کی دہشت میں ہمہ خلاصہ اس
 اوپ نکند کا ہے۔ ۲۔ اسرہ اوپ نکند پیتر اکبرین نمبر ۱۱ اور کہہ بید میں نمبر ۱۔

آتما کی تعریف میں

۱۔ آتما کو تلاش کرنا عمدہ کام ہے اور راہ نیک اور پسندیدہ فعل ہے کیونکہ اس
 سے برہم کو پہچانتا ہے اور یہ راہ گناہ اور معرفت کی ہے ۲۔ جو اس راہ
 کو چوڑا کرے یا اسکی تلاش میں غفلت اور سستی کرتا ہے یا دوسری راہ کو اس فضیلت
 دیتا ہے وہ گمراہ ہے کیونکہ بزرگ سب اس راہ پر چلتے رہے اور بید کی سرنی ہو
 بھی ہی راہ سمیٹتی ہے ۳۔ تین قسم کی مخلوق نے اس راہ کو چوڑا کرے اور علم
 کی ضد پر عمل کیا ہے۔ ۱۔ جس نے آفتاب کی روشنی کو لپیٹ سمجھا ہے یہ آفتاب
 پرست اور سورج کی بھی معرفت میں انکو سورج کا لوک ملیگا اور اس سے بلند مرتبہ نہیں ملیگا

اور ناتوانی اور بے شعوری کا غلبہ ہر حقیقت میں تمام حواس اپنی اپنی قیادت
 کا مقام چھوڑ کے پرانے جسم سے باہر جانے کو پران سے جانتے ہیں۔ اسی
 حالت میں جب افاقہ ہوتا ہے یعنی پران جسم سے جدا ہونے کو توقف کرتا ہے تب
 سب حواس اپنی اپنی محل میں جا حاضر ہوا پنا فعل کرتے ہیں۔ اب سمجھو کہ حواس
 اور دماغی اور قوت پران کے ہمراہ ہیں۔ پران ایک رخت ہے اور یہ سب اوس
 کی شاخیں ہیں۔ ۳۴ فلق سے تمام حرف اور اسم اور فعل اور سر ملک کی زبان
 اور ذائقہ اور فروغ اور ترش کا ہوا ہے۔ کان سے آواز اور راگ کی لذت ہے
 آنکھ سے اشکال مختلف اور رنگ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ ناک سے تمیز بو نیک
 اور بد ہوتی ہے۔ لیس سے تمیز سخت اور نرم متعلق ہے۔ ہاتھ سے لکھنا اور ہتھیار
 کرنا اور دنیا ہوتا ہے۔ پانوں سے چلنا اور پہننا کر سکتا ہے۔ آلہ ناسل سے تولید
 اور ناسل اور لذات مباشرت ہوتی ہے۔ مقعد سے کسافت و دور ہوتی ہے۔
 اس طرح چاروں انتہہ کرن سے چار فعل ہوتے ہیں۔ لیکن حرکت سب حواسوں
 اور عضووں کی پران کے اختیار میں ہر عقلند کو چاہئے کہ فروعات کو چھوڑ اصل کو دیکھے۔
 پران کے یہ سب خبر وہ ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق رکھتی ہیں اور بغیر ایک کے
 سب عاجز رہتی ہیں چاہئے کہ سب کو ایک خیال کرے۔ یہی عین سرور ہے اور
 سب اطمینان کا خوف سے موت کے ۳۵۔ اس علم سے جیو آتا پر م آتا اور آتا
 ہو جاتا ہے۔ یہ علم تمام دیوتاؤں کی ادبائشنا اور تمام قسم کے کرموں افضل
 ۳۶۔ اندر کا قول ہے کہ جو آتما کو پہچانے وہ سب گناہوں پاک ہو جاتا ہے کیونکہ وہ
 آتما ہو جاتا ہے۔ ۳۷۔ راجہ اجات ستر اور درپت پالاگ کا بیان جو برہم دارن ادب
 نگاہ میں جڑوہ ہی اس موقع میں دیکھنا چاہئے ۳۸۔ جب تک جیو آتما آتما کو نہیں
 پہچانتا جو اس پر شیطان غالب ہوتا ہے اور عیم ورجا میں پہنسا رہتا ہے اور جہل
 سے نتائج کی امید پر نیک افحالی کرتا ہے اور آفات کے خوف میں بدفعالی سے پرہیز
 کرتا ہے۔ اور جب آتما کو پہچان لیتا ہے تمام نیک اور بد عالم کو ناچیز جان کے مرتبہ

آتما کا جلتا ہوا جسکو آتما کا گیان نہیں ہے اوس سے مین راضی نہیں ہون اور
 وہ کیسا ہی نیک افعال ہوا و سکی میرے پاس کچھ قدر نہیں ہے پس اُخت عظمیٰ آتما
 کا گیان ہے۔ ایک شخص کے تین سر تھے اور وہ تینوں لوگ کا جانتا تھا مگر آتما کا گیان
 نہیں رکھتا تھا مینے اوسکو قتل کیا تھا جو محسوسات کی لذات کا شوق رکھتا ہے اور غالی
 خیر و ن پر نظر رکھتا ہے مین اوسکو سنگ اور سور کے برابر سمجھتا ہوں اور جسکو علم الہی
 نہیں ہے وہ کسی عالم مین ہو محض ناچیز ہے۔ جسکو معرفت الہی ہو اور اتفاقاً اوس سے
 کوئی گناہ کبیرہ بھی ہو جاوے وہ حساب کے خارج ہے کیونکہ گناہ کسی جو خطا ہووے مگر نہ ہوگی
 اور گیانی سے نیکی اتفاق سے ہوگی۔ راجہ کو اس نصیحت سے گیان گیا اور نہ گناہ کا مین
 پران ہوں اور محیط عالم کا ہوں اور حیات و ایچی رکھتا ہوں اور موت سے آزاد ہوں کہ
 حیات اور پران بمعنی واحد مین کہ حیات اور پران دونوں ایک ساتھ جسم سے جدا
 ہوتے ہیں۔ پران کو جب گیان ہوتا ہے برہم سے لین ہو جاتا ہے اور تمام حواس اوس سے
 ہمراہ ہو جاتے ہیں۔ ۳۳ بعضے کہتے ہیں کہ حواس اور پران ایک ہی ہیں۔ دلیل یہ
 ہے کہ نطق کو طاقت بغیر پران کے گویائی کی نہیں ہے اور نہ آنکھ کو اور کان کو علیٰ ذلک
 ہر ایک حواس کو اوس کے فعل کی پران کے ہمراہ اور یہی چار پران موسوم ہیں مثل
 امان اور سمان باو کے حقیقت مین وہ بھی جدا نہیں ہیں۔ جو طاقت نطق کی نہیں
 رکھتا ہے گو نٹکا کہلاتا ہے مگر اوسکی زندگی مین کچھ ہرج نہیں ہوتا۔ ہے اسی طرح اندھا
 اور بہیرا مرنے سے حیات مین خلل نہیں ہوتا ہے۔ پس واجب ہے کہ پران کو سب کا
 سرور اور تصور کرو اور تعظیم کرو۔ پران اور دانائی ایک ساتھ قالب کو چھوڑتے ہیں
 پس پران کی حقیقت کو جاننا عین دانائی ہے۔ حالت سکوت مین تمام حواس پران سے
 لجاتے ہیں کہ اوس وقت نہ کچھ نظر آتا ہے اور نہ کچھ سنتا ہے اور نہ کچھ حرکت کرتا ہے۔
 جب حالت بگاڑت مین آتما ہر تمام حواس آتما سے جدا ہو کے اپنی اپنے مقام پر آ جاتے
 مین جیسو آگ سے چنگاری جدا ہو کے ہر طرف گرتی ہیں بہرے اپنی اپنی قوت کے
 موافق فعل کرتے ہیں۔ جب آدمی قریب المرگ ہوتا ہے عوام سمجھتے ہیں کہ اسے

یہ ہر کہ بات کرنا پر ان کی قوت ہر اور جنب خاموش ہو جاتا ہے وہ قوت پر ان جالمتی
 ہے۔ دیکھنا انگلیہ سے بقوت پر ان کے ہوتا ہے جنب کوئی دیکھنے سے عاجز ہوتا ہے
 وہ قوت بصر پر ان سے وصل کرتی ہر وسیط ہر ایک قوت سمع اور لمس وغیرہ کو سمجھو
 عوام اور کو جو بے حس اور حرکت ہو جاتا ہے مردہ تصور کرتے ہیں اور حقیقت میں تمام
 قوتیں یعنی تمام دیوتا اور سات میں اپنا اپنا مقام چھوڑ کے پر ان میں محو ہو جاتے
 ہیں جب یہ دیوتا یعنی قوتیں پر ان سے جدا ہوتی ہیں کہتی اور سنتی اور دیکھتی ہیں
 اور جب اوسے ملجاتی ہیں بے حس اور حرکت معلوم ہوتی ہیں۔ ۳۰۔ پر ان سب یوتاؤں
 سے بڑا ہر اور دلیل ظاہر ہر کہ جب پر ان جسم سے جدا ہو جاتا ہے سب حواس یعنی انتہہ کر
 اور گیان اندر ہی اور کرم اندر ہی اپنی اپنی اعمال سے عاجز ہو جاتے ہیں یعنی اندھا
 ہو جاتے ہیں پر ان کو نقصان نہیں ہوتا ہر اور پر ان کے جدا ہونے سے انگلیہ دیکھ نہیں
 سکتی ہر اور طرح سب حواس کو قیاس کرو۔ ۳۱۔ حالت سخت بیماری میں بیمار کو
 واجب ہر کہ دوبارے ہری گہاس کا فرش بچھا کے اوس پر لیٹے اور آگ کو روشن
 کرے اور کوڑہ پانی کا بہر اور سرپوش اوس پر رکھ آگ کی برابر رکھو اور سفید چادر
 اوڑھے اور بے بیٹھ کر و بر و بیٹھا تو اور رکھو کہ اپنا ماتہ میری انگلیوں پر رکھو اور سمجھو
 کہ اب میں تمام حواسوں یعنی دیوتاؤں کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور اعمال اور
 اوسکے نتائج اور لذات کھام اور شراب تیرے اختیار میں دیتا ہوں۔ بیٹھ کر چاہو
 کہ باپ کے گرد بیٹھ کے کہے کہ میں اس نانت کو اوٹھالیا۔ پھر باپ کہو کہ جو اوصاف تمہیں
 رانی اور معرفت الہی میں رکھتا تھا اب تیرے سپرد کرتا ہوں سمجھو برکت ہو۔ پھر
 سر کو زمین پر رکھ کے کہنے کہ جیکٹھ آپ کے نصیب ہوگا۔ بعد اس وصیت کے اگر وہ بیمار
 نہ رہے اور بچ جاوے تو چاہو کہ اوس مال پر جو بیٹھ کر وصیت کر کے دیا متصرف نہو بلکہ
 اوس کے اختیار میں چھوڑ دے اور خود فقیر ہو کے گذران کرے۔ ۳۲۔ کاشی کا راجہ
 بہت بدن ملک کے نتائج سے اندر کے لوگ میں پہنچا اور اوسنے اندر سے کہا کہ وہ
 جو سب سے بہتر ہے مجھ کو دے۔ اندر نے کہا کہ تجھ کو اور تمام مخلوق کو سب سے اعلیٰ نعمت

ہو جاوے جسے کوئی سنیاسی کسی گانو میں جا کے کسی سے کچھ سوال کرتا ہے جب کوئی کچھ نہ
 پہ وہ صبر کر کے گانو سے باہر نکل ایک جگہ جا بیٹھتا ہے اور قصد کرتا ہے کہ اب کسی
 سوال نہ کرونگا اور سیوقت وہیہ کے باشندے اوس کی خوشامد کرنے لگتے ہیں
 اور نہایت التجا سے اوسکو اپنی آبادی میں لیجا کے حلقہ کرتے اور مایحتاج سے زیادہ
 پیش کرتے ہیں۔ ۲۵۔ سنیاس کا کمال تب ہے جب کسی کو کچھ درخواست نہ کرے اور
 غرض نہ کرے اور پران اور برہم کو ایک سمجھے اور قوت بصر اور سمع وغیرہ کو بھی سمجھے
 بلکہ تمام موجودات کو ایک ہی تصور کرے اور جو ایسا سمجھے اور اس کی عقل کرے وہ صاحب
 عالم کا ہو جاوے اور بغیر طلب سب کچھ موجود ہو جاوے۔ ۲۶ جس طرح آکر اپنی آقا کی خدمت
 میں ہمہ تن متوجہ ہوتے ہیں اور جان اور مال آقا کے نثار کرتے ہیں اویسی طرح ایسی
 ایسی سمجھ والے کے روبرو تمام دیوتا یعنی موکلان عواسون اور پرانوں کے حاضر ہوتے
 ہیں اور عالم اور عامل اس راہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ۲۷ پرانوں کی تعریف ہو
 بید کے یہ ہوگا جب جلتے جلتے مجھ جاتی ہے عام سمجھتے ہیں کہ یہ مرگئی حال آنکہ روشنی
 آگ کی برہم ہو جسکو فنا نہیں ہو اور وہ اوس حالت میں ہوا کے آفتاب سے جالمتی ہے
 اور آگ کی روشنی آگ کی پران ہے۔ آفتاب کی تابندگی پران ہے جب شام کو مغرب
 میں غروب ہوتا ہے عوام کہتے ہیں کہ اب آفتاب مر گیا حقیقت میں اوسکی حالت میں
 کچھ تغیر نہیں ہوتا ہے روشنی اوسکی قمر میں اور پران اوسکے ہوا میں آجاتے ہیں
 چاند جب چھپتا ہے نادان اوسکو مر سمجھتے ہیں وہ مرنے والا نہیں ہے اوس حالت
 میں روشنی اوسکی برق میں اور پران اوسکے ہوا میں ملجاتے ہیں۔ بجلی جب جلیق
 سے معطل ہوتی ہے بے علم سمجھتے ہیں کہ وہ فنا ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ روشنی اور
 پران اوسکے ہوا ہو جاتے ہیں اور ہوا میں رہتی ہیں۔ ۲۸ خلاصہ یہ ہے کہ تمام دیوتا
 ہوا سے پیدا ہوئی ہیں اور ہوا سے زندہ رہتی ہیں اور آخر کو ہوا میں محو ہو جاتے ہیں
 مؤلف مکائن یونان ہی اس قول کو تسلیم کرتے ہیں اور وجود تمام موجودات کا
 بخار اور دُخان سے بتاتے ہیں اور نفس ناطقہ کو امر بتاتے ہیں۔ ۲۹ جسم کی تعریف

اور دوپای مغربی زمین در آسمان ہو۔ اور پائی طولی دو سرت شام بید کی ہیں
 جبکہ انگ سٹہ ہے میں اور دوپای عرض اور دو سرت شام بید کی ہیں یہ چاروں سرت
 زیادہ فضیلت رکھتی ہیں۔ اور تمام سرتی رگ بید اور شام بید در میان میں اور تخت کے
 چوکٹے کو بجای نوٹار کے ہیں اور سرت حجیر کی بجائے بانی نوٹار کے چاند روشن اور
 تخت کا فرش ہے اور انگ شام بید کی چادر اور تخت کی اور تمام بیدوں کا مضمون
 اور تخت کا جزا ہے۔ ۱۴۔ اور تخت پر بیٹھنے والا برہما ہی جو ایسی سمجھ بید کرتا ہی
 اور علم کے موافق عمل کرتا ہی وہ بے منت غیر داپنے پاؤں سے جل اور تخت پر جا بیٹھا ہی
 ۱۵۔ جب کوئی اور تخت پر جا کر بیٹھا ہی برہما اور سٹہ پوچتا ہی کہ کون ہے۔ یہ جواب دیتا
 کہ میں عین ہوں یعنی جو زبان ماضی میں تھا اور زمان استقبال میں ہوگا اور زمان
 حال میں ہی میں ہوں اور میں وہ جدا کا سٹہ ہوں جو بچہ در روشن اور ظاہر ہوا ہی اور جو
 تو مٹے گئے ہوں۔ ۱۶۔ پھر برہما سوال کرتا ہی کہ میں کون ہوں۔ یہ جواب دیتا ہی کہ تو سٹی ہے
 ۱۷۔ پھر برہما کہتا ہی کہ سٹی کی تعریف کرو۔ یہ جواب دیتا ہی کہ جو بالاتر و سیم اور خیال اور عقل اور
 حواس سے ہی وہ سٹہ ہی اور عقل سٹی کی سٹہ ہی۔ ۱۸۔ پھر برہما پوچتا ہی کہ تو کس جہ سے چمک
 بضیمیر نہ خطاب کرتا ہی یہ جواب دیتا ہی کہ تو پران ہی اور جسم میں تصرف کرتا ہی۔ ۱۹۔ پھر برہما
 کہتا ہی کہ مونٹ کا اطلاق مجھ پر ہو سکتا ہے۔ جواب دیتا ہے کہ ایک وجہ سے کہ لطف
 جسم کی مدد سے ہوتی ہے۔ ۲۰۔ پھر برہما پوچتا ہی کہ محنت مجھ کو کیوں کہتے ہیں۔ جواب لے سبب دل
 کہ یہ نہ مرد ہی اور نہ عورت۔ ۲۱۔ سوال برہما کا ضمیر میں تو دیکھو سٹہ ہو کی جواب لے جسم کو اور جسم کی
 قوتوں کے۔ ۲۲۔ برہما کہتا ہی کہ انتہ کرنا اور گیان اندری در کرم اندری سب تا کر تابع ہیں اور وہ ہیں
 اور پران کہ یہ یعنی مجموعہ عناصر لطیف اور برجات یعنی مجموعہ عناصر کسیر بھی میں ہوں جب میرے
 در میان سے دبی باقی رہی پھر تمام عالم جو میرا ہے وہ تیرا ہی اور میری قہقیر تیری قہقیر تیری
 ہی میں در تو نہما نہ خطاب میں اور ملا دوی کی انکو در در کہ ہر حدت ہی۔ ۲۳۔ پران برہما اور دل کی
 اور لطف اور نوراک خدا اور دنیا کی آنکھ کی فزیر قوت سمج کی عرض کی۔ ۲۴۔ پران سے آزاد ہی کہ منتہی
 جو خدا کو نہ کرے من کرے ہی اسے مشغول ہوا اور محسوس کا دریاں چھوڑ دی اور سب انکھ کی آنکھ سے

بزرگ جانتا ہو اور کہتا ہے کہ میں برہما ہوں۔ ۷۔ اوس محل کے درمیان میں ایک چوتھرہ
 ہے اوسکا نام بچھوچھن ہے بمعنی عقل کل اور اوس چوتھرہ پر ایک تخت بچھا ہو اوسکا نام
 انت جوت ہو بمعنی بہت روشنی۔ ۸۔ اوس تخت پر ایک عورت بیٹھی ہے اوسکا نام
 باسنی ہو بمعنی خوش پیش پیداکر نیوالی اور یہ اشارہ تینوں گن سے ہے۔ وہ حد زیادہ حسین
 محبوب ہے اور تمام عالم اوس کے گرد ایک پھول سے چوٹے نظر آتے ہیں۔ ۹۔ اوس کے گرد
 کثرت سے اچھہرین بان سے زیادہ مہربان اور شیریں کلام کے درمیان نور معرفت کا بھی مقام
 میں وہ پہنچتا ہے جسکا دل پاک ہوتا ہے اور برہم سے مشغول رہتا ہے۔ ابرہما کی
 شکوت کی یہ تعریف ہو کہ پانسو حور اوس کے حکم سے دان کو جانیوالے کے استقبال کو جاتا
 ہیں اور اسکی حاجت کا اسباب فراہم کرتی ہیں اور دوسو حور پہولوں کے بارگاہوں میں لگو حاضر رہتی
 ہیں۔ اور تین سو حور پانی کے برتن گاہوں میں واسطے غسل کے رکھتی ہیں۔ اور چار سو حور
 عطر وغیرہ خوشبو لگو رہتی ہیں۔ اور پانسو حور پوشاک لپی رہتی ہیں اور چھ سو حور
 زیورات مہیا کرتی ہیں۔ ۱۰۔ جو ان خوشہوں کو ناچنے سمجھنے کے چوڑتا ہے وہ دوسری
 کہاٹی سے پار ہوتا ہے اور جسکو دلین ان فانی اسباب کی خواہش رہتی ہے وہ دوسری
 نمبر کی کہاٹی میں گر پڑتا ہے اور جو محسوسات کی لذات کو فانی سمجھنے کے چوڑتا ہے وہی اولیٰ
 مذہب میں نہا سکتا ہے جس میں نہانے سے جو ان ہو جاتا ہے اور نیک اور بد اعمالوں سے
 آزاد ہو جاتا ہے کہ اس کے بد اعمال بدون سے چمٹ جاتے ہیں اور نیک عمل اسکی یادوں
 فرزندوں پر قسمت ہو جاتے ہیں اور یہ سب سے آزاد ہو جاتا ہے۔ ۱۱۔ جب اوس
 درخت کے تلے پہنچتا ہے جسکا ذکر پہلے ہوا تمام برہماؤ کی لذات سے سیر ہو جاتا ہے
 ۱۲۔ جب اوس شہر میں پہنچتا ہے ہم تن کو اور گیان ہو جاتا ہے اور اندر اور پر جانت کو سجائے
 دربانوں کو خیال کرتا ہے اور جس طرح برہما اپنے تئیں سب سے بڑا جاتا ہے وہ یہ اپنے تئیں
 خیال کرتا ہے۔ ۱۳۔ جب اوس چوتھرہ پر پہنچتا ہے عقل کل یعنی جبریل ہو جاتا ہے
 اور کل عا کو منظر عقل کل کے دیکھتا ہے۔ ۱۴۔ تخت اشارہ روشنی یا غایب اور پیر سے ہے جب کوئی ان
 پہنچا کمال حاصل ہوا۔ ۱۵۔ اس تخت کے دو بائیں مشرقی اشارہ زمان مضی اور مستقبل اور حال سے ہے۔

گہر کیا پیراس عالم میں اپنے باپ کی صورت متمثل کی ہے۔ افسوس ہے کہ پہلے
مجھے گیان نہیں ہوا تھا اور جاہلی رہی تھی اوسکے نتیجہ سے سخت تکلیف وقت
برآمد ہونے لگم مادر سے اپنی۔ اب میں گیان حاصل کرونگا کہ مکر رہتہ تکلیف
اوٹھانی نہ پڑے۔ اور کہی نظر نتائج اعمال پر نہ کہوں گا کہ آخر کو اوس سے
جہنم کی آفتین اٹھانی پڑتی ہیں۔ اور اب جو کوئی مجھ سے پوچھے کہ تو کون ہے تو
کہوں کہ جو تو ہے وہی میں ہوں اور گیان کی راہ کو چھوڑ کر گزروں دوسری راہ میں
نہ پہنکوں گا۔ سلوک یعنی گیان راہ کے بیان میں تمام رخصت اور کنائیہ ہیں جو غور
اور فکر سے سمجھیں وہ مطلب پاویگا اور جو لفظی معنی کریگا وہ مطلب سو دور ہوگا
۱۔ اس راہ کا نام دیوجان ہے بمعنی برہم بدیا جو اس راہ پر چلتا ہے جب وہ
قالب عنصری سے مفارقت کرتا ہے اوسکو برہما برہمہ کے اچھی راہ میں لجاتا ہے
۲۔ پہلے آگ کے دیوتا کے گہر میں دوسرے ہوا کے دیوتا کے گہر میں تیسرے پانی کے
دیوتا کے گہر میں چوتھے سورج کوک میں پانچویں اندر لوک میں چھٹے پر جاپت کے
گہر میں ساتویں برہما کے کوک میں پہنچتا ہے۔ ۳۔ درمیان میں ان ساتوں مقام
ایک کہائی ہے اوسکا نام اودر ہے بمعنی پیٹ اس میں خواہش اور غضب اور حرص
اور حسد اور بغض اور تعصب اور غرور اور شہوت بہرارتا ہے اس کے کناروں پر
دو دیوتا مانع ریاضت متعین ہیں تاکہ کوئی عبور کرنے نہ پاوے جو کوئی ریاضت
کری وہ پار ہو جاتا ہے۔ ۴۔ اوس ہوا کے ایک ندی ہے اوسکا نام برہما ہے
جو کوئی اوس میں بناوے وہ جو ان ہو جاوے۔ ۵۔ پھر ایک درخت ہے اوسکا نام
ان ساندھی بمعنی غلہ صحیح یعنی اکل حلال تمام قسم کے میوے اوسکے پل میں۔ ۶۔
پھر ایک شہر ہے اوسکا نام سالج ہے بمعنی کمال وسیع اسکے درمیان میں ایک
محل یعنی مندر ہے اوسکا نام ابراہیمت ہے یعنی کوئی اوس پر فتح نہیں پاسکتا
اس کے دو زبان ہیں۔ ۱۔ اندر جو تمام دیوتاؤں کا بادشاہ ہے۔ ۲۔ پر جاپت جو
بادشاہ ہے جو کوئی اوس گہر میں پہنچتا ہے وہ اپنے تئیں سب سے

جگ کے نتائج سے بخوبی آگاہ ہو گا بتوڑی مہلت دو کہ اون سے تحقیق کر کے
 جواب دون۔ حیرمن نے مہلت دی پیر سویت کتنوں نے اپنے باب کو سرائے مضمون
 سے آگاہ کر جواب طلب کیا۔ باب نے جواب دیا کہ اس سوال کے جواب میں میری
 بھی عقل گم ہو اور زبان گنگ اب یہ بہتر ہے کہ میں ورتو دونوں بصورت شاگرد
 اوسکی خدمت میں آداب بجا لاؤں اور مہلت اس رمز کی دریافت کریں۔ ۳
 جب یہ دونوں جواب دینے سے عاجز ہوئے معقدانہ بحضور حیرمن کے حاضر
 آئے اور رسوم عجز و انکسار کو ادا کر کہنے لگے کہ اب ہم کو اپنا مرید کیجئے اور جگ اور
 تپ کے عمل سے جو عمل اعلیٰ اور اکبر ہے اوس سے آگاہ کیجئے۔ ۴۔ حیرمن نے خندہ
 پیشانی سے فرمایا کہ جو علم مجھ کو ہے اوسکے پڑانے اور بتانے اور سمجھانے میں ہرگز
 سنجھ نہیں ہے اب میں جگ کی حقیقت ظاہر کرتا ہوں تم دل لگا کے سُنو۔ ۵
 جگ اور تپ وغیرہ عمل کے کر نیوالے مرنے کیوقت اپنے اعمال کے نتائج کی امید
 رکھتے ہیں۔ اور جگ کے کرنے سے جگ کا کرنے والا چندر لوک کو جاتا ہے
 اور رومان دیوتاؤں کا خدمت گزار ہوتا ہے پس دیوتاؤں کو ایک طرح کی مست
 ہوتی ہے کہ خدمت کو خدمت گار ملتا ہے جگ کے کر نیوالے کو بیفکری اور آزادی
 اور آرام کچھ نہیں ہوتا ہے اور جب سیماد سمیٹہ تمام ہوتی ہے وہ اوس لوک سے
 نکال دیا جاتا ہے اور جب وہ رومان سے نکلتا ہے مرت لوک میں آتا ہے گویا بہشت سے
 نکل جہنم میں پڑتا ہے۔ اور جیسا اوسکا شوق ہوتا ہے یا اوس کے عمل ہوتے ہیں
 ویسا قالب پاتا ہے مثل خوک اور خراور سگ اور سانپ اور زراغ اور زرخن
 اور مرد اور عورت۔ ۶۔ جب کوئی اس سے دریافت کرتا ہے کہ تمہارا کیا حال
 تھا اور ہوا ہے۔ تب جواب دیتا ہے کہ میں وہ ایک نطفہ ہوں کہ چندر لوک
 سے ٹپکا ہے اور وہ لوک دینے والا عوض اعمال کا ہے اور پاک ارواح کا
 عالم بھی ہے۔ پہلے میں برہمن تھا اور ہر روز صبح اور شام جگ کیا کرتا تھا اب
 میں نے اول پشت پر میں قیام کیا پیر واسطے بگھگتے نتیجہ اپنے اعمالوں کے شکم دار میں

ہوگا اور ہم دور رہیگا جسکا بیٹا یا بیٹی ایسی تربیت پاوے اور ایسا مرتبہ حاصل کرے کیا وہ اپنی نیرگون اور خورد و کموکت نہ دلا دیگا بے شک یقین کرو کہ وہ ایک ایک عالم کی مکت کا سبب ہوگا۔ اور کسی مخالف کی مجال ہوگی جو اس کے حضور میں بے ادبی سے لب کشا ہوگا۔ اگرچہ اس ترکیب سے بھی ہنود کے مذہب کو ترقی ہوگی مگر زوال کا بھی سبب ہوگا۔ دینی زبان میں مشکل علوم کا سمجھنا آسان اور بغیر علم کے منفعت دنیا اور عقبی محال ہے اور یہ اشکستان کی تواریخ سے ظاہر ہے کہ جب تک انکی ولایت میں کوئی کتاب انکی زبان کی نہ تھی اور لائینی پڑھا کرتے تھے روم کے حدیسی زیادہ فرمان بردار تھے جب سے اپنی زبان میں علم کو ترقی دی گئی دلائل کے شہنشاہ ہو گئے۔ اس دخت کو اس اسید سے نہیں لگا یا کہ اس کا پہل بچھے کہانے کو ملے مگر اس خیال سے کہ نیرگون کے لگائے ہوئے باغ و خاک پھل ہم کھاتے ہیں ہمیر واجب ہے کہ بچوں کو اس سے ہم بھی باغ لگا دیں۔ خدا کرے یہہ کلب برجہ خاص اور عام کی منو کا منا پورن کرے۔ اور جو اس کتاب کو پڑھے اور پڑھاوے اور ناخواندوں کو سناوے اور سمجھاوے وہ دنیا اور عقبی میں سب سے بڑا مرتبہ پاوے یہ بھی عام کو معلوم رہے کہ علم بغیر عمل مثل طعم بے نمک اور قالب بے روح اور گہرے چراغ کے ہے۔ ہر کہ عاقل ہو اور خوبی عنوان داند کہ درین مہر خاں ناخواند بود

اول رک بیدار میں اپنی ناکہ میں

اکو تک آپ نیکو یہ سرائی میں ہو نمبر ۱۱ اور رک بیدار میں یہ سب

کیاں اور اعمال کی تعریف میں

اگرچہ میں نے سویت کنتو سے کہا کہ میں جب کہ ناچا ہتا ہوں مگر اس شرط سے کہ اوں عالم کی نعمتوں سے فیض ملے جسکی حقیقت جاہلون کو معلوم نہیں ہے اور وہ عالم ایسی فضیلت رکھتا ہے کہ جو دامن پہنچ جاتا ہے آواگون سے رہت ہو جاتا ہے اور مثل اسکے کوئی مقام نہیں ہے۔ سویت کنتو نے جواب دیا کہ مجھ کو اتنا علم نہیں ہے کہ تمہارے سوال کا معقول جواب دے سکوں مگر میرا آپ ہمیشہ جب کہ روانا ہے یقین ہو وہ جب

مناسب سمجھا کہ چار دن بید کی اوپ نکھد دن کو بموجب ترتیب بید کے مقدم اور
 موخر کرے اور ایک بید کے متعلق جب قدر اوپ نکھد مین او مین پہلے اوسکو لکھے جسکا
 علم پہلے درکار ہے کہ موٹ کا ذکر بعد پیدائش کے چاہئے۔ ۵۔ فارسی اوپ نکھد مین چند
 الفاظ کے معنی دیباچہ مین رقم تھی مولف نے ایک فرنگ جدا بناہو۔ ۶۔ مولف نے
 جہان اپنی راج کو دخل دیا ہے پہلے لکھ دیا ہے کہ قول مولف تاکہ میرے قول کو کوئی
 اوپ نکھد کا مضمون سمجھے۔ ۷۔ فارسی اوپ نکھد مین مسلسل عبارت تھی اور بجائے
 فصل لفظ برہن رقم تھا فقیر نے چھوٹے چھوٹے فقرے جدا کئے تاکہ طالب علم آسانی سے
 مطلب کو سمجھے۔ ۸۔ کل تپاس اوپ نکھد اس تفصیل سے مین۔ ۱۔ رگ بید ۳ اوپ نکھد
 ۲۔ حجر بید کی ۱۳۔ ۳۔ شام بید کی ۱۴۔ ۴۔ اتہرین بید کی ۲۴۔ ۵۔ مفصل فہرست علیحدہ ہے
 ۱۳۔ سنیا سی اور برہم چاری اور بید انتی اور پنڈت باتفاق فرماتے ہیں کہ اوپ نکھد
 کے پڑھنے اور پڑا کر کے اور مضمون کو غور کرنے اور سننے کا پہل تمام کر مین اور ہر
 قسم کی ادب شناس سے زیادہ ہے اور جب کوئی سنیا سی کو دھارن کرے تب ضرور
 ہے کہ سکھا اور سوتر کوتیاگ دے اور شاستر اور بید کا پڑھنا چھوڑ دے مگر اوپ نکھد
 پاٹ کر نہ چھوڑے ع بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ ۱۴۔ جو کوئی اپنی اولاد کو چھوٹی
 عمر میں یہ کتاب پڑھاویگا جیسے عیسیٰ انجیل اور محمدی قرآن کو پڑھاتے ہیں وہ اپنی
 نسل کی عزت اور حرمت اور آسودگی اور تن آسانی کا تمام سبب بنیاد کر دے گا
 کہ جوڑ کی لڑکا اس مضمون سے واقف ہوگا وہ چھوٹے بیم ورجا مین نہ پہنچے گا اور
 دم بازون سے بازی نہ کہاویگا اور چوری اور رشوت خواری اور کسی قسم کی بدکاری
 نہ کرے گا اور جس حرکت سے ایک چینیوٹی کو بھی ملال خاطر ہو روانہ نہ کرے گا اور جب
 سے باز رہے گا ورنہ اور محبس کے خوف سے ایمین ہو جاوے گا اور یہاں سے اور سولی سے
 تلے نجاویگا اور لعنت اور ملامت کا مستحق نہ ہوگا۔ اور جب نیک اعمال کی اختیار کرے گا
 فیاض بھی ہوگا پس بہشت کو بھی ایک سبب لذت فانی کا سمجھ کے مغلوں ان شہوت
 اور غضب کو بخشے گا پس جو ایسا دہراتا ہوگا وہ جیون مکت اور بدیہ مکت کا مستحق

اور مولکش بغیر گیان کے نہیں ہوتی ہے اور گیان بغیر مطالعہ بی کے بہر القضا
 سے بعید ہے کہ بید کو کسی شے سے بخیال اور سکی قومیت کے پوشیدہ کیا جاوے
 اور ستورات کو باعتبار او کی حیثیت کے محروم رکھا جاوے۔ کسی کی دانست میں
 اس فقیر کی غلط فہمی ثابت نہوا سو اوسطے تقدیر میں کے قول کو پیش کرنا ہوں۔
 جات و پات پوچھ نہیں کوئی پوچھ کو ہجو سو ہر کاموے پوچھ بندہ عشق شدی ترک
 کہ درین راہ فلان ابن فلان خیر نیست ۱۲ اس کتاب میں زیادہ اپنا افکار
 کو رقم کرنا فضول تصور کیا اور اسکی تحریر کو خواب اور خیال فقیر الکھبر سوامی
 اور الکھبر اکاس میں مناسب سمجھا لہذا اس مطلب پر متوجہ ہوتا ہوں۔ احسن
 صاحبون نے کوئی کتاب تصنیف اور تالیف اور ترجمہ نہیں کی وے عیب چینیوں کی
 زبان سے خوب محفوظ ہیں مجھ سے ایسے تصور دیدہ اور دستہ بار بار ہوئے پھر
 کوئی صورت نہیں ہر جو بدگویان کے طعن سے ایمن رہوں بجز اسکے کہ وے اپنے
 حوصلہ کو فراخ کریں۔ بد مطلق اور نیک مطلق متنع الوجود ہے اور سہوا اور خطا لازم
 بشری ہے اور میں ہی بشر ہوں اس سبب سے صاحبان عقل اور علم سے امید ہے
 کہ جہان کچھ خطا پاوین گے اصلاح دین گے۔ عبارت آرائی صورت پرستوں سے
 خوب ہوتی ہے فقیر سیرت ہے۔ ۲۔ کچھ شک نہیں کہ جو منشا کلام بیاس جیو
 کا تھا اس سے تفاوت مولفان اوپ مکہد کی تالیف میں ہوا ہو اور ان کی
 تالیف سے تفاوت فارسی کے ترجمہ میں اور ان سے اس ازد و ترجمہ میں معنی
 شعر فی البطن الشاعری مثل مشہور ہو پس صاحبان نظر سے امید ہے کہ جہان ایسی
 خطا پاوین درگز کریں۔ ۳۔ اگر سنسکرت کی اوپ مکہدوں سے اردو ترجمہ کرتا تو
 ضرور ہوتا کہ لفظی ترجمہ ہوتا یہ ترجمہ فارسی سے ہوا قلت اور کثرت الفاظ پر نگاہ
 نہیں رکھی مگر مطلب بڑا اور ظاہر ہے کہ جو مطلب کو نہیں سمجھتا ہے وہ جہان کبھی
 چکی ہوتی ہے ایک کبھی باز کہ چکا دیتا ہے فقیر اپنا اور فیض الہی سمجھتا ہے۔
 دوا شکوہ نے کثرت کار سلطنت سے ترتیب پر کچھ نظر نہیں فرمایا ہی فقیر نے

اور سختی ہند کے باشندگان پر گذری اور گذرتی ہے اور شدنی ہے ایک
 بھی پیش نہ آتی۔ مانتی کے برابر آدمی زور آور نہیں ہے بلکہ سو آدمی کے زور
 سے ایک مانتی قوی ہو پر جو مانتی فیلبان بچہ کا جو رہتا ہے اس کا سبب فقط
 جہالت اور نادانی ہے۔ جو آدمی جاہل اور نادان ہو وہ حسب قول حکما گو بر کے کیرے
 کے برابر ہو۔ پس دل سے شکر کرنا چاہئے اس حکیم لاثانی کا کہ اس کی مہربانی سے
 کیمیا سعادت دارین کا نسخہ ہر ایک کو معلوم ہو گیا۔ ہر ایک کیمیا ساز جو چاندی اور
 سونا بناتے ہیں اوس میں ایک آنچ کی کسر رہتی ہے اس نسخہ میں فرد گذشت
 نہیں ہو اگر علم کے موافق عمل کرے اور لذات محسوسات کی طرف مایل نہ ہو جاو
 ۹ حضرت داراشکوہ کو میرادل جو جیک جیک کے سلام کرتا ہر کوئی گمان نہ کرے
 کہ ابائی اور ملکی رسم کو ادا کرتا ہوں کیونکہ فقیر نے پچاس برس اس کا تجربہ کیا اور
 بالیقین ثابت کیا کہ وہ پیشواے راہ ہدایا ہے اور بیشک اس کی تمیز شہوت
 اور غضب پر غالب ہو اور ستو گن سے جو گن اور شو گن کو فرمانبردار کرنے والا ہے۔
 جو اس صفت سے موصوف ہو وہی حکیم ہے اور وہی مہار پرش اور وہی قلندر اور وہی
 بادشاہ۔ الحمد للہ کہ یہ میرا مرشد یا گردایا ہے جیسا کہ میں سمجھا۔ ظاہر میں ضعیف
 ہی کو غلطی عبارت تصور کرینگے کیونکہ داراشکوہ کو دو سو برس حاضر نہیں پاتے
 اور غائب سمجھتے ہیں اس واسطے رقم کرتا ہوں کہ غائب وہ ہوئے ہونگے جو چاہا
 سے شہوت اور غضب میں بہنس کے ظلم کرتے رہے۔ یہ عادل اعتدال حقیقی کی حفاظت
 کر کے عقل کل سے واصل ہوا پس جب عقل ہو یہ حاضر ہے۔ ۱۰ فقیر نے تمام سیرا کبر کا
 ترجمہ کیا مگر دیا چہ کے ایک جملہ کا ترجمہ نہ ہو سکا لہذا بجنہ اس کو نقل کیا۔ طائفہ
 ہند رابر وحدت انکار سے و برمودان گفتار سے نیست بلکہ پایہ اعتبار سے است
 برخلاف جہلا سے انیوقت کہ خود علم ہمارا قرار دادہ در پے قتل و آزار و تکفیر و انکار
 خدا شناسان مودان افتادہ اند و جمیع سخنان توحید را رومی نمایند۔ ۱۱۔ بید کہ
 شترتوں اور شاسترون کی سترتوں سے ثابت ہے کہ اتنا ہر ایک متنفس میں بیاپا ہے

کرم اور اوپاشنا کا ہنسن ہے مگر کچھ ہے کہ گیان بغیر کرم اور اوپاشنا کی نتیجہ نہیں
 ۱۔ چارون مہاباک کے ارتہہ سری بیاس جیو مہاراج نے ہند کے مردم کی ہدایت
 چارید موسوم کئے تھے گویا اسباب بیون مکت مہیا کردئے تھے۔ جب ہند سے
 کی تخلیم اور تلقین جاتی رہی سمجھنا چاہی کہ بید محبوب اور مغفود ہو گئے تھے۔ ۳۱۔ ۳۲۔
 ہزارون راسے اور مہاراسے ہند و پت ہو گئے مگر گسکیو اسطرف تو جہ ہنوی کہ اس
 آبجیات کو خاص اور عام کیواسطی سبیل کرتا۔ آفرین صد آفرین شاہزادہ عالی سمیت
 اور بلند مرتبت داراشکوہ بہادر دارین و سرور کونین کو کہ جو دولت اور نعمت پہلے
 کو نصیب نہ تھی وہ عام کو بے منت بخش دی یعنی تمام ادب نگہدون کا جو گیان کے متعلق
 ہتھین برس و زحمت کر اور لاکھون روپیہ خرچ کر اور صد پندت اور سینا سیونکو جمع کر
 اور کشمیر اور کاشی کی سیر کر اور متعصبان کے طعن کو تحمل کر سنسکرت سو فارسی میں ترجمہ کیا
 گویا دسترخوان صلح کل عام اور خاص کے واسطی بچھا دیا۔ اور دروازہ جیون مکت اور پت
 مکت کا کس اور نا کس کے واسطی کھول دیا اور نفسانیت کو مطلق دخل نہ دیا اور ہر مغفل کو ہشتا
 دارین کا بنا دیا اور اپنے پروردگار اکبر بادشاہ کے نام کو روشن کیا جس نے سری مہا گوٹ
 اور رامین اور مہا ہارتہ اور جوگ ہشت اور گیتا کا واسطی عوام کی ہدایت کو ترجمہ
 کیا تھا اور بر ولایت کے علما کے دستور العمل کو ہند میں پہل دیا تھا اور صلح کل کا مذہب
 اختیار کر ہر ایک کو بادی راہ راست کا ہوا تھا۔ اور سری بیاس جیو مہاراج اور سریشی
 سوامی جیو مہاراج اور راجہ بکراجیت پر دیکھ بیہن ہار اور راجہ ہوج اور اکبر بادشاہ کے
 تحت اور بکراجیت کام دیا۔ کیسی تعریف یا خدمت کرنا پیر وان معقولات کو منع ہو کہ یہ
 عادت غرض گویان اور متعصبان اور مغفلان شہوت اور غضب اور اسیران چل
 اور ظلم کی ہے اگر یہ حجاب در میان میں آتا تو جو جو حمد اور مدح ہر ایک اپنے اپنے
 مدوح کی شان میں رقم کہنے اور کاتر جہ اس آجات سر کی ملازمان کیواسطی کرتا۔ اور جو سوا
 پاک پروردگار کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو اسی مغر موجودات کو نشان دیتا۔ اگر شاون
 چہرہ کے دو ہزار سال کے اندر مسلسل ایک بھی نام ہند میں پیدا ہوتا رہتا تو جو دولت اور سخاوت

ساتون یا چارون ولایت میں ایک ہر ویسے کلام معمول ہر ایک مذہب اور ملت کا ایک ہے
بیکے حکم برائیت کرتے ہیں کہ آدمی کو چاہیے پہلے ہر جرح اختیار کرے۔ یونانی حکمرانوں کی نظری
اور عملی کی جو تعریف کرتے ہیں اسل مطلب ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ یوہ کے حکمرانوں کا
دستور العمل بھی نظر آتا ہے کہ چھپسین کی عمر تک سوائے تعلیم اور تادیب اور ان کی تعلیم کا
غائی میں دخل پاتا ہے۔ نتیجہ دنیا کی لذات میں پسے کو مچا کر رہتا ہے۔ ہندو حکمرانوں کے
بعد تکمیل شریک ہر جرح گزرتا ہے اس میں قبول کرنا واجب ہے۔ یونانی محنت کی تعریف کرتے
ہیں یہ لوہار و دیار کا ہے۔ انگریزوں میں ہی کوئی نہیں ملتا جاتا ہے کہ جو ان کے
باب کی دولت پر ناز کر کے محنت باز و سرباز رہے یا محنت نہ کرے۔ نیکو نام کی نے بدل
دہرے اور بیت کم ہونگے جو سو ایک بی بی کے دو چار سے دل لیتے ہو گئے اور رشتہ بنا
اور چوری کر چلی جائیں عمر تمام کرتے ہو گئے۔ ۲۔ مرتبہ حسب آئین حکما و مجدان پرست
کا ہر بیٹی گوشہ گزینی تعلقات اور معاملات دنیاوی سے۔ یونانی اس مرتبہ میں شجاعت کو
بتاتے ہیں۔ انگریز بھی جب ۱۵ یا ۲۰ برس کی عمر میں تجارت کرتے ہیں گوشہ اختیار کر کے فقط
تعلیم اور تعلیم اطفال کو کیا کرتے ہیں ۴۔ مرتبہ بطریق ہنر و صنعت کا ہر اور حکما و یونانی
کے بیان سے عدالت کا یہ مرتبہ عام کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مگر خاص کو۔ غرض کہ ہر تمام
دنیا اور عقبی بنو کے آئین سے ہر جرح اور گزرت اور بان پرست اور صنعت کے
آداب میں رقم ہے اور یونانی حکما کی ہدایت و حکمت اور محنت اور شجاعت اور عدالت
میں جو۔ یہ فقیر کا خیال نہیں ہے متقدمین ہی بھی فرماتے ہیں سو سیانے اور ایک ست
اختلاف اور نفاق حکما میں ہر گز نہیں ہوتا ہے کہ یہ فقط بسبب جبل مرکب تصور کیا جاتا ہے
اور شہوت اور غضب ہی قوی ہو کے مرکب ظلم کا ہو جاتا ہے۔ علم ہدایت جس میں کیا جاتا ہے
ہمہ تن حکمت اور معقولات ہے۔ اس کی حقیقت او مسکو خوب معلوم ہوئی جو کہ حکما و یونانی
کو اقوال سے بھی اتھ ہو گا۔ جاہل فقط حکما و یونانی کو گمراہ نہیں کہتے۔ ہدایتی کو بھی
کرم کا ڈی اور اوپاشک گمراہ بتاتے ہیں۔ نیک بدوں میں اور بد نیکوں میں اور خالص
اور جاہل عالموں میں ایسا بد ناما ہو ہے جیسے نکو نہیں نکو۔ اس میں ہر جرح بیان میں

اور تواریخ بر ولایت کو بہتر سمجھا دے سب ایک کتاب میں جمع کیا اور اس کا نام خواب خیال سری
 الکابہ سوامی رکھا۔ منجملہ اسکے چراغ حقیقت اور شمع معرفت اور پہاگ ہری اور انوار انا تنہای
 طبع جو گنیں اور باقی کے چہا پنہ کے فکر میں ہوں۔ اگر اسی طرح پر ہر کوئی تہوڑی تہوڑی محنت
 گوارا کرے تو عوام کیو سطی بہت بہتر ہو اور کار آمد۔ سیوی دہشت میں تمام قسم کی ریاضت
 اور تمام جہان کی عمدہ عمارت سے یہ مکلف محل سے اور خیرات اور حسناات اس سے بہتر کوئی
 نہیں ہے۔ اور دلیل ظاہر ہے کہ جقدر عمر کتاب کی ہے اور چیزوں کی ہین ہے۔ اگر چہ
 حرکت اور حرکتوں سے نیک بھی نہ ہو تو بھی جو سراور گنجھ کہنے اور کیو تراور قینگ اور اسنے
 اور لال و سرخ لڑائے اور آدمی اور ہاتھی کی کشتی دیکھنے اور قصہ اور کہانی سنے اور کہنے سے
 تو بدتر نہیں ہے۔ ۶۔ ہرن گرہنے فرمایا کہ یہ کتاب فطرت کی ہے اس میں نقشب مذہب کو دل
 نہیں ہے۔ جیسے برہمن کہتے ہیں کہ سراوگی ناسک ہیں اور بھو ولایت کے مردم علیچہ۔
 اور عیسائی کہتے ہیں کہ جو حضرت عیسیٰ کو اپنا شفیع نہ کر لیا وہ مردود دارین ہو گا۔
 اور محمدی سمجھتے ہیں کہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ہر طریق کی اطاعت سے باہر ہو وہ
 اقل ہے۔ تو اسکو سمان دشتی ہو کے لکھا اور حکما کی مانند اعتدال کو نگاہ رکھنا افراط
 اور تغریط میں مبتلا نہ ہونا کہ داراشکوہ نے لاکھون روپے خرچ کر کے اور صد ہائے ثروت اور
 سیناسی جمع کر کے سنسکرت سے فارسی ہو واسطے کیا تھا کہ اردو ہو اور سب کو مفید نظر آوی اور
 لغال اسکو پہلے اور کتابوں سے پڑنا شروع کریں۔ فقیر نے جواب دیا کہ محمدی مردم
 کے مذہب اور معقولات کی کتب کو آگ میں جلا نا اور دنیا میں غرق کرنا فرض سمجھتے ہیں۔
 دیہار دانش کو جہین بید کی مذمت ہے کہ وہ اہیات مید پنجم ہے اور برہمن اس
 کی براختش ہے اور منشات مادہ ورام کو جہین جا بجا لکھا ہے کہ سنتا اور دہنا
 گئے عبارت رنگین سمجھ کے پڑھتے ہیں اس کتاب کی عبارت اس کے برابر نہیں ہے
 بجای اس کے اسکا درس کوئی کری یا معلم پسند کرے۔ ہرن گرہنے فرمایا کہ
 ہاچھہ خردی ہے اور میں گل ہوں اور کلیات پر نظر رکھتا ہوں جب ایک
 برہمن میں تمام انسانوں کے دل سطح تو برابر سمجھتا ہے۔ جیسے آفتاب

اور میں بھی پڑھوں سو نہیں ڈرتی ہوں مگر یہ فکر ہے کہ اس راہ کو کسی بیدار منتی گذر
 ہو تو وہ اوٹھا لیکا کہ وہ غیر کے مال کو ہضم کرنا عیب نہیں جانتے ہیں حال کلام یہ ہے
 کہ عالم اس علم کو جہ محسوس سے استغنا چاہتی یہ نہیں کہ بدکاری اور بدافعالی کا ٹکڑ
 ہو جاوے۔ بیدار منتی اسکو سمجھنا چاہتی جسکے ذہن میں دنیا اور عقبی کی نعمتیں ناچھینے ہو
 اور اسکے خیال میں سب فانی نظر آویں اور ظاہر کے جسکے دل کو ایسی صفائی ہوگی وہ کہیں
 اور عیوب شنی کا استعمال نہ کرے گا بلکہ نیک اعمال کو بھی چیز سمجھ کے چھوڑ دینگا۔ وہ صاحب
 انگریز کی رسم ہے کہ اپنی اولاد کو چلے انجیل پڑھاتے ہیں بلکہ غیر قوم کے ملا سب ملکوں کو یہ
 یہی کتاب پڑھنے کو ہدایت کرتے ہیں اور مسلمان قرآن اور حدیث کی تعلیم اور تائید میں یہ رسم
 رہتے ہیں اور ہماری قوم کے پیشوا خود شوق پڑھنے بیدار شائستہ کا نہیں رکھتے اور جو کچھ
 جانتے ہیں وہی بجا و تعلیم کے چہ پاتے ہیں اور امیر اور غریب اور فقیر سب ملکا اور مال اور
 عیش اور آرام کے طالب اور شائق ہیں اور اون سموات میں گرفتار ہیں جنگی سبب بید
 اور شائستہ کے کچھ اصول ہی نہیں ہے۔ مجھ سے غریب اور مفلس بہت ارادہ کرتے ہیں
 کہ تمام بیدار شائستہ کا ترجمہ کریں اور نام کو تربیت کریں اور سب بیدار شائستہ جمع کریں
 اور ناخواندوں کو تعلیم ہووے لیکن اسکا نتیجہ کچھ نہیں۔ اگر راجہ اور جہانزادہ کوئی غیہ
 فکر کو تو بند سے گرا بھی جاتی رہتے۔ میرے ملاحظہ میں جو کتاب انگریزی یا فارسی یا عربی
 یا سنسکرت گذرتی یا اخبار و ملین یا کہ اسکا ترجمہ ہو تو عام کو مفید نہ۔ لیکن پھر مال اور
 یا میرا ارادہ پورا ہو سکا مشکل تمام سزاگیر داراشکوہ سے بچاؤں اور ناپید کا ترجمہ کیا
 اور اسکا نام لکھ پرکاش رکھا اور جو گباششت کا داراشکوہ کے فارسی ترجمہ ہو اور
 اور اسکا نام لکھ امواج رکھا۔ اور حکمت عملی کا اخلاق ناصری سے ترجمہ کیا اور اسکا نام
 بہاگ بری رکھا اور حکمت نظری کے اصل اصول کا انتخاب کئے کتاب ہو کیا اور اسکا نام انوار
 نامتای رکھا۔ اور قدرت الہی کے بیان میں دو کتاب نظم کہیں ایک نام چریش
 دوسری کا نام شمع معرفت رکھا۔ اور اپنے تمام علم اور تجربہ سے جو کچھ مناسب اور
 سمجھ میں آیا اور دنیا و دوزخ اور فقیر و نیکو مفید معلوم ہوا اور تمام مصلحتیں

اٹھارہ اوپ پورانون ۱-۱- درباشا کا قول ۲ تہمتہ
 بہاگوت ۳ نرسنگھ اور تارکایان ۴ کپیل دیو کا بیان ۵ سوکر کا بیان ۶ برن یعنی
 اپنی کے موکل کا بیان ۷ سنت کمار ۸ تہمتہ کوٹرم پوران ۹ پاراسری ۱۰ ناند ۱۱ منو ۱۲
 کاکا دیو کا بیان ۱۳ اڈتھی یعنی سورج کی تعریف ۱۴ شیو دہرم ۱۵ ہمیشہ ۱۶
 شبہ موت کا حال ۱۷ تہمتہ نارو پوران ۱۸ تہمتہ برہما نڈ پوران - اصل اس جملہ بیان اور
 کلام کی فقط چارون مہاباک ہیں اور سکی تفسیر میں چارون بید اور چٹون شاستر اور
 سب سترتی اور سترتی اور پوران اور اوپ پوران ہوئی ہیں - جس کلام میں اختلاف واقع
 اور میں فضیلت بید کو پیر سترتی کو پیر سترتی کو ہے اور صداقت مسائل کی چار طرح سے ہوتی ہے
 اول بید اور شاستر کی سترتی اور سترتی سے تصدیق - دوسرے استاد کال کے قول سے
 صداقت ہو - تیسرے اور پندتوں اور فاضلون سے اور رسم و رواج سے معتبر ہو -
 چوتھے معقول اور عدالت سے قرین ہو ورنہ اگر ہوری اور بام مارگی بھی سترتی کے معنی بطور
 خود سمجھا کے لذات دنیاوی کی طمع سے عوام کو راہ راست سے ہٹاتے ہیں - پھر اوپ کہہ دینا
 اور ستاسیوں کی وہ طوطی ہدایت نامہ ہے جو بالکل لذات فانی سے کنارہ کرتے ہیں اور سوا
 محبت الہی کچھ دلیں نہیں رکھتے اور جو کام کرتے ہیں اس سے عام کی منفعت خیال
 کرتے ہیں اور جو لذات ترک کر کو نہ ہر قائل جانتے ہیں اور چارون بید سے منتخب ہوئی ہیں
 جو لوگ لذات دنیا کو لذت سمجھتے ہیں اس علم سے ہدایت نہیں پاتے ہیں اور نہ اسکے پڑھنے
 کے مستحق ہیں کہ وہی مہارست بنا کے تمام بد افعال کرتے ہیں اور اور ونکو سکھلاتے ہیں
 جیسے کہ بیدانت کی مذمت میں ایک حکایت ہے - ایک عورت بد رسی نارائین کے درشن کو
 پہاڑ پر جاتی تھی اور شہور اسوت اسکے پاس تھا اسکو عزیز رکھتی تھی اتفاقاً کہیں وہیں
 راکھ کے چلتے وقت ادھنا ناہول گئی جب دو تین کوس آگے بڑھی اسکو یاد آیا اور اسکی
 تلاش کو پیری تب ایک پہاڑی نے اسکے پیرنے کے سبب کو دریافت کر کے کہا کہ پہاڑ
 کے مردم چور نہیں ہوتے ہیں تو بھگدہرشن کو چلی جا جب تو مراد حال کر کے واپس آئی
 کہہ نے جہاں رکی ہوگی جنس مان دہری پاوگی - عورت نے جواب دیا کہ - کہتے ہو

اور میں بھی پھاڑیوں سے نہیں ڈرتی ہوں مگر یہ فکر ہے کہ اس اہ سو کسی بیدار ہستی کا گذر ہو تو وہ اوٹھا لینگا کہ وہی غیر کے مال کو ہضم کرنا عجیب نہیں جانتے ہیں حامل کلام یہ ہے کہ عالم اس علم کو جملہ محسوسات سے استغنا چاہی یہ نہیں کہ بدکاری اور بداخلاقانہ کام کرنا ہو جاوے۔ بیدار ہستی اس کو سمجھنا چاہی جس کے ذہن میں دنیا اور عقبی کی نعمتیں ناچیز ہو گئیں اور اس کے خیال میں سب فانی نظر آویں اور ظاہر کے جسکے دل کو ایسی صفائی ہو گئی ہو کہ مکرر اور مضبوط ہستی کا استعمال کرے بلکہ نیک افعالی کو بھی ناچیز سمجھے کہ چھوڑ دینگا۔ ہر صاحبانِ انگریزی کی رسم ہے کہ اپنی اولاد کو پہلے انجیل پڑھاتے ہیں بلکہ غیر قوم کے طالب علموں کو بھی یہی کتاب پڑھنے کو ہدایت کرتے ہیں اور مسلمان قرآن اور حدیث کی تعلیم اور تلقین میں یہ رسم رہتے ہیں اور ہماری قوم کے پیشوا خود شوق پڑھنے بیدار شائستہ رہتے ہیں اور جو کچھ جانتے ہیں وہی بجای تعلیم کے چھپاتے ہیں اور امیر اور غریب اور فقیر سب ٹانگ اور مال اور عیش اور آرام کے طالب اور شائق ہیں اور ان سومات میں گرفتار ہیں جسکی ہمہ جب بیدار شائستہ کے کچھ اصول ہی نہیں ہے۔ مجھ سے غریب اور مفلس بہت ارادہ کرتے ہیں کہ تمام بیدار شائستہ کا ترجمہ کریں اور عاقل کو تربیت کریں اور سب بیدار شائستہ جمع کریں اور ناخواندوں کو تعلیم ہووے لیکن اسکا نتیجہ کچھ نہیں۔ اگر راجہ اور جہانراہ کوئی بھیہ فکر کرے تو ہند سے گمراہی جاتی رہے۔ میرے ملاحظہ میں جو کتاب انگریزی یا فارسی یا عربی یا سنسکرت گذری ہے اختصار دلیں یا کہ اس کا ترجمہ ہو تو عام کو مفید ہو لیکن بغیر مال اور یار میرا ارادہ پورا نہ ہو سکا بیشکل تمام سزاگیر داراشکوہ سے بچاں اوپ نہد کا ترجمہ کیا اور اسکا نام الکبیر پر کاش رکھا اور جوگ باشت کا داراشکوہ کے فارسی ترجمہ سے اردو اور اسکا نام الکبیر امواج رکھا۔ اور حکمت عملی کا اخلاق ناصر سے ترجمہ کیا اور اسکا نام بہاگ بری رکھا اور حکمت نظری کے اصل اصول کا انتخاب کے کتاب سے کیا اور اسکا نام انوار نامتہا رکھا۔ اور قدرت الہی کے بیان میں دو کتاب نظم کہیں ایک نام چراغ حقیقت دوسری کا نام شمع معرفت رکھا۔ اور اپنے تمام علم اور تجربہ سے جو کچھ مناسب اور سچا سمجھ میں آیا اور دنیا داروں اور فقیر و نکو مفید معلوم ہوا اور نظام سلطنت سے آئین

اٹھارہ اوپ پورانوں کی کیفیت - ۱۔ درباشا کا قول ۲۔ تتمہ
 بہاگوٹ ۳۔ نرسنگھ اوتار کا بیان ۴۔ کیل دیو کا بیان ۵۔ سوکر کا بیان ۶۔ برن یعنی
 اپنی کے موکل کا بیان ۷۔ سنت کمار ۸۔ تتمہ کوٹرم پوران ۹۔ پاراسری ۱۰۔ ناند ۱۱۔ منو ۱۲۔
 کالکا دیبھی کا بیان ۱۳۔ اوتیتی یعنی سورج کی تعریف ۱۴۔ شیو دہرم ۱۵۔ ہمیشہ ۱۶۔
 شنبوہرست کا حال ۱۷۔ تتمہ نارد پوران ۱۸۔ تتمہ برہمانڈ پوران - اصل اس جلد بیان اور
 کلام کی فقط چاروں مہاباک ہیں اوسکی تفسیر میں چاروں بید اور چیتوں شاستر اور
 سب سترتی اور سترتی اور پوران اور اوپ پوران ہوئی ہیں۔ جس کلام میں اختلاف واقع
 اوس میں فضیلت بید کو پیر سترتی کو پیر سترتی کو ہے اور صداقت مسائل کی چار طرح سی ہوتی ہے
 اول بید اور شاستر کی سترتی اور سترتی سے تصدیق - دوسرے اوستا دکانل کے قول سے
 صداقت ہو - تیسرے اور پندتوں اور فاضلون سے اور رسم و رواج سے معتبر ہو -
 چوتھے معقول اور عدالت و قرین ہو ورنہ اگھوری اور بام مارگی بھی سترتی کے معنی بطور
 خود سمجھا کے لذات دنیاوی کی طمع سے عوام کو راہ راست سے ہٹاتے ہیں۔ بچھ اور پکھین
 اور ستاسیوں کی وہ طوطی ہدایت نامہ ہے جو بالکل لذات فانی سے کنارہ کرتے ہیں اور سوا
 محبت الہی کچھ دلمین نہیں رکھتے اور جو کام کرتے ہیں اوس سے حاکم کی منفعت خیال
 کرتے ہیں اور جو لذات ترک کر کو ہر قائل جانتے ہیں اور چاروں بید سے منتخب ہوئی ہیں
 جو لوگ لذات دنیا کو لذت سمجھتے ہیں اس علم سے ہدایت نہیں پاتے ہیں اور نہ اسکے پڑھنے
 کے مستحق ہیں کہ وہ ہمہ اوست بنا کے تمام بد افعال کرتے ہیں اور اور ونگو سکھلاتے ہیں
 جیسے کہ بیدانت کی خدمت میں ایک حکایت ہے - ایک عورت بدری نارائن کے درشن کو
 پہاڑ پر جاتی تھی اور تھوڑا سوت اوسکے پاس تھا اوسکو عزیز رکھتی تھی اتفاقاً کھدین راہ میں
 رکبہ کے چلتے وقت اوٹھنا بھول گئی جب دو تین کوس آگے بڑھی اوسکو یاد آیا اور اوسکی
 تلاش کو پیری تب ایک پہاڑی نے اوسکے پیرنے کے سبب کو دریافت کر کے کہا کہ پہاڑ
 کی مردم چور نہیں ہوتے ہیں تو بھکر درشن کو چلی جا جب تو مراد حال کر کے وہاں آئی
 تو نے جہان رکھی ہوگی بجنس ان دہری پاوگی - عورت جو بیا کر تم سچ کہتے ہو

کھچھ پیدا ایش اور فنا عالم کی عناصر سے بتاتے ہیں اور ہیولی یعنی مجموعہ عناصر لطیف کو
 جسکو ہرن گریہ کہتے ہیں کھچھ بمنزلہ وجب الوجود کے کہتے ہیں اور روح کو حرارت غریزی اور
 حصول لذات کو بہشت اور وقوع مکروہات کو دوزخ کہتے ہیں۔ غرضیکہ نمبر ۷۹ و ۸۰
 مذہب و اکید اور ستا ستر اور یوران کو فضیلت نہیں دیتے اور برہمنوں کو اپنا دشمن جانتے
 ہیں اور حیوانات کے آزار دینے کو سخت گناہ جانتے ہیں اور ہر کوئی ان کے مذہب کا عالم
 ہوتا ہے اور جب انکا مذہب ہند میں تھا کچھ تفریق ۲۶ قوم کی انتہی آیت کم ہیں اٹھارہ سمرتی
 ۱۔ شن سمرتی اسمین شن کی مہا ہے۔ ۲۔ اسمین بیاس کی تعریف ہے۔ ۳۔ ماریت
 اسمین ماریت کی تعریف ہے۔ ۴۔ جاگولی۔ اسمین جاگ و لک کی راہ ہے۔ ۵۔ اتریا
 بشرح صدر۔ ۶۔ انگر۔ ایضاً۔ ۷۔ ہٹنا ایضاً۔ ۸۔ گوتم ایضاً۔ ۹۔ ییشتر
 ایضاً۔ ۱۰۔ سنگھ لکھیت ایضاً۔ ۱۱۔ من ایضاً۔ ۱۲۔ یشت ایضاً۔ ۱۳۔ جم ایضاً۔
 ۱۴۔ شانت ایضاً۔ ۱۵۔ بشنپہ ایضاً۔ ۱۶۔ برست ایضاً۔ ۱۷۔ دھپہ ایضاً
 اٹھارہ اوپ سمرتی۔ ۱۔ چابال۔ ۲۔ بیاس۔ ۳۔ دیاگر۔ ۴۔ سگندہ۔ ۵۔ لوکاس
 ۶۔ انگر۔ ۷۔ سنت کار۔ ۸۔ کتب۔ ۹۔ سمتا۔ ۱۰۔ مشق۔ ۱۱۔ جنک۔ ۱۲۔ ناچکیت
 ۱۳۔ جات گریہ۔ ۱۴۔ کینچیل۔ ۱۵۔ گوداین۔ ۱۶۔ کانناین۔ ۱۷۔ کنادہ۔ ۱۸۔ بیسووتر۔ اٹھارہ
 یوراننوں کی تعریف۔ ۱۔ شن پوران اسمین گیان کی تعلیم ہے۔ ۲۔
 بجاگوت اسمین وتارونکی تعریف ہے۔ ۳۔ متیہ پوران اسمین مچھ و تار کا حال ہے۔ ۴۔
 اسکند پوران اس میں نصیحت ہیں۔ ۵۔ مارکندے پوران بشرح صدر۔ ۶۔ پوشت پوران
 اسمین شن اسورت ہیں۔ ۷۔ برہم پور تک پوران اسمین بھلیج ہیں۔ ۸۔ سورم پوران
 اسمین کچھ و تار کا حال ہے۔ ۹۔ یدم پوران اسمین چار برہمن اور جات یعنی قوائم کا حال
 ۱۰۔ برہم پوران برہما کا حال۔ ۱۱۔ بالیو پوران اسمین ہوا کی کیفیت ہے۔ ۱۲۔ باون پوران
 باون وتار کا حال ہے۔ ۱۳۔ گر پور پوران پتر کریم کا بیان ہے۔ ۱۴۔ اگن پوران آگ کی کیفیت
 ہے۔ ۱۵۔ بارہ پوران بارہ وتار کا حال ہے۔ ۱۶۔ لنگ پوران شیو جیو کی تعریف ہے
 ۱۷۔ نار پوران اسمین نار د کا قول ہے۔ ۱۸۔ برہما پوران اسمہ کرہ زمرہ کا حال ہے

بہت اسکی عقیدہ میں ایشر کرنا ہی اور عالم کی ابتدا اور انتہا کی یہ نہیں اور مکت گیان سے ہوتی ہے
 اور برہما بھی نیک افعال آدمیوں سے مراد ہے۔ بیدانت شاستریہ سام بدی سے بنا ہے
 اور مصنف اسکا سری بدی پاس ہے یہ توحید کے قائل ہیں اور عالم کو مثل خواب کے تصور
 کرتے ہیں اور مکت کو گیان سے قرار دیتے ہیں اور برہم کو اپنے سے جدا نہیں جانتے
 اور ہر ایک اصول حکمت نظری اور عملی اپنے بیان کے ہمراہ رقم کرتے ہیں۔ ہم سانکھ
 شاستریہ اتر برہم بدی سے برآمد ہوا ہے اور اسکے مولف کیل میں حکیم میں جیہ بھی ایشر کو
 کرتا کہتا ہے اور انتظام عالم کا پور کہہ اور پرکرت یعنی عقول اور نفوس سے بتاتے ہیں
 اور گیان اور جوگ کی مکت کا ہونا قرار دیتے ہیں۔ ۵۔ پانچل شاستریہ بھی اتر برہم بدی
 سے بنا ہے اور مصنف اسکا پنچل ہے انکا قول سانکھ شاستریہ سے قریب ہے اور وجہ ظاہر
 کہ ایک ہی بدی سے دونوں نے بدایت پائی ہے۔ ۶۔ بیشیش مصنف اسکا کنا دے
 اور اتر برہم بدی سے برآمد ہوا اور زیادہ اختلاف بھی اس میں ہوا۔ ۷۔ جین شاستری
 راجہ گوتم نے بنایا اور اس میں بہت کچھ حکمت نظری اور عملی کا بیان ہے اور
 بسبب اسکو کہ انہوں نے سری شنکر اپارج جیو سے بہت خرابیاں اڑھائی ہیں بیکہ مذہب
 والوں سے اپنا راز پوشیدہ رکھتے ہیں مگر سیکندر معلوم ہے کہ انکے گیان میں فرید
 لاتعین ہے اور آدمی نیک افعالی و مرتبہ نجات کا حامل کرنا ہو اور حکیم با علم اور عمل کا کلام کلام پرشتر
 کا ہے۔ ۸۔ بودہ شاستریہ خدا کو نہیں مانتے ایسا برہمنوں کی زبانی سنا جاتا ہے اور
 عالم کی ابتدا اور انتہا نہیں بتاتے اور جاندار کی جان کرنا سخت بد افعالی بتاتے ہیں مگر مرد
 کے کہانے سے کچھ کہہ کر بہت بنیں کہتے اور زیادہ اختلاط استورات سے سخت عجیب جانتے ہیں
 جب سے سری شنکر اپارج جیو کا غلبہ ہوا یہ لوگ ہند سے ہجرت کر گئے اب چین اور برہما کے
 ملک یعنی آو امین اور نکامین پر کثرت میں اور خدا کو ضرور مانتے ہیں کہ چین کی زبان میں
 خدا کو سانشی کہتے ہیں اور گل شی میں محیط بتاتے ہیں اور برہما جو جن بھی کرتے ہیں
 اور پورش اور پرکرت کو بھی مانتے ہیں۔ چین کی تواریخ میں ان کا حال مفصل ہے
 کت فیطری اور عملی میں بے نظیر ہیں ۹۔ ناسک اسکا مصنف موسوم ہمارا باک ہے

چھ برہما کے موبہ شری پیدا ہوا ہے اور برہما کا جہا باک فقط یہ ہے ^{مٹو} مٹو مٹو
 ت کے معنی - البتہ تو نگ کے معنی جیو - اسنی کے معنی ہون - اسکو سرو و سانبہ پڑتے
 ہیں اور ہر طرح مطابق اول بید کے ہے - ۲ - اتر بن بید برہما کے شمالی میں لکھا ہے
 اور یہ تینوں بیدوں سے منتخب ہوا ہے اس میں جہا باک اہنگ آتما برہم
 اہنگ کے معنی میں آتما کو معنی میں آیا برہم کے معنی میں پریم البتہ تینوں
 چاروں بید ایک لاکھ اشلوک ہیں - کرم کا ٹڈ کے اشی ہزار - اوپاشنا کو سولہ ہزار گیان کے
 چار ہزار ہر ایک بید میں چار ترکیب ہیں - ۱ - بدھی یعنی وہ ترکیب جسے ہر کام کو سرخام کر کے
 ۲ - ارتھ واد بمعنی است یعنی تعریف اور نتیجہ عمل کا ۳ - منتر یعنی دعا جو ہر دیوتا کے
 خوش کرنے کو ضرور ہے - تمام مقد سون کا احوال - ہر ایک بید میں چھ قسم کا مضہ
 ۱ - پیدائش عالم کا بیان ۲ - قیامت کبریٰ اور صغریٰ کا حال - ۳ - دیوتا اور رکھیشور کا حال
 ۴ - چودہ منور کی تعریف اس سے عمر برہما اور ست جگ وغیرہ معلوم ہوتی ہے -
 راجہ اندرا اور راجون اور فرشتوں کا حال - ۵ - دبرم شاستر اس میں تمام علوم حکمت نظری
 اور عملی یعنی الہی اور ریاضی اور طبیعی اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منری اور سیاست
 ملتی ہے اور کوئی علم اور ہنر ایسا نہیں جس کا بیان اس میں ہے - یہ چاروں بید جامع تمام
 علوم کے ہیں اور تمام شاستر اور جکا ذکر یہ گاسب انکی فرع ہیں - ہنود کے مذہب کے اصل
 چھ چاروں بید ہیں اور ان کے کوئی ہندو منکر ہو کے بندو رہ نہیں سکتا ہے - ان بیدوں
 سے چھ شاستر بنے گو کہ میں ۹ کا ذکر کرتا ہوں نمبر سات ۹ تک کے شاستر علیحدہ ہیں +

تو شاستر و عملی تعریف

۱ - بناء شاستر چھ رکھ بید سے بنا ہوا اور اسکا مولف گوتم نیاک ہے - چھ پریم البتہ
 کل شتی میں محیط قرار دیتے ہیں اور وحدت سو کثرت ہوئی یہ کہتے ہیں اور قیامت کے
 بھی قائل ہیں اور ہر نوع کی حکمت نظری اور عملی کو ظاہر کرتے ہیں کہ مثیل حکماء یونان ہند کے
 حکیم تھے اور نیک عمل تھے اس واسطے رکھیشور کہلائے ۲ - مانا شاستر یہ چھ بید سے منتخب
 ہوا ہے اور چھ من نیا نسک نے بنایا ہے اور انکی کئی شاگرد نامور ہوئے مثل ہراری ہرہ اور کما

واقف ہو اس سبب سے اور نہیں ستر کم اپنے مذہب سے منحرف ہونے کے دوسری طرف رجح کر رہے ہیں۔ ہر چند ہنود کو مذہب کی اکثر کتب نایاب ہو گئیں اور جو ہیں ان کا سمجھنا ناممکن مشکل ہو گیا تاہم ہنوز ناپید نہیں ہوئیں۔ اگر انہیں سے ایک کتاب پر بھی کسی کا عمل ہو تو وہ کبھی دوسری کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ اپنی طرف کیجئے کو ارادہ کرے اور سو کہ ہم اتنا دینا اور عقوبت کے ہمت کا مستحکم دوسرے کو نہ سمجھے۔ اور ظاہر ہے کہ ان کا انکھ دالے سے راہ پوچھا ہے اور نادان واقف واقف کا رسم اور واقف کا بغیر اور دوسرے کے منزل کو پاتا ہے بلکہ لشکر کا رہبر کو جماعت کی سرگور راہ منزل پر لیجاتا ہے اسی طرح جاہل اپنے ہمت کے سرانجام کو محتاج عالموں کے ہوتے ہیں اور بسبب لاعلمی کے ادنیٰ مراد سے نادان واقف رہتے ہیں۔ نہایت شرم کی بات ہے کہ باوجود موجود ہونے عقل اور جو اس کے جہالت اور نادانی سے دنیا کو دے اور عقوبت کو نپا دے۔ بید اور شاستر کا پڑنا جو عام نے چھوڑ دیا اس سبب اب چاروں تہ کا فراہم ہونا سخت مشکل ہے اور جو معتبر کتب ہیں وہ بھی نکل میدان کے نایاب ہو گئیں تاہم جدید کتاب کا نام اس ارادہ سے لکھتا ہوں کہ لوگ ان کے پڑھنے اور سننے اور سمجھنے کو متوجہ ہو دیں تب بیدانت کا مطلب ان کو حاصل ہو۔

چارون بید کی تعریف

۱۔ رکھ بید بھیر برہما کے مشرقی دین سے ہے اور برہما کا فقط اتنا قول ہے پیر گیا برہم ایک ہی پر گیاں کے معنی ہیں مہا گیاں برہم کے معنی ہیں برہم اشیر اکہی بھی سچے سے لکھا گیا ہے برہما کا قول فقط پیر گیاں تک برہم ہے۔ اس بید کی نظم چار مصرعے برابر ہے ہو کر ہے اور سری بید بیاس نے اس مہا باک کے معنی میں یہ بید بنایا ہے اس میں تین قسم کا مضمون ہے۔ ۱۔ اکرم کا مذہبی شریعت ۲۔ اوپاسنا یعنی طریقت ۳۔ گیاں یعنی حقیقت اور معرفت ۴۔ جگر بید یہ برہما کے جنوبی دین سے برآمد ہوا ہے اور برہما کا قول بھیر مہا باک ہے اہنگ برہما سہی۔ اہنگ کے معنی ہیں مین۔ برہم کے معنی ہیں پڑ پڑ سہی کے معنی ہیں۔ ہوں۔ یعنی میں برہم ہوں اس کے چاروں مصرعے برابر ہیں مگر حرف کم نہیں اور اس کو بھی سری بید بیاس جو نے بشرح صدر ترتیب دیا ہے ۳ شام بید

بواجبی لیو سے تو جو کام پچھلے وقت کو انسان کر سکتے تھے یا اور دیں گے آدمی اب کرتے ہیں
 یہ بھی کر سکتے ہیں نتیجہ بے علمی اور جاہلی کا ظاہر ہو اگر کوئی غور سے دیکھے تمام ہندوؤں میں
 تختینا بارہ کر ڈور آدمی میں نو برس سے پہلے یہ سب بید اور شاستر کے مذہب میں ہو اب نصف
 قریب مسلمان ہو گئے اور لاکھوں سو برس کے اندر کرستان ہو اب بھی آمدنی کی معمور ہو اور خراج
 روز بروز زیادتی ہے بزرگوں کا قول ہے **۵** براحوال آئیں جاؤ گیت کہ پیدا کنند
 نوڑوہ خج بیت **۶** اس حساب ہو گان ہوتا ہو **۷** گرہین مکتب است دین کما کار
 طفلان تمام خواہ شد جو براؤ نام ہندو میں ازکا چیل کے مسلمان قصاب کی دوکان سے گوشت لیکر
 کہاتے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرج ہوا ہے باوجود اسکے کہ محمدی ہندو کے چٹکے کے گوشت کو کھانا
 حرام مطلق سمجھتے ہیں۔ دہلی کے ۳۴ قوم کے اور شہروں کے اکثر اقوام ہندو کے لوگ بہشتی
 پانی پر داتے ہیں اور وہ پکھال میں لائے ہوئے محرم میں اکثر ہندو تغزیوں کے رو بروہ حرکت کرتے ہیں
 جنکو مسلمان بھی ناجائز سمجھتے ہیں اکثر ہندو شہیدوں اور غازیوں اور سپردن کی قبو
 سے مراد جاتے ہیں جسکو محمدی بھی گناہ سمجھتے ہیں گواپیر اور سرور سلطان اور ظاہر پیر اور حاکم
 اور شیخ سند کو جات دینے جاتے ہیں اور جب جات کو دینے جاتے ہیں راہ میں اتفاق سے
 گنگا یا جھنا پڑے ہنا تو جائز نہیں اگر سب سے کہیں گنگا میں یا نوٹر جاوی جاتے ہیں
 کہ جات قبول نہوگی۔ ایسی بہت رسوم مروج ہیں کہ جو کل کی نشان چھی کروں تو اصل مطلب یہ
 جاوے۔ گو کہ اس بیان سے بعضے نا انصاف بنظر سرسری ناخوش ہونگے مگر جب غور کریں گے
 تو معلوم ہوگا کہ یہ حرکات سب خلاف مید اور شاستر اور پورا ان کے محض ظالمی سے مروج ہو ہیں
 ہند میں جب قدر ہندو ہیں ان میں سے نصف عورت ہیں اور نصف مرد اور مرد ۳۶ قوم کے ہیں
 ان میں سے ہر نام میں قوم کے مردم کو بید کے پڑھنے کا ادھکار ہے اور کل مستورات اور ۳۳
 قوم کے مردم کو ادھکار نہیں ہے اس حساب سے ۷۲ آدمی سے تین بید کے پڑھنے کا ادھکار
 ہیں ان جنکو ادھکار ہے ان میں سے ہر ار میں دش بھی بید عالم مشکل دستیاب ہوں گے۔
 اس سب سے عوام بید اور شاستر کے احکام سے ناواقف ہو کے رسومات مستورات کے پابند ہو
 سراوگی اور محمدی درعیسائی اور ناکت ہنتی وغیرہ ہر ایک اپنے مذہب کے اصول اور فروع سے

زبان ہے اس میں مطلب اور نتیجہ کا سمجھنا ہر لشکر کو آسان ہے اور اس کتاب میں خلاصہ بیان
 گیان کا اور دو زبان میں ہوا ہے امید ہے کہ جو اس کو پڑھو اور سمجھو وہ اندہ کی مانند دوسرے
 کا مانند نہ پکڑو اور حیوان کی مانند چالاکوں کو اپنی جان اور مال کا ہر دسے اور جاہلوں کی طرح
 جھوٹی سیم اور جاہ میں پھنسا نہ رہیگا۔ جیسے اس وقت میں ادھکاری اور غیر ادھکاری پیدا اور شہتر
 سونا واقف ہو گئے پچھلے زمانہ میں ایسے نہ تھے۔ اور ہر قوم کے زن و مرد عالم علوم الہی اور
 ریاضی اور طبیعی اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزل اور سیاست مدنی کے ہوتے تھے جن صاحبوں کو
 کچھ علم تو تاریخ کا ہو گا وہ میری بیان کو تصدیق کریں گے راجہ ہرجی زمانہ میں کوئی پنڈت پیدا اور
 شاستر اور پور انکا فاضل ہو چکی نگری میں آیا ہتا راجہ نے اس کے رہنے کو کسی شیلی کا مکان ظالی
 کروانا چاہتا تھا تب مالک مکان نے راجہ سے کہا کہ قطع نظر اس سے کہ یہ حکم خلاف عدالت کو ہے
 آبیان پنڈت جیو کی خاطر باعتبار انکی فضیلت کے کرتے ہیں جس علم میں انکو کمال ہو مجھے بحث کریں
 اگر انکے سوال کے جواب میں جواب ہو جاؤں تو میرا مکان دوام کو انکی ملک ہوگا اور جو بھی
 میری جواب سے عاجز ہو دیں تو میرے بچوں کا حق آپ ان کو نہیں۔ آخر مجمع عام میں شاستر اترتہ ہوا
 اور طوالت کلام سے کئی شاستر کا ذکر ایک ہی بحث میں آگیا اور فتح تیلی کو ملی علم ہندسہ یونان میں
 کیا ہتا علم عدد جسکو تحریر اقلیدس کہتے ہیں یہ علم ہندسہ ہی چین میں اور چین سے فیتا غور یونان میں
 لیگیا جب اس لایت ہند میں ہر قوم کے مرد اور زن صاحب علم تھے جو جو علم انگلستان کے اب
 خلائق کو حیرت پیدا کرتے ہیں سب یہاں موجود تھے۔ یونان کا نام اور ان کھٹولہ ہتا اور وہ
 ترکیب سے بنا ہتا کہ انات سے بنیں اور تا ہتا اور توپ کا نام ان بن ہتا الفرض جب علم اور عقل اور عمل
 ہند میں ہتا سب کچھ بیان موجود ہتا وہ ہزار سال سے منجملہ ۳۶ قوم ۳۲ قوم اور ۱۳ قوم کی مستورات
 کو پیدا اور شاستر کے پڑھنے سے مخالفت ہوئی رفتہ رفتہ علم اور عمل میں کمال کا آثار اب ہزار
 ہشتون میں سو درجہ ہزاروں پیدا اور چھوٹے شاستر کے پنڈت ہو گئے ورنہ ۳۶ قوم کے مردم جو کچھ
 ہستہ میں وہ علم معاش ہی علم معاد نہیں ہے انسان کو جب خالق نے خلق کیا چار اہتہ
 زن اور پانچ گیان اندری تینوں لوک کے مہات کے سر انجام کو عطا کیں وہ چودہ چیزیں اب
 سب آدمیوں کے پاس موجود ہیں مردین یا عورت اگر کوئی اون چودہ سے اون کا کام

اور کب تک سچا اور اسکا نام کیا اور کیسی اور کتنی شکل ہو اور کس حرکت نیک یا بد سے وہ خوش
 یا ناخوش ہوتا ہو اور کتنا بڑا ہو اسکی حقیقت کوئی نہیں جانتا ہو کیونکہ یہ حال اوسکی کسی کو نہیں بتایا
 اور نہ کسی کو دمان جائے معلوم کرتا ہے کی طاقت ہوئی پس جو کوئی جو کچھ بیان کرتا ہو وہ اپنی خام خیالی
 ظاہر کرتا ہو عجب نہیں کہ صاحب علم اور عمل اور کشف اور اشراق اور وہب و ان پہونچو ہو گئے مگر حق
 الیقین سے یہ ثابت ہو کہ جو دمان جا پہونچے وے واپس نہو اور لذت بیغایت میں محو ہو کے تمام سے
 مستغنی ہو گئے ویدار دلربا کا دیوار فقہا ہے جو اوس طرف کو جہانکا پہر اس طرف کہاں ہے۔
 اسوجہ ہر کوئی اپنی علم اور اپنے عقل سے اوسکو بصورت اور سیرت علیحدہ کرتا ہے۔ فقیر کسی مشکل کے
 قول کو رد نہیں کرتا اور نہ کسی کے بیان کو باور کرتا ہو کیونکہ سچ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ہر
 کہتے ہیں کہ وہ کوئی نہیں ہو۔ فقیر کہتا ہو کہ جب وہ موصوف جملہ صفات سے یقین ہو اور نفی بھی ایک
 صفت ہو پس انکے قول سے کیا غم ہے اور جن اسباب اور اول سے وے ثبوت اجرام اور اجسام بڑھ
 کرتے ہیں اور اوسمیش پا کر منکر اوسکے وجود سے ہوتے ہیں فقیر اوسکے اوسکو منکر نہ جانتا ہو اگر اودن
 کے دلائل سے ثابت ہو جاوے تو پانہ اعتبار ہو کر جاوے پس منکر اپنی سستی اور ضعف فکر سے
 منکر ملقب ہو۔ بعضے اوسکو موجودات سے جدا خیال کرتے ہیں انکی سمجھ میں آیا ہو کہ جو شے نام اور
 شکل اور رنگ اور بو اور ذائقہ رکھتی ہو اور لمس کیاتی ہو اور محسوسات میں آتی ہے خواہ منجملہ اجرام
 فلکی ہو خواہ اجسام رضی سب کو فنا ہوگی اور وہ جاودان یکساں ہے پس وہ صانع ہو اور یہ مصنوع
 اور بازوال اور وہ لایزال فقیر کہتا ہو کہ متناک گفتگو میں میں اور تو اور وہ اور یہ ہے وہ در کنار
 ایک ایک ذرہ جدا ہے اور جب تک عاشق و معشوق جدا ہیں بیشک وہ میں کہ عشق جسکو عام وجہ انفصال
 تصور کرتے ہیں وہ وجہ مفصل ہو۔ یکتائی خاموشی سے ہوتی ہو جب تک گویائی ہے انکی رائے لایق
 تردید کے نہیں ہو کہ جب تک دعویٰ ظاہر ہے دعویٰ یکتائی کا بیجا ہے۔ بعضے اوسکو کل شے میں محیط جانتے
 ہیں کہ یہ سمجھتے ہیں کہ پہلے وہی ایک تھا اور آخر کو یہی وہی اکیلا رہے گا۔ پس یہ اشکال مختلف اور
 اکثر جسکو جدا فرض کرتے ہیں اوسی میں نہیں اور اوسی میں مخفی ہو جاوے گی۔ جیسے آفتاب سے دھوپ
 برآمد ہوتی ہے اور اوسی میں جو دھوپ جاتی ہو جب آفتاب برآمد ہوتا ہے دھوپ بھی برآمد ہوتی ہے
 اور جہاں دھوپ ہوگی آفتاب سے نہو گا الغرض آفتاب اور دھوپ کے

اور کب تک سمجھا اور اسکا نام کیا اور کیسی اوسکی شکل ہو اور کس حرکت نیک یا بد سے وہ خوش
 یا ناخوش ہوتا ہو اور کتنا بڑا ہو اسکی حقیقت کوئی نہیں جانتا ہو کیونکہ یہ حال اوسکے کسی کو نہیں بتایا
 اور نہ کسی کو دیکھا جائے معلوم کرتانے کی طاقت ہوئی پس جو کوئی جو کچھ بیان کرتا ہو وہ اپنی خام خیالی
 ظاہر کرتا ہو عجب نہیں کہ صاحب علم اور عمل اور کشف اور اشراق اور وہب و ان پہونچو ہو گئے مگر حق
 یقین سے یہ ثابت ہو کہ جو دامن جا ہو نیچے دے واپس نہو اور لذت بیفایت میں مجو ہو گئے تمام سے
 مستغنی ہو گئے ویدار دلربا کا دیوار فقہ ہا ہے۔ جو اوسطرف کو جہانکا پہر اسطرف کہاں ہے۔
 اسوجہ ہر کوئی اپنے علم اور اپنے عقل سے اوسکو بصورت اور سیرت عاجز نہ کرتا ہے۔ فقیر کسی مشکلم کے
 قول کو رد نہیں کرتا اور نہ کسی کے بیان کو باور کرتا ہو کیونکہ حق فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ ہنگام
 کہتے ہیں کہ وہ کوئی نہیں ہو۔ فقیر کہتا ہو کہ جب وہ موصوف جملہ صفات سے متیقن ہو اور غنی بھی ایک
 صفت ہو پس انکے قول سے کیا غم ہے اور جن اسباب اور ادلہ سے وہ ثبوت اجرام اور اجسام اربعہ
 کرتے ہیں اور اوسمیں ہر شکر اوسکے وجود سے ہوتے ہیں فقیر اوسکو منشرہ جانتا ہو اگر اوس
 کے دلائل سے ثابت ہو جاوے تو پانہ اعتبار سے گریباو سے پس منکر اپنی سستی اور منوع فکر سے
 منکر ملقب ہو۔ بعضے اوسکو موجودات سے جدا خیال کرتے ہیں انکی سمجھ میں آیا ہو کہ جو شیخ نام اور
 شکل اور رنگ اور بو اور ذائقہ رکھتی ہو اور لمس کیاتی ہو اور محسوسات میں آتی ہے خواہ منجھد جسم
 فلکی ہو خواہ اجسام ارضی سب کو فنا ہوگی اور وہ جاودان یکسان ہے پس وہ صانع ہو اور یہ مہم
 اور باز دال اور وہ لازمال۔ فقیر کہتا ہو کہ متبک گفتگو میں میں اور تو اور وہ اور یہ ہے وہ درکنار
 ایک ایک ذرہ جدا ہے اور جب تک عاشق و معشوق جدا ہیں بیشک وہ ہیں کہ عشق جسکو عام وجہ انفصال
 تصور کرتے ہیں وہ وجہ مفصل ہے۔ یکسانی خاموشی سے ہوتی ہو جب تک گویائی ہے انکی رائے لایق
 نزدیک نہیں ہو کہ جب تک دوئی ظاہر ہے دعویٰ یکسانی کا بجا ہے۔ بعضے اوسکو کل شے میں محیل جاتے
 ہیں کہ یہ سمجھتے ہیں کہ پہلے وہی ایک تھا اور آخر کو یہی وہی اکیلارہے گا۔ پس یہ اشکال مختلف اور
 بالترتیب جسکو جدا فرض کرتے ہیں اوسی میں ہجو اور اوسی میں مخفی ہو جاوے گی۔ جیسے آفتاب سے دھوپ
 برآمد ہوتی ہے اور اوسی میں محو ہوجاتی ہو جب آفتاب برآمد ہوتا ہے دھوپ بھی برآمد ہوتی ہے
 اور جہاں دھوپ نہوگی آفتاب بھی نہوگا الغرض آفتاب اور دھوپ ہر ایک جدا ہیں اور آفتاب

۴۳
 ۴۳
 ۴۳

